

الْأَخْوَافُ فِي شَيْئَاتِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ﷺ

موسوم به

شمالی لغوی

مؤلف

امام حسین بن مسعود محلی السنہ لغوی

(۲۵۱۰ھ)

مترجم

محمد عابد عمران انجم مدنی فاضل بھیر شریف

کرمانیہ لٹریچر شاپ



علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری

الْأَنْوَارُ فِي شَيْئَاتِ النَّبِيِّ الْمُحْتَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موسوم ربہ

شمال لغوی

مؤلف

امام حسین بن مسعود مجلی السنتہ لغوی
(۲۵۱۰ھ)

مترجم

محمد عابد عمران انجم مدنی فاضل بھیر شریف

کرمانوالہ پبلک شاپ

Ph: 042 7249 515

marfat.com

بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد عمیل شاہ بخاری

المرکز حضرت کرمالہ
آستانہ عالیہ
حضرت کرمانوالہ شریف
اوکاڑہ

شمیم باغ ولایت
حضرت سید محمد علی شاہ بخاری

منظر بدلت
حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری

حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری

حضرت پیر سید مصمص شاہ بخاری

سید میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف



حاجی انعام اللہ بی نقشبندی برکاتی

سید محمد اللہ برکت
زیر اہتمام

جمادہ حقوق محفوظ ہیں

روپے

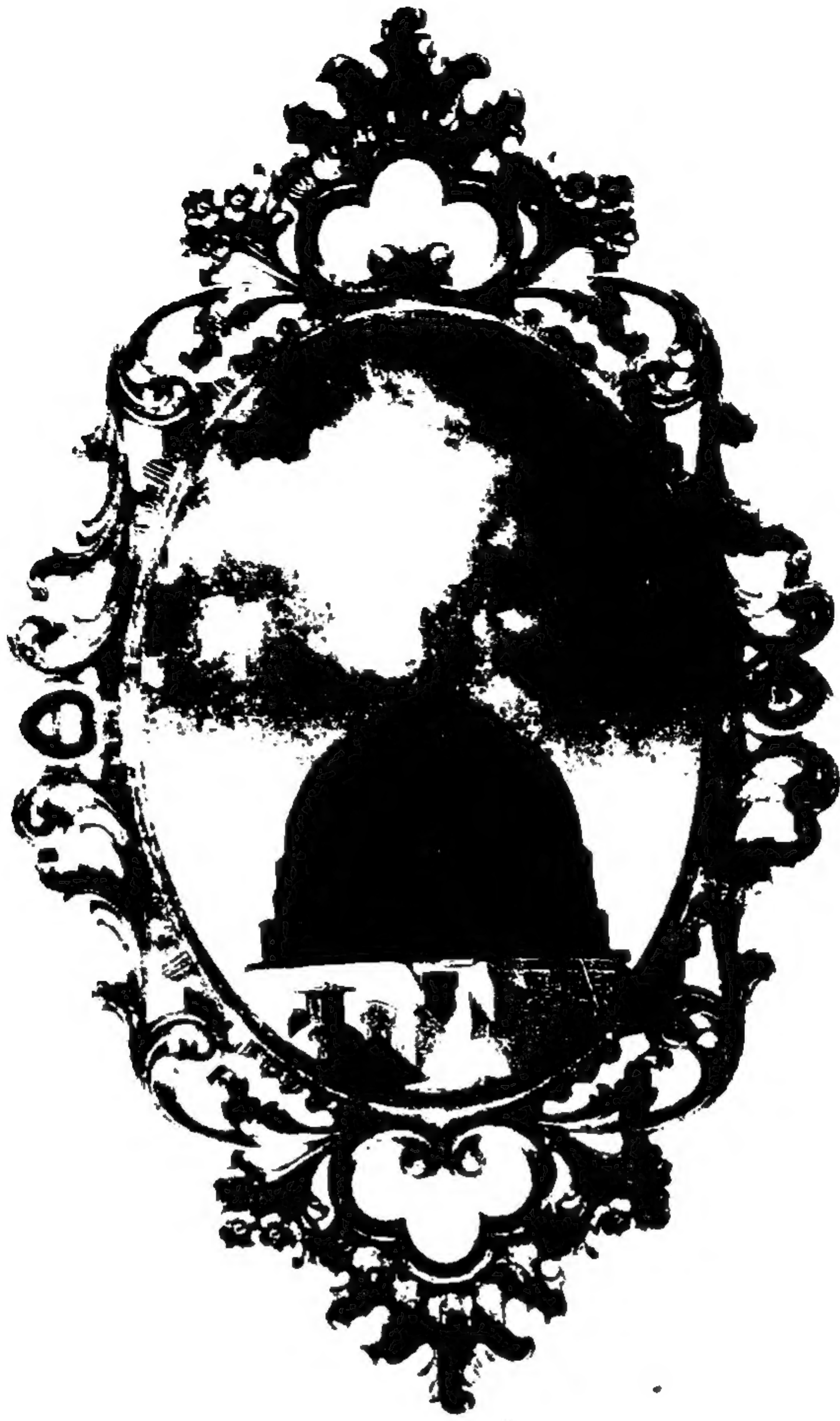
قیمت

نومبر 2009ء

اشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ





رَبِّهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

القرآن الحکیم

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں،
اے ایمان والو! تم بھی صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو سلام بھیجنا

اللہ اعلم

انتساب

- ☆ اُن گمنام شہداء کے نام کہ جن کا تذکرہ تاریخ کے اوراق میں نہیں ملتا۔
- ☆ اُن غازیوں کے نام کہ جنہوں نے حرمتِ رسول کریم ﷺ کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔
- ☆ اُن مؤذّنوں کے نام کہ جو دیارِ کفر میں صدائے بلالی کے ذریعے اللہ اور رسول کے نام کی مالا جپتے ہیں۔
- ☆ اُن اساتذہ کے نام کہ جو تپتی دوپہروں میں شیشم کے درختوں تلے بیٹھ کر علمِ دین پڑھایا کرتے تھے۔
- ☆ اُن والدین کے نام کہ جو اپنے جگر گوشے راہِ خدا میں ہبہ کر دیتے ہیں۔

اور

- ☆ اُن آنسوؤں کے نام کہ جو عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کی آنکھوں سے مصطفیٰ کریم ﷺ کے دیدار کیلئے نصف شب کو جھرنوں کی مانند بہتے ہیں۔

کلمات مترجم

میرے پیارے نبی کریم ﷺ (فداہ امی و اُبی و عرضی و مالی) نے ارشاد فرمایا:
 ”تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کی اولاد،
 والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

تو جو کامل ایمان والے ہیں وہ حضور سرور کائنات ﷺ کے حقیقی محب ہیں۔ اور جو کسی سے محبت
 کرتا ہے وہ اپنے محبوب کی ہر ہر ادا کو جاننا، تصور ہی تصور میں اسے سوچنا اور بغیر کسی ارادے کے ان
 اداؤں کو بیان کرنا اور ان پر عمل کرنا چاہتا ہے۔

امام حسین بن مسعود رحمہ اللہ نے ”الانوار فی شمائل النبی المختار“ میں رسول اکرم ﷺ
 کے اقوال و افعال کو بڑے ہی احسن انداز سے پیش کر کے عاشقان رسول کریم ﷺ کی دل بستگی کا
 سامان فراہم کیا ہے۔

میں نے اس حسین مرقعے کو عربی زبان سے آسان اردو میں ڈھالنے کی سعی کی ہے اور جہاں کچھ
 اشکال تھا اسے دور کرنے کے لئے میں نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ کیا ہے اور جہاں بھی اضافہ کیا ہے
 اسے بریکش کے اندر رکھا ہے تاکہ یہ الفاظ حدیث مبارکہ کے ساتھ خلط ملط نہ ہوں۔

کتاب کے حوالے سے یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سے پہلے مارکیٹ میں ”شمائل“ کی
 ترجمہ شدہ کتاب فقط ”شمائل ترمذی“ ہی میسر ہے جو کہ ”شمائل بغوی“ سے مختصر ہے اس لحاظ سے یہ
 کتاب ”شمائل ترمذی“ کی کمی بھی پوری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امام بغوی رحمہ اللہ چونکہ شافعی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں
 اس لئے انہوں نے ”عبادات“ کے باب میں جتنی بھی احادیث مبارکہ ذکر کی ہیں وہ سب مسلک
 شوافعیہ کی تائید میں ہیں۔ چونکہ میں مسلک احناف سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں نے کچھ مین

(Main) مسائل یعنی ”رفع الیدین“ اور ”آمین بالجہر“ کو ”اضافہ از مترجم“ کے تحت احادیث نماز کے باب کے بعد ذکر کر دیا ہے۔

بعد ازاں میں ان تمام بزرگوں، دوستوں اور بھائیوں کا شکر گزار ہوں کہ جو وقتاً فوقتاً میری حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اور یہ حوصلہ افزائی میرے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے مربی، محسن استاذ گرامی قدر جناب علامہ محمد اکرم الازہری صاحب کا کہ جنہوں نے ہمیشہ شفقت فرماتے ہوئے مجھے پیش آنے والی مشکلات کو نہایت ہی احسن انداز میں حل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ میرے لئے، میرے آباؤ اجداد کیلئے اور میرے اساتذہ کیلئے اس کتاب مستطاب کو ذریعہ نجات بنائے اور اپنی جناب عالی میں اور نبی کریم ﷺ کے دربار میں اسے شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم الی یوم الدین۔

احقر العباد

مترجم محمد عابد عمران انجم مدنی

فاضل بھیرہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالاتِ مصنف علیہ

نام و نسب

آپ کا نام نامی اسم گرامی حسین بن مسعود بن محمد الفراء یا ”ابن فراء“ کنیت ابو محمد اور لقب محی السنۃ بغوی ہے۔

آپ فقیہ محدث اور مفتی تھے۔

”بغوی“ کی نسبت

خراسان کے دیہات میں سے ایک دیہات ”بغا“ ہے۔ اسی کی طرف نسبت کی وجہ سے آپ کو ”بغوی“ کہا جاتا ہے۔ یہ دیہات ”ہرات“ اور ”مرو“ شہروں کے درمیان ہے۔

تصانیف

فقہ شافعی میں آپ کی تصنیف ”التہذیب“ حدیث میں ”شرح السنۃ“، تفسیر میں ”لباب التأویل فی معالم التنزیل“ ہے۔ علاوہ ازیں آپ کی مشہور تصانیف میں سے ”مصابیح السنۃ“ ”الجمع بین الصحیحین“ اور ”الانوار فی شمائل النبی المختار“ ہیں۔ اس وقت ہمارے ہاتھوں میں آپ کی یہ آخر الذکر تصنیف ”الانوار فی شمائل النبی المختار“ ہے۔

وفات

آپ علیہ الرحمۃ ۵۱۰ ہجری بمطابق ۱۱۱۷ء مرو الروز میں فوت ہوئے۔

ترتیب

باب ۱۳ نبی کریم ﷺ کی خوشبو کی پاکیزگی کا بیان .. ۱۸۱	انتساب ۵
باب ۱۵ آپ ﷺ کے حسن خلق کا بیان ۱۸۵	کلمات مترجم ۶
باب ۱۶ آپ ﷺ کے حلم اور عفو و درگزر کا بیان .. ۱۹۷	حالات مصنف ۸
باب ۱۷ ناپسندیدہ چیزوں سے آپ ﷺ کے	باب ۱ سابقہ لوگوں میں سے نبی کریم ﷺ کو
اعراض کا بیان ۲۱۶	منتخب فرمانا ۱۳
باب ۱۸ امور میں آپ ﷺ کی نرمی، کرم اور	باب ۲ نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص
عذر کا بیان ۲۱۸	آیات و کرامات ۱۶
باب ۱۹ آپ ﷺ کی رحمت اور شفقت کا بیان ... ۲۲۸	باب ۳ آپ ﷺ کو وحی کی ابتداء اور اس
باب ۲۰ آپ ﷺ کے گریہ اور غم کا بیان ۲۳۹	دوران حالت ۲۴
باب ۲۱ ذات باری تعالیٰ کے بارے میں	باب ۴ نبی کریم ﷺ کا مشرکین کو دعوت دینا اور
آپ ﷺ کے غضبناک ہونے کا بیان .. ۲۵۰	ان کی تکالیف پر صبر کرنا ۳۳
باب ۲۲ آپ ﷺ کی خوشی، مسکراہٹ اور مزاح	باب ۵ نبی کریم ﷺ کی نبوت کی علامات ۴۰
کا بیان ۲۶۱	باب ۶ معراج النبی ﷺ ۵۶
باب ۲۳ چھینکتے وقت آپ ﷺ کے فعل مبارک	باب ۷ قیامت کے دن آپ ﷺ کے ساتھ
کا بیان ۲۸۱	مخصوص اعزازات ۸۱
باب ۲۴ آپ ﷺ کی حیاء، گفتگو اور خاموشی کا	باب ۸ غیب کی خبریں سچ ثابت ہونے میں
بیان ۲۸۳	علامات نبوت ۱۰۲
باب ۲۵ عربی کے علاوہ زبان میں آپ ﷺ کا	باب ۹ علامات نبوت و معجزات ۱۲۶
گفتگو فرمانا ۲۸۷	باب ۱۰ اسماء النبی ﷺ ۱۶۵
باب ۲۶ آپ ﷺ کے شعر سننے کا بیان ۲۸۹	باب ۱۱ صفت النبی ﷺ ۱۶۷
باب ۲۷ آپ ﷺ کی شجاعت کا بیان ۲۹۵	باب ۱۲ آپ ﷺ کے بالوں اور بڑھاپے کا بیان .. ۱۷۳
باب ۲۸ آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان ۲۹۹	باب ۱۳ مہر نبوت کا بیان ۱۷۸

باب ۲۹ آپ ﷺ کی عاجزی کا بیان ۳۰۹	شافعی کے استدلال کے جوابات ۲۲۷
باب ۳۰ آپ ﷺ کے زہد اور دنیا سے اعراض ۳۱۰	مسئلہ قرأت خلف الامام ۲۳۰
کابیان ۳۳۶	تفسیر عماد بن کثیر نے لکھا ۲۳۱
باب ۳۱ آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے خوف کا بیان ۳۳۸	تفسیر معالم التنزیل ۲۳۱
باب ۳۲ آپ ﷺ کی جامع صفات کا بیان ۳۵۲	تفسیر ابن عباس ۲۳۱
باب ۳۳ آپ ﷺ کی چال مبارک کا بیان ۳۶۹	تفسیر ابن کثیر ۲۳۱
باب ۳۴ آپ ﷺ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کا بیان ۳۷۲	حدیث فقرۃ الامام لہ قرأۃ کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے ۲۳۲
باب ۳۵ آپ ﷺ کی صفت نیند کا بیان ۳۷۷	قرأۃ خلف الامام کی ممانعت اسی صحابہ کرام سے مروی ہے ۲۳۳
باب ۳۶ آپ ﷺ کے وضو اور غسل کا بیان ۳۸۰	احادیث در بارہ ممانعت قرأۃ خلف الامام ۲۳۳
باب ۳۷ وضو اور غسل سے قبل آپ ﷺ کے افعال کا بیان ۳۸۶	صحابہ کرام و تابعین عظام کے قرأۃ خلف الامام کے متعلق ارشادات ۲۳۸
باب ۳۸ آپ ﷺ کے استنجاء (یا قضائے حاجت) کا بیان ۳۹۱	دلائل عقلیہ ۲۴۲
باب ۳۹ آپ ﷺ کے مسواک فرمانے اور داہنی طرف استعمال فرمانے کا بیان ۳۹۳	چند سوالات کے جوابات ۲۴۲
باب ۴۰ آپ ﷺ کی نماز کا بیان ۳۹۵	فوائد و مسائل ۲۴۶
باب ۴۱ سلام پھیرنے کے بعد جائے نماز پر ٹھہرنے اور نماز کے بعد ذکر کا بیان ۴۱۶	(باب) آمین بالجہر
اضافہ از مترجم ۴۱۶	آمین دعا ہے اور قرآن نے آہستہ دعا مانگنے کی تلقین کی ہے ۴۴۶
تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع میں جانے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا ۴۱۹	آمین کہنے پر اُمت کا جماع ہے ۴۴۸
فوائد و مسائل ۴۱۹	آمین کہنے کی فضیلت ۴۴۹
مسئلہ رفع یدین ۴۲۰	مسئلہ آمین بالسر ۴۵۰
دلائل نسخ ۴۲۱	بحث سماع علقمہ عن ابیہ ۴۵۱
سلام والی حدیث ۴۲۱	تصریحات ۴۵۳
رفع یدین کی ممانعت والی حدیث ۴۲۲	باب ۴۲ آپ ﷺ کے سنن و نوافل اور قیام اللیل کا بیان ۴۵۵
ممانعت رفع یدین کی حدیثیں ۴۲۶	باب ۴۳ صلوٰۃ اللیل میں آپ ﷺ کی قرأت اور بیٹھنے کا بیان ۴۷۱
قرأت خلف الامام ۴۳۰	

باب ۴۴ آپ ﷺ کے قیام اللیل کا قصد فرمانے	کابیان ۵۷۱
اور ذکر کرنے کابیان ۴۷۵	باب ۶۱ آپ ﷺ کے عمامہ اور ٹوپی کابیان ... ۵۷۴
باب ۴۵ آپ ﷺ کے صبح کے نوافل (یاسن)	باب ۶۲ آپ ﷺ کے کپڑے سے سر ڈھانپنے
کابیان ۴۷۸	کابیان ۵۷۷
باب ۴۶ سہو (نماز میں بھولنے) کی صورت	باب ۶۳ آپ ﷺ کی انگوٹھی کابیان ۵۷۹
میں آپ ﷺ کے فعل کابیان ۴۸۴	باب ۶۴ آپ ﷺ کے موزوں اور نعلین مبارک
باب ۴۷ آپ ﷺ کی قرأت اور آیت سجدہ کے	کابیان ۵۸۵
وقت سجدہ کابیان ۴۸۶	باب ۶۵ آپ ﷺ کے بستر، تکیے، لحاف اور
باب ۴۸ آپ ﷺ کی نماز سفر اور نماز خوف کابیان. ۴۹۱	چادر (بستر کی بچھائی) کابیان ۵۹۳
باب ۴۹ آپ ﷺ کی نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کابیان .. ۴۹۵	باب ۶۶ آپ ﷺ کے خمرہ اور حصر کابیان ۶۰۰
باب ۵۰ عیدین میں آپ ﷺ کے فعل کابیان .. ۴۹۹	باب ۶۷ آپ ﷺ کے منبر، کرسی اور تخت کابیان . ۶۰۵
باب ۵۱ گرہن کی صورت میں آپ ﷺ کے	باب ۶۸ آپ ﷺ کے قبہ (ڈیرہ) کابیان ۶۰۹
فعل کابیان ۵۰۳	باب ۶۹ آپ ﷺ کے چھوٹے نیزے، برچھی،
باب ۵۲ بارش طلب کرنے اور بارش برسنے کی صورت	عصا اور چھتری کابیان ۶۱۳
میں آپ ﷺ کے فعل کابیان ۵۰۶	باب ۷۰ آپ ﷺ کے نیزہ (بھالا)، تلوار، کمان
باب ۵۳ مریض کی عیادت اور اس کیلئے دعا	اور تیر کابیان ۶۲۱
میں آپ ﷺ کے فعل کابیان ۵۰۸	باب ۷۱ آپ ﷺ کے خود، زرہ اور ڈھال کابیان ... ۶۲۶
باب ۵۴ آپ ﷺ کا میت کیلئے دعا فرمانا اور اس	باب ۷۲ آپ ﷺ کے پرچم اور جھنڈے کابیان . ۶۲۹
کی نماز جنازہ پڑھانے کابیان ۵۱۳	باب ۷۳ دوران جنگ آپ ﷺ کے شعار کابیان. ۶۳۲
باب ۵۵ آپ ﷺ کے روزہ رکھنے، چھوڑنے اور	باب ۷۴ آپ ﷺ کے گھوڑے اور زین کابیان ۶۳۴
صوم وصال کابیان ۵۱۵	باب ۷۵ آپ ﷺ کے خچر اور گدھے کابیان ۶۳۸
باب ۵۶ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں	باب ۷۶ آپ ﷺ کی اونٹنی کابیان ۶۴۳
آپ ﷺ کا اعتکاف فرمانا اور مشقت فرمانا ۵۳۱	باب ۷۷ آپ ﷺ کے کھانا تناول فرمانے
باب ۵۷ آپ ﷺ کے حج مبارک کابیان ۵۳۳	کابیان ۶۴۷
باب ۵۸ آپ ﷺ کے لباس، قمیض، جبہ، تہبند،	باب ۷۸ آپ ﷺ کے کھانے، سالن اور جو
چادر اور کالی کملی کابیان ۵۵۳	جیز اس میں سے پسند ہوتی اس کابیان ۶۵۳
باب ۵۹ آپ ﷺ کے اونی کپڑا پہننے کابیان .. ۵۶۷	باب ۷۹ آپ ﷺ کے کھجور اور پھل تناول فرمانے
باب ۶۰ نیا کپڑا پہنتے وقت آپ ﷺ کے فرمان	کابیان ۶۷۰

باب ۸۰ آپ ﷺ کے پانی وغیرہ پینے اور دوسروں کو پلانے کا بیان ۶۷۵	باب ۸۰ آپ ﷺ کے استقبال اور واپس آنے کا بیان ۷۳۱
باب ۸۱ آپ ﷺ کی پینے کی چیزوں اور ان میں سے پسندیدہ چیز کا بیان ۶۸۱	باب ۹۳ آپ ﷺ کے سفر پر جانے اور واپس لوٹنے وقت کے فرمان کا بیان ۷۳۵
باب ۸۲ شیریں پانی کی تلاش کا بیان ۶۸۶	باب ۹۴ آپ ﷺ کے نیک فال پسند فرمانے کا بیان ۷۴۱
باب ۸۳ آپ ﷺ کی پیالی اور پیالے کا بیان .. ۶۸۹	باب ۹۵ آپ ﷺ کی دعاؤں کا بیان ۷۴۹
باب ۸۴ کھانے سے فراغت کے وقت آپ ﷺ کا فرمان اور میزبان کیلئے دعا کا بیان ۶۹۶	باب ۹۶ آپ ﷺ کے مرض الموت، وصیت، وفات اور عمر مبارک کا بیان ۷۷۱
باب ۸۵ آپ ﷺ کی ضیافت اور ولیمہ کا بیان ... ۷۰۱	باب ۹۷ آپ ﷺ کے ترکہ کا بیان ۷۹۶
باب ۸۶ آپ ﷺ کے نکاح، مباشرت اور عورتوں کیلئے محبت کا بیان ۷۰۵	باب ۹۸ آپ ﷺ کے فرمان ”میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں“ کا بیان ۷۹۸
باب ۸۷ آپ ﷺ کے خوشبو لگانے اور خوشبو سے محبت کا بیان ۷۱۲	باب ۹۹ آپ ﷺ کی محبت، پیروی اور سنت نبوی کو زندہ کرنے کے لازم ہونے کا بیان ۸۰۰
باب ۸۸ آپ ﷺ کے بالوں میں کنگھی فرمانے، اہتمام فرمانے اور تیل لگانے کا بیان ۷۱۵	باب ۱۰۰ آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور تابعین عظام کی فضیلت کا بیان ۸۱۰
باب ۸۹ آپ ﷺ کی کنگھی، آئینے اور پشت خار کا بیان ۷۱۹	باب ۱۰۱ آپ ﷺ سے محبت کرنے والے آپ ﷺ کے بعد والوں میں سے جس نے آپ ﷺ کے دین کو غالب کیا اور آپ ﷺ کی امت کی فضیلت کا بیان ۸۱۶
باب ۹۰ آپ ﷺ کے سرمہ لگانے کا بیان ۷۲۳	باب ۱۰۲ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا بیان .. ۸۲۲
باب ۹۱ آپ ﷺ کے چھپنے لگوانے اور بال اور ناخن کٹوانے کا بیان ۷۲۵	
باب ۹۲ آپ ﷺ کے سفر پر جانے، آپ	

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وآله اجمعين!
 الشيخ الامام الأجل السيد الزاهد شيخ الاسلام محي السنة ناصر الحديث
 ركن الاسلام قدوة الأمة ابو محمد حسين بن مسعود بغوي رحمته الله فرماتے ہیں:

باب نمبر ۱

باب اختيار النبي صلى الله عليه وسلم في السابقة

سابقہ لوگوں میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمانا

(۱) قال : اخبرنا ابو الحسن علي بن يوسف الجويني ، اخبرنا ابو محمد محمد بن علي ابن محمد بن شريك الشافعي ، اخبرنا عبد الله بن محمد بن مسلم ابوبكر الجوربذي ، حدثنا يونس بن عبد الاعلى الصدفي ، اخبرنا بشر بن بكر عن الازاعي حدثني شداد ابو عمار عن واثلة بن الاسقع رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : " ان الله اصطفى كنانة من بني اسماعيل واصطفى من بني كنانة قريشا واصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم " صحيح.

❖❖ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے بنو اسماعیل میں سے کنانہ کو چنا، بنو کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے (صلی اللہ علیہ وسلم) چنا۔

(۲) اخبرنا ابو عبد الله محمد بن الفضل بن جعفر الخرقی ، اخبرنا ابو الحسن علي ابن عبد الله الطيسفوني ، اخبرنا ابو عبد الرحمن عبد الله بن

عمر الجوهري، حدثنا احمد ابن علي الكشي هني، حدثنا علي بن حجر،
حدثنا اسماعيل بن جعفر عن عمرو بن ابي عمرو مولى المطلب بن عبد الله
عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى
الله تعالى عليه واله وسلم قال : "بعثت من خير قرون بني آدم قرنا فقرنا
حتى بعثت من القرن الذي كنت منه". صحيح.

✱✱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے بنی آدم کے زمانوں میں سے بہترین زمانے میں مبعوث
کیا گیا۔ زمانے گزرتے گئے یہاں تک کہ مجھے اس خاص زمانے میں مبعوث کیا گیا کہ جس میں سے
میں تھا۔“

(۳) اخبرنا ابو الحسن علی بن یوسف الجوینی، اخبرنا ابو محمد محمد
بن علی بن محمد بن شریک الشافعی، اخبرنا عبد اللہ بن محمد بن مسلم،
حدثنا یونس بن عبد الاعلی، اخبرنا ابن وهب، اخبرني یونس بن یزید
عن ابن شهاب عن ابي سلمة قال : كان ابو هريرة رضي الله تعالى عنه
يقول : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم "مثلي ومثل الانبياء
كمثل قصر احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار يتعجبون
من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة لا يعيرون سواها، فكنت انا سددت
موضع تلك اللبنة، ختم بي البنيان وختم بي الرسل". صحيح.

✱✱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری اور سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال اس محل کی مثال کی
مانند ہے جس کی تعمیر بہت احسن طریقے سے کی گئی اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ دیکھنے
والے اس کے گرد گھومے تو اس کی تعمیر کے حسن سے متعجب ہوتے ہیں مگر اس اینٹ کی جگہ کے علاوہ وہ
اس میں کسی قسم کا عیب شمار نہیں کرتے تو وہ میں ہی ہوں جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پر کیا۔ میرے
ساتھ وہ عمارت تکمیل پذیر ہوئی اور میرے ساتھ (سلسلہ) رسالت ختم کیا گیا۔“

(۴) حدثنا السيد ابو القاسم علي بن موسى الموسوي، حدثني ابوبكر احمد

بن محمد ابن العباس البلخی، اخبرنا ابو سليمان حمد بن محمد بن ابراهيم الخطابی، اخبرنا محمد ابن الهکی، اخبرنا اسحق بن ابراهيم، حدثنا ابن اخي ابن وهب، حدثنا عی، حدثنا معاوية بن صالح عن سعيد بن سويد عن عبد الاعلی بن هلال السلی عن عرباض بن ساریة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال : ”انی عند الله مكتوب خاتم النبیین وان آدم لنجدل فی طینته، وسأحدثکم بأول امری دعوة ابراهيم وبشارة عیسی ورؤیا امی التي رأت حین وضعتنی وقد خرج لها نور اضاءت لها منه قصور الشام“.

❖❖ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں اللہ کے ہاں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کا کیچڑ کا پتلا زمین پر پڑا ہوا تھا اور میں عنقریب تمہیں اپنے پہلے معاملے کے بارے میں بتاؤں گا۔ میں حضرت ابراهیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے اس وقت دیکھا جبکہ مجھے جنا اور ان سے ایک ایسا نور نکلا جس نے ان کے لئے شام کے محلات کو روشن کر دیا۔

(۵) اخبرنا ابو منصور محمد بن عبد الملك المظفری السرخسی، اخبرنا ابو سعيد احمد بن محمد بن الفضل، اخبرنا محمد بن عبد الله الصفار، حدثنا يعقوب بن ابی يعقوب، حدثنا زاهر بن نوح، حدثنا محمد بن ابراهيم، حدثنا يوسف بن محمد المنکدر عن ابیه عن جابر رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ”ان الله بعثنی بتمام محاسن الاخلاق وكمال محاسن الافعال“.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے محاسن اخلاق کی تکمیل اور محاسن افعال کے کمال کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

باب نمبر ۲

باب ما خص به النبی ﷺ من الآيات والكرامات

نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص آیات و کرامات

(۶) اخبرنا ابوبکر یعقوب بن احمد بن محمد بن علی الصیرفی . حدثنا ابو محمد الحسن بن محمد بن احمد المخلدی . اخبرنا ابو العباس محمد بن اسحق بن ابراهیم الثقفی ، حدثنا قتیبہ بن سعید ، حدثنا الليث بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال : "ما من نبی من الانبیاء الا وقد اعطی من الايات ما امن علی مثله البشر ، وانما کان الذی اوتیتہ وحیا اوحاه اللہ الی وارجو ان اکون اکثرهم تابعا یوم القیامة" . صحیح .

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر ایک پیغمبر کو ایسی نشانیاں ملیں کہ ان نشانیوں پر لوگ اس سے پہلے ایمان لا چکے تھے مگر مجھ کو جو نشانی ملی وہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے جو اس نے میری طرف بھیجی اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن پیروکاروں کے لحاظ سے میں ان سب سے زیادہ (پیروکاروں والا) ہوں گا۔

(۷) اخبرنا ابو عمر عبدالواحد بن احمد البلیحی الہروی ، اخبرنا ابو حامد احمد بن عبداللہ بن نعیم السرخسی ، اخبرنا ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن مطر الفربری ، حدثنا ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری ، حدثنا محمد بن سنام ، حدثنا ہشیم ، حدثنا سیار ، حدثنا یزید الفقیر ، اخبرنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم قال : ”اعطيت خمسمائة يعطهن احد قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا، فايها رجل من امتي ادركته الصلاة فليصل، واحلت لي الغنائم ولم تحل لاحد قبلي، واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة“۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت سے میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی، میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکیزہ بنایا گیا تو میری امت کے کسی بھی آدمی کو نماز کا وقت آ لے تو وہ نماز ادا کر لے، میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئیں۔ مجھے شفاعت عطا کی گئی اور (مجھ سے پہلے) نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کئے جاتے تھے مگر مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

(۸) اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن الفضل الخرقی، اخبرنا ابو الحسن علی بن عبد اللہ الطیسفونی، اخبرنا عبد اللہ بن عمر الجوهري، حدثنا احمد بن علی الکشیہنی حدثنا علی بن حجر حدثنا اسماعیل بن جعفر حدثنا العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه والہ وسلم قال : ”فضلت على الانبياء بست اوتيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى كافة الخلق وختم بي النبيون“۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے چھ چیزوں کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔ میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی، میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں میرے لئے (تمام روئے) زمین مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی، مجھے تمام مخلوق کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا اور میرے ساتھ سلسلہ نبوت ختم کیا گیا۔

(۹) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، اخبرنا ابو بکر احمد بن

الحسن الحیری، اخبرنا حاجب بن احمد الطوسی، نبا محمد بن یحیی، حدثنا یزید بن هرون، حدثنا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : "نصرت بالرعب واوتيت جوامع الكلم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وبيننا انا نائم اوتيت بمفاتح خزائن الارض فتلت في يدي". صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے، میرے لئے (تمام روئے) زمین مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی اور میں سویا ہوا تھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرے ہاتھ میں ڈال دی گئیں۔

(۱۰) اخبرنا ابو سعد اسباعیل بن عبدالقاهر الجرجانی، انبانا ابو الحسين عبدالغافر بن محمد الفارسی، انبانا ابو احمد محمد بن عیسی الجلودی، انبا ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن سفیان، حدثنا ابو الحسين مسلم بن الحجاج، انبا قتیبہ بن سعید ثنا حباد هو ابن زید عن ایوب عن ابی قلابہ عن ابی اساء عن ثوبان رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم "ان الله زوى لي الارض فرايت مشارقتها ومغاربتها وان امتي سيبلغ ملكها الي ما زوى لي منها واعطيت الكنزين الاحمر والابيض واني سالت ربي لامتي ان لا يهلكها بسنة عامة وان لا يسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم فيستبيح بيضتهم وان ربي قال : يا محمد اني اذا قضيت قضاء فانه لا يرد واني اعطيت لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة وان لا اسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم فيستبيح بيضتهم ولو اجتمع عليهم من باقطارها او قال من بين اقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا ويسبي بعضهم بعضا". صحيح.

❖❖ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا تو میں نے اس

کے مشرق و مغرب دیکھ لئے اور عنقریب میری امت کی سلطنت اس حد تک پہنچے گی جس حد تک زمین میرے لئے سمیٹی گئی، مجھے دو خزانے سرخ اور سفید عطا کئے گئے اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے سوال کیا کہ وہ اسے عام قحط سے ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کی جانوں کے سوا کوئی دشمن مسلط نہ فرمائے جو ان کا انڈا پھوڑ دے (یعنی انہیں ان کے صدر مقام سے باہر نکال دے) تو میرے رب کریم نے ارشاد فرمایا۔ اے محمد (فداہ ابی وائی) جب میں کوئی فیصلہ فرما دیتا ہوں تو وہ رد نہیں کیا جاتا میں نے تیری امت کو یہ چیز عطا فرمادی کہ انہیں عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کی جانوں کے سوا کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کا انڈا پھوڑے اگرچہ ان پر کونے کونے سے گرنے لگیں یا فرمایا کہ زمین کے درمیان سے ہر کونے سے ان پر گرنے لگیں حتیٰ کہ ان میں سے بعض بعض کو ہلاک کریں گے اور بعض بعض کو قید کریں گے۔

(۱۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انبا احمد بن عبداللہ النعیمی، انبا محمد بن یوسف، انبا محمد بن اسباعیل ثنا قتیبہ بن سعید ثنائیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خرج یوما فصلی علی اہل احد صلاتہ علی البیت ثم انصرف الی المنبر فقال : ”انی فرط لکم وانا شہید علیکم وانی واللہ لانظر الی حوضی الآن وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخاف علیکم ان تنافسوا فیہا۔

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر نکلے اور شہیدان احد کی نماز جنازہ ادا فرمائی پھر منبر کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: ”میں تمہارے لئے پیش خیمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور قسم بخدا! میں اب اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی یا زمین کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور قسم بخدا! میں تمہارے اوپر اس بات سے خائف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن اس بات سے خائف ہوں کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔

(۱۲) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انبا احمد بن عبداللہ النعیمی،

انبا محمد ابن یوسف، انبا محمد بن اسباعیل، انبا عبدالعزیز بن عبداللہ
ثنا ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال :
”بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رايتنی اتیت بفاتح
خزائن الارض فوضعت فی یدی“ قال ابو ہریرۃ : فقد ذهب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وانتم تلفثونہا او ترغثونہا او کلمۃ تشبہہا.
صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا، میری رعب کے
ساتھ مدد کی گئی اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی
گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لے گئے اور تم اب تک دنیا کو کھا رہے یا دنیا کا دودھ پی رہے ہو یا اسی جیسا کوئی کلمہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد
فرمایا۔

(۱۳) حدثنا ابو طاهر الفارسی، اخبرنا محمد بن ابراہیم الصالحانی، انبا
ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، انبا قاسم
الطرز، انبا احمد بن محمد بن ماہان حدثنی ابی، انبا سلیمان بن خالد،
انبا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ”اوتیت بفاتح خزائن الارض
فوضعت فی کفی فقیل لی هذا لك مع مالک عند اللہ لا ینقصک اللہ منہ
شیئاً“ فذهب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حین ذهب
وترکھم فی هذه الدنيا یا کلون من خبیصھا من اصفرة واخضرة واحمرہ
وانبا هو شیء واحد ولكن غیرتم الوانھا التباس الشهوات۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میری ہتھیلی

پر رکھی گئیں اور مجھ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو آپ کا مال ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی آپ کے لئے ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کوئی چیز آپ سے کم نہیں فرمائے گا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کر کے فرمایا کہ) رسول نبی کریم ﷺ تو تشریف لے گئے جب تشریف لے گئے اور انہیں اس دنیا میں ہی چھوڑ دیا لوگ اس دنیا کے حلوہ میں سے زرد، سبز اور سرخ حلوہ کھاتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایک ہی چیز ہے لیکن تم نے اس کے رنگ خواہشات کو ڈھونڈنے میں تبدیل کر دیئے۔

(۱۴) حدثنا ابو طاہر، انبا محمد بن ابراہیم، انبا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انبا ابن ابی عاصم، انبا محمد بن علی بن شقیق، انبا ابی عن حسین بن واقد عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : ”اوتیت بفاتیح خزائن الدنیا علی فرس ابلق جاءنی بہ جبریل علیہ السلام“۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”حضرت جبرائیل علیہ السلام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر لا کر میرے پاس لائے۔“

(۱۵) وحدثنا ابو طاہر، انبا محمد بن ابراہیم، انباء عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انبا ابراہیم بن محمد بن الحسن، انبا سلمة بن الخلیل الکلاعی، انبا بقیة عن الزبیدی عن الزہری عن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس قال : کان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یحدث ان اللہ ارسل الی نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملکا من الملائکة معہ جبریل فقال الملک : یا رسول اللہ عز وجل یخیرک بین ان تكون عبدا نبیا وبين ان تكون ملکا نبیا فالتفت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم الی جبریل کالمستشیر له ف اشار جبریل بیدہ ان تواضع فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : ”لا بل عبدا نبیا“ فبا اکل بعد تلك الکلمة طعاما متکئا حتی لحق باللہ عز وجل۔

❖❖ محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرمایا کرتے تھے کہ

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ بھیجا تو اس فرشتے نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان دو باتوں کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ چاہیں تو (اللہ تعالیٰ کے) بندے اور نبی ہوں یا بادشاہ اور نبی ہوں تو رسول اکرم ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف ان سے مشورہ لینے کے لئے متوجہ ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ عاجزی اختیار کریں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! بلکہ میں بندہ اور نبی بننا چاہتا ہوں۔“ اس بات کے بعد آپ ﷺ نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا تناول نہیں فرمایا یہاں تک کہ اللہ رب العزت سے جا ملے۔

(۱۶) اخبرنا ابو سعید عبداللہ بن احمد الطاہری، انبا جدی ابو سہل عبدالصمد ابن عبدالرحمن البزاز، انبا ابوبکر محمد بن زکریا العذافری، انبا اسحق بن ابراہیم الدبری، انبا عبدالرزاق، انبا معمر عن قتادة عن مطرف بن عبداللہ بن الشخیر عن عیاض بن حمار المجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ”ان اللہ عز وجل امرنی ان اعلیکم ما جہلتم ما علینی یومی هذا وانه قال: ان کل مال نحلته عبادی فهو لهم حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلهم فاتهم الشیاطین فاجتالتم عن دینهم وحرمت علیهم ما احللت لهم وامرتهم ان یشرکوا بی ما لم انزل به سلطانا وان اللہ عز وجل نظر الی اهل الارض فبقتهم عربهم وعجبهم الا بقایا من اهل الکتاب وان اللہ امرنی ان احرق قریشا، فقلت: یا رب انهم اذا یثلغوا راسی حتی یدعوه خبزة، فقال: انبا بعثتک لا بتلیک وابتلی بک وقد انزلت علیک کتابا لا یغسله الباء تقرؤہ فی المنام والیقظة فاغزهم نغزک وانفق نفق علیک وابعث جیشا نمدک بخمسة. امثالهم وقاتل بن اطاعک من عصاک ثم قال اهل الجنة ثلاثة امام مقسط ورجل رحیم رقیق القلب بکل ذی قربی ومسلم ورجل غنی عفیف متصدق واهل النار خمسة الضعیف الذی لا یر له

الذین هم فيكم تبع لا يبتغون بذلك اهلا ولا مالا ورجل ان اصبح اصبح
يخادعك عن اهلك وما لك ورجل لا يخفى له طمع وان دق الا ذهب به
والشنظير الفاحش وذكر البخل والكذب۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس نے مجھے آج کے دن جو
سکھایا ہے وہ میں تمہیں سکھا دوں جس سے تم ناواقف ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر وہ مال جو میں
نے اپنے بندوں کو عطا کیا ہے وہ ان کے لئے حلال ہے۔ میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف یعنی باطل
کو چھوڑ کر حق کی طرف مائل ہونے والا تخلیق فرمایا ہے تو شیطان ان کے پاس آئے اور انہیں ان کے
دین سے گمراہ کیا، جو میں نے ان کے لئے حلال کیا تھا اسے ان پر حرام قرار دیا اور انہیں یہ حکم دیا کہ
میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائیں جس کے لئے میں نے کوئی دلیل ہی نازل نہیں فرمائی۔ اللہ رب
العزت نے اہل زمین کی طرف دیکھا تو سوائے چند اہل کتاب کے عرب اور عجم سب لوگوں کو ناپسند
فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو جلادوں تو میں نے عرض کی اے پروردگار! تب تو وہ
میرا سر روئی کی طرح کچل ڈالیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھے اس وجہ سے بھیجا ہے کہ تجھے
آزماؤں اور تیری وجہ سے لوگوں کو آزماؤں اور میں نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے اسے پانی نہیں
دھو سکتا تم اسے نیند اور بیداری کی حالت میں پڑھتے ہو تو ان پر جہاد کر ہم تیری مدد کریں گے، خرچ کر
ہم تجھ پر خرچ کریں گے اور حملے کے لئے لشکر بھیج ہم اسی کی مثل پانچ لشکروں سے تیری مدد کریں گے۔
اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ اپنے نافرمانوں سے جنگ لڑو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اہل جنت تین ہیں۔
عادل امام، ایسا آدمی جو مہربان اور نرم دل ہو ہر قریبی رشتے دار اور ہر مسلمان کے لئے اور وہ آدمی جو
مالدار ہو پاکدامن ہو اور صدقہ کرنے والا ہو۔ جبکہ اہل جہنم پانچ ہیں۔ وہ کمزور جو بے عقل ہے اور
تمہارے درمیان جو لوگ مرد پیشہ ور ہیں وہ اہل وعیال اور مال کے طلبگار نہیں اور ایسا آدمی کہ جو صبح
کرے تو تجھے اپنے اہل وعیال اور مال کے بارے میں دھوکہ دے اور ایسا آدمی جس کا طمع اور لالچ مخفی
نہیں ہوتا اگرچہ معمولی سا بھی ہو مگر اس کے ساتھ ہی رہتا ہے اور بد خلق فحش گوئی کرنے والا آدمی، علاوہ
ازیں بخل اور جھوٹ کا بھی ذکر فرمایا۔

باب نمبر ۳

باب بدء وحیه ﷺ وصفته فی تلك الحالة

آپ ﷺ کو وحی کی ابتداء اور اس دوران حالت

(۱۷) اخبرنا عبد الواحد بن احمد البلیحی، انبا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انبا محمد ابن یوسف، انبا محمد بن اسماعیل، انبا یحیی بن بکیر، انبا الیث عن عقیل عن ابن شهاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشة ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا انها قالت : اول ما بدی بہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من الوحی الرویا الصالحة فی النوم وكان لا یرى رویا الا جاء ت مثل فلق الصبح، ثم حبب الیہ الخلاء فكان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وهو التعبد للیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اہلہ ویتزود لذلك ثم یرجع الی خدیجة فیتزود لہا حتی جاءہ الحق وهو فی غار حراء فجاءہ الملك فقال : اقراء، قلت : ما انا بقاری، فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال : اقراء، فقلت : ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانية حتی بلغ منی الجهد فقال : اقراء، فقلت : ما انا بقاری، فاخذنی فغطنی الثالثة ثم ارسلنی فقال : (اقرا باسم ربک الذی خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم) (العلق : ۳) فرجع بہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یرجف فوادہ فدخل علی خدیجة بنت خویلد فقال : زمelonی زمelonی، فزملوه حتی ذهب عنہ الروع، فقال لخدیجة واخبرها الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجته : کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الكل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی

نواب الحق فانطلقت به خديجة حتى اتت ورقة بن نوفل بن اسد بن عبد العزى ابن عم خديجة وكان امراء اتنصر في الجاهليته، وكان يكتب الكتاب العربي فيكتب من الانجيل بالعربية ما شاء الله ان يكتب وكان شيخا كبيرا قد عفى فقالت له خديجته: يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة: يا ابن اخي ماذا ترى، فاخبره رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم خبر ما راى فقال له ورقة هذا الناموس الذى نزل الله على موسى يا ليتنى فيها جذعا ليتنى اكون حيا اذ يخرجك قومك، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم اومخرجى هم، قال: نعم لم يات رجل قط بهثل ما جئت به الا عودى وان يدركنى يومك انصرك نصرا مؤزرا ثم لم ينشب ورقة ان توفي وفتر الوحي.

❖❖ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

”نبی کریم ﷺ کو وحی کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ نیند کے دوران آپ ﷺ کو سچے خواب دکھائی دیتے تھے۔ آپ ﷺ کو جو بھی خواب دکھائی دیتا وہ صبح صادق کی مانند پورا ہوتا تھا۔ پھر آپ ﷺ کو تنہائی محبوب کی گئی تو آپ ﷺ غار حراء میں تنہائی اختیار فرماتے اور اس سے پہلے کہ آپ ﷺ کو اپنے گھر والوں کا شوق پیدا ہو آپ ﷺ راتوں کو عبادت فرمایا کرتے اور اس کے لئے توشہ لے کر جاتے۔ پھر آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لاتے اور اسی کی مثل عبادت کے لئے توشہ لے کر جاتے حتیٰ کہ حق آپ ﷺ کے پاس آیا در آنحالیکہ آپ ﷺ غار حراء میں تھے۔ آپ ﷺ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا پڑھیے تو فرمایا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں تو اس فرشتے نے مجھے پکڑ کر بھینچا حتیٰ کہ میں بہت ہی تنگ ہو گیا پھر مجھے چھوڑا اور کہا۔ پڑھیے: تو میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ تو اس نے دوسری مرتبہ اتنی زور سے بھینچا کہ میں تنگ ہو گیا۔ پھر کہا پڑھیے: تو میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں تو اس نے تیسری مرتبہ مجھے بھینچا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا۔ ”اقراء باسم ربك الذى خلق خلق الانسان من علق اقراء وربك الاكرم“۔ (علق ۳) یعنی پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی بڑا کریم ہے۔“ یہ آیت مبارکہ سن کر رسول اللہ ﷺ واپس تشریف

لائے در آنحالیکہ آپ ﷺ کا دل کانپ رہا تھا تو آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا مجھے چادر اوڑھا دو۔ مجھے چادر اوڑھا دو تو انہوں نے آپ ﷺ کو چادر اوڑھا دی حتیٰ کہ آپ ﷺ کی گھبراہٹ دور ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ ہرگز نہیں قسم بخدا! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں فرمائے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، مشقت برداشت کرتے ہیں جو چیز موجود نہ ہو اسے کما لیتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقدار کو حق دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد کے پاس گئیں۔ ورقہ دور جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے وہ عربی کتاب لکھا کرتے تھے تو انجیل کو جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا وہ عربی زبان میں لکھتے تھے وہ بوڑھے اندھے آدمی تھے۔ انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات ذرا غور سے سنیے تو ورقہ نے کہا اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا وہ ان سے بیان کیا تو ورقہ نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ یہ تو وہی ناموس ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا۔ کاش میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا وہ لوگ مجھے نکال دیں گے تو انہوں نے کہا ہاں! جو آدمی بھی آپ کی مانند پیغام لے کر آیا اس سے عداوت کی گئی۔ اگر مجھے وہ دن دیکھنا نصیب ہوا تو میں آپ کی سر توڑ مدد کروں گا۔ پھر ورقہ نہ ٹھہرے حتیٰ کہ انہیں موت آگئی اور وحی آنا بند ہو گئی۔

(۱۸) قال : واخبرنا عبدالواحد المليحي ، انبا احمد النعيمي ، انبا محمد بن يوسف ، انبا محمد بن اسماعيل قال : وحدثني عبدالله بن محمد ، انبا عبدالرزاق ، انبا معمر قال الزهري فذكر الحديث بهذا الاسناد وزاد ثم لم ينشب ورقة ان .توفي وفترة الوحي فترة حتى حزن النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم فيها بلغنا حزنا غدا منه مرارا كي يتردى من رؤوس شواهد الجبال فكلما اوفى بذروة جبل لكي يلقي نفسه منه تبدى له جبريل فقال : يا محمد انك رسول الله حقا فيسكن لذلك جأشه وتقر نفسه فيرجع فاذا طالت عليه فترة الوحي غدا ببثل ذلك فاذا اوفى بذروة جبل تبدى له جبريل

مثل ذلك.

❖❖ حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ نے ان اسناد کے ساتھ یہی حدیث مبارکہ بیان کی اور اتنا اضافہ کیا کہ ”پھر ورقہ نہ ٹھہرے حتیٰ کہ انہیں موت آگئی اور وحی آنا بند ہوگئی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت غمگین ہو گئے اور کئی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت یہ ارادہ فرمایا کہ اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹی کے سرے سے نیچے گرا دیں تو جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کی چوٹی پر اپنے آپ کو گرانے کے لئے جاتے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ظاہر ہوتے اور فرماتے اے محمد (فداہ امی وابی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ ختم ہو جاتی اور دل قرار پکڑتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آتے جب لمبے عرصے کے لئے وحی نہ آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہی ارادہ فرماتے اور پہاڑ کی چوٹی پر تشریف لے جاتے تو پھر اسی طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نمودار ہوتے۔

(۱۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انبا احمد بن عبداللہ النعیسی، انبا محمد بن یوسف، انبا محمد بن اسباعیل، نبا عبداللہ بن یوسف، نبا الیث عن عقیل قال ابن شہاب سمعت ابا سلمة قال : اخبرنی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه سمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یحدث عن فترة الوحي : فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء رفعت بصری قبل السماء فاذا بالملك الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئت منه حتی هویت الی الارض فجئت اهلی فقلت : زملونی فزملونی، فانزل اللہ : (یا ایها المدثر قم فانذر) الی قوله : (فاهجر) (المدثر ۱ : ۵) ثم حمی الوحي وتتابع. صحیح.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ”آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فترة الوحي (وحی کا رکنا) کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا کہ (ارشاد فرمایا) میں پیدل چل رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے میں اس سے خوفزدہ ہو گیا حتیٰ کہ زمین پر گر پڑا۔ پھر میں گھر والوں کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے چادر اوڑھا دو تو انہوں نے مجھے

چادر اوڑھادی۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ”یا ایہا المدثر قم فانذر“ سے لے کر ”فاهجر“ تک (المدثر ۱ تا ۵) اس کے بعد لگاتار وحی آنے لگی۔

(۲۰) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انبا زاهر بن احمد السرخسی، انبا ابو اسحق ابراہیم بن عبدالصمد الهاشمی، انبا ابو مصعب عن مالک عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان الحارث بن هشام سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال: یا رسول اللہ کیف یا تیک الوحي فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم احيانا یا تیني فی مثل صلصلة الجرس وهو اشدہ علی فینقسم عني وقد وعیت ما قال : واحيانا یتمثل لی البک رجلًا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشة ولقد رأیتہ ینزل علیہ فی الیوم الشاتی الشدید البرد فیفصم عنه وان جبینہ لیتفصد عرقا. صحیح.

❖❖ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کبھی تو گھنٹی بجنے کی آواز کی مانند آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔ جب وحی آنا موقوف ہوتا ہے تو جو فرشتے نے کہا ہوتا ہے وہ میں یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ انسانی صورت میں میرے پاس آتا ہے تو جو وہ کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سخت سردی کے موسم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی اترتے دیکھی تو جب وحی کا سلسلہ موقوف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک سے پسینہ پھوٹ چکا تھا۔

(۲۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انبا النعیمی، انبا محمد بن یوسف الفربری، نبا محمد بن اسماعیل، نبا قتیبہ بن سعید، نبا ابو عوانہ عن موسی بن ابی عائشہ عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یعالج عن

التنزيل شدة كان يحرك شفتيه فانزل الله تعالى : (لاتحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه) (القيامة ۱۶ : ۱۷) قال : جمعه في صدرك ثم تقرؤه : (فاذا قرأناه فاتبع قرآنه) (القيامة : ۱۸) قال : فاستمع له وانصت ثم ان علينا ان تقرأه قال : فكان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم اذا اتاه جبرئيل استمع فاذا انطلق جبرئيل قرأه النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم كما اقرأه صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ قرآن کریم اترنے میں بڑی تکلیف اٹھاتے۔ آپ ﷺ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه“ (القيامة ۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے سینہ انور میں اس کو جمع کرنا ہمارا فرض ہے پھر آپ ﷺ اسے پڑھیں۔ ”فاذا قرأناه فاتبع قرآنه“ (القيامة ۱۸) فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ اسے غور سے سنیں اور خاموش رہیں پھر یہ ہمارا فرض ہے کہ آپ ﷺ اسے پڑھیں۔ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے تو آپ ﷺ غور سے سنتے اور جب وہ چلے جاتے تو نبی کریم ﷺ اسے اسی طرح پڑھتے جیسے انہوں نے آپ ﷺ کو پڑھایا ہوتا۔

(۲۲۰) اخبرنا اسباعيل بن عبد القاهر، انبا عبد الغافر بن محمد، انبا محمد بن عيسى الجلودى، نبا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نبا مسلم بن الحجاج، نبا محمد بن بشار، نبا معاذ بن هشام حدثني ابى عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشى عن عباد بن الصامت رضى الله تعالى عنه قال : كان النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم اذا انزل عليه الوحي نكس عليه راسه ونكس اصحابه رؤوسهم فلما اثلثى عنه رفع راسه. صحيح.

❖❖ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ”جب نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ اپنا سر انور جھکا لیتے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اپنے سر

جھکا لیتے اور جب وحی کی حالت دور ہوتی تو آپ ﷺ اپنا سر انور اٹھا لیتے۔“

(۲۳) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عیسیٰ، نبا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج، انبا محمد بن موسیٰ، انبا عبدالاعلیٰ، نبا سعید عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبداللہ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا انزل علیہ کرب لذلك وتر بدو جھہ قال: فانزل اللہ علیہ ذات یوم فلقى كذلك فلما سري عنه قال: خذوا عني قد جعل اللہ لهن سبيلا الثيب بالثيب والبكر بالبكر الثيب جلد مائة ثم رجها بالحجار والبكر جلد مائة ثم نفى سنة. صحيح.

❖❖ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ اس سے بہت مشقت اٹھاتے اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ ایک دن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی تو آپ ﷺ کی وہی حالت ہو گئی جو اوپر مذکور ہے۔ جب اس سے افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

مجھ سے حاصل کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راہ نکالی ہے۔ اگر شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے اور کنوارہ مرد کنواری عورت سے زنا کرے تو شادی شدہ کو سو کوڑے مارے جائیں پھر پتھروں کے ساتھ رجم یعنی سنگسار کیا جائے اور کنوارے کو سو کوڑے مارے جائیں پھر ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے۔

(۲۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انبا احمد بن عبداللہ النعیمی، انبا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسباعیل حدثنی یعقوب بن ابراہیم، نبا اسباعیل، نبا ابن جریح اخبرنی عطاء ان صفوان بن یعلیٰ بن امیة اخبرہ ان یعلیٰ بن امیة کان یقول لیتنی اری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حین ینزل علیہ قال: فبینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالجعرانة وعلیه ثوب قد اظل به معه فیہ ناس من اصحابہ اذ جاء ه

اعرابی علیہ جبة متضخ بطیب فقال : يا رسول الله كيف ترى في رجل
احرم بعبرة في جبة بعدما تضخ بطيب فاشار عمر الى يعلى بيده ان تعال
فجاء يعلى فادخل راسه فاذا النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم محبر
الوجه يغط كذلك ساعة ثم سري عنه فقال : اين الذي سألني عن العبرة
آنفا فالتبس الرجل فاتى به فقال : اما الطيب الذي بك فاغسله ثلاث مرات
واما الجبة فانزعها ثم اصنع في عبرتك كما يصنع في ححك. صحيح.

❖❖ حضرت عطاء رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ

”حضرت صفوان بن یعلی بن امیہ رحمہ اللہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت یعلی بن امیہ رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی ہے میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا۔ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجرانہ کے مقام پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک کپڑا تھا جسکے ساتھ سایہ کیا ہوا تھا۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے خوشبو میں لتھڑا ہوا ایک جبہ پہن رکھا تھا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے عمرے کا حرام ایک جبے کو خوشبو میں لتھیرنے کے بعد باندھا؟ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے آؤ۔ تو حضرت یعلی رضی اللہ عنہ آگے آئے اور اس کپڑے میں اپنا سر داخل کر لیا تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو چکا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خراٹے لیتے رہے پھر یہ حالت موقوف ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی کہاں ہے جس نے ابھی ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا۔ اس آدمی کو تلاش کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

خوشبو کو تین مرتبہ دھو کر جبہ اتار دو پھر عمرے میں وہی افعال سرانجام دو جو حج کے دوران سرانجام دیتے ہو۔

(۲۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انبا احمد النعیمی، انبا محمد بن یوسف، انبا محمد بن اسماعیل، انبا عبدالعزیز بن عبداللہ، انبا ابراہیم بن سعد الزہری حدثنی صالح ابن کیسان عن ابن شہاب عن سہل بن سعد الساعدی انه قال : رایت مردوان بن الحکم جالسا فی المسجد فاخبرنا ان

زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم املی علیہ (لا یتوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ) (النساء: من الاية ۹۵) قال: فجاءہ ابن ام مکتوم وهو یملها علی فقال: یا رسول اللہ لو استطیع الجہاد لجاہدت وكان رجلا اعمی فانزل اللہ علی رسولہ وفخذہ علی فخذی فثقلت علی حتی خفت ان ترض فخذی ثم سری عنہ فانزل اللہ: (غیر اولی الضرر) صحیح۔

❖❖ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ آیت مبارکہ لکھوائی ”لا یتوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ“ (النساء ۹۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ لکھوا رہے تھے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش میں جہاد کی طاقت رکھتا تو جہاد کرتا۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران کے اوپر تھی تو مجھ پر اتنا بوجھ پڑا کہ میں خوفزدہ ہو گیا کہ میری ران ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔ پھر وحی کی حالت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفاقہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ ”غیر اولی الضرر“ نازل فرمائی تھی۔ (یعنی جو بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں)۔



باب نمبر ۴

باب صفة دعائه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المشركين وصبره على آذاهم

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا مشرکین کو دعوت دینا اور ان کی تکالیف پر صبر کرنا

(۲۶) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انبا احمد بن عبداللہ النعیبی، انباء محمد ابن یوسف، نبا محمد بن اسباعیل، نبا یوسف بن موسی، نبا ابو اسامة، نبا الاعمش، نبا عمرو بن مرة عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لما نزلت : (وانذر عشیرتک الاقربین) (الشعراء : ۲۱۴) ورهطک منهم المخلصین خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حتیٰ صعد الصفا وهتف یا صباحاه فقالوا من هذا فاجتمعوا الیہ فقال : ارايتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من صفح هذا الجبل اکنتم مصدقی قالوا ما جربنا علیک کذبا قال : فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید قال : ابولهب تبأ لك ما جمعتنا الا لهذا ثم قام فنزلت : (تبت یدا ابی لهب) (المسد : من الایة ۱) وقد تب هکذا قراها الاعمش یومئذ. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”جب آیت مبارکہ ”وانذر عشیرتک الاقربین“ (الشعراء ۲۱۴) نازل ہوئی یعنی اپنے قبیلے کے مخلص لوگوں کو ڈرائیں تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باہر تشریف لے گئے حتیٰ کہ صفا پہاڑی پر چڑھے اور پکارے۔ اے قوم والو! تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ وہ سب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کی پشت سے ایک لشکر نکلے گا تو کیا تم میری تصدیق کرو گے۔ تو انہوں نے کہا ہم نے بار بار آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو آزمایا ہے اور جھوٹا نہیں پایا۔ تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں شدید عذاب سے ڈرانے والا ہوں تو

ابولہب نے کہا تو ہلاک ہو کیا تو نے اسی لئے ہمیں جمع کیا تھا پھر اٹھ کر چلا گیا تو اس وقت آیت مبارکہ ”تبت ید ابی لہب“ (الہب ۱) نازل ہوئی اور ابولہب جہنم رسید ہوا۔ ”اس دن اسی طرح اعمش نے اسے پڑھا۔“

(۲۷) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عیسیٰ ثنا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج، نبا ابو کامل الجحدری ثنا یزید یعنی ابن ذریع، نبا سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن قبیصہ بن المخارق وزہیر بن عمرو قالوا لما نزلت: (وانذر عشیرتک الا قریبن) انطلق نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الی رضة من جبل فعلا اعلاها حجرا ثم نادى یا بنی عبد مناف انہا مثلی ومثلکم کمثل رجل رای العدو فانطلق یربا اہلہ فخشى ان یسبقوہ فجعل یهتف یا صباحاہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت قبیصہ بن مخارق اور حضرت زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”جب آیت مبارکہ ”وانذر عشیرتک الا قریبن“ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑ کی ایک بڑی چٹان کی طرف تشریف لے گئے اور اس کے ایک اونچے پتھر پر تشریف فرما ہوئے اور ندا دی اے بنو عبد مناف! میری اور تمہاری مثال ایسے ہے جیسے کہ ایک آدمی نے دشمن دیکھا تو وہ اپنے اہل و عیال کا محافظ بننے دوڑا۔ اسے خدشہ ہوا کہ دشمن اس سے سبقت لے جائے گا تو وہ پکارنے لگا۔ اے قوم والو! اے قبیلے والو!۔“

(۲۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد بن عبداللہ النعیمی، انبا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسماعیل، انبا ابو الیمان، انبا شعیب عن الزہری اخبرنی سعید بن المسیب وابو سلمة بن عبدالرحمن قالا ان ابا ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قام رسول اللہ حین انزل اللہ: (وانذر عشیرتک الا قریبن) قال: یا معشر قریش او کلمة نحوہا اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا عباس بن عبدالمطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئا ویا صفیة عمة رسول اللہ لا

اغنی عنك من الله شيئا ويا فاطمة بنت محمد سليني ما شئت من مالي لا
اغني عنك من الله شيئا. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

”جب اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ ”وانذر عشيرتك الاقربين“ نازل فرمائی تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اے قبیلہ قریش! یا اسی جیسا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔ اپنی
جانوں کو خرید لو میں تمہیں کسی چیز میں اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن
عبدالمطلب رضی اللہ عنہ میں آپ کو کسی چیز میں اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ نہیں کر سکتا۔ اے صفیہ رضی اللہ عنہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی! میں آپ کو کسی چیز میں اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ نہیں کر سکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد
رضی اللہ عنہا میرے مال میں سے جو چاہتی ہے مانگ لے میں تمہیں کسی چیز میں اللہ تعالیٰ سے بے
پرواہ نہیں کر سکتا۔

(۲۹) اخبرنا عبدالواحد البليحي، انبا احمد بن عبد الله النعيمي، انبا
محمد بن يوسف، انبا محمد بن اسماعيل، انبا احمد بن اسحق، نبا عبيد
الله بن موسى، نبا اسرائيل عن ابي اسحق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله
بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : بينا رسول الله صلى الله تعالى عليه
واله وسلم قائم يصلي عند الكعبة وجميع قریش في مجالسهم اذ قال قائل
منهم الا ينظرون الى هذا البرأ ايكم يقوم الى جزور آل فلان فيعبد الى
فرثها ودمها وسلاها فيجى به ثم يهله حتى اذا سجد وضعه بين كتفيه
فانبعث اشقاها فلما سجد رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم وضعه
بين كتفيه وثبت النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم ساجدا فضحكوا
حتى مال بعضهم على بعض من الضحك فانطلق منطلق الى فاطمة وهي
جويرية فاقبلت تسعى وثبت النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم ساجدا
حتى ألقته عنه واقبلت عليهم تسبهم فلما قضى رسول الله صلى الله تعالى
عليه واله وسلم الصلاة قال : اللهم عليك بقریش اللهم عليك بقریش
اللهم عليك بقریش ثم سبى اللهم عليك بعبرو بن هشام وعتبة بن ربيعة

وشیبة بن ربیعہ والولید بن عتبہ وامیہ بن خلف وعقبہ بن ابی معیط
وعمارۃ بن الولید قال عبداللہ فواللہ لقد رایتم صرعی یوم بدر ثم
سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم : واتبع اصحاب القلیب لعنة. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اس وقت تمام قریش
اپنی مجلس گاہ میں تھے ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ کیا تم اس آدمی کی طرف نہیں دیکھ رہے تم میں
کون ہے جو فلاں قبیلے کے مذبح خانے کی طرف جائے اور ان کے جانوروں کا گوشت، خون اور اوجھری
انٹھا کر لے آئے پھر اسے مہلت دے یہاں تک کہ یہ سجدہ کرے تو وہ سب گندگی اس کے کندھوں کے
درمیان رکھ دے۔ تو ان میں سے سب سے بد بخت آدمی وہ لینے چلا آیا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سجدہ کیا تو اس بد بخت نے وہ گندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سجدے میں ہی پڑے رہے تو وہ بد بخت بننے لگے حتیٰ کہ بننے کی وجہ سے اس کا نام لگے اور اس نے
لگے تو ایک جاننے والا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہا پتی تھیں
(اس آدمی نے آپ کو یہ بات بتائی) تو آپ دوڑتی ہوئی آئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک سجدے میں
ہی پڑے ہوئے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ گندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیچے رانی اور ان
بد بختوں کو کوٹنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو فرمایا۔ اے اللہ! تو قریش کو پڑ۔
اے اللہ! تو قریش کو سزا دے۔ پھر نام لے لے کر فرمایا! اے اللہ! عمرو بن شام، عتبہ بن ربیعہ اور
شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو سزا دے۔ حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”تم بخدا! میں نے یوم بدر کو انہیں پچھاڑے ہوئے دیکھا پھر انہیں کھیٹ کر بدر کے گڑھے میں
ال دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گڑھے والے لعنت کے مستحق ہوئے۔“

(۳۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد النعمی، انبا محمد بن
یوسف، نبا محمد ابن اسماعیل، نبا علی بن عبداللہ، نبا الولید بن مسلم
حدثنی الا وزاعی حدثنی یحییٰ ابن ابی کثیر حدثنی محمد بن ابراہیم

التي هي عن عروة بن الزبير قال : قلت لعبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنها اخبرني باشد ما صنعه المشركون برسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال : بينا رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يصلي بفناء الكعبة اذ اقبل عقبة بن ابي معيط فاخذ ببنك رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ولوى ثوبه في عنقه فخنقه به خنقا شديدا فاقبل ابوبكر فاخذ ببنكبه ودفع عن رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم وقال : (اتقتلون رجلا ان يقول ربي الله وقد جاءكم بالبينات من ربكم) (غافر : من الاية ۲۸) صحيح.

❖❖ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے اس شدید تکلیف کے بارے میں بتائیے جو مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے صحن میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ عتبہ بن ابی معیط بد بخت لعین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کندھا پکڑا اور اپنا کپڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں لپیٹ کر بہت سختی سے گلا گھونٹا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور اس کا کندھا پکڑ کر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہٹایا اور فرمایا ”اتقتلون رجلا ان يقول ربي الله وقد جاءكم بالبينات من ربكم“ (غافر ۲۸) یعنی کیا تم ایک آدمی کو اس وجہ سے قتل کرو گے کہ اس نے کہا ہے کہ میرا رب تعالیٰ اللہ رب العزت ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔“

(۳۱) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انبا عبد الغافر بن محمد، انبا محمد

بن عيسى، نبا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نبا مسلم بن الحجاج، نبا

عبيد الله بن معاذ ومحمد بن عبد الاعلى القيسي قالوا نبا المعتبر عن ابيه

حدثني نعيم بن ابي هند عن ابي حازم عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه

قال ابو جهل هل يعفر محمد وجهه بين اظهركم فقيل نعم فقال : واللوات

والعزى لئن رأيته يفعل ذلك لاطان على رقبته ولا عفرن وجهه في التراب

قال : فاتي رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم وهو يصلي زعم ليطا

علی رقبته قال : فبا فجئهم منه الا وهو ينكص على عقبیه ویتقی بیدیه قال : فقیل له مالک فقال : ان بینی وبنینہ لخذقا من نار وھول واجنحة فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : لو دنا منی لا ختطفته البلائکة عضوا عضوا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ابو جہل نے کہا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے اپنا منہ خاک آلود کرتے ہیں تو کہا گیا ہاں! تو اس لعین نے کہا کہ لات اور عزی کی قسم! اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا تو میں اس کی گردن روند دوں گا اور اس کا چہرہ مٹی میں رلا دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے کہ وہ بد بخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو روندنا چاہا تو وہ اس سے ایسی ناگہانی میں مبتلا ہوا کہ اٹے پاؤں پھرنے لگا اور اپنے ہاتھوں سے بچاؤ کرنے لگا۔ اس سے کہا گیا کہ تجھے کیا ہوا ہے؟ تو اس بد بخت نے کہا کہ میرے اور اس کے درمیان آگ کی خندق، خوفناک چیزیں اور پنکھ (پر) ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لعین میرے قریب آتا تو فرشتے اسے اچک کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔“

(۳۲) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انبا عبد الغافر بن محمد، انبا محمد بن عیسیٰ، نبا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج ثنی ابو طاہر عمرو بن سرح وحرملہ بن یحییٰ وعمرو بن سواد العامری والفاظہم متقاربة قالوا نبا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير ان عائشة زوج النبي صلى الله تعالى عليه والہ وسلم حدثته انها قالت لرسول الله صلى الله تعالى عليه والہ وسلم يا رسول الله هل اتى عليك يوم كان اشد من يوم احد فقال : لقد لقيت من قومك وكان اشد ما لقيت منهم يوم العقبة اذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبنى الى ما اردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسي فاذا انا بسحابة قد اظلمتني فنظرت فاذا فيها جبرئيل فناداني فقال : ان الله قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد

بعث الیک ملک الجبال لتامرہ بها شئت فیہم قال : فنادانی ملک الجبال وسلم ثم قال : یا محمد ان اللہ قد سمع قول قومک وانا ملک الجبال وقد بعثنی ربک الیک لتامرنی بامرک فبا شئت ان شئت ان اطبق علیہم الا خشیین فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بل ارجو ان یمخرج اللہ من اصلاہم من یعبد اللہ وحده لا یشرک بہ شیئا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یوم احد سے بھی زیادہ کوئی سخت مرحلہ آیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے تیری قوم سے یوم عقبہ سے زیادہ سخت تکلیف ملی ہے جبکہ میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یلیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو میں نے جس بات کی خواہش کی تھی اس نے مجھے وہ جواب نہ دیا۔ پھر میں اس حال میں چلا کہ میرے چہرے پر رنج اور تکلیف کے آثار ظاہر تھے اور میں ایسے رنج و غم میں تھا کہ مجھے ہوش نہ تھا جب قرن ثعالب میں پہنچا تو ہوش آیا تو میں نے اپنا سراٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے میں نے دیکھا تو اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے پکار کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کی قوم نے آپ سے کہا ہے اور جو جواب دیا وہ سن لیا ہے اور آپ کے پاس پہاڑوں پر مامور فرشتہ بھیجا ہے کہ ان کے بارے میں جو چاہیں آپ اسے حکم دیں۔ ارشاد فرمایا کہ پہاڑوں پر مامور فرشتے نے مجھے پکار کر سلام کہا پھر کہا۔ اے محمد (فداہ امی وابی) اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا کہنا سن لیا ہے۔ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں آپ کے رب نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ اپنے معاملے کے بارے میں مجھے حکم دیں۔ تو اگر آپ چاہیں تو میں ان پر دونوں طرف کے پہاڑوں کو چپکا دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ نہیں! بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے آدمی پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

☆☆☆

باب نمبر ۵

باب علاماتِ نبوتہ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی نبوت کی علامات

(۳۳) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انبا ابو عمر وبکر بن محمد المزنی ثنا ابوبکر محمد بن عبد اللہ حفید العباس بن حمزہ، نبا ابو علی الحسین بن الفضل البجلی ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اتاہ جبریل وهو یلعب مع الغلمان فاخذہ فصرعہ فشق عن قلبہ فاستخرج منه علقۃ فقال : هذا حظ الشیطان منك ثم غسلہ فی طشت من ذهب بماء زمزم ثم لأمہ واعادہ فی مکانہ وجاء الغلمان یسعون الی امہ یعنی ظئرہ فقالوا ان محمدا قد قتل فاستقبلوه وهو منتقع اللون قال انس فکنت اری اثر المخیط فی صدرہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”رسول کریم ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور آپ ﷺ کے قلب اطہر سے سینہ چاک کیا اور دل سے خون کا ایک لوتھڑا نکال کر کہا کہ یہ آپ ﷺ کے پاس شیطان کا حصہ تھا پھر دل کو سونے کے تھال میں رکھ کر آب زم زم سے دھویا اور اسے ملا کر دوبارہ اس کی جگہ پر رکھ دیا ادھر وہ بچے دوڑتے ہوئے آپ کی والدہ یعنی حضرت دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ محمد ﷺ کو قتل کیا جا چکا ہے۔ تو وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی رنگت بدلی ہوئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے آپ ﷺ کے سینہ مبارک میں سلائی کے نقوش دیکھے ہیں۔

(۳۴) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، نبا السيد ابو الحسن محمد بن الحسن العلوی، انبا احمد بن محمد بن عبد الوهاب النیسابوری، نبا محمد بن اسباعیل الصایغ، نبا یحییٰ بن ابی بکیر، نبا ابراهیم بن طهمان عن سباک بن حرب عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انی لا عرف حجرا بمکة کان یسلم علی قبل ان ابعث وانی لاعرفه الآن۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مکہ مکرمہ میں میں ایک ایسے پتھر کو جانتا ہوں جو میرے اعلان نبوت سے پہلے مجھے سلام کہا کرتا تھا اور میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں۔“

(۳۵) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انبا ابو سعید یحییٰ بن احمد بن علی الصائغ، انبا ابو الحسن علی بن اسحق بن خوشنام الرقاق الرازی نبا محمد بن ایوب بن ضریس النجلی الرازی ثنا محمد بن الصباح ثنا الولید بن ابی ثور عن السدی عن عباد ابی یزید عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بمکة فرحنا فی نواحيها خارجا من مگة بین الجبال والشجر فلم یمر بشجر ولا جبل الا قال : السلام علیک یا رسول اللہ۔

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

فرماتے ہیں کہ ”مکہ مکرمہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو مکہ سے باہر پہاڑوں اور درختوں کے درمیان ہمارا آنا جانا رہتا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ جس کسی درخت اور پہاڑ کے پاس سے گزرتے وہ پکار اٹھتا۔ ”السلام علیک یا رسول اللہ“ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلامتی ہو۔

(۳۶) اخبرنا عبد الواحد الملیحی، انبا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انبا

محمد بن یوسف، نبأ محمد بن اسباعیل ثنا ابراهیم بن حمزة، نبأ ابراهیم بن سعد عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن عیید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کتب الی قیصر یدعوه الی الاسلام وبعث بکتابہ الیہ مع دحیة الکلبی وامرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان یدفعہ الی عظیم بصری لیدفعہ الی قیصر وکان قیصر لہا کشف اللہ عنہ جنود فارس مشی من حصص الی ایلایاء شکرا لہا ابلاہ اللہ فلہا جاء قیصر کتاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال حین قراہ التمسوا لی ہہنا احدا من قومہ لا سئلہم عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال ابن عباس فاخبرنی ابو سفیان انه کان بالشام فی رجال من قریش قدموا تجارا فی البدة الی کانت بین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وبین کفار قریش قال ابو سفیان فوجدنا رسول قیصر ببعض الشام فانطلق بی وباصحابی حتی قدمنا ایلایاء فادخلنا علیہ فاذا هو جالس فی مجلس ملکہ وعلیہ التاج واذا حولہ عطاء الروم فقال لترجبانہ سلہم ایہم اقرب نسباً الی ہذا الرجل الذی یزعم انه نبی قال ابو سفیان فقلت انا اقربہم الیہ نسباً قال : ما قرابة ما بینک وبینہ فقلت هو ابن عم ولس فی الركب یومئذ احد من بنی عبد مناف غیری فقال قیصر ادنوه فامر باصحابی فجعلوا خلف ظہری عند کتفی ثم قال لترجبانہ قل لا صحابہ انی سائل ہذا الرجل عن الذی یزعم انه نبی فان کذب فکذبوہ قال ابو سفیان واللہ لولا الحیاء یومئذ من ان تاثر اصحابی عنی الکذب لحدثتہ عنی حین سألنی عنہ ولكن استحييت ان یأثروا الکذب عنی فصدمت ثم قال لترجبانہ قل لہ کیف نسب ہذا الرجل فیکم قلت هو فینا ذو نسب قال فهل قال ہذا القول احد منکم قبلہ قلت لا قال هل کنتم تتہمونہ علی الکذب قبل ان یقول ما قال قلت لا قال فهل من آباءہ من ملک قلت لا قال

فاشراف الناس يتبعونه او ضعفاؤهم قلت بل ضعفاؤهم قال فيزيدون او
 ينقصون قلت بل يزيدون قال فهل يرتد احد سخطة لدينه بعد ان يدخل
 فيه قلت لا قال فهل يغدر قلت لا ونحن الان منه في مدة نحن نخاف ان
 يغدر قال ابو سفيان ولم تكني كلمة ادخل فيها شيئا انتقصه به لا اخاف
 ان يؤثر عني غيرها قال فهل قاتلتهم وقاتلكم قلت نعم قال فكيف كان
 حربه وحربكم قلت كانت دولا وسجالا تدال علينا البرة وتدال عليه
 الآخري قال فهاذا يامرکم به قلت يامرنا ان نعبد الله وحده ولا نشرك به
 شيئا وينهى عما كان يعبد آباؤنا ويامرنا بالصلاة والصدقة والعفاف والوفاء
 بالعهد واداء الامانة فقال لترجبانہ حين قلت ذلك له قل له اني سالتك عن
 نسبه فيكم فزعت انه ذو نسب وكذلك الرسل تبعث في نسب قومها وسالتك
 هل قال احد منكم هذا القول قبله فزعت ان لا فقلت لو كان احد منكم
 قال القول قبله قلت رجل ياتم بقول قد قيل قبله وسالتك هل كنتم
 تتهمونہ بالكذب قبل ان يقول ما قال فزعت ان لا فعرفت انه لم يكن
 ليدع الكذب على الناس ويكذب على الله وسالتك هل كان من آباءه من
 ملك فزعت ان لا فقلت لو كان من آباءه ملك قلت رجل يطلب ملك
 آباءه وسالتك اشراف الناس يتبعونه او ضعفاؤهم فزعت ان ضعفاؤهم
 اتبعوه وهم اتباع الرسل وسالتك هل يزيدون او ينقصون فزعت انهم
 يزيدون وكذلك الايمان حتى يتم وسالتك هل يرتد احد سخطة لدينه بعد
 ان يدخل فيه فزعت ان لا وكذلك الايمان حين تخط بشاشته القلوب لا
 يسخطه احد وسالتك هل يغدر فزعت ان لا وكذلك الرسل لا يغدرون
 وسالتك هل قاتلتهم وقاتلكم فزعت ان قد فعل وان حربكم وحربه
 يكون دولا يدال عليكم البرة ويدالون عليه الآخري وكذلك الرسل تبلى
 ويكون لها العاقبة وسالتك بماذا يامرکم فزعت انه يامرکم ان تعبدوا الله
 ولا تشركوا به شيئا وينهاكم عما كان يعبد آباؤكم ويامرکم بالصلاة

والصدقة والعفاف والوفاء بالعهد واداء الامانة قال وهذه صفة نبي قد كنت اعلم انه خارج ولكن اظن انه منكم وان يك ما قلت حقا فيوشك ان يملك موضع قدمي هاتين ولو ارجو ان اخلص اليه لتجشمت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت قدميه قال ابو سفيان ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقرأ فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بداعية الاسلام اسلم تسلم واسلم يوتك الله اجرک مرتين وان توليت فعليك اثم الاريسين و(يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون) (آل عمران : من الآية ۶۴) قال ابو سفيان فلما قضى مقالته علت اصوات الذين حوله من عظماء الروم وكثر لغطهم فلا ادرى ماذا قالوا وامر بنا فاخرجنا فلما ان خرجت مع اصحابي وخلوت بهم قلت لهم لقد امر ابن ابي كبشة هذا ملك بني الاصفر يخافه قال ابو سفيان والله ما زلت ذليلا مستيقنا بان امره سيظهر حتى ادخل الله قلبي الاسلام وانا كاره. صحيح

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ نے شہنشاہ قیصر کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے خط لکھا اور وہ خط حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ شاہ بصری کی طرف بھیجا تا کہ وہ اسے شاہ قیصر کے پاس بھیج دے اور قیصر سے جب اللہ تعالیٰ نے فارس کے لشکر دور بھگائے تو وہ حمص سے پیدل چل کر ایلیاء گیا تا کہ اللہ تعالیٰ کی آزمائش میں شکر بجالائے تو جب قیصر کے پاس رسول اللہ ﷺ کا مکتوب مبارک گیا تو اس نے اسے پڑھ کر کہا کہ ان کی قوم کا کوئی آدمی یہاں تلاش کرو تا کہ میں اس سے اللہ کے رسول کے متعلق پوچھوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں قریش کے اس تجارتی قافلے کے ساتھ شام میں تھا جو رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت کے دوران تجارت کے لئے نکلا تھا۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ملک شام میں ہمیں قیصر کا قاصد ملا تو وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو لے کر ایلیا آیا۔ بعد ازاں قیصر کے پاس لے گیا اس وقت وہ دربار میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے تاج پہن رکھا تھا اور اسکے ارد گرد رومی سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اس نے کہا اپنے ترجمان سے کہہ ان سے پوچھو کہ اس آدمی کے قریب ان میں سے نسب کے لحاظ سے کون ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ نبی ہے؟ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نسباً ان کے قریب ہوں۔ قیصر! تیرے اور اس کے بیچ کیا رشتہ داری ہے۔ میں نے کہا وہ میرے چچا زاد بھائی ہیں اور آج اس قافلے میں عبدمناف کی اولاد میں سے میرے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ تو قیصر نے کہا کہ اسے میرے قریب کرو اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے کندھوں کے پاس کھڑا کیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ میرے ساتھیوں سے کہے کہ میں اس (ابوسفیان) سے اس آدمی کے بارے میں پوچھنے لگا ہوں جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ تو اگر یہ جھوٹ بولے تو تم سب اس کی بات جھٹلانا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ اگر آج کے دن مجھے اس بات سے حیا نہ آتی کہ میرے ساتھی مجھ سے جھوٹ بات نقل کریں گے تو جب وہ سوال کرتا تو میں اپنی طرف سے گھڑ کر جواب دے دیتا لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی کہ وہ مجھ سے جھوٹی بات نقل کریں گے لہذا میں نے سچ سچ کہا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس آدمی کا نسب کیسا ہے؟ تو میں نے کہا کہ وہ بہت اعلیٰ نسب والا ہے۔ قیصر: تو کیا تم میں سے کسی نے اس سے پہلے بھی یہی بات کہی ہے جو وہ کہتا ہے؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: جو بات اس نے کہی اس کے کہنے سے پہلے کیا تم نے کبھی اس پر جھوٹ کی تہمت لگائی؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ تھا؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: کیا امیر لوگ اس کے پیروکار ہیں یا غریب؟ ابوسفیان: غریب لوگ۔ قیصر: کیا ان میں اضافہ ہوا ہے یا کمی ہو رہی ہے؟ ابوسفیان! اضافہ ہو رہا ہے۔ قیصر! کوئی اس کا دین قبول کر کے پھر اسے ناپسند کر کے اس سے پھرا ہے کہ نہیں؟ ابوسفیان: نہیں۔ قیصر: کیا وہ دعا بازی کرتا ہے؟ ابوسفیان: نہیں اب اس کے ساتھ ہماری صلح ہے۔ ہمیں خدشہ ہے کہ وہ دھوکہ دے گا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میرے لئے یہ ممکن ہی نہ ہوا کہ میں کسی بات میں کوئی ایسا کلمہ داخل کروں جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص ہو اور میں اس بات سے بھی خوفزدہ نہ تھا کہ وہ میرے علاوہ کوئی اور نقل کرے گا۔ قیصر: کیا اس نے تمہارے ساتھ اور تم نے اس کے ساتھ جنگ لڑی ہے؟ ابوسفیان: ہاں! لڑی ہے۔ قیصر: اس جنگ میں کس کا پلہ بھاری رہا؟ ابوسفیان: ہمارے اور اسکے درمیان جنگ ڈولوں کی طرح ہے کبھی وہ ہم پر غالب آ جاتا ہے اور کبھی ہم

اس پر غالب آ جاتے ہیں۔ قیصر: وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ ابوسفیان: اس بات کا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے ان سے روکتا ہے اور نماز، صدقہ، پاکدامنی، وعدہ پورا کرنا اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔ جب میں نے اس سے یہ سب کچھ کہا تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے کہو۔ میں نے تم سے اس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تو نے بتایا کہ وہ اعلیٰ نسب والا ہے اور رسول اسی طرح اپنی قوم میں اعلیٰ نسب کے حامل ہوتے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ یہ بات اس سے پہلے تم میں سے کسی نے کہی ہے تو تو نے بتایا کہ نہیں۔ تو میں نے سوچا کہ اگر یہی بات تم میں سے کسی نے پہلے کہی ہوتی تو میں یہ کہتا کہ وہ آدمی بھی اسی بات کے پیچھے پڑا ہے جو اس سے پہلے کہی گئی۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی اس بات کے کہنے سے پہلے کیا تم اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے تو تو نے جواب دیا۔ نہیں۔ تو میں نے جان لیا کہ جو آدمی لوگوں کے معاملات میں جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کیسے جھوٹا ہو سکتا ہے۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا؟ تو تو نے بتایا کہ نہیں تو میں نے سوچا کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ ایسا آدمی ہے جو اپنے آباؤ اجداد کی سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ امیر لوگ اس کے پیروکار ہیں یا غریب۔ تو تو نے بتایا کہ غریب لوگ اور وہی رسولوں کے پیروکار ہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا ان میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی تو تو نے بتایا کہ اضافہ ہو رہا ہے اور ایمان اسی طرح ہوتا ہے حتیٰ کہ مکمل ہو جائے۔ پھر میں نے پوچھا کہ کوئی اس کا دین قبول کر کے پھر اسے ناپسند کر کے پھر اسے کہ نہیں تو تو نے کہا نہیں اور ایمان کی بشارت جب دلوں میں رچ جاتی ہے تو اسے کوئی بھی ناپسند نہیں کرتا۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا وہ دغا بازی کرتا ہے تو تو نے بتایا کہ نہیں۔ ایسے ہی رسول دغا بازی نہیں کرتے۔ پھر میں نے تجھ سے سوال کیا کہ کیا تمہارے اور اس کے درمیان لڑائی ہوئی ہے تو تو نے بتایا کہ ہاں اور تمہارے اور ان کے درمیان لڑائی ڈلوں کی طرح ہوتی ہے یعنی کبھی ان کا پلہ بھاری رہتا ہے اور کبھی تمہارا اور اسی طرح رسولوں کو آزمایا جاتا ہے اور آخر کار بہتر انجام انہی کا ہوتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے تو تو نے کہا کہ (وہ نماز، صدقہ، پاکدامنی، ایفاء عہد اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے وہ ت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے اور جن کی تمہارے آباؤ اجداد پوجا ن کی پوجا نہ کرنے کا حکم دیتا ہے اور) قیصر نے کہا کہ نبی کی یہی صفات ہوتی ہیں۔ میں یہ

تو جانتا تھا کہ اس نبی کا ظہور ہونے والا ہے لیکن اس بات میں شک تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر تو تو نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے تو عنقریب وہ میرے قدموں کی اس جگہ کا بھی مالک ہو جائے گا۔ اگرچہ میں چاہتا ہوں کہ ان کی طرف جانے کے لئے چھٹکارا پاؤں اور ان کی ملاقات کے لئے تکلیف اٹھاؤں۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے قد میں شریفین دھوتا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اس نے نبی کریم ﷺ کا مکتوب مبارک منگوایا اور پھر اس کے سامنے پڑھا گیا۔ اس میں یہ لکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد اللہ کے بندے اور رسول کی طرف سے شاہ روم ہرقل کی جانب۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ بعد ازاں میں تمہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جا سلامتی پا جائے گا۔ مسلمان ہو جا تو اللہ تجھے تیرا اجر دو مرتبہ عطا فرمائے گا اور اگر تو نے اس سے اعراض کیا تو تجھ پر تیرے تمام ماتحتوں کا بھی گناہ ہوگا اور ”یا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون“ یعنی اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم صرف ایک اللہ کی ہی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے بعض بعض کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر رب نہ بنائیں۔ تو اگر وہ اعراض کریں تو تم سب کہو کہ سب گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں (آل عمران ۶۴) حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آپ ﷺ کا مکتوب مبارک مکمل ہوا تو قیصر کے گرد جو رومی سردار تھے ان کی آوازیں بلند ہو گئیں اور ان کا شور بڑھ گیا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کہتے تھے ہمیں باہر جانے کا حکم دے دیا گیا۔ جب باہر آنے کے بعد مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ تنہائی میسر آئی تو میں نے انہیں کہا کہ ابو کبشہ کے بیٹے کا مرتبہ بہت بڑھ گیا ہے یہ بنو اصف (یعنی رومی) کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قسم بخدا! مجھے اس بات کا پختہ یقین رہا کہ عنقریب ان کا معاملہ ظاہر ہو جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی شمع روشن کر دی حالانکہ میں اس سے پہلے اسے ناپسند کرتا تھا۔

(۳۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انبا احمد بن عبداللہ النعیمی، انبا محمد بن یوسف، حدثنا محمد بن اسباعیل حدثنی یحییٰ بن سلیمان

حدثني ابن وهب حدثني عمر وهو عمر بن محمد بن زيد بن عبد الله بن
عمر ان سالما حدثه عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال ما
سمعت عمر لشيء قط يقول اني لا ظنه كذا الا كما كان يظن بينما عمر
جالس اذ مر به رجل جميل فقال لقد اخطا ظني او ان هذا على دينه في
الجاهلية او لقد كان كاهنهم على الرجل فدعى له فقال له ذلك فقال ما
رايت كاليوم استقبل به رجلا مسلما قال فاني اعزم عليك الا ما اخبرتني
قال كنت كاهنهم في الجاهلية قال فما اعجب ما جاءك به جنيتك قال
بينما انا يوما في السوق جاء تني اعرف فيها الفرع قالت الم تر الجن
وابلاسها وياسها من بعد انكاسها ولحوقها بالقلاص واحلاسها قال عمر
صدقت بينما انا عند الهتهم اذ جاء رجل بعجل فذبحه فصرخ به صارخ لم
اسمع صارخا قط اشد صوتا منه يقول يا جليح امر نجيع رجل فصيح يقول
لا اله الا انت فوثب القوم قلت لا ابرح حتى اعلم ما وراء هذا ثم نادى يا
جليح امر نجيع رجل فصيح يقول لا اله الا الله فقمت فما نشبنا ان قيل هذا
نبي صحيح.

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کسی چیز کے متعلق جب بھی یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرا
خیال ہے یہ ایسے ہے تو وہ اسی طرح ہوتی جیسے آپ کا خیال ہوتا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما
تھے کہ آپ کے پاس سے ایک خوبصورت آدمی گزرا تو آپ نے کہا کہ یہ آدمی دور جاہلیت میں انہی
کے دین پر تھا یا ان کا ہن تھا اگر میں اپنے گمان کو غلط کہوں۔ تو اس آدمی کو بلایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے
اسے یہی بات کہی تو اس نے کہا کہ آج کے دن کی طرح میں نے کوئی مسلمان آدمی نہیں دیکھا جو میرے
سامنے آیا ہو۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں قطعی حکم دیتا ہوں کہ اس بارے میں مجھے بتا۔ تو اس
نے کہا کہ ہاں! میں دور جاہلیت میں ان کا ہن تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب سے تعجب خیز بات
جو تیرے جن نے کہی ہو کون سی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ وہ گھبرایا ہوا
میرے پاس آیا اور کہا کہ کیا تو نے جنوں کی حیرانی و پریشانی، واپسی کے بعد مایوسی اور ان کا اونٹوں اور

کملیوں سے ملنا نہیں دیکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تو نے سچ کہا ہے میں ایک مرتبہ ان کے (جھوٹے) معبودوں کے پاس تھا کہ اچانک ایک آدمی پھڑا لے کر آیا اور اسے ذبح کیا تو ایک چیخنے والا اتنی سخت آواز میں چیخا کہ اتنی سخت آواز میں نے نہیں سنی۔ اس نے کہا اے جلیح! بہت عمدہ کام ہے ایک فصیح اللسان آدمی یہ کہہ رہا ہے کہ ”لا الہ الا انت“ یعنی سوائے تیرے (اللہ) کوئی معبود نہیں تو سب قوم والے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے کہا کہ میں تب تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک جان نہ لوں کہ اس کے پیچھے اصل معاملہ کیا ہے پھر آواز آئی کہ اے جلیح! کام بڑا عمدہ ہے ایک فصیح اللسان آدمی کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میں ٹھہرا رہا حتیٰ کہ یہ کہا گیا کہ وہ نبی ہے۔“

(۳۸) اخبرنا ابو سعید عبداللہ بن احمد الطاہری، انبا جدی ابو سہل عبد الصمد ابن عبدالرحمن البزاز، انبا ابوبکر محمد بن زکریا العذافری، انبا اسحق بن ابراہیم الدبری، نبا عبدالرزاق، انبا معمر عن اشعث بن عبداللہ عن شہر بن حوشب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منها شاة فطلبه الراعی حتی انتزعها منه قال فصعد الذئب علی تل واستقر وقال عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعته منی فقال الرجل باللہ ان رایت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من هذا رجل فی النخلات بین الحرتین جبلین یتخبرکم بما مضی وما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یهودیا فجاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ثم قال النبی انها امارات بین یدی الساعة قد اوشک الرجل ان یمخرج فلا یرجع حتی یحدثہ نعلاه وسوطہ بما احدث اہلہ بعدہ۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”ایک بھیڑیا ایک ریوڑ کے پاس آیا اور وہاں سے ایک بکری اٹھالی تو چرواہا اس کے پیچھے بھاگا اور اس سے بکری چھین لی۔ تو وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق مجھے عطا کیا تھا میں نے اس کا قصد کیا تم نے اسے مجھ سے چھین لیا۔ تو وہ چرواہا کہنے لگا کہ قسم بخدا! میں نے اس دن کی مانند کسی بھیڑیے کو باتیں کرتے نہیں دیکھا تو بھیڑیے نے کہا کہ اس سے

بھی عجیب بات یہ ہے کہ وہ پہاڑوں کے درمیان نخلستان میں ایک آدمی ہے جو تمہیں کھینچتا رہتا ہے اور جو چھوٹا آئندہ ہونے والا ہے اس کے متعلق بتاتا ہے۔ وہ چھوٹا آدمی قرآن و حدیث کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی بات کی تصدیق فرمائی کہ فرمایا یہ قیامت کی نشانیاں ہیں اور مقرب ایسا ہوگا کہ ایک آدمی کھینچے گا تو وہ ہلے گا تو وہ ہلے گا اس کے جوتے اور ٹوڑا اس سے دو باتیں بیان کریں گے جو اس کے کھانسی سے اس کے بعد ہوں گی۔

(۳۹) اخبرنا عبد الواحد السمرقانی، ابنا احمد بن عبد الله السمرقانی، ابنا محمد بن يوسف، ابنا محمد بن اسماعیل، ابنا مسدد، ابنا ابو عوانة عن ابي یسر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال انطلق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی طائفة من اصحابه عمدین فی سوق عکاظ وقد حیل بین الشیاطین و بین خبر السماء و ارست علیہم الشهب و رجعت الشیاطین فقالوا ما لکم قالوا حیل بیننا و بین خبر السماء و ارست علیہم الشهب قالوا ما حال بینکم و بین خبر السماء الا شیء حدث فاصربوا مشارق الارض و مغاربها فانظروا ما هذا الذی حال بینکم و بین خبر السماء فانصرف اولئک الذین توجهوا نحو تهامة الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وهو بنخله وهو یصلی باصحابه صلاة الفجر فسمعوا القرآن استمعوا له فقالوا هذا والذی حال بینکم و بین خبر السماء فهذلت حين رجعوا الی قومهم فقالوا یا قومنا : (انا سمعنا قرآنا عجباً ینزل الی الارض فامنا به ولن نشک بربنا احدا) (الجن ۱ : ۲) فانزل اللہ علی نبيه : (قل اوحی الی) (الجن : من الایة ۱) وانا اوحی الیه قول الجن صحیح۔

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم ﷺ گروہ صحابہ جملہ کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف چلے۔ اس وقت شیاطین اور آسمانی خبروں کے درمیان پردہ حائل ہو چکا تھا اور ان پر شہاب ثاقب گرائے جاتے تھے تو شیاطین واپس لوٹ آئے تو انہوں (کاہنوں) نے کہا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو شیاطین نے جواب دیا کہ ہمارے

اور آسمانی خبروں کے درمیان پردہ حائل ہو چکا ہے اور ہم پر شہاب ثاقب گرائے جاتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوئی ہے۔ لہذا زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور غور سے دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ تو وہ شیاطین جو تہامہ کی طرف جاتے تھے وہ نبی کریم ﷺ کی طرف لوٹے۔ آپ ﷺ اس وقت ایک نخلستان میں نماز فجر ادا فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن کریم سنا تو بہت غور سے سننے لگے اور پھر کہا۔ قسم بخدا! یہی وہ چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ تو وہاں سے جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو انہوں نے کہا اے ہماری قوم! ”انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشدا فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا“۔ (الجن ۲) یعنی بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اس وقت اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ پر یہ آیت مبارکہ ”قل اوحی الی“ (الجن ۱) نازل فرمائی اور آپ ﷺ کی طرف جنات کا قول وحی کیا گیا۔

(۴۰) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عیسیٰ الجلودی، انبا ابراہیم بن محمد بن سفیان، انبا مسلم بن الحجاج، انبا محمد بن مثنیٰ، انبا عبدالاعلیٰ عن داود عن عامر قال سالت علقمة هل کان ابن مسعود شہد مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لیلة الجن قال فقال علقمة انا سالت ابن مسعود فقلت هل شہد احد منکم مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لیلة الجن قال لا ولکننا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ذات لیلة ففقدناہ فالتمسناہ فی الاودية والشعاب فقلنا استطیر او اغتیل قال بشر لیلة بات بها قوم فلما اصبحتنا اذا هو جاء من قبل حراء قال فقلنا یا رسول اللہ فقد ناک وطلبناک فلم نجدک فبتنا بشر لیلة بات بها قوم قال اتانی داعی الجن فذهبت معہ فقرات علیہم القرآن قال فانطلق بنا فارانا آثارہم وآثار نیرانہم وسالوہ الزاد فقال لکم کل عظم ذکر اسم اللہ علیہ تقع فی ایدیکم او فر ما یکون لحبا وکل بعرة علف لدوا بکم فقال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : فلا تستنجوا بہا فانہما طعام اخوانکم۔
صحیح۔

❖❖ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”میں نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جنات کے واقعے والی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے؟ تو حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ میں سے کوئی جنات کے واقعے والی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ تو انہوں نے فرمایا نہیں حاضر تو نہیں تھا لیکن ایک رات ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم کر بیٹھے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا۔ (آخر کار) ہم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اڑا کر لے گیا ہے یا پوشیدہ طور پر دھوکے سے مار ڈالا ہے اور ہم نے وہ رات قوم کے ساتھ بہت بری حالت میں گزاری۔ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کی طرف سے تشریف لا رہے تھے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم کر بیٹھے تھے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا لیکن نہ پاسکے۔ تو ہم نے قوم کے ساتھ بہت بری رات گزاری۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے پاس جنات کا داعی آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا اور ان پر قرآن کریم کی تلاوت کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ چلے اور ہمیں ان کے اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے پھر فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے توشہ (کھانا) کے بارے میں سوال کیا تو میں نے کہا کہ ہر وہ ہڈی جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تمہارے لئے توشہ ہے تمہارے ہاتھ میں آئے گی تو اس پر بہت سا گوشت ہوگا اور ہر مینگنی تمہارے چوپایوں کے لئے چارہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان دونوں کے ساتھ استنجاء مت کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کا کھانا ہیں۔

(۴۱) قال مسلم نبا علی بن حجر، حدثنا اسباعیل بن ابراہیم عن داود

بہذا الاسناد الی قوله وآثار نیرانہم قال الشعبي وسالوہ الزاد وکانوا من جن

الجزیرۃ الی آخر الحدیث من قول الشعبي۔

(۴۱) اسماعیل بن ابراہیم رحمہ اللہ نے حضرت داؤد رحمہ اللہ سے انہی اسناد کے ساتھ یہی حدیث مبارکہ

اس قول تک کہ ”ان کی آگ کے نشانات“ نقل کی ہے۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ جنات

جزیرہ کے رہنے والے تھے۔

(۴۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد النعیبی، انبا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسماعیل، نبا عبداللہ بن سعید ہو ابو قدامة، حدثنا ابو اسامة، نبا مسعر عن معن قال: قال سمعت ابي قال سالت مسروقا من اذن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بالجن ليلة استمعوا القرآن قال حدثنی ابوك یعنی عبداللہ بن مسعود انه اذنت بهم شجرة. صحیح۔

❖❖ حضرت معن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”میں نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ میں نے حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس رات جبکہ جنات نے قرآن کریم غور سے سنا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق کس نے خبر دی تھی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے تمہارے والد گرامی یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک درخت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ جنات آئے ہیں۔

(۴۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد النعیبی، انبا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسماعیل، نبا موسی بن اسماعیل، نبا عمرو بن یحیی بن سعید اخبرنی جدی عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه انه كان يحمل مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم الاداة لوضوئه وحاجة فبينما هو يتبعه بها فقال من هذا فقال انا ابو هريرة فقال ابغني احجارا استنفض بها ولا تاتني بعظم ولا بروثة فاتيتہ باحجار احملها فی طرف ثوبی حتی وضعت الی جنبه ثم انصرفت حتی اذا فرغ مشیت فقلت ما بال العظم والروثة قال هبا من طعام الجن وانه اتانی وفد جن نصیبین ونعم الجن فسألونی الزاد فدعوت اللہ لهم ان لا یبروا بعظم ولا بروثة الا وجدوا علیها طعاما. صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور حوائج ضروریہ کے لئے پانی کا ایک برتن اٹھائے رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں وہ برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کی۔ ابو ہریرہ ہوں۔ تو ارشاد فرمایا کہ میرے لئے پتھر تلاش کر کے لاؤ جن کے ساتھ میں استنجاء کروں البتہ ہڈی اور لید وغیرہ مت لانا۔ تو میں اپنے کپڑے کے ایک کنارے میں آپ ﷺ کے لئے پتھر رکھ کر لایا اور انہیں آپ ﷺ کے پہلو میں رکھ دیا اور واپس لوٹ آیا۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں چلا اور عرض کی کہ ہڈی اور لید (نہ منگوانے) کی کیا وجہ ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ یہ جنات کا کھانا ہے میرے پاس نصیبین کے جنات کا وفد آیا اور وہ کتنے اچھے جنات تھے انہوں نے مجھ سے توشے (کھانے) کا سوال کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ جس ہڈی اور لید پر سے گزریں اس پر کھانا پائیں۔

(۴۴) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد النعیسی، انبا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسماعیل ناعبد اللہ بن عبدالوہاب، نبا بشر بن الفضل، نبا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه ان اهل مالک سألوا رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ان يريهم آية فاراهم القبر شقتين حتى راوا حراء بينهما.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”امام مالک کے قبیلہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ ﷺ نے چاند دو ٹکڑے کر کے انہیں دکھایا حتیٰ کہ انہوں نے ان دو ٹکڑوں کے درمیان غار حراء کو دیکھ لیا۔

(۴۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انبا احمد النعیسی، انبا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسماعیل، نبا قتیبہ، نبا جریر عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق قال دخلنا علی عبد اللہ بن مسعود رضى الله تعالى عنه فقال ساعدتکم عن الدخان ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم دعا قریشا الی الاسلام فابطوا علیه فقال اللهم اعنی علیهم بسبع کسبع یوسف فاخذتهم سنة فحصد کل شیء حتی اکلوا البیتة والجلود حتی جعل الرجل یری بینہ و بین السباء دخانا من الجوع قال الله تعالى : (فارتقب یوم تاتی السباء بدخان مبین یغشی الناس هذا عذاب الیم) قال : فدعوا :

(ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون انی لهم الذکری وقد جاء هم رسول
مبین ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون انا کاشفو العذاب قليلا انکم
عائدون) (الدخان ۱۰: ۱۵) أفیکشف العذاب يوم القيامة قال : وکشف
ثم عادوا فی کفرهم فاخذهم الله يوم بدر قال الله تعالی : (يوم نبطش
البطشة الکبری انا منتقمون) (الدخان : ۱۶) صحیح۔

❖❖ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں عنقریب تمہیں سورہ
دخان یا دھویں کے بارے میں بتاؤں گا۔ (بات اس طرح ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو
اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں سستی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا
فرمائی کہ اے اللہ! حضرت یوسف علیہ السلام کے سات سالوں کی مانند سات سے میری ان کے خلاف مدد فرما
تو ایک سال ایسا آیا جو سب کچھ لے گیا حتیٰ کہ انہوں نے مردار اور چمڑا کھایا اور بھوک کی وجہ سے آدمی
اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں دیکھتا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”فارتقب يوم تاتي السماء
بدخان مبين يغشى الناس هذا عذاب اليم“۔ (الدخان ۱۰ تا ۱۱) یعنی سو آپ اس دن کا انتظار
کریں جب آسمان واضح دھواں ظاہر کر دے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ دردناک عذاب ہے۔
فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے دعا کی۔ ”ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون انی لهم الذکری
وقد جاء هم رسول مبین ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون انا کاشفو العذاب قليلا انکم
عائدون“۔ (الدخان ۱۲ تا ۱۵) یعنی اے ہمارے رب! تو ہم سے اس عذاب کو دور کر دے بیشک ہم
ایمان لاتے ہیں اب ان کا نصیحت ماننا کہاں (مفید) ہو سکتا ہے حالانکہ ان کے پاس واضح بیان فرمانے
والے رسول آچکے پھر انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے (وہ) سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔ بیشک ہم
تھوڑا سا عذاب دور کئے دیتے ہیں۔ تم یقیناً (وہی کفر) دہرانے لگو گے۔“ تو کیا قیامت کے دن عذاب
دور کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں کہ ان سے عذاب دور ہوا تو وہ پھر کفر کی طرف لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ نے
انہیں بدر والے دن پکڑ لیا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ ”يوم نبطش البطشة الکبری انا منتقمون“
(الدخان ۱۶) یعنی جس دن ہم بڑی سخت گرفت کریں گے تو (اس دن) ہم یقیناً انتقام لے ہی لیں
گے۔

باب نمبر ٦

باب في معراجہ ﷺ

معراج النبی ﷺ

(٤٦) أخبرنا عبدالواحد بن احمد البليحي، انبا احمد بن النعيمي، انبا محمد بن يوسف، نبا محمد بن اسماعيل، نبا هذبة بن خالد، نبا همام بن يحيى، نبا قتادة عن انس ابن مالك رضى الله تعالى عنه عن مالك بن صعصعة ان نبى الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم حدثهم عن ليلة ابرى به بينها انا نائم فى الحطيم وربما قال فى الحجر مضطجعا اذ اتانى آت فقد قال وسبعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه فقلت للجارود وهو الى جنبى ما يعنى به قال من ثغرة نحره الى شعرته وسبعته يقول من قصه الى شعرته فاستخرج قلبى ثم اتيت بطست من ذهب مبلوء ايبانا فغسل قلبى ثم حشى ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض فقال له الجارود هو البراق يا ابا حمزة قال انس نعم يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بى جبرئيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المبحى جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بى حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المبحى جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم

عليها فسلمت فردا ثم قالاً مرحباً بالآخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السبأ الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قال وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحباً به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحباً بالآخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السبأ الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل او قد ارسل اليه قال نعم قيل مرحباً به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحباً بالآخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السبأ الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحباً به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هو هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحباً بالآخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السبأ السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل قد ارسل اليه قال نعم قيل مرحباً به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحباً بالآخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال ابكي ان غلاماً بعث بعدى يدخل الجنة من أمته اكثر من يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السبأ السابعة فاستفتح جبريل قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحباً به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحباً بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرۃ المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذه سدرۃ المنتهى واذا اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت ما هذان يا جبرئيل قال أما الباطنان فنهران في الجنة وأما

الظاهران فالنیل والفرات ثم رفع لى البيت المعمور ثم اتيت باناء من خضر
واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هى الفطرة انت عليها
وامتك ثم فرضت على الصلاة خمسين صلاة كل يوم فرجعت فبررت على
موسى فقال بم امرت قلت امرت بخمسين صلاة كل يوم قال ان امتك لا
تستطيع خمسين صلاة كل يوم وانى والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بنى
اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك فرجعت فوضع
عنى عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عنى عشرا فرجعت
الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عنى عشرا فرجعت الى موسى فقال
مثله فرجعت فامررت بعشر صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال مثله
فرجعت فامررت بخمس صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال بم
امررت قلت امرت بخمس صلوات كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس
صلوات كل يوم وانى قد جربت الناس قبلك وعالجت بنى اسرائيل اشد
المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك قال سالت ربى حتى
استحييت ولكنى ارضى واسلم قال فلما جاوزت نادى مناد امضيت فريضتى
وخففت عن عبادى. صحيح.

❖❖ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لیلۃ الاسراء کا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں حطیم میں سویا ہوا
تھا بعض دفعہ یہ فرمایا کہ مقام حجر میں پہلو کے بل سویا ہوا تھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اس نے
جو کہا میں سن رہا تھا اس نے کہا کہ یہاں سے یہاں تک چیر ڈالو“ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے
حضرت جارود رضی اللہ عنہ جو میرے پاس بیٹھے تھے ان سے کہا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ
اس سے مراد یہ ہے کہ سینے کی دگدگی اور پیڑ و تک چیر و اور میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہسلی
سے لیکر پیڑ و تک۔ پھر میرا دل نکالا گیا پھر سونے کا ایک طشت جو ایمان سے بھرا ہوا تھا میرے پاس لایا
گیا پھر میرے دل کو غسل دے کر اسے بھر دیا گیا اور واپس رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں نخر سے چھوٹا اور
گدھے سے ذرا بڑا سفید رنگ کا جانور لایا گیا۔ ”حضرت جارود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابو حمزہ رضی اللہ عنہ وہ

جانور براق ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں!“ وہ جانور اپنی نظر کی انتہاء تک (ایک) قدم اٹھاتا ہے مجھے اس پر سوار کیا گیا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ چلے حتیٰ کہ آسمان دنیا آگیا تو (اس کا) دروازہ کھلوانے کے لئے دستک دی گئی۔ پوچھا گیا کون ہے؟ فرمایا جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو فرمایا (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ کو ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ تو فرمایا۔ ہاں! تو کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے ہی بہترین آنے والے ہیں۔ پھر دروازہ کھولا گیا جب میں آگے گیا تو میں نے وہاں حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل نے کہا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ صالح بیٹے اور صالح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید۔ پھر اوپر دوسرے آسمان تک لے جایا گیا اور کھولنے کے لئے کہا گیا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا گیا کہ ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا۔ کہا ہاں! تو کہا گیا کہ خوش آمدید! کتنا ہی بہترین آنے والا تشریف لایا ہے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں آگے گزرا تو میں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ دونوں خالہ زاد ہیں۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ پھر اوپر تیسرے آسمان تک مجھے لے جایا گیا اور اسے کھولنے کے لئے کہا گیا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پھر کہا گیا کہ تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا کہ کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا ہاں! تو کہا گیا کہ خوش آمدید! کتنا ہی بہترین تشریف لایا ہے۔ پھر دروازہ کھولا آیا ہے۔ جب میں آگے گزرا تو حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ یوسف علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید! پھر مجھے اور اوپر چوتھے آسمان تک لے جایا گیا اور اسے کھولنے کے لئے کہا گیا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پھر کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا کہ کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا ہاں! تو کہا گیا کہ خوش آمدید! کتنا ہی بہترین آنے والا تشریف لایا ہے۔ پھر دروازہ کھولا گیا جب میں آگے گزرا تو حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے میرے سلام کا

جواب دیا اور کہا کہ صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید! پھر اور اوپر پانچویں آسمان تک لے جایا گیا اور اسے کھولنے کے لئے کہا گیا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ تو کہا جبرائیل ہوں کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ تو کہا گیا کہ کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ تو کہا ہاں!! تب کہا گیا کہ خوش آمدید! کتنا ہی بہترین آنے والا تشریف لایا ہے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں آگے گزرا تو میں نے حضرت ہارون علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید! پھر مجھے اور اوپر چھٹے آسمان تک لے جایا گیا اور اسے کھولنے کے لئے کہا گیا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ تو کہا جبرائیل ہوں۔ پھر کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا کہ کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا ہے؟ کہا ہاں تو کہا گیا خوش آمدید! کتنا ہی بہترین آنے والا تشریف لایا ہے۔ جب میں آگے گزرا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید! جب میں آگے بڑھا تو وہ روئے۔ ان سے کہا گیا کہ کس چیز نے آپ کو رلایا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اس وجہ سے رویا ہوں کہ ایک نوجوان کو میرے بعد مبعوث کیا گیا اس کی امت کے جنت میں داخل ہونے والے میری امت میں سے داخل ہونے والوں سے زیادہ ہوں گے۔ پھر مجھے ساتویں آسمان تک لے جایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اسے کھولنے کے لئے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ تو کہا جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں کہا گیا کہ ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا ہاں! تو کہا گیا کہ خوش آمدید! کتنا ہی بہترین آنی والا تشریف لایا ہے پھر دروازہ کھولا گیا اور جب میں آگے گزرا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ صالح بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی جانب بلند کیا گیا میں نے دیکھا کہ اس بیری کے بیر مقام ہجر کے منکوں کی مانند اور پتے ہاتھیوں کے کانوں کی مانند تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ پھر چار نہریں دیکھیں ان میں سے دو باطنی یعنی پوشیدہ تھیں اور دو ظاہری تھیں۔ میں نے کہا جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ باطنی نہریں جنت میں بہتی ہیں جبکہ ظاہری ”نیل“ اور ”فرات“ ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا بعد ازاں میرے پاس شراب،

دودھ اور شہد کا ایک ایک برتن لایا گیا تو میں نے دودھ کا برتن لیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہی فطرت ہے کہ جس پر آپ اور آپ کی امت تخلیق کی گئی ہے۔ پھر مجھ پر ہر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس لوٹا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا کہ آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے جواب دیا کہ مجھے ہر دن پچاس نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ کی امت ایک دن میں پچاس نمازیں ادا نہیں کر سکے گی کیونکہ قسم بخدا! میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے بہت کوشش کی ہے اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس جائے اور اس سے اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کریں۔ تو میں واپس گیا تو دس کم کردی گئیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا میں پھر واپس گیا تو دس اور کم کردی گئیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا میں پھر واپس گیا تو پھر دس کم کردی گئیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا میں پھر واپس گیا تو مجھے ہر دن دس نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا۔ پھر میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا تو میں پھر واپس بارگاہ الہی میں گیا تو مجھے ہر دن پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آ گیا تو انہوں نے کہا کہ کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہر دن پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ کی امت ہر دن پانچ نمازیں ادا نہیں کر پائے گی کیونکہ میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے تو بہت کوشش کی ہے۔ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کریں تو میں نے کہا کہ میں نے بار بار اپنے پروردگار سے سوال کیا ہے اب مجھے اس سے حیا آتی ہے لیکن میں راضی ہوں اور سر تسلیم خم ہے۔ پھر جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو ایک منادی نے ندا دی کہ میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف فرمائی۔

(۴۷) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر الجرجانی، انبا عبدالغافر بن محمد

الفارسی، انبا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نبا ابراہیم بن محمد بن سفیان،

نبا مسلم بن الحجاج، نبا شیبان بن فروخ، نبا حصاد بن سلبہ، نبا ثابت

البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم قال اوتیت بالبراق وهو دابة ابیض طویل فوق الحمار ودون

البغل يضع حافره عند منتهى طرفه قال فرکبة حتى اتيت بيت المقدس قال
 فربطته بالحلقة التي يربط بها الانبياء قال ثم دخلت المسجد فصليت فيه
 ركعتين ثم خرجت فجاء نبي جبريل باناء من خمر واناء من لبن فاخترت
 اللبن فقال جبريل اخترت الفطرة قال ثم عرج بنا الى السماء وساق مثل
 معناه وقال فاذا انا بآدم فرحب بي ودعا لي بخير وقال في السماء الثالثة فاذا
 انا بيوسف اذا هو قد اعطى شطر الحسن فرحب بي ودعا لي بخير ولم يذكر
 بكاء موسى وقال في السماء السابعة فاذا انا بابراهيم مسندا ظهره الى البيت
 المعمور واذا هو يدخله كل يوم سبعون الف ملك لا يعودون اليه ثم ذهب
 بي الى سدرۃ المنتهى واذا ورقها كأذان الفيلة واذا ثمرها كالقلال قال فلما
 غشيها من امر الله ما غشى تغيرت فبا احد من خلق الله يستطيع ان
 ينعتها من حسنها واوحى الى ما اوحى ففرض على خمسين صلاة في كل يوم
 وليلة فنزلت الى موسى فقال ما فرض ربك على امتك قلت خمسين صلاة قال
 ارجع الى ربك فسله التخفيف فان امتك لا تطيق ذلك فاني قد بلوت بني
 اسرائيل وخبرتهم قال فرجعت الى ربي فقلت يا رب خفف على امتي فحط
 عني خمسا فرجعت الى موسى فقلت حط عني خمسا فقال ان امتك لا تطيق
 ذلك فارجع الى ربك فسله التخفيف قال فلم ازل ارجع بين ربي وبين موسى
 حتى قال يا محمد انهن خمس صلوات كل يوم وليلة لكل صلاة عشر فذلك
 خمسون صلاة من هم بحسنة فلم يعملها كتبت له حسنة فان عملها كتبت له
 عشرا ومن هم بسيئة فلم يعملها لم تكتب شيئا فان عملها كتبت سيئة
 واحدة قال فنزلت حتى انتهيت الى موسى فاخبرته فقال ارجع الى ربك
 وسله التخفيف فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقلت قد
 رجعت الى ربي حتى استحيت منه. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے پاس براق لایا گیا اور براق ایک سفید رنگ کا لمبا سا گدھے سے تھوڑا بڑا اور خچر سے چھوٹا جانور ہے اور اپنی نظر کی انتہاء تک قدم رکھتا ہے میں اس پر سوار ہوا حتیٰ کہ مجھے بیت المقدس لایا گیا تو میں نے اسے اس حلقے کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے۔ پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز ادا کی پھر باہر آیا تو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس شراب اور دودھ کا ایک برتن لے کر آئے۔ میں نے دودھ پسند کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے فطرت کو پسند فرمایا ہے۔ پھر ہمیں آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ پھر گزشتہ حدیث کی مانند ذکر کیا اور فرمایا کہ میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے دعاء خیر کی اور پھر فرمایا کہ تیسرے آسمان میں میری ملاقات یوسف علیہ السلام سے ہوئی انہیں حسن کا آدھا حصہ عطا کیا گیا ہے انہوں نے بھی مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رونے کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ فرمایا کہ ساتویں آسمان میں میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے بیت المعمور سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور بیت المعمور ایسی جگہ ہے جہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور دوبارہ ان کی باری نہیں آئے گی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند اور اس کا پھل منکوں کی طرح تھا۔ پھر جب اسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جس چیز نے ڈھانپا اس نے ڈھانپ لیا تو یہ متغیر ہو گئی اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے حسن کی توصیف بیان نہیں کر سکتا۔ پھر میری طرف وحی کیا گیا جو وحی کیا گیا تو مجھ پر ہر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے رب تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں۔ تو انہوں نے کہا کہ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور کمی کا سوال کیجیے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی وجہ یہ ہے کہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے تو میں پھر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس گیا اور عرض کی اے پروردگار! میری امت پر آسانی فرما تو پانچ نمازیں کم کر دی گئیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور کہا کہ پانچ نمازیں کم کر دی گئیں۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ اپنے رب کے پاس جائیے اور آسانی یا کمی کا سوال کیجیے۔ تو میں بار بار اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محمد ﷺ! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور ہر نماز کے بدلے دس کا ثواب ہوگا تو اس طرح یہ پچاس نمازیں ہو جائیں گی جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا مگر اس

ارادے پر عمل نہ کیا میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دوں گا اور اگر اس پر عمل کر لیا تو میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں گا اور جس نے برائی کا ارادہ کیا مگر اس پر عمل نہ کیا تو میں کچھ نہ لکھوں گا اور اگر عمل کر لیا تو صرف ایک ہی برائی لکھوں گا تو میں موسیٰ کے پاس آیا اور ان سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیے اور تخفیف کا سوال کیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ میں بار بار اپنے پروردگار کے واپس گیا حتیٰ کہ اب مجھے اس سے حیا آتی ہے۔

(۴۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی انا احمد النعیبی، انبا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نبا یحییٰ بن بکیر، نبا اللیث عن یونس عن ابن شہاب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان ابو ذر یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال فرج عنی سقف بیتی وانا بہکۃ فنزل جبریل ففرج صدري ثم غسلہ بہاء زمزم ثم جاء بطست من ذهب مبتلئ حکمة وایمانا فافرغہ فی صدري ثم اطبقہ ثم اخذ بیدی فخرج بی الی السماء فلما جئت الی السماء الدنيا قال جبرئیل لخادم السماء افتح قال من ہذا قال جبرئیل قال هل معک احد قال نعم معی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال ارسل الیہ قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنيا اذا رجل قاعد علی یمینہ اسودۃ وعلی یسارہ اسودۃ اذا نظر قبل یمینہ ضحك واذا نظر قبل شمالہ بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت لجبریل من ہذا قال ہذا آدم وھذہ الاسودۃ عن یمینہ وشمالہ نسمة بنیہ فاهل الیمین منهم اهل الجنة والاسودۃ التي عن شمالہ اهل النار فاذا نظر عن یمینہ ضحك واذا نظر قبل شمالہ بکی حتی عرج بی الی السماء الثانية فقال لخازنہا افتح فقال لها خازنہا مثل ما قال الاول قال انس فذكر انه وجد فی السموات آدم وادريس وموسى وعيسى وابراهيم ولم یثبت کیف منازلہم قال ابن شہاب فاخبرنی ابن عباس واباحۃ الانصاری کانا یقولان قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : ثم عرج بی حتی ظہرت لمستوی اسبع فیہ صریف الاقلام قال ابن حزم وانس بن مالک قال النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم : وفرض اللہ علی امتی خمسين صلاة فرجعت بذلك حتى مررت علی موسی فقال ما فرض اللہ لك علی امتك قلت فرض خمسين صلاة قال فارجع الی ربك فان امتك لا تطيق فراجعنی فوضع شطرها فرجعت الی موسی فقلت وضع شطرها فقال راجع ربك فان امتك لا تطيق فرجعت فراجعته فقلت وضع شطرها فقال ارجع الی ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعته فقال هی خمس وهی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسی فقال راجع ربك فقلت استحييت من ربی ثم الصق بی حتی انتهى بی الی سدرۃ المنتهی وغشیها الوان لا ادری ما هی ثم ادخلت الجنة فاذا فیها حبائل اللولو واذا ترابها مسك. صحیح ورواه مسلم عن حرملة بن یحیی عن ابن وهب عن یونس وقال فاذا هی جناب اللولو.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں میرے گھر کی چھت کھول کر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میرا سینہ کھول کر اسے آب زم زم سے دھویا پھر سونے کا ایک تھال جو کہ حکمت اور ایمان کے ساتھ بھرا ہوا تھا وہ لائے اور میرے سینے میں انڈیل دیا پھر سینے کو ملا دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ جب آسمان دنیا تک پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے خادم سے کہا کہ اسے کھولو۔ اس نے کہا کہ کون ہے؟ تو کہا جبرائیل علیہ السلام ہوں اس نے کہا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ کہا ہاں! میرے ساتھ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو اس نے کہا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ تو کہا کہ ہاں! جب اسے کھولا گیا تو آسمان دنیا میں بلند ہوئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی سیاہ رنگ کی مخلوق تھی جب وہ دائیں طرف دیکھتا تو مسکراتا اور جب بائیں طرف دیکھتا تو روتا۔ اس نے کہا کہ صالح نبی اور صالح بیٹے کو خوش آمدید! میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ سیاہ مخلوق جو ان کے دائیں اور بائیں ہے وہ ان کے بیٹوں یعنی اولاد کی ارواح ہیں۔ ان میں سے دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں۔ جب آپ علیہ السلام دائیں جانب دیکھتے ہیں تو

مسکراتے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اس کے دربان سے کہا کہ اسے کھولو تو اس نے بھی آپ کو وہی کچھ کہا جو پہلے خادم نے کہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں میں حضرت آدم، اوریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات فرمائی اور یہ چیز ثابت نہیں کی کہ ان کی منازل کیسی تھیں۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو حبه انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ اس جگہ کے برابر چلا گیا جہاں مجھے قلموں کے چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

ابن حزم اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں میں واپس لوٹا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی تو میں واپس گیا تو نصف کم کر دی گئیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ نصف کم کر دی گئیں تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی میں پھر واپس گیا اور رب تعالیٰ سے رجوع کیا تو نصف پھر کم کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور کہا کہ آدھی اور کم کر دی گئیں تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی تو میں پھر اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں گیا تو باری تعالیٰ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے برابر ہیں۔ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیے تو میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے چلایا گیا حتیٰ کہ میں سدرة المنتہی تک پہنچ گیا اور اسے ایسے رنگوں نے ڈھانپا ہوا تھا جنہیں میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں میں نے موتی کے ٹیلے دیکھے اور اس کی مٹی مشک تھی۔ امام مسلم نے حرمہ بن یحییٰ عن ابن وہب عن یونس سے روایت کیا ہے کہ وہاں موتی کے گنبد تھے۔

(۴۹) اخبرنا اساعیل بن عبدالقاهر، انبا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عیسیٰ، نبا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج، حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ، نبا ابو اسامة حدثنی مالک ابن مغول ح قال مسلم ونا ابن نبیر، نا ابی، نا مالک ابن مغول عن الزبیر بن عدی عن طلحة وهو ابن مصرف عن مرة عن عبدالله رضى الله تعالى عنه قال لها اسرى برسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم انتهى به الى سدرۃ المنتهى وهى فى السماء السادسة اليها ينتهى ما يعرج به من الارض فيقبض منها واليها ينتهى ما يهبط به من فوقها فيقبض منها وقال : (اذ يغشى السدرۃ ما يغشى) (النجم : ۱۶) قال : فراش من ذهب، قال فاعطى رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ثلاثا اعطى الصلوات واعطى خواتم سورة البقرة وغفر لمن لا يشرك بالله من اقمته شيئا بالمقحبات. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ ﷺ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ”جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو اس کی انتہاء سدرۃ المنتہی تک ہوئی اور سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان پر ہے جو چیز بھی زمین سے اس کی طرف بلند ہوتی ہے اس تک اس کی انتہاء ہوتی ہے اور وہاں اسے روک لیا جاتا ہے اور اسی طرح اس کے اوپر سے جو چیز اسکی طرف گرتی ہے اس تک اس کی انتہاء ہوتی ہے پھر اسے وہاں روک لیا جاتا ہے اور فرمایا ”اذ يغشى السدرۃ ما يغشى“ (النجم ۱۶) یعنی جب سدرۃ المنتہی کو ڈھانپ رہی تھیں جو اس پر سایہ فلک تھیں۔ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ سونے کے پروانوں نے اسے ڈھانپ لیا تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔ آپ ﷺ کو نمازیں عطا کی گئیں اور سورۃ بقرہ کی اختتامی آیات عطا کی گئیں اور آپ ﷺ کی امت میں سے جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرایا اس کے بڑے بڑے گناہ جو دوزخ میں پھینکنے والے تھے اسے معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۵۰) اخبرنا اساعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نبا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم، نبا عبداللہ بن معاذ العنبری، نبا ابی، نبا شعبۃ عن سلیمان الشیبانی سمع زر بن حبیش عن

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال (لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ) (النجم ۱۸) قال : رای جبریل فی صورته له ستبائة جناح. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ

”لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ“ (النجم ۱۸) یعنی بیشک انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں دیکھا ان کے چھ سو پر تھے۔

(۵۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، انا محمد بن اسباعیل، نبا حفص بن عمر، ناشعبة عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : (لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ) قال رای رفرفا خضرا ستر افق السماء. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بنی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ“ (النجم ۱۸) یعنی بیشک انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سبز رفرف کو دیکھا جس نے افق آسمان کو چھپا لیا تھا۔

(۵۲) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم، نا هدا بن خالد، نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی وسليمان التيمي عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال مررت على موسى ليلة اسرى بي عند الكثيب الاحمر وهو قائم يصلي في قبره. صحیح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات میں کثیب احمر کے پاس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر انور میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے۔

(۵۳) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثني زهير بن حرب، نا حجين بن المثنى، نا عبدالعزيز وهو ابن ابی سلمة عن

عبداللہ بن الفضل عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لقد رايتنی فی الحجر وقریش تسالنی عن مسرای فسالتنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتہا فکرت کربا ما کربت مثله قط فرفعہ اللہ لی انظر الیہ ما یسالونی عن شیء الا انباتہم وقد رايتنی فی جماعۃ من الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانه من رجال شنوۃ واذا عیسی ابن مریم قائم یصلی اقرب الناس بہ شبہا عروۃ بن مسعود الثقفی. واذا ابراہیم قائم یصلی اشبه الناس بہ صاحبکم یعنی نفسہ فجاءت الصلاة فامتہم فلما فرغت من الصلاة قال لی قائل یا محمد هذا مالک صاحب النار فسلم علیہ فالتفت الیہ فبدأنی بالسلام. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

فرماتے ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں نے اپنے آپ کو مقام حجر میں دیکھا در آنحالیکہ قریش مجھ سے میری معراج کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی ایسی چیزوں کے متعلق پوچھا جنہیں میں نے اچھی طرح نہیں پہچانا تھا تو مجھ کو ایسا صدمہ ہوا کہ ویسا صدمہ اور رنج کبھی نہیں ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ نے میرے لئے پردہ اٹھا دیا میں اس چیز کی طرف دیکھتا جس چیز کے بارے میں مجھ سے وہ سوال کرتے اور ان کو اس کے متعلق بتا دیتا اور میں نے خود کو انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں دیکھا تو میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ دیکھا تو ایک گھونگریا لے بالوں والا آدمی تھا گویا وہ شنوہ قبیلے کے مردوں کی مانند تھا۔ پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو دیکھا کہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ لوگوں میں سے ان سے زیادہ مشابہت میں قریب عروہ بن مسعود ثقفی ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ لوگوں میں سے ان کے زیادہ مشابہہ تمہارا ساتھی ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آپ مراد لیا۔ پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے ان کی امامت کروائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ایک کہنے والے نے مجھ سے کہا کہ یہ حضرت مالک علیہ السلام داروغہ جہنم ہیں۔ انہیں سلام کہیں تو میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے پہلے مجھے سلام کیا۔

(۵۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل حدثنی احمد بن صالح، نبا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال ابو سلمة سمعت جابر بن عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرهم عن آیاتہ وانا انظر الیہ. صحیح.

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جب قریش نے (واقعہ معراج میں) میری تکذیب کی تو میں مقام حجر میں کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو ظاہر فرما دیا۔ تب میں انہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتانے لگا درآنحالیکہ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

(۵۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسباعیل، نبا احمد بن یزید بن ابراہیم ابو الحسن الجرائی، نا زہیر بن معاویۃ، نا ابو اسحاق عن البراء بن عازب یقول جاء ابوبکر الی ابی فی منزله فاشتری منه رحلا فقال لعازب ابعت معی ابنک یحملہ معی الی منزلی فقال لی ای بنی احملہ فحملتہ وخرج ابی معہ ینتقد ثمنہ فقال لہ ابی یا ابابکر حدثنی کیف صنعتما حین سریت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال نعم اسرینا لیلتنا ومن الغد حتی قام قائم الظہیرۃ وخلا الطريق لا یمر فیہ احد فرفعت لنا صخرة لها ظل لم تات علیہ الشمس فنزلنا عنده وسویت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مکانا بیدی ینام علیہ وبسطت علیہ فروۃ فقلت نم یا رسول اللہ وانا انفض ما حولک فنام وخرجت انفض ما حولہ فاذا انا براع مقبل بغنہ الی الصخرة یرید منها مثل الذی اردنا فقلت لبن انت یا غلام قال لرجل من اهل البدینۃ او مگۃ قلت افی غنیک لبن قال نعم قلت افتحلب قال نعم فاخذ شاة فقلت انفض الضرع من التراب والشعر والقذی فحلب فی قعب

کثبة من لبن ومعى اداة حملتها للنبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم يرتوى فيها يشرب ويتوضا فاتيت النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم فكرهت ان اوقظه فوافقته حتى استيقظ فصبت من الباء على اللبن حتى برد اسفله فقلت اشرب يا رسول الله قال فشرب حتى رضيت ثم قال الم يان للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقه بن مالك فقلت اتينا يا رسول الله فقال لاتحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم فارتطبت به فرسه الى بطنها ارى فى جلد من الارض شك زهير فقال انى اراكما قد دعوتها على فادعوا لى فوالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم فنجا فجعل لا يلقي احدا الا قال كفيتم ما هنا فلايلقى احدا الا رده قال ووفى لنا. صحيح.

❖❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے والد گرامی کے پاس ہمارے گھر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور میرے والد عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیجیں کہ میرے ساتھ مل کر میرے گھر تک اٹھالے جائے۔ تو والد صاحب نے کہا کہ بیٹے اٹھالے تو میں نے اسے اٹھالیا۔ میرے والد صاحب بھی ان کے ساتھ رقم کی جانچ پرکھ کے لئے نکلے تو والد صاحب نے کہا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے بیان کیجیے کہ جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کو سفر کیا تو آپ دونوں نے کیا کیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں! ہم نے ایک رات اور اس سے اگلے دن سفر کیا حتیٰ کہ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راستہ اس طرح خالی ہو گیا کہ اس میں کوئی بھی نہیں گزر رہا تھا تو ہمارے لئے ایک چٹان ظاہر ہوئی جس کا سایہ تھا وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ ہم وہیں اتر پڑے میں نے نبی کریم ﷺ کے سونے کے لئے اپنے ہاتھوں کے ساتھ جگہ ہموار کی اور اس پر ایک کھال بچھائی اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ سو جائیں میں آپ کے گردا گرد تا کتا رہوں گا۔ تو آپ ﷺ سو گئے اور میں دشمنوں کا خیال رکھنے کے لئے باہر نکل آیا۔ اچانک میں نے ایک چرواہا دیکھا جو اپنا ریوڑ چٹان کی طرف لارہا تھا۔ وہ بھی چٹان کے پاس سائے میں سستانے کے لئے آ رہا تھا تو میں نے اس سے کہا

اے نوجوان! کس کا بیٹا ہے؟ تو اس نے کہا کہ مدینہ یا مکہ کے ایک آدمی کا۔ تو میں نے کہا کہ کیا تیرے ریوڑ میں دودھ دینے والی کوئی بکری ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں! تو میں نے کہا کہ کیا تو اسے دو بنے لگا ہے؟ اس نے کہا ہاں! دو ہوں گا۔ پھر ایک بکری پکڑی تو میں نے کہا کہ کھیری پر جو مٹی، بال اور گندگی وغیرہ لگی ہے اسے جھاڑ لینا۔ پھر اس نے ایک بڑے پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ میرے پاس نبی کریم ﷺ کے لئے ایک برتن رکھا تھا جس میں آپ پانی پیتے پلاتے اور وضو فرماتے تھے۔ اس میں دودھ لے کر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے) تو میں نے آپ کو بیدار کرنا پسند نہ کیا اور کھڑا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے دودھ پر تھوڑا پانی انڈیلا تا کہ اس کا نچلا حصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے پھر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ دودھ پیجئے۔ تو آپ ﷺ نے دودھ پیا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا پھر ارشاد فرمایا کہ کیا کوچ کا وقت قریب نہیں آیا۔ میں نے کہا کیوں نہیں؟ تو ہم نے دھوپ کے تھوڑا ڈھلنے کے بعد کوچ کیا تو سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے آگیا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس نے ہمیں آلیا ہے تو ارشاد فرمایا غم مت کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے لئے بددعا فرمائی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا اس کی کھال زمین میں دکھائی دے رہی تھی۔ تو اس نے کہا کہ میں نے آپ دونوں کو دیکھا ہے کہ آپ نے میرے لئے بددعا کی ہے اب میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے قسم بخدا! میں تلاش کرنے والوں کو تم سے پھیر دوں گا۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی تو اسے چھٹکارا نصیب ہوا۔ بعد ازاں وہ جسے بھی ملا اسے یہی کہا کہ ادھر میں کافی ہوں۔ تو اس طرح وہ جسے بھی ملا اسے واپس لوٹا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ہمارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کیا۔

(۵۶) حدثنا ابو البظفر محمد بن احمد التميمي، انا ابو محمد عبدالرحمن

بن عثمان المعروف بابن ابي نصر، انا خيثمة بن سليمان، نا ابو قلابه

الرقاشي، نبا حبان بن هلال وعفان بن مسلم قالانا هبام بن يحيى، نا ثابت

البناني عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان ابا بكر الصديق رضي الله

تعالى عنه حدثهم قال نظرت الى اقدام المشركين فوق رؤوسنا ونحن في

الغار فقلت يا رسول الله لو ان احدهم نظر تحت قدميه ابصرنا فقال يا

ابا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما.

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان فرمایا کہ میں نے اپنے سروں کے اوپر (ہجرت کے وقت) مشرکین مکہ کے پاؤں دیکھے اس وقت ہم غار میں تھے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کے نیچے دیکھے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر! ان دو بندوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن میں تیسرا اللہ رب العزت ہے۔

(۵۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انبا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسماعیل، نبا عبداللہ بن منیر سمع عبداللہ بن بکر ثنا حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمع عبداللہ بن سلام بمقدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وهو فی ارض یحترف فاتى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال انی اسالك عن ثلاث لا یعلمهن الا نبی فما اول اشراط الساعة وما اول طعام اهل الجنة وما ينزع الولد الى ابيه او الى امه قال اخبرنی بہن جبریل انفا قال جبریل قال نعم قال ذاك عدو اليهود من الملائكة فقرا هذه الآية: (من كان عدوا لجبریل فانه نزلہ علیہ قلبك باذن اللہ) (البقرة: ۹۷) اما اول اشراط الساعة فنار تحشر الناس من المشرق الى المغرب وأما اول طعام يأكله اهل الجنة فزيادة كبد حوت واذا سبق ماء الرجل ماء المرأة نزع الولد واذا سبق ماء المرأة نزعت قال اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد انك رسول اللہ ان اليهود قوم بهت وانهم ان يعلموا باسلاہ۔ قبل ان تسالهم يبهتوني فجاءت اليهود فقال ای رجل عبداللہ فیکم قالوا خیرنا وابن خیرنا وسیدنا وابن سیدنا قال ارايتم ان اسلم عبداللہ بن سلام قالوا اعاده اللہ من ذلك فخرج عبداللہ فقال اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد ان محمدا رسول اللہ فقالوا شرنا وابن شرنا فانتقصوه قال هذا الذی كنت اخاف یا رسول اللہ صحیح۔

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”حضرت عبداللہ بن سلام نے رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے متعلق سنا۔ اس وقت وہ

اس جگہ تھے جہاں اپنے اہل و عیال کے لئے کمائی کرتے تھے تو وہ نئی نئی چیزیں خرید کر خدمت میں پیش کر دیتے اور عرض کی کہ میں آپ سے ان تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا جنہیں صرف یہ نبی کریم ﷺ ہی جانتے ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی کیا ہے؟ دوسری یہ ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی کیا ہے؟ تیسری یہ ہے کہ بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے یا ماں کے مشابہ ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ان کے بارے میں ابھی ابھی مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا ہاں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ فرشتوں میں سے وہی یہودیوں و ان کے دشمنوں کے مشابہ ہوتا ہے۔ یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی "مَنْ كَانَ عَدُوَّ الْحَرَبِ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا مَجُوسِيًّا" (البقرہ ۱۷۵) جو جبرائیل علیہ السلام کا دشمن ہوا (یعنی جو اللہ کے دشمن ہو) وہ اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اتارا ہے۔ جہاں تک قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی کا تعلق ہے تو وہ ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف بانٹ کر جمع کرے گی۔ پہلی کی دو نشانیوں کا یہ پہلا حصہ پھیلی کا جگر ہوگا اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجاتا ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے، اگر عورت کا پانی غالب ہو تو ماں کے مشابہ ہوتا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ دونوں کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور یہودیوں کی بہت سے جھوٹ باندھنے والے لوگ ہیں اس سے پہلے کہ آپ ان سے سوال کریں اگر انہوں نے میرے جواب قبول کرنے کے بارے میں جان لیا تو وہ مجھ پر بہت بڑے بڑے جھوٹ باندھیں گے تو وہ یہودیوں کے پاس آئے اور انہیں کہا کہ عبد اللہ تم میں سے کیسا آدمی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے بہترین اور بہترین آدمی کا بیٹا اور ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ کہا کہ اگر عبد اللہ بن سلام اسلام قبول کر لے تو تمہارا کیا خیال ہوگا۔ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے رکھے تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ہیں۔ تب وہ کہنے لگے کہ ہم میں سے برا اور برے کا بیٹا عبد اللہ ہے اور اسی طرح بدگوئی کرنے لگے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ! میں اسی چیز سے ڈرتا تھا۔

(۵۸) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا ابو منصور محمد بن محمد بن

سلمان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبد الجبار الروماني، نا حميد بن

✻✻ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

marfat.com

اليهودى فما تحفتهم حين يدخلون الجنة قال زيادة كبد النون قال فما
غذاؤهم على اثرها قال ينحر لهم ثور الجنة الذى كان ياكل من اطرافها
قال فما شرابهم عليه قال من عين تسمى سلسبيل قال صدقت قال وجئت
اسالك عن شيء لا يعلمه احد من اهل الارض الا نبى او رجل او رجلان
اسالك عن الولد قال ماء الرجل ابيض وماء المرأة اصفر فاذا اجتمعا فعلا
منى الرجل منى المرأة اذكر باذن الله واذا علامنى المرأة منى الرجل آنت
باذن الله قال اليهودى لقد صدقت وانك لنبى ثم انصرف فذهب فقال رسول
الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم :لقد سألنى هذا عن الذى سألنى عنه
وما لى علم بشيء منه حتى آتانى الله به. صحيح.

❖❖ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ”میں رسول اکرم ﷺ کے پاس کھڑا تھا کہ ایک یہودی عالم آیا اور کہنے لگا کہ میں آپ سے سوال کرنے آیا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اگر میں تجھ سے بیان کروں تو کیا تجھے کوئی چیز نفع پہنچائے گی۔ تو اس نے کہا کہ میں غور سے سنوں گا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنی چھڑی یا لکڑی زمین پر ماری اور فرمایا پوچھو۔ تو اس یہودی نے کہا کہ لوگ اس دن کہاں ہوں گے ”یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات (ابراہیم ۴۸) جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور تمام آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بغیر پل کے تاریکیوں میں ہوں گے۔ اس نے کہا کہ سب سے پہلے لوگوں میں سے کسے آگے بڑھنا نصیب ہوگا تو فرمایا کہ مہاجرین۔ یہودی نے کہا کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں کیا تحفہ دیا جائے گا۔ تو فرمایا مچھلی کا جگر۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی۔ تو فرمایا کہ ان کے لئے جنت کا وہ بیل قربان کیا جائے گا جو اس کے اطراف میں چرتا تھا تو اس نے پوچھا کہ وہاں وہ کیاں پیئیں گے تو فرمایا کہ سلسبیل نامی ایک چشمے کا پانی پیئیں گے۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔ پھر کہنے لگا کہ میں آپ سے کچھ اور ایسی چیزوں کے متعلق پوچھنے آیا ہوں جنہیں اہل زمین میں سے صرف نبی یا ایک دو آدمی اور جانتے ہیں ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ میں آپ سے بچے کے بارے میں پوچھتا ہوں تو آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ

مرد کی منی سفید اور عورت کی زرد ہوتی ہے۔ جب یہ دونوں اکٹھی ہوں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آجائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو اللہ کے حکم سے بیٹی یا لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ تب اس یہودی نے کہا کہ آپ نے سچ کہا اور حقیقت میں آپ نبی ہیں۔ پھر وہ واپس مڑا اور چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اس نے مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا ہے ان میں سے کسی چیز کے متعلق علم نہ تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا علم مجھے عطا فرمایا۔

(۶۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نبا محمد بن اسماعیل، نبا اسحق عن جریر عن ابی حیان عن ابی زرعة عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم كان يوما بآرزا للناس اذ اتاه رجل يشي فقال يا رسول الله ما الايمان قال الايمان ان تؤمن بالله وملائكته وكتابه ورسوله ولقائه وتؤمن بالبعث الآخر قال يا رسول الله ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة المكتوبة وتؤتي الزكاة المفروضة وتصوم رمضان قال يا رسول الله ما الاحسان قال الاحسان ان تعبد الله كأنك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال يا رسول الله متى الساعة قال ما المسؤول عنها باعلم من السائل ولكن سأحدثك عن اشراطها اذا ولدت المرأة ربتها فذلك من اشراطها واذا كان الحفاة العراة رؤوس الناس فذلك من اشراطها واذا تطاول رعاء البهم في البنيان فذاك من اشراطها في خمس لا يعلمهن الا الله (ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما في الارحام) الى قوله: (ان الله عليم خبير) (لقمان ۳۴) ثم انصرف الرجل فقال ردوا علي فاخذوا ليردوا فلم يردوا شيئا فقال هذا جبرئيل جاء يعلم الناس دينهم۔

صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی پیدل چلتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ تو فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور اس سے ملاقات پر ایمان لائے اور دوبارہ اٹھائے جانے (زندہ کئے جانے) پر ایمان لائے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، فرض نمازیں قائم کرے، فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ تو فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے (اور اگر ایسا نہ ہو سکے) اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ تو فرمایا جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سائل سے زیادہ اس بارے میں نہیں جانتا۔ البتہ میں آپ کو اس کی علامات بتاتا ہوں جب عورت (لونڈی) اپنی مالکہ کو جنے گی یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے لوگوں کے سردار ہوں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریاں چرانے والے عمارتوں پر فخر کریں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے۔ یہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ”ان اللہ عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما في الارحام“ سے لے کر فرمان باری تعالیٰ ”ان اللہ علیم خبیر“ (لقمان ۳۴) یعنی بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی بارش اتارتا ہے اور جو کچھ رحموں میں ہے وہ جانتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا (عمل) کمائے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا بیشک اللہ خوب جاننے والا ہے خبر رکھنے والا ہے۔ پھر وہ آدمی واپس لوٹ گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اسے دوبارہ میرے پاس لاؤ تو لوگ اسے واپس لانے کے لئے گئے تو انہیں کچھ دکھائی نہ دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

(۶۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن جدہ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یوم احد ومعه رجلان یقاتلان عنه
علیہما ثياب بیض کاشد القتال ما رایتہما قبل ولا بعد۔

❖ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم احد میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو آدمی تھے جنہوں نے
سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ دونوں خوب لڑ رہے تھے میں نے نہ ہی اس سے پہلے کبھی ان دونوں کو
دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا۔

(۶۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،
نا محمد بن اسماعیل، نا زکریا بن یحیی، نا عبد اللہ بن نبیر، نباہشام عن
ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما رجع رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ والہ وسلم من الخندق وضع السلاح واغتسل فاتاہ جبرئیل وهو
ینفض راسہ من الغبار فقال قد وضعت السلاح واللہ ما وضعتہ اخرج الیہم
قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : فاین فاشار الی بنی قریظۃ فاتاہم
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فنزلوا علی حکمہ فرد الحکم
الی سعد۔

(۶۲) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار
اتارے اور غسل فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ وہ اپنے سر
سے گرد جھاڑ رہے تھے تو انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔ قسم بخدا! میں نے تو
ابھی نہیں اتارے ان کی طرف نکلے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں؟ تو انہوں نے بنو قریظہ کی جانب
اشارہ کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر قلعہ سے نیچے
اتر آئے۔ تب فیصلہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہاتھ دے دیا گیا۔

(۶۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،
نا محمد بن اسماعیل، نا موسیٰ، نا جریر بن حازم عن حمید بن ہلال عن
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانہ انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم

موکب جبریل حتی سار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الی بنی قریظہ۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

فرماتے ہیں کہ ”گویا کہ میں اس غبار کو دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کے کوچہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سواری میں پھیلا ہوا تھا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو قریظہ کی طرف چلے۔“

☆☆☆

باب نمبر ۷

باب ما خص به من الکرامات يوم القيامة

قیامت کے دن آپ ﷺ کیساتھ مخصوص اعزازات

(۶۴) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی الحکم بن موسیٰ، انا هقل یعنی ابن زیاد عن الازاعی حدثنی ابو عمار حدثنی عبداللہ بن فروخ قال ابو هريرة قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سر ارہوں گا، سب سے پہلے مجھ پر سے قبر پھٹے گی اور میں پہلا سفارش کرنے والا اور پہلا سفارش قبول کئے جانے والا ہوں گا۔

(۶۵) واخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن یوسف، نا مسلم بن الحجاج، نا ابو کریب محمد بن العلاء، نا معاویہ بن ہشام عن سفیان عن مختار بن فلفل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : انا اكثر الانبياء تبعا يوم القيامة وانا اول من يقرع باب الجنة. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

قیامت کے دن میں پیروکاروں کے لحاظ سے سب انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ ہوں گا (میرے امتی زیادہ ہوں گے) اور میں ہی وہ پہلا آدمی ہوں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔

(۶۶) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، نا ابراهیم بن محمد ابن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی عمرو بن محمد الناقد وزهیر بن حرب قالا، نا هاشم بن القاسم، نا سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : آتی باب الجنة يوم القيامة فاستفتح فيقول الخازن من انت فاقول محمد فيقول بك امرت لا افتح لاحد قبلك. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اسے کھلوانے کے لئے دستک دوں گا تو خازن جنت کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ تو میں کہوں گا کہ میں محمد (فداہ امی واپی) ہوں تو وہ کہے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی حکم دیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کے لئے بھی نہیں کھولوں گا۔

(۶۷) اخبرنا الامام ابو علي الحسين بن محمد القاضي، نا ابو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد بن باهوية الاصبهاني، نا ابوبكر محمد بن الحسين القطان، نا محمد بن حيويه، انا سعيد بن سليمان، نا منصور بن ابي الاسود، نا الليث عن الربيع بن انس عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : انا اولهم خروجاً اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطيبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا حبسوا وانا مبشرهم اذا ايسوا الكرامة والنفاتيح يومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم يطوف علی الف خادم کانهم بیض مکنون او لولو منشور۔ غریب۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے نکلوں گا، جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کی طرف سے عرض کروں گا جب انہیں روک لیا جائے گا تو میں ان کی سفارش کروں گا اور جب وہ اعزاز سے مایوس ہو جائیں گے تو میں انہیں خوشخبری سناؤں گا۔ اس دن کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی میں اولاد آدم میں سے معزز ترین ہوں گا ایک ہزار خادم میرے گرد گھومیں گے گویا کہ وہ پوشیدہ سفید انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

(۶۸) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید المنیعی، انا ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، انا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، نا ابو الحسن احمد بن یوسف السلسی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن ہمام بن منبہ قال، نا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال نحن الآخرون السابقون يوم القيامة بيد انهم اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناہ من بعدهم فهذا يومهم الذي فرض عليهم فاختلفوا فيه فهدانا اللہ له فهم لنا فيه تبع فاليهود غدا والنصارى بعد غد۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ہم سب سے آخر میں آئے اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ مگر یہ کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب عطا کی گئی اور ہمیں ان کے بعد عطا کی گئی۔ یہ دن (جمعتہ المبارک) ان کا وہ دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا تو انہوں نے اس میں اختلاف کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی راہ دکھائی لہذا وہ اس میں ہمارے پیروکار ہیں تو یہودیوں نے ہفتے کو اور نصرانیوں نے اتوار کو اختیار کیا۔

(۶۹) اخبرنا اساعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا قتیبہ بن سعید، نا جریر عن الاعش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مثل معناه

وقال نحن الآخرون الاولون يوم القيامة ونحن اول من يدخل الجنة. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی معنی کی مثل ارشاد فرمایا کہ ہم آخر میں آنے والے قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے اور ہم وہ پہلے ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے۔

(۷۰) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا منصور محمد بن محمد بن سہعان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبد الجبار الریانی، نا حمید بن زنجویہ، نا عبد اللہ بن یزید المقری، نا حیوة عن کعب بن علقبة عن عبد الرحمن بن جبیر عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا کمثل ما یقول ثم صلوا علی فمن صلی علی صلاة صلی اللہ علیہ بها عشرًا ثم سلوا لی الوسيلة فانها منزلة فی الجنة لا تنبغی ان تكون الا لعبد من عباد اللہ وانا ارجو ان اکون انا هو فمن سال لی الوسيلة حلت علیہ الشفاعة. صحيح.

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو دس رحمتوں سے نوازے گا۔ پھر میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ یہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی خاص بندے کو عطا ہوگی اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا تو جس نے میرے لئے وسیلہ کی دعا کی میری شفاعت اس کے لئے حلال ہوگی۔

(۷۱) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیرى، نا حاجب بن احمد الطوسی، نا عبد الرحیم بن منیب، نا یعلی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : ان لكل نبي دعوة مستجابة وانى اخبات دعوتى شفاعة لامتى وهى نائلة منكم ان شاء الله من مات لا يشرك بالله شيئا. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک قبول شدہ دعا ہوتی ہے۔ میں نے اس دعا کو اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ! جو آدمی اس طرح فوت ہوا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا اسے شفاعت پہنچے گی۔

(۷۲) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نبا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نبا مسلم بن الحجاج، نبا یونس بن عبدالاعلی الصدفی، نبا ابن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث ان ابابکر بن سواده حدثه عن عبدالرحمن بن جبیر عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تلا قول اللہ تعالیٰ فی ابراہیم : (رب انهن اضلن كثيرا من الناس فمن تبعنی فانه منی) (ابراہیم ۳۶) الایۃ. وقال عیسی : (ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم) (البائدة : ۱۱۸) فرفع یدیہ فقال : اللهم امتی امتی وبکی فقال اللہ عز وجل یا جبریل اذهب الی محمد وربک اعلم فسله ما یشیک فأتاه جبریل فساله فاخبره رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بها قال واللہ اعلم فقال اللہ یا جبریل اذهب الی محمد فقل انا سراضیک فی امتک ولا نسووک. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عالیشان تلاوت فرمایا ”رب انهن اضلن كثيرا من الناس فمن تبعنی فانه منی“ (ابراہیم ۳۶) یعنی اے میرے رب! ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر ڈالا ہے پس جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ”ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفر لهم فانک انت العزیز

الحکیم“ (المائدہ ۱۱۸) یعنی اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے۔ تب آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا۔ اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ ﷺ رو پڑے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام! محمد (فداہ امی وابی) کے پاس جاؤ اور ان سے رونے کا سبب پوچھو حالانکہ تمہارا رب سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بتایا جو آپ ﷺ نے کہا اللہ تعالیٰ اسے بہتر جانتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام! محمد (فداہ امی وابی) کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ عنقریب ہم آپ کو آپ کی امت کے معاملے میں راضی فرمادیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔

(۷۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل حدثنی محمد بن مقاتل، انا عبداللہ، انا ابو حیان التیمی عن ابی زرعة عن عمرو بن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وكانت تعجبه فنہش منها نهشة ثم قال انا سید الناس یوم القيامة فهل تدرون ما ذلک یجمع اللہ الناس الاولین والآخرین فی صعيد واحد یسمعهم الداعی وینفذهم البصر وتدنوا الشمس فیبلغ الناس من الغم والكرب ما لا یطیقون ولا یحتملون فیقول الناس الا ترون ما قد بلغکم الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیقول بعض الناس لبعض علیکم بآدم فیاتون آدم فیقولون انت ابو البشر خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر البلائکة فسجدوا لک اشفع لنا الی ربک الا ترى الی ما نحن فیہ الا ترى الی ما قد بلغنا فیقول آدم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثله ولن یغضب بعدہ مثله انه قد نهانی عن الشجرة فعصیتہ نفسی نفسی اذهبوا الی غیری اذهبوا الی نوح فیاتون نوحا فیقولون یا نوح انت اول الرسل الی اهل الارض وقد سباک اللہ عبدا شکورا اشفع لنا الی ربک الا ترى الی ما نحن فیہ فیقول ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب مثله ولا

یغضب بعده مثله وانه قد كانت لی دعوة دعوتها علی قومی نفسی نفسی
نفسی اذهبوا الی غیری اذهبوا الی ابراهیم فیاتون ابراهیم فیقولون یا
ابراہیم انت نبی اللہ وخلیلہ من اهل الارض اشفع لنا الی ربک الا ترى الی
ما نحن فیہ فیقول لهم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثله
ولن یغضب بعده مثله وانی قد کذبت ثلاث کذبات فذكر هن ابو حیان فی
الحديث نفسی نفسی اذهبوا الی غیری اذهبوا الی موسی فیاتون موسی
فیقولون یا موسی انت رسول اللہ فضلك اللہ برسالاتہ وبکلامہ علی الناس
اشفع لنا الی ربک اما ترى الی ما نحن فیہ فیقول ان ربی قد غضب الیوم
غضبا لم یغضب قبلہ مثله ولن یغضب بعده مثله وانی قد قتلت نفسا لم
اومر بقتلها نفسی نفسی اذهبوا الی غیری اذهبوا الی عیسی فیاتون
عیسی فیقولون یا عیسی انت رسول اللہ وکلمتہ القاها الی مریم وروح منه
وکللت الناس فی البهد اشفع لنا الی ربک الا ترى الی ما نحن فیہ فیقول
عیسی ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثله ولن یغضب بعده
مثله ولم یذكر ذنبا نفسی نفسی اذهبوا الی غیری اذهبوا الی محمد
فیاتون محمدا فیقولون یا محمد انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء وقد غفر
اللہ لك ما تقدم من ذنبک وما تأخر اشفع لنا الی ربک ألا ترى الی ما نحن
فیہ فأنطلق فأتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من
محامد وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ علی احد قبلی ثم یقال یا محمد
ارفع راسک سل تعطه واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا
رب امتی یا رب فیقال یا محمد ادخل من امتک من لاحساب علیهم من
الباب الایمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فیها سوی ذلك من
الابواب ثم قال والذی نفسی بیده ان ما بین البصراعین من مصاریع الجنة
کما بین مگة وچمیر وکما بین مگة وبصری. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

اپنی روایت کردہ احادیث میں ذکر کی ہیں۔ "نفسی! نفسی! نفسی۔ کسی اور کے پاس جاؤ۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں پر آپ کو اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ ہماری تکلیف نہیں دیکھ رہے تو آپ علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا رب تعالیٰ اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد ہوگا اور میں نے ایک ایسی جان کو قتل کیا تھا جس کو قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ نفسی! نفسی! نفسی۔ کسی اور کے پاس جاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے۔ اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور کلمہ جو اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا اور اسی کی جانب سے روح ہیں۔ آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا۔ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں ہماری سفارش کریں کیا آپ ہماری مصیبت نہیں دیکھ رہے۔ تو آپ علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا رب اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے اتنا غضبناک کبھی نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ بعد ازاں کوئی لغزش ذکر نہیں کی فرمایا۔ نفسی! نفسی! نفسی۔ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ تو وہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے اور کہیں گے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی، پچھلی تمام لغزشیں معاف فرمادی ہیں۔ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں ہماری سفارش فرمائیں کیا آپ ہماری تکلیف نہیں دیکھ رہے۔ تو میں چلوں گا اور عرش الہی کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اس طرح کی حمد و ثناء کا طریقہ القاء فرمائے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو القاء نہیں کیا گیا ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سراٹھائیے! مانگئے عطا کیا جائے گا۔ سفارش کیجیے قبول کی جائے گی تو میں اپنا سراٹھاؤں گا اور کہوں گا۔ اے رب تعالیٰ! میری امت! میری امت! میری امت! تو کہا جائے گا کہ اے محمد! جنتی دروازوں کے داہنے دروازے میں سے اپنے ان امتیوں کو داخل کر لیں جن پر کوئی حساب نہیں حالانکہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ دیگر دروازوں میں شریک تھے پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ مکرمہ اور حمیر کے درمیان اور جیسے کہ مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے۔

(۷۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد

بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا سليمان بن حرب، نا حباد بن زيد،
حدثنا معبد بن هلال العنزي قال اجتمعنا ناس من اهل البصرة فذهبنا الى
انس بن مالك وذهبنا معنا بثابت اليه يساله لنا عن حديث الشفاعة فقال يا
ابا حمزة هؤلاء اخوانك من اهل البصرة جاؤوا يسالونك عن حديث
الشفاعة فقال حدثنا محمد صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال اذا كان
يوم القيامة ما ج الناس بعضهم في بعض فياتون آدم فيقولون اشفع الي
ربك فيقول لست لها ولكن عليكم بابراهيم فانه خليل الرحمن فياتون
ابراهيم فيقول لست لها ولكن عليكم بهوسي فانه كليم الله فياتون موسى
فيقول لست لها ولكن عليكم بعيسى فانه روح الله وكلمته فياتون عيسى
فيقول لست لها لكن عليكم بمحمد فياتوني فاقول انا لها فاستاذن على ربي
فيؤذن لي ويلهني محامد احده بها لا تحضرني الآن فاحده بتلك
المحامد واخر له ساجدا فقال يا محمد ارفع راسك وقل يسمع وسل تعط
واشفع تشفع فاقول يا رب امتي امتي فيقال انطلق فاخرج منها من كان في
قلبه مثقال شعيرة من ايمان فانطلق فافعل ثم اعوده فاحده بتلك المحامد
ثم اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل يسمع وسل تعط واشفع
تشفع فاقول يا رب امتي امتي فيقال انطلق فاخرج منها من كان في قلبه
مثقال ذرة او خردلة من ايمان فانطلق فافعل ثم اعود بتلك المحامد ثم
اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل يسمع وسل تعط واشفع تشفع
فاقول يا رب امتي امتي فيقول انطلق فاخرج من كان في قلبه ادنى ادنى
ادنى مثقال حبة خردلة من ايمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل. قال
معبد فلما خرجنا من عند انس قلت لبعض اصحابنا لو مررنا بالحسن وهو
متوار في منزل ابي خليفة بما حدثناه انس بن مالك فاتيناه فسلمنا عليه
فاذن لنا فقلنا له يا ابا سعيد جئناك من عند اخيك انس فلم نرمثل ما
حدثنا في الشفاعة فقال هيه فحدثناه بالحديث فانتهى الى هذا الموضع فقال

ہیہ فقلنا لم یزدلنا علیٰ ہذا فقال لقد حدثنی وهو جمیع منذ عشرين سنة
فلا یدری انسی ام کرہ ان تتکلوا حدثنی کہا حدثکم ثم قال ثم اعود
الرابعة فاحمدہ بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك
وقل تعطه واشفع تشفع فاقول يا رب ائذن لي فيمن قال لا اله الا الله فيقول
وعزتي وجلالي وكبريائي وعظمتي لا اخرجن منها من قال لا اله الا الله.
صحیح۔

❖❖ حضرت معبد بن ہلال عنزی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

بصرہ کے کچھ لوگوں نے ہمیں جمع کیا اور ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف گئے۔ ہم نے
اپنے ساتھ حضرت ثابت کو بھی لے لیا تا کہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہمارے لئے حدیث شفاعت کے
بارے میں سوال کریں تو انہوں نے فرمایا کہ اے ابو حمزہ رضی اللہ عنہ یہ آپ کے بھری بھائی ہیں۔ آپ سے
حدیث شفاعت کے بارے میں پوچھنے آئے ہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا کہ قیامت کے دن بعض لوگ دوسرے بعض لوگوں سے
بھڑ جائیں گے اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں
سفارش کیجیے تو وہ فرمائیں گے کہ میں اس کے لئے نہیں ہوں۔ البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے
جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو وہ بھی فرمائیں گے
کہ میں اس کے لئے نہیں ہوں البتہ تم حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ تو وہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں اس کے لئے نہیں ہوں۔ البتہ تم حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں
گے تو وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اس کے لئے نہیں ہوں۔ البتہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے
جاؤ تو وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا کہ میں اس کے لئے ہوں (یعنی سفارش کر سکتا ہوں)
تب میں اپنے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی اور مجھے ایسی
تعریفات الہام کی جائیں گی کہ جن کے ساتھ میں رب تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا اس وقت وہ مجھے یاد
نہیں ہیں۔ تو میں ان تعریفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہو
جاؤں گا تو کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سراٹھائیے اور کہئے سنا جائے گا سوال کیجیے عطا کیا جائے گا

اور سفارش کیجیے سفارش قبول کی جائے گی۔ تو میں عرض کروں گا اے رب تعالیٰ! میری امت! میری امت! تو کہا جائے گا کہ جائیے اور جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے ان میں سے نکال لائیے۔ تو میں جا کر انہیں نکال لاؤں گا پھر واپس لوٹوں گا اور ان تعریفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا۔ اے محمد! سر اٹھائیے اور کہنے سنا جائے گا سوال کیجیے عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجیے سفارش قبول کی جائے گی تو میں عرض کروں گا۔ اے رب تعالیٰ! میری امت! میری امت! تو کہا جائے گا کہ جائیے اور جس کے دل میں چھوٹی یا زائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے ان میں سے نکال لائیے۔ تو میں جا کر انہیں نکال لاؤں گا۔ پھر انہی تعریفات کے ساتھ حمد بیان کروں گا اور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا اے محمد! سر اٹھائیے کہنے سنا جائے گا، سوال کیجیے عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجیے سفارش قبول کی جائے گی تو میں عرض کروں گا اے رب تعالیٰ! میری امت! میری امت! تو کہا جائے گا کہ جائیے اور جس کے دل میں کم سے کم، کم سے کم، کم سے کم رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لائیے تو میں جا کر انہیں نکال لاؤں گا۔ حضرت معبد فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکل پڑے تو میں نے اپنے کچھ ساتھیوں سے کہا کہ ہم حضرت حسن کے پاس چلتے ہیں جو اس وقت حضرت ابو خلیفہ کے حجر میں قیام پذیر ہیں ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تو ہم سب ان کے پاس گئے اور سلام عرض کیا۔ انہوں نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔ تب ہم نے ان سے کہا کہ اے ابوسعید ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہو کر آرہے ہیں تو جو انہوں نے ہم سے شفاعت کے بارے میں بیان کیا ہے اس کی مثل ہم نے نہیں سنا تو انہوں نے کہا کہ بیان کرو۔ تو ہم نے ان کے سامنے وہ حدیث بیان کی۔ جب ہم نے مذکورہ بالا مقام تک پہنچ کر حدیث بیان کرنا چھوڑ دیا تو انہوں نے کہا کہ آگے بیان کرو تو ہم نے کہا کہ اس سے زیادہ تو انہوں نے ہم سے بیان نہیں کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے تو انہوں نے بیس سال پہلے اس طرح بیان کیا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بھول گئے یا انہوں نے یہ بات ناپسند کی کہ تم اسی پر بھروسہ کر بیٹھو۔ جیسے انہوں نے تم سے بیان کیا ویسے ہی مجھ سے بھی بیان کیا۔ پھر فرمایا کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) میں چوتھی دفعہ واپس لوٹوں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ حمد بیان کروں گا پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھائیے اور کہئے عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجیے سفارش قبول کی جائے گی تو

میں عرض کروں گا کہ اے رب تعالیٰ! جنہوں نے بھی لا الہ الا اللہ کہا ہے مجھے ان کے معاملے میں بھی اجازت مرحمت فرما تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے میری عزت، جلال، کبریائی اور عظمت کی قسم ہے کہ میں اس میں سے ہر اس آدمی کو نکال لوں گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

(۷۵) اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن الفضل الخرقی، انا ابو الحسن علی بن عبد اللہ الطیسفونی، انا عبد اللہ بن عمر الجوہری، انا احمد بن علی الکشیہنی، نا علی بن حجر، انا اسباعیل بن جعفر، نا حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دخلت الجنة فاذا انا بنهر یجرى بیاضہ بیاض اللبن واحلی من العسل وحافتاه خیام اللولو فضربت بیدی فاذا الثری مسک اذفر فقلت لجبریل ما هذا قال الکوتر الذی اعطاک اللہ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک نہر بہہ رہی تھی وہ دودھ کی مانند سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی تھی اسکے کنارے لولوموتیوں کے تھے۔ میں نے اس میں اپنا ہاتھ مارا تو اس کی مٹی انتہائی تیز مہکنے والی مشک تھی۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ (نہر) کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

(۷۶) اخبرنا عبد الواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، انا سعید بن ابی مریم، نا نافع بن عمر عن ابن ابی ملیکۃ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حوضی مسیرۃ شہر ماؤۃ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب فلا یظما ابدا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے حوض کی مسافت ایک ماہ کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو مشد سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس کے پیالے اتنے ہیں جتنے آسمان کے ستارے جو اس سے پئے گا کبھی پیاس نہیں ہوگا۔

(۷۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف ثنا محمد بن اسماعیل ثنا سعید بن ابی مریم ثنا محمد بن مطرف حدثنی ابو حازم عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظہا ابدا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا جو میرے پاس سے گزرے گا اس سے پئے گا اور جو اس سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(۷۸) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، انا مسلم بن الحجاج، نا سويد بن سعید عن مروان الفزاری عن ابی مالک الاشجعی سعد بن طارق عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال ان حوضی ابعث من ایلۃ من عدن لہو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل ولأنیتہ اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کہا یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا یومئذ قال نعم لکم سیما لیست لاحد من الامم تردون علی غرامحجلین من اثر الوضوء۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرا حوض اتنا طویل ہے جتنا مقام ایلہ سے مقام عدن دور ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ میں اس کے پاس سے لوگوں کو

ایسے دور ہٹاؤں گا جیسے کوئی آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور ہٹاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ اس دن ہمیں پہچان لیں گے۔ فرمایا ہاں! تمہاری ایسی علامت ہوگی جو کسی دوسری امت میں نہیں ہوگی۔ وضو کے نشانات کی وجہ سے تم میرے پاس سفید (چمکدار) پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ آؤ گے۔

(۷۹) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی هريرة او عن ابی سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على حوضي۔ صحيح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنتی باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کے اوپر ہے۔

(۸۰) اخبرنا ابو طاهر محمد بن علی بن محمد بن بويه الزرادي انا ابو القاسم علی بن احمد الخزاعي انا ابو سعيد الهيثم بن كليب، ناعيسى بن احمد العسقلاني، انا يزيد بن هارون، انا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ان منبري هذا على ترعة من ترع الجنة۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا یہ منبر جنتی حوضوں میں سے ایک حوض کے اوپر ہے۔

(۸۱) اخبرنا عبد الواحد البليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا مسدد، نا حصين بن نير ثنا حصين بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال

خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فقال عرضت على الامم فجعل يمر النبي معه الرجل والنبي معه الرجلان والنبي معه الرهط والنبي ليس معه احد ورايت سوادا كثيرا سد الافق فرجوت ان يكون امتي فقيل هذا موسى في قومه ثم قيل لي انظر فرايت سوادا كثيرا سد الافق فقيل لي انظر وهكذا فرايت سوادا كثيرا سد الافق فقيل هولاء سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب فتذاكر اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فبلغ النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فقال هم الذين لا يتطيرون ولا يسترقون ولا يكتوون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشته بن محصن فقال امنهم انا يا رسول الله قال نعم فقام آخر فقال امنهم انا قال سبقك بها عكاشة. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ مجھ پر (دیگر انبیاء کرام علیہم السلام) کی امتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی علیہ السلام گزرے تو ان کے ساتھ ایک آدمی تھا اور نبی علیہ السلام گزرے تو ان کے ساتھ دو آدمی تھے۔ ایک اور گزرے تو ان کے ساتھ ایک قبیلہ تھا اور ایک نبی علیہ السلام گزرے تو ان کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا۔ پھر میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق آسمان کو بھر دیا تھا تو میں نے امید کی یہ میری امت ہوگی تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ آرہے ہیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دیکھئے تو میں نے پھر ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق آسمان کو بھر دیا تھا۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دیکھئے تو اسی طرح میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق آسمان کو بھر دیا تھا تو کہا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باہم (اس بارے میں) گفتگو کرنے لگے تو اس کے متعلق نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ وہ ہوں گے جو نہ بد فالی لیتے ہیں، نہ منتر کرتے ہیں اور نہ ہی داغ دیتے ہیں بلکہ اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ تو حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ تو ارشاد فرمایا ہاں پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟

تو ارشاد فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے ہیں۔

(۸۲) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن عبداللہ بن نمیر، نا ابی، نا اسباعیل بن ابی خالد عن عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن جدہ عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی فقرا قرأہ انکرتھا علیہ ثم دخل آخر فقراء قراءۃ سوی قراءۃ صاحبہ فلما قضینا الصلاة دخلنا جلیعاً علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقلت ان هذا قراءۃ انکرتھا علیہ ودخل آخر فقراء سوی قراءۃ صاحبہ فامرہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقرا فحسن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شأنہا فسقط فی نفسی من التکذیب ولا اذ کنت فی الجاہلیۃ فلما رانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما قد غشینی ضرب فی صدري ففضت عرقاً وکانہا انظر الی اللہ فرقا فقال لی یا ابی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف فرددت الیہ ان ہون علی امتی فرد الی الثانیۃ اقرأہ علی حرف فرددت الیہ ان ہون علی امتی فرد الی الثالثۃ اقرأہ علی سبعة احرف ولك بكل ردة رددتها مسالة تسالنیہا فقلت اللہم اغفر لامتی اللہم اغفر لامتی واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی الخلق کلہم حتی ابراہیم علیہ السلام۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی نماز ادا کرنے کے لئے آیا تو اس نے جو قرأت کی میں نے اسے بہت عجیب سمجھا۔ پھر ایک اور آدمی آیا تو اس نے پہلے آدمی کے علاوہ کوئی اور قرأت کی جب ہم نے نماز ادا کر لی تو ہم سب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کی کہ اس آدمی نے ایسی قرأت کی کہ میں نے اسے بہت عجیب سمجھا پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے پہلے آدمی کے علاوہ کوئی اور قرأت کی تو نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کو قرأت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ تو ان دونوں نے

قرأت کی تو نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کے طریقے کو صحیح گردانا تو میرے دل میں وہ ندامت اور شرمندگی نبی کریم ﷺ کے جھٹلانے کی پیدا ہوئی کہ ویسی ندامت (نہ اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی اور) نہ جاہلیت کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ مجھے بہت شرمندگی ہوئی ہے تو آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر مارا تو میں پسینے سے شرابور ہو گیا اور گویا کہ میں خوف سے اللہ تعالیٰ کی جانب دیکھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابی! میری طرف وحی بھیجی گئی کہ قرآن کریم کو ایک ہی قرأت (لغت) کے مطابق پڑھئے تو میں نے دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ التجاء کی کہ میری امت پر آسانی فرما تو پھر دوسری مرتبہ مجھے پیغام بھیجا گیا کہ میں اسے ایک ہی لغت کے مطابق پڑھوں میں نے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کی کہ میری امت پر آسانی فرما تو پھر تیسری دفعہ مجھے پیغام دیا گیا کہ میں اسے ساتوں لغتوں کے مطابق پڑھوں اور یہ کہ تیرے ہر بار لوٹانے سے (التجاء کرنے سے) تیرا ایک سوال جو تو مجھ سے کرے گا وہ پورا ہوگا۔ تو میں نے عرض کی اے اللہ میری امت کو بخش دے اے اللہ میری امت کو بخش دے اور تیسرا سوال اس دن کے لئے موخر کر لیا جس دن تمام مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میرے مشتاق ہوں گے۔

(۸۳) اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن الفضل الخرقی، انا ابو الحسن علی بن عبد اللہ الطیسفونی، انا عبد اللہ بن عمر الجوہری، انا احمد بن علی الکشیہنی، نا علی بن حجر انا اسباعیل بن جعفر، انا العلاء بن عبدالرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال وقراء علیہ ابی بن کعب ام القرآن فقال والذی نفسی بیدہ ما انزل فی التوراة ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی الفرقان مثلها وانها السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اعطیت۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کے سامنے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) تلاوت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس (سورۃ) کی مثل نہ ہی تورات، نہ ہی انجیل، نہ ہی زبور اور نہ ہی فرقان (قرآن کریم) میں کوئی سورۃ نازل ہوئی۔ یہ سبع مثانی اور قرآن

عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا۔

(۸۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا علی بن عبداللہ، نا یحییٰ بن سعید، نا شعبۂ حدثی خبیب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی سعید بن المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت اصلی فدعانی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فلم اجبہ قلت یا رسول اللہ انی کنت اصلی فقال الم یقل اللہ : (استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم) (الانفال ۲۴) ثم قال الا اعلمک اعظم سورة فی القرآن قبل ان تخرج من المسجد فاخذ بیدی فلما اردنا ان نخرج قلت یا رسول اللہ انک قلت لاعلمک اعظم سورة من القرآن قال : (الحمد للہ رب العالمین) (الفاتحہ: ۲) ہی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اوتیة. صحیح۔

❖❖ حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نماز ادا کر رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار کا جواب نہ دیا (جب نماز ادا کر لی) تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز ادا کر رہا تھا تو ارشاد فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ”استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم“ (انفال ۲۴) یعنی جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر لبیک کہو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہارے مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے تمہیں قرآن کریم میں سے عظیم ترین سورۃ کے متعلق نہ بتاؤں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن کریم میں سے عظیم ترین سورۃ کے متعلق بتاؤں گا تو ارشاد فرمایا ”الحمد للہ رب العالمین“ یہ سبج مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا۔

(۸۵) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا ابو منصور محمد بن محمد بن سہعان النیسابوری، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبد الجبار الریانی، نا حمید بن زنجویہ، نا النضر بن شلیل، نا ہشام الدستوائی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلام عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه حدثہ قال

سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول اقرؤوا القرآن فانه یاتی شافعا لاصحابہ اقرؤوا الزہرا وین البقرة وآل عمران فانہما یاتیان یوم القيامة کانہما غمامتان او غیایتان او فرقان من طیر صواف یحاجان عن صاحبہا اقرؤوا البقرة فان اخذہا برکۃ وترکھا حسرة ولا یتطیعہا البطلة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اپنے ساتھیوں (تلاوت کرنے والوں) کی شفاعت کرے گا۔ دو کلیوں یعنی سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا کہ یہ دو بادل یا سایہ دار چیزیں جھنڈ پرندوں کی طرح پراجمائے ہوئے آئیں گی اور اپنے ساتھی کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورۃ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اسے تلاوت کرنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث رنج اور افسوس ہے اور جادوگر اس پر قدرت نہیں پاسکتے (یعنی اسے یاد نہیں کر سکتے یا اسے پڑھ نہیں سکتے)۔

(۸۶) اخبرنا ابوبکر محمد بن عبدالصمد الترابی المعروف بابی بکر ابی الہیثم، انبا الحاکم ابو الفضل محمد بن الحسن الحدادی سنة اربع وثمانین وثلثائۃ، انبا ابو زید محمد بن یحیی بن خالد، انا اسحق بن ابراہیم الحنظلی، نبا یحیی بن آدم، نا ابو الاحوص عن عمار بن ذریق عن عبداللہ بن عیسی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عندہ جبریل اذ سمع نقیضا من فوقہ فرفع جبریل بصرہ الی السماء فقال ہذا باب فتح من السماء ما فتح قط فنزل منه ملک فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال ابشر بنورین لم یوتھا نبی قبلك فاتحة الكتاب وخواتم سورة البقرة لن تقر احرفا منها الا اعطیتہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام موجود تھے تو اچانک آپ نے اوپر سے

چرچراہٹ کی آواز سنی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کی جانب نگاہ بلند کی اور کہا کہ یہ ایک دروازہ آسمان سے کھولا گیا ہے جو کبھی بھی نہیں کھولا گیا تو اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ﷺ کو دونوروں کی بشارت ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے یعنی سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیات۔ آپ ان میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے تو اس کے بدلے دس نیکیاں دی جائیں گی۔



باب نمبر ۸

باب آخر من علامات نبوتہ ﷺ

فی ظهور صدق ما اخبر به عن الغیب

غیب کی خبریں سچ ثابت ہونے میں علامات نبوت

(۸۷) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسی بن الفضل الصیرفی، انا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار، نا احمد بن محمد بن عیسی البرقی، نا ابو حذیفہ، نا سفیان الثوری عن الاعش عن ابی وائل عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقد قام فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مقاما ما ترک شیئا الی قیام الساعة الا ذکرہ علیہ علیہ من علمہ وجہلہ من جہلہ وانی قد اری الشیء قد کنت نسیتہ فاراہ فاعرفہ کما یعرف الرجل الرجل اذا غاب عنہ فیراہ فعرہ. صحیح.

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان ایک جگہ کھڑے ہوئے اور اسی جگہ کھڑے کھڑے قیامت کے قائم ہونے تک کی تمام چیزیں بیان فرمادیں۔ جس نے انہیں جان لیا سو جان لیا اور جو جاہل رہا سو جاہل رہا اور میری یہ حالت ہے کہ میں کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوتا تھا تو اسے دیکھ کر ایسے پہچان لیتا ہوں جیسے ایک آدمی کسی دوسرے آدمی سے غائب ہو جائے پھر اسے دیکھ کر پہچان لیتا ہے۔

(۸۸) اخبرنا عبد الواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی،

انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا مسدد نبأ یحیی عن الاعش

حدثني شقيق عن حذيفة رضي الله تعالى عنه قال كنا جلوسا عند عمر فقال
ايكم يحفظ قول رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم في الفتنة قلت
انا كما قاله قال انك عليه او عليها لحرى قلت فتنة الرجل في اهله وماله
وولده وجاره يكفرها الصلاة والصوم والصدقة والامر والنهي قال ليس هذا
اريد ولكن الفتنة الذي تبوج كما يبوج البحر قال ليس عليك منها باس يا
امير المؤمنين ان بينك وبينه لبابا مغلقا قال ايكسر ام يفتح قال يكسر
قال اذا لا يغلق ابدا فلو كان عمر يعلم الباب قال نعم كما ان دون الغد
الليلة اني حدثت بحديث ليس بالاغليط فهبنا ان نسال حذيفة فامرنا
مسروقا فساله فقال الباب عمر. صحيح.

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جسے فتنہ
کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سب سے زیادہ یاد ہے تو میں نے کہا کہ مجھے اسی طرح یاد ہے جیسے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تو فرمایا کہ بیشک تو ہی اس کی بہت جستجو کرتا تھا۔ میں نے کہا کہ آدمی کا فتنہ
(آزمائش) اس کے اہل و عیال، مال، اولاد اور پڑوسی میں ہے اور نماز، روزہ، صدقہ، امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر اس کا کفارہ ہے تو فرمایا کہ میری یہ مراد نہیں تھی بلکہ وہ فتنہ جو سمندر کے جوش مارنے کی
مانند جوش مارے گا تو میں نے کہا کہ امیر المومنین! اس سے آپ پر کوئی حرج نہیں ہوگا کیونکہ اس کے
اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے تو فرمایا کہ کیا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا تو میں
نے کہا کہ توڑا جائے گا۔ تو فرمایا کہ تب تو وہ کبھی بند نہیں کیا جاسکے گا۔ (فرماتے ہیں کہ کسی نے پوچھا
کہ) کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس دروازے کے بارے میں علم ہے تو حضرت حذیفہ نے فرمایا ہاں! ایسے
ہی جیسے دن کے بعد رات کے آنے کا علم ہوتا ہے۔ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی ہے جو من
گھڑت نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کرنے سے خوفزدہ ہوئے تو ہم
نے حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے سوال کیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ دروازہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

(۸۹) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن

الحیری، انا ابو العباس الاصم، نابکر بن سهل الدمیاطی، نا عبد اللہ بن یوسف، نا عیسیٰ بن یونس عن هشام بن حسان عن الحسن عن ضبة بن محصن عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : تكون علیکم امراء تعرفون وتنكرون فمن انکر فقد بری ومن کره فقد سلم لکن من رضی وبایع قالوا افلا نقتلهم قال لا ما صلوا الا ما صلوا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

تمہارے کچھ حاکم لوگ وہ ہوں گے جو کچھ اچھے کام کریں گے اور کچھ برے۔ تو جس نے ان کے برے کاموں کو برا جانا تو اس نے نجات کا راستہ پالیا اور جس نے (دل سے) ناپسند کیا تو وہ سلامتی پا گیا لیکن جو راضی ہوا اور اس نے بیعت کر لی (تو اس کا معاملہ اس کے سر ہوگا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ کیا ہم انہیں قتل نہ کر ڈالیں تو فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں۔ نہیں! جب تک نماز پڑھتے رہیں۔

(۹۰) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، انا محمد بن الحکم، انا النضر، انا اسرائیل، انا سعید الطائی، نا محل بن خلیفة عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینا انا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا اتاه رجل فشکا الیہ الفاقة ثم اتاه آخر فشکا الیہ قطع السبیل فقال یا عدی هل رایت الحیرة قلت لم ارها وقد انبت عنہا قال فان طالت بك حياة فلتترین الطعينة ترحل من الحیرة حتی تطوف بالكعبة لا تخاف احدا الا الله قلت فیما بینی وبين نفسي فاین دعار طی الذین قد سعروا البلاد ولئن طالت بك حياة لیفتحن كنوز كسری قلت كسری بن هرمز قال كسری بن هرمز ولئن طالت بك حياة لترین الرجل یخرج ملاً كفه من ذهب او فضة یطلب من یقبله منه ویلقین الله احدكم یوم یلقاه ولیس بینہ وبينہ ترجمان یترجم له فیقولن

الم ابعث اليك رسولا فيبلغك فيقول بلى فيقول الم اعطك مالا وافضل عليك فيقول بلى فينظر عن يمينه فلا يرى الا جهنم وينظر عن يساره فلا يرى الا جهنم قال عدی سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يقول اتقوا النار ولو بشق تمرة فان لم يجد بشق تمرة فبكلمة طيبة قال عدی فرايت الظعينة ترحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف الا الله وكنت فيمن افتتح كنوز كسرى بن هرمز ولئن طالت بكم الحياة لترون ما قال النبي ابو القاسم صلى الله تعالى عليه واله وسلم يخرج ملاكفه. صحيح.

❖❖ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تنگدستی اور فاقہ کشی کی شکایت کی۔ پھر ایک اور آدمی آیا اس نے ڈاکہ زنی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ے عدی! کیا تو نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے دیکھا تو نہیں ہے لیکن مجھے اس کے بارے میں بتایا گیا ہے تو ارشاد فرمایا کہ اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تو ایک کوچ کرنے والی عورت کو دیکھے گا جو مقام حیرہ سے کوچ کرے گی حتیٰ کہ خانہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا بھی خوف نہیں ہوگا۔ تو میں نے دل ہی دل میں کہا کہ اس وقت طی قبیلے کے وہ بدکار لوگ کدھر ہوں گے جنہوں نے شہروں میں فتنہ و فساد پھیلایا ہوا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو کسریٰ کے خزانوں کو مفتوح دیکھے گا۔ میں نے عرض کی کہ کسریٰ بن ہرمز۔ فرمایا ہاں! کسریٰ بن ہرمز اور اگر تیری عمر دراز ہوئی تو تو دیکھے گا کہ ایک آدمی سونے یا چاندی سے اپنی ہتھیلی بھر کر نکلے گا اور ایسا آدمی تلاش کرے گا جو اس سے یہ سونا چاندی (بطور صدقہ) قبول کر لے اور تم میں سے ایک آدمی سے ایک دن اللہ تعالیٰ ملاقات فرمائے گا اور اس دن اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کی ترجمانی کرے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تمہاری طرف رسول نہیں بھیجا گیا تھا جس نے تمہیں پیغام پہنچایا تو وہ کہے گا ہاں! کیوں نہیں! بھیجا گیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تجھے مال و دولت عطا نہیں کیا گیا تھا اور تیرے اوپر احسان نہیں کیا گیا تھا تو وہ کہے گا۔ ہاں! کیوں نہیں! کیا گیا تھا۔ پھر وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں جانب دیکھے گا تو بھی جہنم ہی نظر آئے گی۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا آدھا حصہ دے کر اور اگر کھجور کا آدھا حصہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کہہ کر۔ حضرت عدی بن ہشام فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کوچ کرنے والی عورت کو دیکھا جس نے مقام حیرہ سے کوچ کی تھی حتیٰ کہ خانہ کعبہ طواف کیا اور اسے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا خوف نہیں تھا اور میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کا خزانہ فتح کیا اور اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم بھی جو ابو القاسم بنی کریم ﷺ فرمایا تھا اسے دیکھ لو گے یعنی ایک آدمی ہتھیلی بھر کر سونا چاندی لے کر نکلے گا۔

(۹۱) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید النبیعی، انا ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، انا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، نا احمد بن یوسف السلسی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یهلك کسری ثم لا کسری بعده وقیصر لیهلکن ثم لا یکون قیصر بعده ولتنفقن کنوزها فی سبیل اللہ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسری ہلاک ہوگا پھر اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور قیصر بھی ضرور ہلاک ہوگا پھر اسکے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم ان دونوں کا خزانہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

(۹۲) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد الفقیہ، اخبرنا ابو اسحق ابراہیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه سعه یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وكانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یوما فاطعمته ثم جلست تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ثم استیقظ وهو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول

اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل اللہ یرکبون ثبج هذا البحر ملوکا علی الاسرة او مثل البلوک علی الاسرة فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منهم فدعا لها ثم وضع راسه فنام ثم استيقظ وهو یضحک قالت فقلت یا رسول اللہ ما یضحکک قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل اللہ کما قال فی الاولی قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منهم قال انت من الاولین فرکبت امر حرام البحر فی زمن معاویة بن ابی سفیان فصرعت عن دابتها حین خرجت من البحر فهلکت.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلایا کرتی تھیں۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلایا۔ پھر بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کی جوئیں تلاش کرنے لگیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ تو ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلے ہیں اور اس سمندر کے بچوں بیچ گہرے مقام میں سوار ہو رہے ہیں اپنے خاندان پر بادشاہ ہیں یا اپنے خاندان پر بادشاہوں کی مانند ہیں۔ تو حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمادے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر سرانور نیچے رکھا اور سو گئے پھر بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کس بات نے آپ کو ہنسایا تو فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلے ہیں آگے بھی اسی طرح فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمادے تو ارشاد فرمایا کہ آپ پہلے والوں میں سے ہیں۔ تو حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سمندر میں سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر وفات پا گئیں۔

(۹۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا احمد بن اسحق، نا عبید اللہ بن موسیٰ، نا اسرائیل عن ابی اسحق عن عمرو بن میمون عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انطلق سعد بن معاذ معتبرا فنزل علی امیة بن خلف ابی صفوان وکان امیة اذا انطلق الی الشام فیر بالمدینة نزل علی سعد فقال امیة لسعد انتظر حتی اذا انتصف النهار وغفل الناس انطلقت فظفت فبینا سعد یطوف اذا ابوجهل فقال من هذا الذی یطوف بالكعبة فقال سعد انا سعد فقال ابوجهل تطوف بالكعبة آمنا وقد اویتم محمدا واصحابه فقال نعم فتلاحیا فقال امیة لسعد لا ترفع صوتک علی ابی الحکم فانه سید اهل الوادی ثم قال سعد واللہ لئن منعتنی ان اطوف بالبيت لا قطعن متجرك بالشام قال فجعل امیة یقول لسعد لا ترفع صوتک وجعل یرسک فغضب سعد فقال دعنا عنک فانی سمعت محمدا یزعم انه قاتلک قال ایای قال نعم قال واللہ ما یکذب محمد اذا حدث فرجع الی امراته فقال اما تعلین ما قال لی اخی الیثربی قالت : وما قال، قال : زعم انه سمع محمدا انه یزعم انه قاتلی قالت فواللہ ما یکذب محمد قال فلما خرجوا الی بدر وجاء الصریخ قالت له امراته اما ذكرت ما قال لك اخوک الیثربی قال فاراد ان لا یخرج فقال له ابوجهل انک من اشراف الوادی فسر یوما او یومین فसार معهم فقتله اللہ. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ ادا کرنے کے لئے نکلے اور امیہ بن خلف ابی صفوان کے ہاں ٹھہرے اور امیہ بھی جب شام کی طرف جاتا تو مدینہ منورہ سے گزرتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کرتا تھا تو امیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ انتظار کریں حتیٰ کہ جب دوپہر ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں تو آپ جا کر طواف کر لیجیے گا بعد ازاں جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو اچانک ابوجهل آنکلا اور کہنے لگا کہ کون ہے جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ تو حضرت

سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سعد رضی اللہ عنہ ہوں۔ تو ابو جہل کہنے لگا کہ تم تو بالکل مامون و محفوظ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دی ہوئی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں! دی ہوئی ہے پھر؟ تو وہ باہم جھگڑنے لگے تو امیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوالحکم (ابو جہل) کے سامنے آواز بلند مت کرو کیونکہ یہ اس وادی کے رہنے والوں کا سردار ہے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم بخدا! اگر تو نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے سے روکا تو میں شام سے تمہاری تجارت گاہ کا راستہ کاٹ دوں گا تو امیہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ اپنی آواز بلند مت کریں اور آپ کو پکڑنے لگا۔ تب حضرت سعد رضی اللہ عنہ غضبناک ہو گئے اور فرمایا مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔ تو اس نے کہا کہ مجھے! فرمایا۔ ہاں تجھے۔ تو اس نے کہا کہ قسم بخدا! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے۔ پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا کہ کیا تجھے نہیں پتہ کہ میرے یثربی بھائی نے مجھے کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا کہ کیا کہا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اس نے کہا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ تو وہ کہنے لگی قسم بخدا! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہیں بولتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب وہ بدر کی طرف جنگ کرنے کے لئے نکلے اور (جنگ کی طرف) پکارنے والا آیا تو اس کی بیوی نے اسے کہا کہ تجھے جو بات تیرے یثربی بھائی نے بتائی تھی وہ یاد نہیں ہے؟ تو اس نے جنگ کے لئے نہ نکلنے کا ارادہ کر لیا تو ابو جہل نے اسے کہا کہ تو اس وادی کے اشراف اور سرداروں میں سے ہے لہذا ایک یا دو دن کے لئے چلا چل تو وہ ان کے ساتھ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل فرمادیا۔

(۹۴) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا عفان عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شاور حین بلغه اقبال ابی سفیان قال فتکلم ابوبکر فاعرض عنه ثم تکلم عمر فاعرض عنه فقام سعد بن عبادۃ فقال ایانا ترید یا رسول اللہ والذی نفسی بیدہ لو امرتنا ان نخيضها البحر لا خضناها ولو امرتنا ان نضرب اکبادها الی برك الغباد لفعلنا قال فندب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الناس فانطلقوا حتى نزلوا بدرا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : هذا مصرع فلان قال ويضع يده على الارض ههنا وههنا قال فبا ما ط احدهم عن موضع يد رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم. صحيح.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کو ابوسفیان کے قافلے کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو مشورہ کے لئے بلایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بولے تو آپ ﷺ نے اعراض فرمایا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بولے تو بھی آپ ﷺ نے اعراض فرمایا تب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمارا ارادہ فرما رہے ہیں (یعنی ہمارے بولنے کے منتظر ہیں) تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں گھسیڑ دیں تو ہم گھسیڑ دیں گے اور اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کے کلیجوں کو مقام برک الغماد تک مارتے جائیں تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ تو رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور کوچ کی حتیٰ کہ مقام بدر پر قیام فرمایا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

یہ فلاں آدمی کی موت کا مقام ہے اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے زمین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہاں اور یہاں۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی اس جگہ جہاں رسول اکرم ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے دور نہ گرا۔ (یعنی ٹھیک اسی مقام پر وہ کافر جہنم واصل ہوا)۔

(۹۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن عبدالله بن حوشب، نا عبدالوهاب، نا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال : قال النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : يوم بدر اللهم انشك عهدي ووعدك اللهم ان شئت لم تعبد فاخذ ابوبكر بيده فقال حسبك فخرج وهو يقول : (سيهزم الجمع ويولون الدبر) (القمر : ۴۵). صحيح.

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوہ بدر کے دن نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ تیری عبادت نہ کی جائے (ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ) حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا دست اقدس پکڑ لیا اور عرض کی بس کیجیے! کافی ہے تو آپ ﷺ یہ کہتے ہوئے نکلے ”سیهزم الجمع ويولون الدبر“ (القم ۴۵) یعنی اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پٹھیں پھیر دیں گے۔

(۹۶) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، نا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن مثنى، انا محمد بن جعفر، نا شعبة عن ابى سلمة سمعت ابا نضرة يحدث عن ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال اخبرنى من هو خير منى ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال لعبار حين جعل يحفر الخندق فجعل يسح راسه ويقول: بوس ابن سمية تقتلك فئة باغية وقال مسلم: نا اسحق بن ابراهيم، انا النضر بن شميل عن شعبة بهذا الاسناد وقال اخبرنى من هو خير منى ابو قتادة. صحيح.

❖❖ حضرت ابو سعيد خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

مجھے اس شخصیت نے خبر دی جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ب وہ خندق کھود رہے تھے اور اپنے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اس وقت فرمایا ہائے ابن سمیہ (یعنی عمار، کی والدہ کا نام سمیہ تھا) کی مصیبت، تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

(۹۷) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحى، انا احمد بن الحسن الحيرى، انا حاجب بن احمد الطوسى، نا عبد الرحيم بن منيب، نا يزيد بن هرون، نا حيد عن انس رضى الله تعالى عنه ان رجلا كان يكتب للنبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وقد كان قراء البقرة وآل عمران وكان الرجل اذا قراء البقرة وآل عمران جد فينا فارتد عن الاسلام ولحق بالمشركين فبات فقال النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ان الارض لا تقبله قال انس فاخبرنى ابو طلحة انه اتى الارض التى مات فيها فوجده منبوذا قال ابو طلحة ما شان هذا فقالوا قد دفناه مرارا فلم تقبله الارض. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے لئے کتابت کا فریضہ سرانجام دیتا تھا وہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ چکا تھا اور جو آدمی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو پڑھ لیا کرتا تھا وہ ہمارے درمیان بہرہ بلند رتبہ ہوتا تھا تو وہ آدمی مرتد ہو گیا اور مشرکین سے جا ملا اور مر گیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ اس جگہ گئے جہاں وہ مرا تھا تو انہوں نے اس آدمی کے راستے میں پڑا ہوا دیکھا تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی کا کیا معاملہ ہے تو لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفن کیا ہے مگر زمین اسے قبول نہیں کرتی۔

(۹۸) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو طاهر محمد بن محمد ابن محمد الرنادی، نا احمد بن اسحق الصيدلانی، نا ابو نصر احمد بن محمد بن نصر، نا ابو نعيم الفضل بن دكين، نا شريك عن عبد الله بن عقيم قال سمعت ابن عمر رضي الله تعالى عنها يقول قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : ان في ثقيف كذابا ومبيرا قيل الكذاب هو المختار بن ابى عبید والمبیر الحجاج بن يوسف۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک جھوٹا اور ایک ہلاک ہوگا کہا گیا ہے کہ وہ جھوٹا مختار بن ابی عبید اور ہلاک کو حجاز بن یوسف ہے۔

(۹۹) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج نا ابو کریب محمد بن العلاء، نا حفص بن غیاث عن الاعش عن ابی سفیان عن جابر رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قدم من سفر فلما كان قرب المدينة هاجت ريح تكاد ان تدفن الراكب فزعم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال بعثت هذه الريح ، ت منافق قال فقدم المدينة فاذا منافق عظيم من المنافقين قد مات۔

صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے جب آپ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو بہت شدید آندھی چلی قریب تھا کہ وہ گھڑ سوار کو دفن کر دیتی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کا گمان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ آندھی ایک منافق کی موت کے لئے بھیجی گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ پہنچے تو منافقین میں سے ایک بہت بڑا منافق مرچکا تھا۔

(۱۰۰) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا حبان، انا عبد الله، انا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال شهدنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم خيبر فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم لرجل ممن معه يدعى الاسلام هذا من اهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من اشد القتال وكثرت به الجراح فاثبتته ف جاء رجل من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقال يا رسول الله ارايت الذي تحدث انه من اهل النار قد قاتل في سبيل الله اشد القتال فكثرت به الجراح فقال النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم : اما انه من اهل النار فكاد بعض المسلمين يرتاب فينبأ هو على ذلك اذ وجد الرجل الم الجراح فاهوى بيده الى كنانة فانتزع منها سهبا فانتحر بها فاشتد رجال من المسلمين الى رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقالوا يا رسول الله صدق الله حديثك قد انتحر فلان فقتل نفسه. فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : يا بلال قم فاذن لا يدخل الجنة الا مومن وان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر. صحيح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوہ خیبر کے موقع پر ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی جو آپ کے ساتھ تھا اور مسلمان ہونے کا دعویدار تھا اس کے متعلق فرمایا کہ یہ دوزخی ہے۔ تو جب جنگ

چھڑی تو اس آدمی نے بہت شدت کے ساتھ جنگ کی اور بہت سے زخم کھائے اور بے حس و حرکت ہو گیا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے اس آدمی کو دیکھا جس کے متعلق آپ نے یہ بیان فرمایا کہ وہ دوزخی ہے اس نے اللہ کی راہ میں بہت شدت کے ساتھ جنگ کی ہے اور بہت زخم کھائے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہے مگر پھر بھی وہ دوزخی ہے تو قریب تھا کہ کچھ مسلمان شک میں پڑ جاتے وہ آدمی اسی حالت میں تھا کہ اسے زخموں کی تکلیف ہوئی تو اس نے اپنے ترش کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ایک تیر نکال کر اپنا گلا کاٹ ڈالا۔ اس وقت مسلمان رسول اکرم ﷺ کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچ ثابت فرمائی۔ اس آدمی نے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کر لی ہے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! کھڑا ہو اور ندادے جنت میں صرف ایمان والا ہی داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس دین کو ایک فاجر و فاسق آدمی کے سبب مضبوطی عطا فرمائے گا۔

(۱۰۱) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انبا عبد الغافر بن محمد، ان محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، ان عبید اللہ بن معاذ العنبری، نا ابی، انا قرۃ بن خالد عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانه یحط عنه ما حط عن بنی اسرائیل قال فکان اول من صعدھا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: وکلکم مغفور له الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یتغفر لك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال واللہ لان اجد ضالتي احب الی من ان یتغفر لی صاحبکم قال وکان رجلا ینشد ضالۃ له۔

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا اس کے وہ گناہ معاف ہوں گے جو بنی اسرائیل کے معاف ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس گھاٹی پر سب سے پہلے ہمارے یعنی بنی خزرج قبیلہ کے گھڑ سوار چڑھے پھر پے در پے لوگ آئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم

سب کے سب بخشے ہوئے ہو سوائے سرخ اونٹ والے آدمی کے۔ تو ہم اس کے پاس گئے اور کہا کہ آؤ! رسول اکرم ﷺ تمہارے لئے مغفرت طلب کریں گے تو وہ (بدبخت) کہنے لگا کہ قسم بخدا! تمہارے ساتھی کا میرے لئے مغفرت طلب کرنا اس سے زیادہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنی گمشدہ چیز پالوں تو وہ آدمی گمراہی میں ضرب المثل بن گیا۔

(۱۰۲) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عبد اللہ بن مسلمة بن قعنب، نا سلیمان بن بلال عن عمرو بن یحییٰ عن عباس بن سهل الساعدي عن ابی حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غزوة تبوک فاتینا وادی القرى علی حدیقة لامرأة فقال رسول اللہ اخرصوها فخرصناها وخرصها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عشرة اوسق وقال احصیها حتی نرجع الیک ان شاء اللہ وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : ستهب علیکم اللیلة ریح شدیدة فلا یقم فیها احد فمَن کان له بعیر فلیشد عقاله فهبت ریح شدیدة فقام رجل فحملته الریح حتی القته بجبلی طی وجاء رسول ابن العلاء صاحب ایلة الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بکتاب واهدی له بغلة بیضاء فکتب الیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واهدی له بردا ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القرى فسال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم المرأة عن حدیقتها کم بلغ ثمرها فقالت عشرة اوسق فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : انی مسرع فمَن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث فخرجنا حتی اشرفنا علی المدینة فقال هذه طابة وهذا احد وهو جبل یجبنا ونحبه. صحیح.

❖ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوة تبوک کے مقام پر ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم وادی قریٰ میں ایک عورت

کے باغیچے میں گئے تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اس باغیچے (کے پھل کا) اندازہ لگاؤ تو ہم نے اندازہ لگایا اور نبی کریم ﷺ نے دس وسق اندازہ لگایا اور فرمایا کہ اسے شمار کر لو حتیٰ کہ ہم تیرے پاس واپس آئیں۔ انشاء اللہ! پھر ہم چل پڑے حتیٰ کہ مقام تبوک پہنچے تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

آج رات تم پر بہت سخت آندھی چلے گی تو اس دوران کوئی بھی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہے وہ اس کی رسی مضبوطی سے باندھے۔ تو بہت شدید آندھی چلی ایک آدمی کھڑا ہوا تو ہوانے اسے اٹھا لیا اور مقام طئی کے پہاڑوں میں پھینکا (بعد ازاں) حاکم ایلمہ کا قاصد رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک خط لے کر آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خنجر بطور ہدیہ پیش کیا تو رسول اکرم ﷺ نے بھی اس کی طرف مکتوب مبارک بھیجا اور بطور ہدیہ ایک چادر عنایت فرمائی۔ پھر ہم واپس چلے حتیٰ کہ وادی قرئی میں پہنچے تو رسول اکرم ﷺ نے اس عورت سے اس کے باغیچے کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا پھل کتنا ہوا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ دس وسق ہوا ہے۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلدی میں ہوں تو جو تم میں سے چاہے تو میرے ساتھ تیزی سے چلے اور جو چاہے تو وہ ٹھہر جائے تو ہم نکلے حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پاکیزہ سرزمین ہے اور یہ احد (پہاڑ) ہے۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۱۰۳) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا حباد بن اسباعیل ابن علیہ، نا ابی عن وہیب عن یحییٰ بن ابی اسحق انه حدث عن ابی سعید مولى البهری انه اتى ابا سعيد الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ابو سعید خرجنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال البهری اظن انه قال حتی قدمنا عسفان فاقام بها لیالی فقال الناس ما نحن ههنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیهم فبلغ ذلك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال والذی نفسی بیده ما من المدینة شعب ولا نقب الا علیها ملک ان یحرسانها حتی تقدموا الیها ثم قال للناس ارتحلوا فارتحلنا

واقبلنا الى المدينة فوالذى نحلف به او يحلف به شك ابن حباد ما وضعنا
رحالنا حين دخلنا المدينة حتى اغار علينا بنو عبد الله بن غطفان وما
يهيجهم قبل ذلك شىء. صحيح.

❖❖ حضرت ابوسعید مولی المہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ مہری فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ حتیٰ کہ ہم عسفان پہنچے اور وہاں چند راتیں قیام کیا تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں یہاں کوئی کام نہیں
ہے اور ہمارے اہل و عیال غائب ہیں ہم ان کے متعلق بے خوف نہیں ہیں۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
پہنچی تو ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مدینہ منورہ میں ہر
گھائی اور ہر سوراخ پر دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں حتیٰ کہ تم سب وہاں پہنچ جاؤ پھر
لوگوں سے فرمایا کہ کوچ کرو۔ تو ہم نے کوچ کی اور مدینہ منورہ آئے تو قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم
ہم کھاتے ہیں یا جس کی قسم کھائی جاتی ہے (ابن حماد کو ان الفاظ میں شک ہے) جب ہم مدینہ منورہ
میں داخل ہوئے تو ہم نے اپنے کجاوے نہیں اتار کر رکھے تھے حتیٰ کہ ہم پر بنو عبد اللہ بن غطفان نے
حملہ کر دیا اور اس سے پہلے ان کو کوئی چیز خوف دلانے والی نہ تھی (یعنی ایسی کوئی چیز نہ تھی جو انہیں حملہ
سے روکے رکھتی۔ مترجم: عابد)

(۱۰۴) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد

بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی

زہیر بن حرب وعبید اللہ بن سعید قالا انا وهب بن جریر، نا ابی قال

سبع حرملة البصری یحدث عن عبد الرحمن بن شہاسة عن ابی نضرۃ

عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم : انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسب فیہ القیراط فاذا

فتحتموها فاحسنوا الی اهلها فان لہم ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا

رایتم رجلین یختصمان فیہا فی موضع لبنۃ فاخرج منها قال فرایت

عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنة واخاه ربیعۃ یختصمان فیہا فی موضع

لبنة فخرجت منها. صحيح.

(۱۰۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم مصر فتح کرو گے اور وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط کا رواج ہوگا تو جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے رہنے والوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ ذمی ہوں گے اور ان سے رشتہ بھی ہے یا فرمایا کہ وہ ذمی ہوں گے اور ان سے دامادی رشتہ بھی ہے اور جب تم وہاں دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ کے لئے جھگڑتے دیکھو تو وہاں سے نکل جانا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن شریل بن حسنہ اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ کے لئے لڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل گیا۔

(۱۰۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل ثنا عبد اللہ بن محمد، نا یحیی بن آدم، نا اسرائیل سمعت ابا اسحق یقول سمعت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول حین اجلی الاحزاب عنہ الآن نغزوهم ولا یغزوننا نحن نسير اليهم. صحيح.

❖❖ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب جنگ خندق ختم ہوگئی تو فرمایا اب ہم لوگ ان کافروں پر حملہ کریں گے وہ ہم پر حملہ نہیں کریں گے ہم ان کی طرف چلیں گے۔

(۱۰۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا قتیبہ بن سعید، نا یعقوب بن عبدالرحمن عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال یوم خیبر لا عطین هذه الراية غدا رجلا یفتح الله علی یدیہ یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله قال فبات الناس یدوکون لیلتهم ایهم یعطاها فلما اصبح الناس غدوا الی رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کلهم یرجون ان یعطاها فقال این علی بن ابی طالب قالوا هو یا رسول الله یشکی عینیہ قال فارسلوا الیه فاتی به فبصق رسول الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فی عینیہ ودعا لہ فبری حتیٰ کان لم یکن بہ
وجع فاعطاه الراية فقال علی یا رسول اللہ اقاتلہم حتیٰ یكونوا مثلنا قال
انفذ علی رسلک حتیٰ تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام فاخبرہم بہا
یجب علیہم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا خیر
لک من ان یرسلک حذر النعم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا اس آدمی کو عطا کروں گا
جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ
تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔ تو لوگ رات بھر اسی فکر میں غلطاں و پیچاں رہے کہ
کسے جھنڈا عطا کیا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر
ایک یہ امید کر رہا تھا کہ جھنڈا اسے عطا کیا جائے گا تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! وہ آنکھوں کی بیماری
میں مبتلا ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ تو انہیں لایا گیا تو رسول اکرم ﷺ نے ان کی
آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا فرمائی تو وہ صحت یاب ہو گئے حتیٰ کہ ایسے ہو گئے جیسے
انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں تو آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یا
رسول اللہ ﷺ میں ان سے اتنی جنگ لڑوں گا کہ وہ ہماری مانند ہو جائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ

آہستہ سے جا حتیٰ کہ تو ان کے صحن میں اتر جائے پھر انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دے اور
جو اس میں ان پر اللہ تعالیٰ کا حق واجب ہوتا ہے اس کے متعلق انہیں بتا قسم بخدا! تیرے سبب سے اللہ
تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

(۱۰۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا یحییٰ بن قزعة، نا ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن

عروہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم فاطمة بنتہ فی شکواہ الذی قبض فیہ فسارہا بشیء فبکت ثم

دعاها فسارها فضحكت قالت فسالتها عن ذلك فقالت سارني النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم فاخبرني انه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني فاخبرني اني اول اهل بيته اتبعه فضحكت. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے اپنی اس بیماری کے دوران کہ جس میں آپ ﷺ نے پردہ فرمایا اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے کسی چیز کی سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں پھر انہیں بلایا اور سرگوشی کی تو وہ مسکرا پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ آپ ﷺ اس تکلیف کے دوران وفات پا جائیں گے جس میں کہ آپ ﷺ فوت ہوئے تو میں رو پڑی۔ پھر مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ میں ان کے گھر والوں میں سے سب سے پہلے ان کے پیچھے جاؤں گی تو میں مسکرا پڑی۔

(۱۰۸) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، انا مسلم بن الحجاج، نبا زهير بن حرب، نا عفان بن مسلم، نا حماد بن سلمة عن سعيد الجريري عن ابي نضرة عن اسير بن جابر عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال سعت رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يقول ان خير التابعين رجل يقال له اويس وله والدة وكان به بياض فمروه فليستغفر لكم. صحيح.

❖❖ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تابعین میں بہترین آدمی اویس نامی ہوگا۔ اس کی (اس دنیا میں) صرف والدہ ہی ہوگی۔ اسے (یعنی اویس) برص کے داغ ہوں گے۔ (یعنی پھلہری ہوگی) اسے کہنا کہ تمہارے لئے مغفرت طلب کرے۔

(۱۰۹) اخبرنا عبد الواحد البليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا الحميدي، نا ابوليد بن مسلم، نا عبد الله بن

العلاء بن زبر قال سمعت بسر بن عبيد الله انه سمع ابا ادريس قال سمعت عوف بن مالك رضي الله تعالى عنه قال اتيت النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة ادم فقال اعدد ستابين يدي الساعة موتى ثم فتح بيت المقدس ثم موتان ياخذ فيكم كقصاص الغنم ثم استفاضة المال حتى يعطى الرجل مائة دينار فيظل ساخطا ثم فتنة لا يبقى بيت من العرب الا دخلته ثم هدنة تكون بينكم وبين بني الاصفر فيغدرون فياتونكم تحت ثمانين غاية تحت كل غاية اثني عشر الفا. صحيح.

❖❖ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

غزوة تبوک کے موقع پر میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت چڑے کے بنے ہوئے ایک ڈیرے میں قیام پذیر تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت آنے سے پہلے چھ علامتیں شمار کرو۔ پہلی علامت میری وفات ہوگی، دوسری بیت المقدس کی فتح ہوگی، تیسری علامت یہ ہوگی کہ دو موتیں اس طرح تم میں ہوں گی جیسے بکریوں میں قعاص بیماری سے ہوتی ہیں، چوتھی علامت یہ ہوگی کہ مال و دولت بہت زیادہ ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی کو سودینار دیئے جائیں گے تو وہ تب بھی ناراض رہے گا، پانچویں علامت یہ ہوگی کہ عرب کے ہر گھر میں فتنہ داخل ہو جائے گا اور چھٹی علامت یہ ہوگی کہ تمہارے اور نصاریٰ کے درمیان مصالحت ہوگی تو وہ دغا بازی کریں گے اور اسی جھنڈوں تلے وہ تم پر حملہ کریں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

(۱۱۰) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي واحمد بن عبد الله الصالحی قال، نا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا محمد بن احمد بن محمد بن معقل البیدانی، نا محمد بن یحییٰ، نا عبدالرزاق، نا معمر عن الزهری عن عروة عن اسامة بن زید رضي الله تعالى عنهما قال اشرف النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم على اطم من اطام المدينة فقال هل ترون ما اري قالوا لا قال اني لارى الفتن يقع خلال بيوتكم كوقع البطر. صحيح.

❖❖ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کی ایک بلند و بالا عمارت سے جھانک کر فرمایا کیا جو چیز میں دیکھ

رہا ہوں وہ تم بھی دیکھ رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی نہیں۔ تو فرمایا کہ میں بہت سے فتنے، یہ رہا ہوں جو تمہارے گھروں میں بارش کی طرح گریں گے۔

(۱۱۱) اخبرنا عبد الواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن المثنی، نا الولید بن مسلم، انا ابن جابر حدثنی بسر بن عبید اللہ الحضرمی انہ سمع ابا ادیس الخولانی انہ سمع حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کان الناس یسالون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عن الخیر وکنت اسالہ عن الشر مخافة ان یدرکنی فقلت یا رسول اللہ انا کنا فی جاهلیة وشر فجاءنا اللہ تعالیٰ بهذا الخیر فهل بعد هذا الخیر من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خیر قال نعم وفيه دخن قال قلت وما دخنه قال قوم یمدون بغير هدیه تعرف منهم وتنکر قلت فهل بعد ذلك الخیر من شر قال نعم دعاة علی ابواب جہنم من اجابهم الیها قذفوه فیها قلت یا رسول اللہ صفهم لنا قال هم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تأمرنی ان ادركنی ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم یکن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرة حتی یدرکک الموت وانت علی ذلك۔ صحیح۔

❖❖ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

دوسرے لوگ رسول اکرم ﷺ سے خیر (بھلائی) کے بارے میں پوچھا کرتے تھے جبکہ میں شر کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا کرتا تھا اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں مجھے شر نہ پہنچ جائے۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور شر میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا۔ تو کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا۔ فرمایا ہاں تو میں نے عرض کی کہ کیا اس شر کے بعد خیر ہوگی؟ فرمایا۔ ہاں! اور اس میں ذرا خرابی کی ملاوٹ ہوگی۔ تو میں نے عرض کی کہ کس قسم کی ملاوٹ ہوگی؟ تو فرمایا کہ ایک قوم ایسی ہوگی جو آپ ﷺ کے راستے کے علاوہ دوسرے راستے پر چلے گی کچھ اچھے کام کرے گی اور کچھ برے تو میں نے عرض کی کہ کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا۔ تو فرمایا ہاں! جہنم کے دروازوں کی طرف

بلانے والے لوگ ہوں گے جنہوں نے ان کی باتوں کو قبول کیا وہ انہیں جہنم میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے لئے ان کی علامت بیان فرمائیے۔ تو فرمایا کہ وہ ہماری ہی قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔ تو میں نے عرض کی کہ اگر وہ زمانہ مجھے آئے تو آپ ﷺ میرے لئے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں (یعنی میں کیا کروں؟) تو فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا میں نے عرض کی اور اگر ان کی کوئی جماعت اور امام نہ ہو؟ تو فرمایا کہ ان تمام فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ تمہیں درخت کی جڑ چبانی پڑے یعنی اگرچہ تمہیں کھانے کو کچھ نہ ملے اور اسی حالت میں تمہیں موت آجائے۔

(۱۱۲) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسین بن الحیرى، نا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن یحیی، نا ابو صالح حدثنی اللیث حدثنی جعفر بن ربیعۃ عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : لا تقوم الساعة حتی تقتلوا الترك حمر الوجہ صغار العیون ذلف الانوف کان وجوہہ المبجان المطرقة۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم ایسے ترکوں سے جنگ نہ لڑو گے جن کے چہرے سرخ، آنکھیں چھوٹی، ناک چھوٹی اور برابر نوک والی ہوگی کو یا کہ ان کے چہرے تہہ بہ تہہ چڑھائی ہوئی ڈھالیں ہیں۔

(۱۱۳) وبهذا الاسناد قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : لا تقوم الساعة حتی تقتلوا الیہود وحتى یختبئ الیہودی وراء الحجر فیقول الحجر یا عبد اللہ یا مسلم تعالیٰ ورائی یہودی فقتله۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم یہودیوں سے نہیں لڑو گے حتیٰ کہ ایک یہودی ایک پتھر کے پیچھے چھپ جائے گا تو پتھر کہے گا کہ اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! ادھر آ۔ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کرو۔

(۱۱۴) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید النبیعی، انا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، انا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، انا احمد بن یوسف السلمی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : لا تقوم الساعة حتی یکثر فیکم البال فیفیض وحتى یهم رب البال من یتقبل منه صدقته قال ویقبض العلم ویقترب الزمان وتظهر الفتن ویکثر الهرج قالوا الهرج یا رسول اللہ ایم هو یا رسول اللہ قال القتل القتل قال وقال لا تقوم الساعة حتی یقتل فنتان عظیمتان یکون بینہما مقتلة عظیمة ودعواہا واحدة وقال لا تقوم الساعة حتی ینبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلہم یزعم انه رسول اللہ وقال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا خوز وکرمان قوما من الاعاجم حبر الوجوه فطس الانوف صغار الاعین کان وجوہہم البجان المطرقة وقال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالہم الشعر وقال لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت وراہا الناس امنوا اجمعون وذلك حین : (لا ینفع نفسا ایانہا لم تکن امننت من قبل او کسبت فی ایانہا خیرا) (الانعام من الایۃ ۱۵۸) . صحیح .

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم میں مال و دولت اتنا زیادہ نہ ہو جائے گا کہ بہہ نکلے اور مال والے کو اس کی فکر ہوگی کہ کون زکوٰۃ لینا قبول کرتا ہے اور علم اٹھا لیا جائے گا اور وقت جلدی جلدی گزرے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور (خون ریزی) ہرج بہت زیادہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ ہرج کیسے ہوگا۔ فرمایا۔ قتل! قتل! (یعنی قتل و غارت ہوگی) اور فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دو عظیم گروہ آپس میں نہ لڑیں گے۔ ان کے مابین بہت عظیم قتل و غارت ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تمیں کے قریب دجال کذاب نہ نکلیں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہ گمان ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم

خوز اور کرمان سے جنگ نہ لڑو گے یہ عجبی قوم کے لوگ ہوں گے ان کے چہرے سرخ، ناک چھوٹی اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی گویا کہ ان کے چہرے تہہ بہ تہہ چڑھائی ہوئی ڈھالیں ہیں اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کی جوتیاں بالوں والی ہوں گی اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا اور جب یہ طلوع ہو جائے گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں اور یہ اس وقت ہوگا جب ”لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا“ (الانعام ۱۵۸) یعنی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہیں لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔

(۱۱۵) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انبا محمد بن عیسیٰ نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابو خثیثہ زہیر بن حرب، نا سفیان بن عیینہ عن فرات القزاز عن ابی الطفیل عن حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اطلع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتیٰ تروا قبلها عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسیٰ ابن مریم ویا جوج وما جوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف المغرب وخسف بجزیرة العرب وآخر ذلك نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم باہم گفتگو میں مصروف تھے۔ تو ارشاد فرمایا کہ کیا بیان کر رہے ہو؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی ہم قیامت کے بارے میں بیان کر رہے تھے تو فرمایا کہ قیامت اس وقت تک ہرگز قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر ان علامات کا ذکر فرمایا کہ دھواں ہوگا، دجال آئے گا، دابۃ الارض آئے گا، سورج مغرب سے طلوع ہوگا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا، یا جوج وما جوج آئیں گے اور تین بار دھنسا ہوگا ایک بار مشرق میں، ایک بار مغرب میں اور ایک بار جزیرۃ عرب میں اور ان کے آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر (کے میدان) کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔

باب نمبر ۹

باب آخر فی علامات نبوتہ و معجزاتہ ﷺ

علامات نبوت و معجزات

(۱۱۶) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن بشر، نا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باناء وهو بالزوراء فوضع یدہ فی الاناء فجعل الماء ينبع من بین اصابعہ فتوضا القوم قال قتادہ قلت لانس کم کنتم قل ثلاثاۃ او زهاء ثلاثاۃ. صحیح.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

زوراء کے مقام پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پانی کا ایک برتن (پیالہ) لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس اس برتن میں رکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ نکلا اور ساری قوم نے وضو کیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کی تعداد اس وقت کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ تین سو تھی یا اندازاً تین سو کے قریب تھی۔

(۱۱۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یوسف بن عیسیٰ، نا ابن فضیل، نا حصین عن سالم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عطش الناس یوم الحدیبۃ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بین یدیه رکوة فتوضا منها ثم اقبل الناس نحوه فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : ما لکم قالوا یا

رسول اللہ لیس عندنا ماء نتوضا به ولا نشرب الا ما فی رکوتک قال فوضع
النبي يده فی الركوة فجعل الماء يفور من بین اصابعه كامثال العيون قال
فشربنا وتوضانا فقلت لجابر کم كنتم يومئذ قال لو كنا مائة الف لكفانا
کنا خمس عشرة مائة. صحيح.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

حدیبیہ کے دن لوگوں نے پیاس محسوس کی۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کے پاس ایک چھاگل
تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اکرم ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ

تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس پانی نہیں ہے کہ
جس کے ساتھ ہم وضو کریں اور سوائے آپ کی چھاگل کے پینے کے لئے بھی کوئی پانی نہیں ہے تو رسول
اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس چھاگل میں رکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں سے چشموں کی مانند پانی
جوش مارنے لگا راوی کہتے ہیں کہ تب ہم نے پانی پیا اور وضو بھی کیا۔ حضرت سالم کہتے ہیں کہ میں نے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) سے پوچھا کہ آپ کی تعداد اس دن کتنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ
اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہو جاتا ویسے ہم پندرہ سو تھے۔

(۱۱۸) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ بن بشران، نا اسماعیل بن
محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبد الرزاق، نا معاوية بن
قتادة عن عبد الله بن رباح عن ابي قتادة رضي الله تعالى عنه قال خرج
رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم في جيش فلما كان في بعض
الطريق تخلف لبعض حاجة وتخلفت معه بيضاة وهي الادواة قال ابو قتادة
فقضى حاجة ثم جاءني فسكنت عليه من البيضاة فتوضا وقال لي احفظها
فلعله ان يكون لبقيتها شان قال وسار الجيش فقال النبي صلى الله تعالى
عليه وآله وسلم : ان يطيعوا ابا بكر وعمر يرفقوا بانفسهم وان يعصوها
يشقوا على انفسهم قال وكان ابو بكر وعمر اشاروا عليهم ان لا ينزلوا حتى
يبلغوا الماء وقال بقية الناس بل ننزل حتى ياتي رسول الله صلى الله تعالى

عليه وآله وسلم قال فنزلوا فجنناهم في نحر الظهيرة وقد هلكوا من العطش فدعا النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بالبيضا فأتيتها بها فاستا بطها ثم جعل يصب لهم فشربوا حتى رروا وتوضؤوا وملوا كل اناء كان معهم حتى يقول هل من عال قال فخيل الى انها كما اخذها وكانوا يومئذ اثنين وسبعين رجلا. صحيح.

❖❖ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کے ساتھ نکلے راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی حاجت کی وجہ سے پیچھے رہ گئے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وضو والا برتن لے کر پیچھے رہا۔ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت فرمائی۔ پھر میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اس برتن سے آپ کے لئے پانی انڈیلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور مجھے فرمایا کہ اس کی حفاظت کرنا شاید اس کے باقی بچ جانے والے پانی کی کوئی ضرورت پیش آجائے۔ لشکر آگے چلتا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اگر وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی بات مان لیں تو اپنے آپ پر نرمی کریں گے اور اگر ان کی بات نہ مانیں گے تو اپنے آپ کو مشقت میں ڈالیں گے۔ ادھر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ جہاں پانی ہو وہاں قیام کریں جبکہ باقی لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے تک یہیں ٹھہریں گے۔ تو وہ وہیں ٹھہر گئے۔ ہم ان کے پاس ٹھیک دوپہر کے وقت پہنچے۔ اس وقت وہ پیاس سے ہلاک ہونے کے قریب تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہی) وضو والا برتن منگوایا میں وہ برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ برتن بغل میں لیا اور ان لوگوں کے لئے پانی انڈیلنے لگے۔ تو انہوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا، وضو کیا اور ہر ایک برتن جو ان کے پاس تھا اسے بھر لیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کوئی ضرورت مند ہے؟ تو مجھے ایسے معلوم ہوا کہ وہ برتن اسی طرح تھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے لیا تھا۔ اس دن لوگوں کی تعداد بہتر تھی۔

(۱۱۹) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین بن بشران، نا

اسماعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبد الرزاق، انا

معمر عن عوف عن ابی رجاء العطار دی عن عمران بن حصین رضی اللہ

تعالیٰ عنہ قال سری رسول اللہ فی سفر هو واصحابہ قال فاصابهم عطش شدید فارسل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رجلین من اصحابہ احسبه قال علیا والزبیر او غیرہما فقال انکما ستجدان امرأة بمکان کذا وكذا معها بعیر علیہ مزا دتان فاتیانی بها قال فاتیا المرأة فوجداها قد رکبت بین مزا دتین علی البعیر فقالا لها اجیبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقالت ومن رسول اللہ هذا الصابی قالا هو الذی تعنین وهو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حقا فجاءا بها فامر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فجعل فی اناء من مزا دتیہا ثم قال فیہ ما شاء اللہ ان یقول ثم اعاد الباء فی المزا دتین ثم امر بعزلاء المزا دتین ففتحت ثم امر الناس فملؤوا آنیتهم واسقیتهم فلم یدعوا یومئذ اناء ولا سقاء الا ملؤہ قال عمران حتی کان خیل الی انہا لم تزد الا امتلاء قال فامر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بثوبہا فبسط ثم امر اصحابہ فجاءوا من زادهم حتی ملأ لها ثوبہا ثم قال لها اذهبی فانا لم ناخذ من مائک ولكن اللہ سقانا فجاءت اهلها فاخبرتهم فقالت جئتکم من عند اسحر الناس او انه لرسول اللہ حقا قال فجاء اهل ذلك الحواء حتی اسلموا کلهم. صحیح.

❖❖ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم رات کے وقت سفر میں تھے کہ انہیں شدید پیاس لگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو ساتھیوں میرا خیال ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ انہیں یہ کہہ کر بھیجا کہ فلاں فلاں مقام پر تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے ساتھ ایک اونٹ ہوگا جس پر دو مشکیزے ہوں گے۔ اسے میرے پاس لاؤ تو وہ اس عورت کے پاس گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ عورت اونٹ پر دو مشکیزوں کے درمیان بیٹھی ہے تو انہوں نے اسے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چلو۔ تو اس نے کہا کہ کون رسول اللہ! یہ صابی آدمی۔ تو ان دونوں نے کہا وہی جو تو مراد لے رہی ہے وہ حقیقت میں اللہ کے رسول ہیں اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مشکیزوں سے ایک برتن میں پانی لیا اور اس میں جو اللہ تعالیٰ نے

چاہا وہ کچھ پڑھا۔ پھر وہ پانی مشکیزوں میں دوبارہ ڈال دیا۔ پھر مشکیزوں کا دہانہ سونے کا حکم دیا تو اسے کھول دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اپنے برتن اور مشکینے بھر لئے اس دن انہوں نے کوئی برتن اور مشکیزہ بھرے بغیر نہ چھوڑے۔ حضرت عمر ان غنیمت فرماتے ہیں کہ مجھے محسوس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بھر گئے ہیں۔ (یعنی عورت کے مشکینے) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو چادر چھانے کا حکم دیا تو وہ چادر بچھائی کئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تو انہوں نے اپنے اپنے زادراہ سے اس عورت کی چادر بھر دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ جا چلی جا ہم نے تیرے پانی میں سے کچھ نہیں لیا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانی پلایا ہے۔ تو وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس گئی اور انہیں بتایا کہ میں تمہارے پاس اس وقت لوگوں میں سے سب سے بڑے جادوگر کے پاس سے ہو کر آرہی ہوں یا وہ حقیقت میں اللہ کا رسول ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس عورت کے گھر والے آئے اور سب کے سب نے اسلام قبول کر لیا۔

(۱۲۰) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، ان محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجج، نا ہارون بن معروف، نا حاتم بن اسماعیل عن یعقوب بن مجاہد ابی حزرۃ عن عبادة بن الولید بن عبادة بن الصامت قال خرجت انا وابی نضیب العلم مضینا حتی اتینا جابر بن عبد اللہ فی مسجده قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حتی نزلنا وادیا فذہب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یقضی حاجة فاتبعته بادواة من ماء فنظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فلم یرشیئا یرتربہ واذا بشجرتین بشاطی الوادی فانطلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم الی احداهما فاخذ بغصن من اغصانها فقال انقادی علی باذن اللہ فانقادت معہ کالبعیر المخشوش الذی یصانع قائده حتی اتی الشجرة الأخری فاخذ بغصن من اغصانها فقال انقادی علی باذن اللہ فانقادت معہ كذلك حتی اذا کان بالنصف ما بینہما لأمر بینہما یعنی جمعہما فقال التثبا علی باذن اللہ فالتامتا قال جابر فخرجت احضر مخافة ان یحس رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم بقربی فیتبعد فجلست واحداث نفسی فحانت منی لفتة فاذا انا برسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ والہ وسلم مقبلا واذا بالشجرتین قد افترقتا فقامت کل واحدة منهما علی ساق فرایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ والہ وسلم وقف وقفة فقال براسه هكذا وأشار ابو اسما عیل براسه یبینا وشالا ثم اقبل فلما انتهى الی قال یا جابر هل رایت مقامی قلت نعم یا رسول الله قال فانطلق الی الشجرتین فاقطع من کل واحدة منهما غصنا فاقبل بها حتی اذا قمت مقامی فارسل غصنا عن یمینک وغصنا عن یسارک قال جابر فقامت الشجرتین فقطعت من کل واحدة غصنا ثم اقبلت اجرهما حتی قمت مقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ والہ وسلم ارسلت غصنا عن یمینی وغصنا عن یساری ثم لحقت فقلت قد فعلت یا رسول الله فعند ذاك قال انی مررت بقبرین یعذبان فاحببت بشفاعتی ان یرفه عنهما ما دام الغصنان رطبین قال فاتینا العسکر فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ والہ وسلم : ناد بوضوء فقلت الا وضوء الا وضوء فقلت یا رسول الله ما وجدت فی الרכب من قطرة وكان رجل من الانصار یمرد لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ والہ وسلم الباء فی اشجاب له علی حجارة من جرید فقال انطلق الی فلان الانصاری فانظر فی اشجابه من شیء قال فانطلقت الیه فنظرت فیها فلم اجد الا قطرة فی عزلا شجب منها لو انی افرغه لشربه یا بسة فاتیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقلت یا رسول الله لم اجد الا قطرة فی عزلا شجب لو انی افرغه لشربه یا بسة قال اذهب فاتنی به فاتیتہ فاخذه بیده فجعل یتکلم بشیء لا ادری ما هو ویغزیه بیدیه ثم اعطانیہ فقال یا جابر ناد بجفنة فقلت یا جفنة الרכب فاتیت بها تحمل فوضعتها بین یدیه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیده فی الجفنة هكذا فسطها ففرق بین اصابعه ثم وضعها فی قعر الجفنة وقال خذ یا جابر فصب علی وقل بسم الله فصیبت علیہ وقلت بسم الله

فرايت الباء يتفود من بين اصابع رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ثم فارت الجفنة ودارت حتى امتلات فقال يا جابر ناد من كان له حاجة بباء قال فاتي الناس فاستقوا حتى رءوا فقلت هل بقي احد له حاجة فرفع رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يده من الجفنة وهي ملاءى. صحيح.

❖❖ حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد گرامی علم حاصل کرنے کے لئے نکلے۔ چلتے چلتے ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی مسجد میں پہنچے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلے حتیٰ کہ ایک کشادہ وادی میں پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی والا برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر دوڑائی تو آپ کو کوئی ایسی چیز دکھائی نہ دی جس سے پردہ کر سکیں۔ اچانک وادی کے کنارے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو درخت دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کی طرف تشریف لے گئے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ یہ تعالیٰ کے حکم سے میرے پیچھے آتو وہ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آنے لگا جیسے نکیل والا ہوا اونٹ اپنے قائد کے پیچھے آتا ہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے درخت کے پاس پہنچ گئے اور اس کی بھی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرے پیچھے آتو وہ بھی ویسے ہی آپ کے پیچھے آنے لگا۔ یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہنچے جو آدھوں آدھ مسافت پر باقی تھا تو ان دونوں کو ملا دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مجھ پر جمع ہو جاؤ تو وہ اکٹھے ہو گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں اس خدشے کے پیش نظر وہاں سے نکل لیا کہ کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری نزدیکی محسوس کرتے ہوئے دور نہ چلے جائیں۔ پھر میں (تھوڑا دور) بیٹھ گیا اور اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا پھر میں نے توجہ کی تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ درخت جدا ہو چکے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنے تئیں پر سیدھا کھڑا ہے۔ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذرا سا ٹھہرے اور اپنے سر انور سے اس طرح اشارہ فرمایا۔ ”ابو اسماعیل راوی حدیث نے اپنے سر کے ساتھ دائیں بائیں اشارہ کیا۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے جابر! کیا تو نے میرے کھڑے ہونے کی جگہ دیکھی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! تو فرمایا کہ ان درختوں کی طرف جاؤ اور ہر

ایک سے ایک ٹہنی توڑ کر لاؤ حتیٰ کہ جب میرے کھڑے ہونے کی جگہ پر پہنچ کر ٹھہرو تو ایک ٹہنی دائیں طرف اور ایک بائیں طرف رکھو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں اٹھ کھڑا ہوا اور ان درختوں کی طرف گیا اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ٹہنی توڑی اور اسے گھسیٹا ہوا لایا۔ جب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ پر پہنچا تو ایک ٹہنی دائیں طرف اور ایک بائیں طرف رکھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حکم بجا لایا ہوں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں دو قبروں کے پاس سے گزرا تھا۔ ان میں عذاب دیا جا رہا تھا تو میں نے اپنی شفاعت کے ساتھ انہیں آرام دینے کا ارادہ کیا جب تک کہ ٹہنیاں تر ہیں۔ پھر ہم لشکر میں آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وضو کے لئے پانی منگواؤ تو میں نے آواز لگائی (تین مرتبہ) وضو کے لئے پانی لاؤ (جب پانی نہ ملا) تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے قافلے میں سے ایک قطرہ پانی نہیں ملا۔ ایک انصاری آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین ڈالیوں کی تپائی پر پانی پرانی مشکوں میں ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور اس کی مشکوں میں کچھ دیکھو تو میں اس کے پاس گیا اور مشکوں میں دیکھا تو ایک مشک کی تہہ میں ایک قطرہ پانی کا نظر آیا۔ اگر میں اسے انڈیلتا تو خشک جگہ اسے چوس لیتی۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک مشک کی تہہ میں ایک قطرہ پانی ہے اگر میں اسے انڈیلوں تو خشک جگہ اسے چوس لے گی تو فرمایا جاؤ اور وہ میرے پاس لاؤ میں وہ مشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہاتھ میں پکڑی اور کچھ بولنے لگے مجھے نہیں علم کہ کیا کہہ رہے تھے اور ساتھ ہی اسے اپنے ہاتھوں سے دبایا پھر مجھے عطا فرمادی اور فرمایا۔ اے جابر! پیالے والے کو بلاؤ۔ تو میں نے کہا اے قافلے کو پانی پلانے والے اور وہ مشک اٹھائے ہوئے اس کے پاس گیا اور اس کے سامنے رکھ دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح اپنا دست اقدس پیالے میں مارا اسے پھیلایا اور انگلیاں جدا جدا کیں۔ پھر پیالے کی تہہ میں رکھا اور فرمایا۔ اے جابر! مشک پکڑ اور پانی انڈیل اور کہہ بسم اللہ! میں نے پانی انڈیلا اور کہا بسم اللہ! تو میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی پھوٹ نکلا پھر پیالہ میں پانی پھوٹنے لگا اور گھومنے لگا حتیٰ کہ بھر گیا۔ تو فرمایا۔ اے جابر! جسے پانی کی ضرورت ہو اسے بلاؤ۔ تو لوگ آئے اور پانی سیر ہو کر پیالہ میں نے کہا۔ کیا کوئی باقی ہے جسے ضرورت ہو۔ تب رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے سے دست اقدس اٹھایا اور وہ ابھی بھ ابھواتھا۔

(۱۲۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا أحمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا فضل بن يعقوب، نا الحسن بن محمد بن اعين ابو علي الحراني، نا زهير، نا ابو اسحق عن البراء بن عازب انهم كانوا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يوم الحديبية الف واربعمائة او اكثر فنزلوا على بئر فنزحوها فاتوا رسول الله صلى الله تعالى عبيد واله وسلم فاتى البئر وقعد على شفيرها ثم قال ايتوني بدلو من ماء فاتى به فسق فدعا ثم قال دعوها ساعة فارودا انفسهم وركابهم حتى ارتحلوا. صحيح.

♦♦ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حديبية کے دن وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو یا اس سے زیادہ تعداد میں تھے تو وہ ایک کنویں پر اترے۔ اسکا سارا پانی کھینچ لیا گیا تھا تو وہ سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنویں پر تشریف لائے اور اسکی منڈیر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ پانی کا ایک ہون لاؤ۔ پانی کا ڈول حاضر خدمت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن ڈال کر دعا فرمائی (اور وہ پانی کنویں میں پھینک دیا) پھر فرمایا کہ ایک گھڑی اسے چھوڑ دو۔ بعد ازاں ان سب نے کوچ کرنے تک خود بھی سیر ہو کر پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا۔

(۱۲۲) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا أحمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن المثنى، نا ابو احمد الزبيرى، انا اسرائيل عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله رضى الله تعالى عنه قال كنا نعد الايات بركة وانتم تعدونها تخويفا كنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم في سفر فقل الباء فقالوا اطلبوا فضلة من ماء فجاؤا بانا فيه ماء قليل فادخل يده في الاناء ثم قال حي على الطهور المبارك والبركة من الله فلقد رايت الباء ينبع من بين اصابع رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ولقد كنا نسمع تسبيح الطعام وهو يوكل. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم معجزات کو از روئے برکت کے شمار کرتے تھے اور تم انہیں ڈرانے کے لئے شمار کرتے ہو۔ ہم ایک سفر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو پانی کم پڑ گیا تو لوگوں نے کہا کہ بچا کھچا پانی تلاش کرو۔ تو وہ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس برتن میں ڈالا پھر فرمایا کہ پاکیزہ اور بابرکت پانی کی طرف آؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا اور ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے جبکہ وہ کھایا جا رہا ہوتا تھا۔

(۱۲۳) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو نعیم عبدالمک بن الحسن الاسفرايينی انا ابو عوانة يعقوب بن اسحق الحافظ، نا العباس بن الوليد اخبرني ابي قال سمعت الاوزاعي قال حدثني اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال اصابنا الناس سنة على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فبينما رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم على المنبر يخطب الناس في يوم الجمعة اذ قام اعرابي فقال يا رسول الله هلك البال وجاء العيال فادع الله لنا قال فرفع رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يديه وما نرى في السماء قزعة فوالذي نفسي بيده ما وضعها حتى ثار سحاب كامثال الجبال ثم لم يزل على المنبر حتى رايت الماء ينحدر على لحيته فبطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد حتى الجمعة الآخرة فقام ذلك الرجل او قال رجل غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق البال فادع الله لنا فرفع رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا. قال فما يشير بيديه الى ناحية من السحاب الا تمزقت حتى صارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي وادي قبا شهرا ولم يجئ رجل من ناحية من النواحي الا حدث بالجود. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں لوگوں کو قحط نے آیا۔ جمعۃ المبارک کے دن جبکہ رسول کریم ﷺ منبر پر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مال ہلاک ہو گیا اور بال بچے بھوکے ہو گئے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اس وقت ہمیں آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا دکھائی نہ دیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آپ ﷺ نے ابھی ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ پہاڑوں کی مانند بادل اڑنے لگے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر ہی تشریف فرما رہے حتیٰ کہ میں نے پانی آپ ﷺ کی ریش مبارک پر ٹپکتا ہوا دیکھا۔ ہم نے یہ دن، اس کے بعد والا دن اور اس سے اگلے دن حتیٰ کہ اگلے جمعۃ المبارک تک بارش میں گزارا۔ اس جمعۃ المبارک کو وہی آدمی یا کوئی اور آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! عمارتیں گر گئیں اور مال غرق ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمائیے تو نبی کریم ﷺ نے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا ”اللھم حوالینا ولا علینا“ اے اللہ ہمارے ارد گرد برے ہمارے اوپر نہ برے۔ تو آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے بادل کی طرف اشارہ فرماتے اور وہ پھٹ جاتا حتیٰ کہ مدینہ منورہ ایک گڑھے کی مانند ہو گیا اور وادی قبا میں ایک مہینہ پانی بہتا رہا اور ارد گرد کے علاقے سے کوئی آدمی بھی آتا تو وہ یہی بیان کرتا کہ خوب بارش ہوئی۔

(۱۲۴) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف.

نا محمد ابن اسباعیل، نا عمرو بن علی، نا ابو عاصم، انا حنظلہ بن ابی سفیان، انا سعید بن میناء عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما حفر الخندق رایت بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خبصا فانکفأت الی امراتی فقلت هل عندک شیء فانی رایت برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خبصا شدیداً فاخرجت الی جرابا فیہ صاع من شعیر ولنا بهیمۃ داجن فذبحتها وطحنت الشعیر ففرغت الی فراغی وقطعتها فی برمتها ثم ولیت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقالت لا یفضحنی برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وبین معہ فجئت فساررتہ فقلت یا رسول اللہ ذبحنا بهیمۃ لنا وطحنت صاعاً من شعیر کان عندنا فتعال انت ونفر معک فصاح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال یا اهل

الخندق ان جابرا قد صنع سورا فحيهلا بكم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : لا تنزلن برمتكم ولن تخبزن عجينكم حتى اجئ فجئت وجاء رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يقدم الناس فاخرجت له عجينا فبسق فيه وبارك ثم عبد الى برمتنا فبسق فيها وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معي واقد حي من برمتكم ولا تنزلوها وهم الف فاقسم بالله لقد اكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجينا ليخبز كما هو. صحيح.

❖❖ حضرت جابر بن عبد الله رضي الله عنه سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب خندق کھودی گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا دیکھا۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا کہ کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا دیکھا ہے تو اس نے توشہ دان نکال کر مجھے دیا۔ اس میں ایک صاع جو تھے اور ہماری ایک پالتو بکری تھی۔ اسے میں نے ذبح کر دیا اور جو پیسے، پھر جو کچھ تھا وہ نکالا اور ذبح شدہ بکری کے ٹکڑے کر کے ہانڈی میں ڈال دیا پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے لگا تو میری بیوی نے کہا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں میں رسوا مت کرنا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے سرگوشی میں بات کرتے ہوئے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم نے اپنا چوپایہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں جو کہ ہمارے پاس تھے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ ساتھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف لائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باواز بلند پکار اٹھے۔ اے اہل خندق! جابر نے (تمہاری) ضیافت کی ہے تو تم سب جلدی جلدی آؤ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے آنے تک اپنی ہانڈی نیچے نہ اتارنا اور نہ ہی آٹے کی روٹیاں پکانا، تو میں واپس آ گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے آگے آگے تشریف لائے میں نے آٹا حاضر خدمت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر ہماری ہانڈی کا قصد کیا۔ اس میں بھی لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر فرمایا کہ روٹیاں پکانے والی کہاں ہے اسے بلاؤ تا کہ وہ میرے ساتھ روٹیاں پکائے۔ اور اپنی ہانڈی میں سے ایک چمچ نکال کر دو اور اسے نیچے مت اتارنا۔ قسم بخدا! ان سب نے کھا کر چھوڑ دیا اور واپس لوٹ گئے جبکہ ہانڈی اسی طرح ڈھکی رہی جیسے تھی اور ہمارے آٹے سے

اسی طرح روٹیاں پکائی جا رہی تھیں جیسے وہ تھا۔

(۱۲۵) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن

احمد، انا ابو اسحق ابراہیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن

مالك عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحة انه سمع انس بن مالك رضي الله

تعالى عنه يقول قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى

الله تعالى عليه واله وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء

فقلت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخذت خبازا لها فلفت ببعضه ثم

دسة تحت يدي وردتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله تعالى

عليه واله وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله تعالى عليه

واله وسلم جالسا في المسجد ومعه الناس فقت عليهم فقال رسول الله

صلى الله تعالى عليه واله وسلم : ارسلك ابو طلحة قلت نعم فقال بطعام

فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : لمن معه

قوموا قال فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته قال

ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم

بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو

طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فاقبل رسول

الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله

تعالى عليه واله وسلم هلم ما عندك يا ام سليم فأتت بذلك الخبز فامر به

رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ففت وعصرت ام سليم عكة لها

فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ما شاء الله

ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم

قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن

لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم قال ائذن لعشرة حتى اكل القوم

كلهم وشبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون صحيح.

❖❖ حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے ایسا لگتا ہے جیسے آپ ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے کیا تیرے پاس (کھانے کو) کوئی چیز ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں! اور پھر جو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر اپنی چادر لی اور اس میں سے کچھ حصے میں وہ لپیٹ دیں اور میرے ہاتھ تلے چھپا دیں اور پھر کچھ دوبارہ مجھے دیں۔ بعد ازاں مجھے نبی کریم ﷺ کی طرف بھیجا تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہیں۔ میں وہاں جا کر کھڑا ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! تو فرمایا۔ کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! تو نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تو آپ ﷺ چل نکلے۔ میں آپ ﷺ کے آگے آگے چلتا ہوا ابو طلحہ کے پاس آیا اور اسے بتایا (کہ نبی کریم ﷺ اپنے ساتھیوں سمیت تشریف لارہے ہیں) تو ابو طلحہ نے کہا۔ اے ام سلیم! نبی کریم ﷺ تو دیگر لوگوں کے ساتھ تشریف لارہے ہیں اور ان لوگوں کو کھلانے کے لئے ہمارے پاس کھانا نہیں ہے۔ ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ تو ابو طلحہ باہر گئے حتیٰ کہ رسول اکرم ﷺ سے جا ملے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ابو طلحہ اور آپ ﷺ اکٹھے گھر میں داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ تو وہ وہی روٹیاں لے آئیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کا چورہ بنانے کا حکم دیا۔ ام سلیم نے چورہ بنا کر گھی کی کپی اس میں نچوڑی اور سالن سا تیار کیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ کچھ پڑھا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمی بلاؤ تو دس آدمی بلائے گئے انہوں نے جی بھر کر کھایا حتیٰ کہ چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ تو دس آدمی بلائے گئے۔ انہوں نے جی بھر کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ۔ تو انہیں بلایا گیا۔ انہوں نے بھی جی بھر کر کھایا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ حتیٰ کہ سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا۔ ان لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

(۱۲۶) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد

بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج،

نا ابو کرب محمد بن العلاء، نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن
 ابی ہریرۃ او عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما شک الاعمش قال لما کان
 یوم غزوۃ تبوک اصاب الناس مجاعة فقالوا یا رسول اللہ لو اذنت لنا
 فنحرنہ نواضحنا فاکلنا وادھنا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم افعلوا قال فجاء عبر فقال یا رسول اللہ ان فعلت قل الظهر ولكن
 ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ لعل اللہ ان یجعل فی
 ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : نعم قال فدعا بنطم
 فبسطہ دعا بفضل ازوادہم قال فجعل الرجل یجئ بکف ذرۃ قال ویجئ
 الآخر بکف تہر ویجئ الآخر بکسرۃ حتی اجتمعوا علی النطم من ذلک شیء
 یسیر قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالبرکۃ ثم قال
 خذوا فی اوعیتکم قال فاخذنا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا
 ملؤوہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما
 عبد غیر شاک فیحجب عن الجنة. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (اعمش کو اس بارے میں شک
 ہے) فرماتے ہیں کہ غزوۃ تبوک کے دن لوگوں کو بھوک لگی تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!
 اگر آپ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم اپنے اونٹ ذبح کریں۔ ان کا گوشت کھائیں اور چربی
 سے اپنا بدن چکنا کریں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے کرلو۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں
 نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ایسا کریں گے تو سواریاں کم پڑ جائیں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 سے ان کا بچا کھچا زاد راہ منگوائیں۔ پھر اس پر ان کے لئے برکت کی دعا فرمائیں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ
 اس میں برکت پیدا فرمادے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! ایسے ہی کرتے ہیں۔ پھر چمڑے کا
 بچھونا منگوا کر بچھایا اور ان کو بچا کھچا زاد راہ لانے کو کہا تو کوئی آدمی ایک مٹھی جوار کے دانے لایا کوئی
 ایک مٹھی کھجور لایا اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لایا حتیٰ کہ اس چمڑے کے بچھونے پر اسی طرح کی چیزیں
 تھوڑی سی مقدار میں جمع ہو گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ اپنے اپنے

برتنوں میں ڈالتے جاؤ۔ تو انہوں نے اپنے اپنے برتنوں میں ڈالاحتیٰ کہ لشکر میں کوئی بھی برتن بھرے بغیر نہ چھوڑا اور سیر ہو کر کھایا تو پھر بھی بچ گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ جو بندہ بھی ان دو کلمات کے ساتھ بغیر شک میں پڑے اللہ رب العزت سے ملاقات کرے گا تو اسے جنت سے نہیں روکا جائے گا۔

(۱۲۶) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی احمد بن یوسف الازدی، نا النضر یعنی ابن محمد الیہانی، نا عکرمۃ وهو ابن عمار عن ایاس عن ابیہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فی غزوۃ فاصابنا جہد حتیٰ ہسبنا ان ننحر بعض ظہرنا فامر نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فجمعنا تزوادنا فبسطنا لہ نطعا فاجتمع زاد القوم علی النطع قال فطاولت لاحرزہ کم ہو فحرزته کربضۃ الغنم ونحن اربع عشرة مائۃ قال فاکلنا حتیٰ شبعنا جمیعاً ثم حشونا جربنا فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : هل من وضوء قال فجاء رجل باداؤۃ فیہا نطفۃ فافرغها فی قدح فتوضا لنا کلنا ندغفقه دغفقه اربع عشرة مائۃ قال ثم جاء بعد ذلک ثانیۃ فقالوا هل من طہور فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : فرغ الوضوء صحیح۔

❖❖ حضرت ایاس رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ

ہم ایک غزوہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہمیں بھوک لگی حتیٰ کہ ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اپنی کچھ سواریاں ذبح کر ڈالیں۔ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ اپنے زاد راہ اکٹھے کرو۔ ہم نے چمڑے کا ایک بچھونا بچھایا۔ تو لوگوں نے اس بچھونے پر زاد راہ اکٹھا کیا۔ مجھے اس کو شمار کرنا مشکل لگا۔ البتہ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ اتنا ہے جتنا بیٹھی ہوئی بکری جگہ گھیرتی ہے۔ جبکہ ہماری تعداد چودہ سو تھی لیکن ہم سب نے جی بھر کر کھایا پھر اپنے اپنے توشہ دان بھر لئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیا وضو کے لئے پانی ہے؟ تو ایک آدمی برتن لے کر آیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ تو آپ ﷺ نے وہ پانی ایک پیالے میں اٹھایا تو ہم سب نے وضو کیا اور خوب پانی بہایا جبکہ ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ بعد ازاں

آٹھ آدمی آئے اور عرض کی کہ کیا پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے کچھ (پانی) ہے؟ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وضو تو ہو چکا۔

(۱۲۸) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی سلمة بن شبيب، نا الحسن بن اعین، نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام مالک كانت تهدی للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی عكة لها سنا فیاتیها بنوها فیسالون الادم لیس عندهم شیء فتعبد الی الذی كانت تهدی فیہ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فتجد فیہ سنا فبا زال تقیم لها ادم بیتها حتی عصرته فانت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال عصرتها قالت نعم قال لو ترکتها ما زال قانبا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

حضرت ام مالک رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کو گھی کی کچی تحفہ میں پیش کیا کرتی تھیں۔ ان کے بیٹے ان کے پاس آکر سالن کو پوچھتے۔ ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو وہ اس کچی کی طرف جاتیں جس میں گھی نبی اکرم ﷺ کو ہدیہ کیا کرتی تھیں۔ تو اس میں گھی موجود پاتیں۔ تو وہ اس کچی سے اپنے گھر کا سالن چلاتی رہیں حتیٰ کہ اسے نچوڑ لیا (جب نچوڑ لیا) تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اسے نچوڑ لیا ہے؟ عرض کی ہاں۔ تو فرمایا اگر نہ نچوڑتی تو اس میں ہمیشہ گھی موجود رہتا۔

(۱۲۹) حدثنا ابو طاهر البطهر بن علی الفارسی، انا ابو ذر محمد بن ابراہیم الصالحانی، نا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان المعروف بابی الشيخ، نا محمد بن عبد اللہ بن رستہ، نا شبان بن فروخ، نا محمد بن زیاد قال سمعت ابا الظلال یخبر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن امہ قالت كانت لنا شاة فجمعت من سنها فی عكة فلات العكة ثم بعثت بها مع زببة فقلت یا زببة ابلی فی هذه العكة رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یتادم بها فانطلقت فقالت يا رسول الله هذا
سمن بعثت بها اليك ام سليم قال فرغوا لها ففرغت العكة ثم دفعت اليها
فجاءت وام سليم ليست في البيت فعلمت العكة على وتد فجاءت ام سليم
فراحت العكة مبتلئة سمناً.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی والدہ محترمہ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ ہماری
ایک بکری تھی۔ میں نے اس کا گھی ایک کپی میں جمع کیا جب وہ بھر گئی تو میں وہ لے کر زپیہ کے پاس گئی
اور کہا۔ اے زپیہ! یہ کپی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ وہ اسے بطور سالن استعمال کریں تو وہ
لے کر گئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ گھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ام سلیم نے بھیجا ہے تو
ارشاد فرمایا یہ خالی کر کے اسے دو تو کپی خالی کر کے مجھے لوٹا دی گئی (وہ کہتی ہیں) میں واپس آئی تو ام
سلیم گھر پر موجود نہ تھیں تو میں نے وہ کپی وہاں ایک کیل پر لٹکا دی۔ ام سلیم واپس آئیں تو انہوں نے
کپی کو گھی سے بھرا ہوا دیکھا۔

(۱۳۰) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد
بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی
سلمة بن شبيب، نا الحسن بن اعین، نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یستطعمہ
فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یا کل منه وامراته وضيئها حتی
کاله فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقال لو لم تکلہ لا کلتم منه
ولقام لکم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کھانا کھانے کی درخواست کی تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آدھا وسق جو کھانے کے لئے عنایت فرمائے۔ تو وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان
کے مہمان وہ جو کھاتے رہے حتیٰ کہ اس نے انہیں تول لیا۔ (جب تول لیا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اسے نہ تولتے تو اسی سے کھاتے رہتے اور وہ
تمہارے لئے باقی رہتا قائم رہتا۔

(۱۳۱) حدثنا ابو طاهر الفارسی، نا ابوذر محمد بن ابراهیم، نا عبد اللہ بن محمد ابن جعفر، نا الولید، نا اسحق بن ابراهیم، نا سعد بن الصلت وابن بکار قالا، نا عمر ابن ذر عن مجاهد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال واللہ الذی لا الہ الا هو ان کنت لاشد الحجر علی بطنی من الجوع وان کنت لاعتمد بیدي علی الارض من الجوع ولقد قعدت یوما علی طریقہم الذی یرجون فیہ فمر بی ابوبکر فسالتہ عن آیۃ من کتاب اللہ ما اسالہ عنہا الا لیشبعنی فمر ولم یفعل ثم مر عمر فسالتہ عن آیۃ من کتاب اللہ لا اسالہ الا لیشبعنی فمر ولم یفعل ثم مر ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فعرف ما فی نفسی وما فی وجہی فتبسم وقال اباہر الحق فاتبعته فدخل فاستاذن فاذن لی فوجد لبنا فی قدح فقال لاهلہ انی لکم ہذا اللبن قالوا اهداہ فلان او آل فلان فقال یا اباہر انطلق الی اهل الصفة فادعہم لی قال فاحزننی ذلک واهل الصفة اضياف الاسلام لایاؤون الی اهل ولا مال اذا جاء تہ صدقة ارسل بہا الیہم ولم یرزا منها شیئا واذا جاء تہ ہدیۃ ارسل الیہم واشرکہم فیہا واصاب منها فاحزننی ارسالہ ایاہی وقلت کنت ارجو ان اشرب من ہذا اللبن شربة اتغدی بہا فبا اغنی ہذا اللبن فی اهل الصفة وانا الرسول ولم یکن من طاعة اللہ وطاعة رسوله بد فانطلقت الیہم فدعوتہم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لہم فاخذوا مجلسہم فی البیت وقال ابا ہر قلت لبیك یا رسول اللہ قال قم فاعطہم فاخذ القدح فاعطی الرجل حتی یروی ثم یردہ الی حتی یروی جمیع القوم فانتہیت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاخذ القدح فوضع علی یدیه ثم رفع راسہ فنظر فتبسم قال اقعد فاشرب فقعدت وشربت وقال اشرب فبا زال یقول اشرب واشرب حتی قلت والذی بعثک بالحق لا اجد لہ مسلکا قال فارنی فرددت الیہ الاناء فتبسم وحمد اللہ وشرب منه صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے اور میں بھوک کی وجہ سے زمین پر ہاتھوں سے ٹیک لگایا کرتا تھا۔ ایک دن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس راستے پر بیٹھا تھا جس سے وہ گزرا کرتے تھے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا اور میں نے صرف اس وجہ سے سوال کیا تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں گے۔ تو وہ (آیت کے متعلق) بتا کر آگے چلے گئے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے۔ میں نے ان سے بھی کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق سوال کیا اور میں نے ان سے بھی اس کے بارے میں صرف اس وجہ سے سوال کیا تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں گے۔ تو وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہ کہا۔ پھر حضرت ابوالقاسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے۔ تو جو کچھ میرے دل میں تھا اور چہرے پر تھا سب جان لیا اور تبسم فرمایا اور فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! چل۔ آجا۔ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے گئے تو میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو گھر والوں سے فرمایا۔ یہ دودھ تمہیں کس نے دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں نے یا آل فلاں نے بطور تحفہ پیش کیا ہے۔ تو ارشاد فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اس بات نے مجھے غمگین کر دیا۔ اصحاب صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ ان کے پاس کوئی اہل و عیال تھے اور نہ مال و دولت۔ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ انہیں بھیج دیتے اور اس میں سے کوئی چیز بھی نہ لیتے اور جب کوئی تحفہ آتا تو انہیں بھیجتے اور اس میں شریک ہوتے اور خود بھی لیتے۔ تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بھیجنا غمناک کر گیا اور میں نے کہا کہ مجھے امید تھی کہ میں اس دودھ میں سے تھوڑا پی کر غذا حاصل کروں گا۔ اصحاب صفہ میں یہ دودھ مجھے کہاں بے نیاز کرے گا۔ بہر حال میں تو قاصد ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ لہذا میں ان کے پاس گیا اور انہیں دعوت دی۔ تو وہ آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی تو وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی۔ لے لے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا۔ اٹھ اور انہیں (یہ دودھ) پیش کر۔ میں نے وہ پیالہ پکڑا اور ایک آدمی کو پیش کیا۔ اس نے سیر ہو کر پیا اور مجھے لوٹا دیا حتیٰ کہ سارے آدمی

سیر ہو گئے تو میں آخر میں رسول اکرم ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھوں پر رکھا۔ پھر سر انور اوپر اٹھا کر دیکھا اور تبسم فرمایا۔ اور فرمایا بیٹھ جا اور پی۔ میں بیٹھ گیا اور دودھ پیا۔ فرمایا۔ پیو۔ آپ ﷺ اس وقت تک فرماتے رہے پیو پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کی۔ قسم ہے اس ذات کی! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس کے لئے کوئی راہ نہیں پاتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ۔ تو میں نے آپ ﷺ کو پیش کیا۔ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی اور اس میں سے دودھ پی لیا۔

(۱۳۲) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا شبابة بن سوار، نا سلیمان بن المغيرة عن ثابت عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن المقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اقبلت انا وصاحبان لی وقد ذهبنا اسباعنا وابصارنا من الجهد فجعلنا نعرض انفسنا علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فلیس احد منهم یقبلنا فاتینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فانطلق بنا الی اہله فاذا ثلاثة اعز فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : احتلبوا هذا اللبن بیننا قال فکنا نحتلب فیشرب کل انسان نصیبہ ویرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نصیبہ فیجئ من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ نائما ویسمع الیقظان ثم یأتی المسجد فیصلی ثم یأتی شرابه فیشرب فاتانی الشیطان ذات لیلة وقد شربت نصیبی فقال محمد یأتی الانصار فیتحفونه ویصیب عندهم ما به حاجة الی هذه الجرعة فاتیتها فشربتها فلما ان وغلت فی بطنی دنا منی الشیطان فقال ویحک ما صنعت أشربت شراب محمد فیجی فلا یجده فیدعو علیک فتہلک وعلی شملة اذا وضعتها علی قدمی خرج راسی واذا وضعتها علی راسی خرج قدمای وجعل لا یجی النوم قال فجاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فسلم کما کان یسلم ثم اتی المسجد فصلى ثم اتی شرابه فکشف عنه فلم یجد فیہ شیئا فرفع راسه الی السماء فقلت الان یدعو

علی فاهلك فقال اللهم اطعم من اطعمني واسق من اسقاني قال فعمدت الى الشبلته فشددتها على واخذت الشفرة وانطلقت الى الا عنز ايها اسبن فاذبحها لرسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فاذا هي حافل واذا هن حفل كلهن فعمدت الى اناء لال محمد ما كانوا يطبعون ان يحتلبوا فيه فحلبت فيه حتى علتة رغوۃ فجئت الى رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قلت يا رسول الله اشرب اشرب فشرب ثم ناولني فقلت يا رسول الله اشرب فشرب فلما عرفت ان النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم قد روى واصبت دعوته ضحكت حتى القيت الى الارض فقال النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم : احدى سواتك يا مقدار فقلت يا رسول الله كان من امرى كذا وكذا وفعلت كذا فقال النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم : ما هذه الا رحمة من الله افلا كنت آذنتنى فنوقظ صاحبينا فيصيبا منها فقلت والذي بعثك بالحق ما ابالى اذا اصبتها معك من اصابها من الناس. صحيح.

❖❖ حضرت مقدار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں اور میرے دو ساتھی اس حال میں آئے کہ ہماری سماعت اور بصارت بھوک کی وجہ سے ختم ہو چکی تھی (مراد شدید بھوک ہے) تو ہم اپنے آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر پیش کرنے لگے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی ہمیں قبول کرنے والا نہ تھا۔ تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر اپنے گھر والوں کے پاس گئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا دودھ ہمارے درمیان دوہو۔ فرماتے ہیں کہ (راوی حدیث) ہم ان کا دودھ دوہا کرتے تھے۔ ہر آدمی اپنا حصہ پی لیتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا حصہ رکھ دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لاتے اور اتنی آواز میں سلام کہتے کہ سویا ہوا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والے سن لیتے۔ پھر مسجد تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے دودھ کی طرف آتے اور نوش فرماتے۔ ایک رات مجھے شیطان نے اکسایا حالانکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا۔ اس (لعین) نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے پاس جاتے ہیں تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے تحائف دیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں پی لیتے ہیں۔ انہیں اس گھونٹ (دودھ) کی ضرورت نہیں ہے۔ تو میں نے جا کر وہ دودھ

پی لیا۔ جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا تو شیطان میرے قریب ہوا اور کہا۔ تیری ہلاکت ہو۔ یہ تو نے کیا کیا۔ تو نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دودھ پی لیا۔ اب وہ تشریف لائیں گے اور دودھ موجود نہ ہوگا تو وہ تیرے لئے بددعا کریں گے تو تو ہلاک ہو جائے گا۔ مجھ پر ایک ایسی چادر تھی کہ جسے میں پیروں پر ڈالتا تو سرنگا ہو جاتا اور جب سر پر ڈالتا تو پیر ننگے ہو جاتے تھے اور نیند نہیں آتی تھی۔ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور جیسے سلام کرتے تھے ویسے سلام کیا پھر مسجد گئے اور نماز ادا فرمائی۔ پھر دودھ پینے کے لئے آئے اور اوپر سے کپڑا وغیرہ ہٹایا تو اس میں کچھ بھی موجود نہ پایا۔ تو آپ ﷺ نے سرانور آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں نے کہا کہ اب آپ ﷺ میرے لئے بددعا فرمائیں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اللهم اطعم من اطعمنی واسق من اسقانی“ اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو بھی اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو بھی اسے پلا۔ میں نے چادر لی اور خوب لیٹ کر اس کا کونہ پکڑ لیا اور بکریوں کی طرف گیا کہ جو ان میں سے موٹی ہے اسے رسول اکرم ﷺ کے لئے ذبح کروں گا تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا تو سب کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو میں نے اس برتن کا قصد کیا جو آل محمد ﷺ کے لئے تھا وہ اس میں دودھ دوہنے کا طمع نہیں رکھتے تھے۔ میں نے اس میں دودھ دوہا حتیٰ کہ دودھ کی جھاگ اس میں بلند ہو گئی۔ میں وہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! پیجئے۔ آپ ﷺ نے نوش فرمایا پھر مجھے پکڑا دیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اور پیجئے۔ آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔ جب میں نے جان لیا کہ نبی اکرم ﷺ سیر ہو چکے ہیں اور ان کی دعا مجھے پہنچ چکی ہے تو میں مسکرا پڑا حتیٰ کہ ہنستے ہنستے زمین پر گر پڑا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تیرے ایک برے کام کا نتیجہ ہے اے مقدار۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے ساتھ ایسا ایسا معاملہ ہوا اور میں نے ایسے کیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یہ فقط اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا تا کہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی بیدار کرتے اور وہ بھی اس دعا میں شامل ہو جاتے۔ تو میں نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ جب میں نے آپ ﷺ کے ساتھ وہ دعا حاصل کر لی تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ لوگوں میں سے کون اسے حاصل کرتا ہے۔

(۱۳۳) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد النعیمی، انا محمد بن يوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا احمد بن ابی شریح، انا عبید اللہ بن موسیٰ، نا شیبان عن فراس عن الشعبي عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان اباه استشهد يوم احد وترك عليه دينا وترك عليه ست بنات فلما حضر جازا النخل قال اتيت رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقلت قد علمت ان والدي استشهد يوم احد وترك دينا كثيرا واني احب ان يراك الغرماء فقال اذهب فيبدر كل تبر على ناحية ففعلته ثم دعوته فلما نظروا اليه فكانوا اغروا بي تلك الساعة فلما راى ما يصنعون اطاف حول اعظمها بيدرا ثلاث مرات ثم جلس عليه ثم قال ادع لى اصحابك فما زال يكيل لهم حتى ادى الله عن والدي امانته وانا ارضى ان يودى الله امانة والدي ولا ارجع الى اخواتى بتبرة فسلم الله البيادر كلها وحتى انى انظر الى البيدر الذى كان عليه النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم كانه لم ينقص تبرة واحدة. صحيح.

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

آپ کے والد گرامی غزوہ احد کے دن شہید ہو گئے اور آپ پر (بہت سا) قرض اور چھ بیٹیاں چھوڑیں۔ جب کھجور (کا پھل) کٹنے کا وقت آیا تو (حضرت جابر فرماتے ہیں کہ) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ آپ ﷺ جانتے ہیں کہ میرے والد صاحب غزوہ احد کے دن شہید ہو گئے تھے اور بہت سارا قرض چھوڑا ہے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ قرض خواہ آپ ﷺ کو دیکھیں۔ تو فرمایا۔ جاؤ اور ہر قسم کا کھجور کا ایک طرف الگ الگ کھتہ (ڈھیر) لگاؤ۔ میں نے ایسے ہی کیا پھر آپ ﷺ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اپنے قرض کا اور سختی سے تقاضا کرنے لگے۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا جو وہ کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا۔ اپنے ساتھیوں کو میرے پاس بلاؤ۔ تو آپ ﷺ اس وقت تک ان کے لئے کھجوریں تولتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد گرامی کے قرض کو ادا فرما دیا۔ اس وقت میں اس بات پر رضا مند تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کا قرض ادا فرمادے اور میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیر

سلامت رکھے یہاں تک کہ وہ ڈھیر جس پر نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے میں نے اس کی طرف دیکھا تو گویا اس سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی تھی۔

(۱۳۴) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا یوسف بن موسی، نا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الی ابی رافع الیہودی رجلا من الانصار فامر علیہم عبد اللہ یعنی ابن عتیک وکان ابو رافع یؤذی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وکان فی حصن له بارض الحجاز فلما دنوا منه وقد غربت الشمس قال عبد اللہ لاصحابہ اجلسوا مکانکم فانی منطلق ومتلطف للبواب لعلی ان ادخل قال فدخلت فکنت فلما دخل الناس اغلق الباب ثم علق الاغالیق علی وتد قال فکنت فاخذت بها ففتحت الباب وکان ابو رافع یسیر عنده وکان فی علالی له فلما ذهب عنه اهل سرہ صعدت الیہ قال فاضربه ضربة اثخنه ولم اقتله ثم وضعت ضبب السیف فی بطنہ حتی اخذ فی ظہرہ فعرفت انی قتلته فجعلت افتح الابواب بابا بابا حتی انتهیت الی درجۃ له فوضعت رجلی وانا اری قد انتهیت الی الارض فوقعت فی لیلة مقبرة فانکسرت ساقی فعصبتها بعبامة فانطلقت الی اصحابی فقلت النجا فقد قتل اللہ ابا رافع فانتھیت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال ابسط رجلك فسطت رجلی فمسحها فکانی لم اشتکھا قط۔ صحیح۔

❖❖ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ابو رافع یہودی کی طرف کچھ انصاری آدمی بھیجے اور ان پر حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ ابو رافع (لعین) رسول اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچایا کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا۔ جب وہ اس قلعے کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔ میں جاتا ہوں اور دربانوں میں گھس جاتا ہوں۔ شاید میں اندر داخل ہو جاؤں (حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ) میں اندر داخل ہوا اور چھپ

گیا۔ جب لوگ داخل ہو گئے تو قلعے کا دروازہ بند کر دیا گیا اور کنجیاں ایک کھوٹی پر ایکادی گئیں تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور کنجیاں پکڑ کر دروازہ کھول دیا۔ ابو رافع کے پاس داستان گوئی کی جاتی تھی۔ وہ اس وقت اپنے بالا خانے میں تھا۔ جب داستان گو اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کے بالا خانے پر چڑھ گیا اور اس پر تلوار کا وار کر کے زخمی کر دیا مگر قتل نہ کیا۔ پھر تلوار کی دھار اس کے پیٹ پر رکھی اور اس کی پشت تک لے گیا۔ تب میں نے جانا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پھر میں ایک ایک کر کے تمام دروازے کھولتا گیا حتیٰ کہ میں اس قلعے کی سیڑھی تک پہنچ گیا۔ میں نے اپنی ٹانگ لٹکائی میرا خیال تھا کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں۔ تو میں چاندنی رات میں زمین پر گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اسے اپنے عمائے سے باندھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر کہا کہ چھٹکارا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابو رافع کو قتل کر دیا ہے۔ پھر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ٹانگ بچھاؤ۔ تو میں نے اپنی ٹانگ پھیلا دی تو آپ ﷺ نے اس پر دست اقدس پھیرا۔ (میں ایسے ہو گیا) گویا مجھے کبھی اس میں درد تھا ہی نہیں۔

(۱۳۵) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا البكي بن ابراهيم عن يزيد بن ابى عبيد قال رايث اثر ضربة في ساق سلمة فقلت يا ابا مسلم ما هذه الضربة قال هذه ضربة اصابتنها يوم خيبر فقال الناس اصاب سلمة فاتيت النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم فنفت فيه ثلاث نفثات فما اشتكىتها حتى الساعة. صحيح

❖❖ حضرت يزيد بن ابی عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں تلوار کے زخم کا نشان دیکھا تو میں نے کہا۔ اے ابو مسلم! یہ زخم کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر مجھے یہ زخم لگا تو لوگوں نے کہا کہ سلمہ زخمی ہو گئے۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس میں تین دفعہ پھونک ماری تو آج تک مجھے اس کی تکلیف نہیں ہوئی۔

(۱۳۶) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد النعيمي، نا محمد بن يوسف،

نا محمد ابن اسماعيل، نا يوسف بن موسى، انا ابو اسامة عن اسماعيل بن

ابی خالد عن قیس عن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصة فقلت بلی فانطلقت فی مائة وخمسين فارسا من احسن وكانوا اصحاب خیل وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلك للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فضرب یدہ علی صدری حتی رايت اثر یدہ فی صدری وقال اللهم ثبتہ واجعله هادیا مهديا قال فبا وقعت عن فرسی بعد قال وكان ذوبنی باليمن بختعم وبخیلة فيه نصب تعبد يقال له الکعبة قال فاتاها فحرقها بالنار وكسرها قال فبرک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی خیل احسن ورجالها خمس مرات. صحیح.

❖❖ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو مجھے ذی الخلصہ کے بت خانہ کو مٹا کر راحت نہیں پہنچائے گا۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں! تو میں احس قبیلہ کے ڈیڑھ سو شہسوار لے کر نکلا وہ بہت اچھے گھڑسوار تھے جبکہ میں گھوڑے پر جم کے نہیں بیٹھ سکتا تھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا دست اقدس مارا حتیٰ کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر فرمایا۔ اے اللہ! اسے مضبوطی عطا فرما اور اسے راہ بتانے والا اور راہ پایا ہوا بنا۔ (فرماتے ہیں کہ) میں اس کے بعد کبھی بھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ ذوالخلصہ یمن میں خثعم اور جیلہ قبیلے نے تعمیر کیا تھا اس میں بتوں کی پوجا کی جاتی تھی اور اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں وہاں گیا اور اسے آگ لگا کر جلا دیا اور توڑ پھوڑ ڈالا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ مرتبہ احس قبیلے کے گھوڑوں اور مردوں کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

(۱۳۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا عبدالاعلیٰ بن حباد، نا یزید بن زریع، نا سعید

عن قتادة عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه أن أهل المدينة فزعوا مرة

فركب النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فرسا لابی طلحة كان يقطف او

كان فيه قطاف لها رجع قال وجدنا فرسكم هذا بحرا فكان بعد ذلك لا يجارى وقال محمد بن انس فرسك فرسا لابي طلحة بطينا وقال انه لبحر فما سبق بعد ذلك اليوم. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک مرتبہ اہل مدینہ کو دشمن کا کچھ ڈر ہوا تو نبی کریم ﷺ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا لے کر نکلے وہ گھوڑا سست رو تھا جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ ہم نے آپ کا یہ گھوڑا سمندر پایا ہے تو اس کے بعد اس گھوڑے کے ساتھ کبھی مقابلہ نہ کیا گیا۔ (ایک دوسرے طریق سے اس طرح مروی ہے کہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آپ ﷺ ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو کہ سست تھا اور فرمایا یہ تو سمندر ہے تو اس کے بعد اس گھوڑے سے آگے نکل جانے کی شرط نہیں لگائی گئی۔

(۱۳۸) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا اسحق بن ابراهيم، انا جرير عن المغيرة عن الشعبي عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال غزوت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال فتلاحق بي النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم وانا على ناضح لنا قد اعبي فلا يكاد يسير فقال لي ما لبعيرك قال قلت عبي قال فتخلف رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فزجره ودعا له فما زال بين يدي الابل قدامها يسير فقال لي كيف ترى بعيرك قلت بخير قد اصابته بركتك قال افتبيعه قال فبعته اياه على ان لي فقار ظهره حتى ابلغ المدينة فلما قدم المدينة غدوت عليه بالبعير فاعطانيه ثمنه ورده علي.

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی تو نبی کریم ﷺ میرے پاس آئے۔ میں اپنے اونٹ پر سوار تھا جو تھک چکا تھا اور چلتا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ تھک چکا ہے۔ آپ ﷺ اس کے پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور

اس کے لئے دعا فرمائی تو وہ اپنے سے آگے چلنے والے سب اونٹوں سے آگے نکل گیا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ اچھا ہے۔ اسے آپ ﷺ کی برکت ملی ہے۔ تو فرمایا۔ کیا اسے پیچو گے؟ عرض کی کہ اس شرط پر پیچوں گا کہ مدینہ پہنچنے تک اس کی پیٹھ پر سواری کروں گا۔ جب مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں اونٹ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے اس کی قیمت عطا فرمائی اور پھر مجھے ہی لوٹا دیا۔

(۱۳۹) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا زید بن الحباب عن عکرمۃ بن عمار، حدثنا ایاس بن سلمۃ بن الاکوع ان اباہ حدثہ ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بشمالہ فقال کل بيمينک فقال لا استطیع قال لا استطعت ما منعه الا الکبر قال فما رفعها الی فیہ۔ صحیح۔

*** حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ ان سے ان کے والد کرامی نے بیان فرمایا کہ

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا کہ میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اب (دائیں ہاتھ) اس کے ساتھ کھا بھی نہیں سکے گا۔ اسے فقط غرور نے ہی (دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے سے) روکا تھا تو وہ کبھی بھی اسے اپنے منہ کی طرف نہ اٹھا سکا۔

(۱۴۰) حدثنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، نا ابو نصر احمد بن علی بن منصور البخاری، نا ابو سعید خلف بن سلیمان النسفی، نا ابو کریب محمد بن العلاء، نا یونس بن بکیر عن النضر ابی عمر عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابی جہل او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر ففدا علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واسلم روی عن ابن مسعود قال ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اسلام کو ابو جہل یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عزت بخش۔ صبح کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اس وقت سے معزز ہو گئے ہیں جب سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے۔

(۱۴۱) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا زہیر بن حرب، نا عمر بن یونس الحنفی، نا عکرمہ قال ایاس بن سلمہ حدثنی ابی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حنینا فلما واجهنا العدو فالتقوہم وصحابة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فولی صحابة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فلما غشوا رسول اللہ نزل عن البغلة ثم قبض قبضته من تراب من الارض ثم استقبل به وجوہہم فقال شامت الوجوہ فما خلق اللہ منهم انسانا الا ملا عينیه ترابا بتلك القبضة فولوا مدبرین فہزمہم اللہ فقسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غنائہم بین المسلمین۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مجھ سے میرے والد گرامی نے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ہم نے غزوہ حنین میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ جب دشمن ہماری طرف متوجہ ہوا اور وہ (کفار) اور نبی کریم ﷺ کے ساتھی آمنے سامنے آئے تو نبی کریم ﷺ کے ساتھی پیٹھ پھیر گئے۔ جب دشمن نے رسول اکرم ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ خچر سے اترے اور زمین سے مٹی کی ایک مٹھی اٹھائی پھر وہ مٹھی ان کے چہرے کے سامنے پھینک دی اور فرمایا۔ منہ بد شکل ہوئے۔ تو وہاں اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی تخلیق کردہ انسان (کفار) تھے اس مٹھی سے سب کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کا مال غنیمت تمام مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

(۱۴۲) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد

بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا زہیر

بن حرب، نا جریر عن الاعش عن ابراهیم عن ابیہ عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقد رايتنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لیلة الاحزاب واخذتنا ریح شديدة وقر فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : الا رجل یأتینی بخبر القوم جعلہ اللہ معی فی الجنة فلم یجبه احد فقال قم یا حذیفہ اذهب فاتنی بخبر القوم ولا تذعرهم علی فلما ولیت من عنده جعلت کانہا امشی فی حمام حتی اتیتهم فرایت ابا سفیان یصلی ظهرہ بالنار فوضعت سہما فی کبد القوس فاردت ان ارمیہ فذکرت قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لا تذعرهم علی ولو رمیتہ لاصبتہ فرجعت وانا امشی فی مثل الحمام فلما اتیتہ فاخبرته خبر القوم وفرغت قدرت فالبسني رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من فضل عباۃ كانت علیہ یصلی فیہا فلم ازل نائبا حتی اصبحت فلما اصبحت قال قم یا نومان. صحیح.

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جنگ خندق کی رات ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہمیں سخت آندھی اور سخت سردی نے آلیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو کفار کی خبر لا کر ہمیں دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں میرا ساتھ عطا فرمائے گا۔ کسی آدمی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے حذیفہ! اٹھ۔ جا اور ہمیں کفار کی خبر لا کر دے اور ایسا نہ ہو کہ تو انہیں ڈرائے اور وہ میری طرف متوجہ ہو جائیں۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھرا تو میں ایسے گیا گویا حمام میں چل رہا ہوں حتیٰ کہ میں کفار کے پاس پہنچ گیا تو میں نے دیکھا کہ ابوسفیان آگ سے اپنی پیٹھ تاپ رہا ہے۔ میں نے کمان کے حلقے میں تیر چڑھایا کہ اسے تیر ماروں تو مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات یاد آگئی کہ ایسا نہ ہو کہ تو انہیں ڈرائے اور وہ میری طرف متوجہ ہو جائیں۔ البتہ اگر میں اسے تیر مارتا تو اسے زخمی کر دیتا۔ پھر میں واپس لوٹا تو اس وقت بھی گویا حمام میں چل رہا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کفار کی خبر دے کر فارغ ہوا تو میں نے سردی محسوس کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وہ عبا مبارک جس میں آپ نماز ادا فرماتے تھے مجھے اوڑھادی تو میں صبح

تک سویا رہا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے سونے والے! اٹھ جا۔

(۱۴۳) اخبرنا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم علی بن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الہیثم بن کلیب الشاشی، نا ابو عیسیٰ الترمذی، نا ابو عمار الحسین بن حرith الخزاعی، نا علی بن الحسین بن واقد حدثنی ابی حدثنی عبد اللہ بن بریدۃ قال سمعت ابا بریدۃ يقول جاء سلمان الفارسی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حین قدم المدینة ببائدة علیہا رطب فوضعها بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال یا سلمان ما هذا فقال صدقة علیک وعلى اصحابک فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارفعها فانا لا ناکل الصدقة قال فرفعها فجاء الغد بمثلہ فوضعه بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال ما هذا یا سلمان قال هدیة لك فقال رسول اللہ : ابسطوا ثم نظر الی الخاتم علی ظهر رسول اللہ فامن به وكان لليهود فاشتراه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بكذا وكذا درهما علی ان یغرس لهم نخیلا فیعمل سلمان فیہ حتی یطعم فغرس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم النخل الا نخلة واحدة غرسها عبر فحملت النخلة من عامها ولم تحمل نخلة فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : ما شان هذه فقال عمر انا غرستها فنزعها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فحملت من عامہ۔

(۱۴۳) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ آئے تو کھجوروں کا ایک دسترخوان لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ کھجوریں آپ ﷺ کے سامنے رکھیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کی آپ ﷺ کے لئے صدقہ ہے اور آپ کے ساتھیوں کے لئے بھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے اٹھالو، ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ تو انہوں نے وہ کھجوریں اٹھالیں۔ اگلے دن پھر اسی طرح حاضر

ہوئے اور کھجوریں آپ ﷺ کے سامنے رکھیں تو فرمایا۔ اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کی آپ کے لئے تحفہ ہے۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ یہ دسترخوان پھیلا دو۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھی تو ایمان لے آئے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ یہودیوں کے زر خرید غلام تھے تو رسول اکرم ﷺ نے انہیں اتنے اتنے درہموں کے ساتھ اس شرط پر خرید لیا کہ آپ ﷺ ان یہودیوں کے لئے کھجوریں کاشت کریں گے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کے پھل آنے تک ان میں کام کریں گے۔ رسول اکرم ﷺ نے کھجوریں کاشت کیں سوائے ایک کھجور کے جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کاشت کیا تو اس ایک کھجور کے علاوہ تمام کھجوریں اسی سال حاملہ ہو گئیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اسے کیا ہوا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اسے میں نے کاشت کیا تھا تو رسول اکرم ﷺ نے اسے اکھیڑ کر دوبارہ لگایا تو وہ بھی اسی سال حاملہ ہو گئی (مراد یہ ہے کہ اس پر بھی پھل لگ گیا)۔

(۱۴۴) اخبرنا ابو الحسن الشيزري، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال هل ترون قبلى ههنا فوالله ما يخفى على خشوعكم ولا ركوعكم انى لاراكم من وراء ظهري. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ اس طرف ہے۔ قسم بخدا! تمہارا خشوع و خضوع اور تمہارے رکوع مجھ سے مخفی نہیں ہیں۔ میں تو تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

(۱۴۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف،

نا محمد ابن اسماعيل، نا خلاد، نا عبدالواحد بن ايمن عن ابيه عن جابر

بن عبد الله رضى الله تعالى عنه ان امرأة من الانصار قالت لرسول الله

صلى الله تعالى عليه واله وسلم يا رسول الله الا اجعل لك شيئا يقعد عليه

فان لى غلاما نجارا قال ان شئت قال فعلت له المنبر فلما كان يوم الجمعة

قعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر الذی صنع فصاحت النحلة التي كان يخطب عندها حتى كادت ان تنشق فنزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حتی اخذها فضها فجعلت تن انین الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

ایک انصاری عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرا ایک غلام بڑھتی ہے تو کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کے لئے کوئی چیز نہ بنواؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے تو بنوالے۔ تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک منبر بنوایا۔ جب جمعۃ المبارک کا دن آیا تو جو منبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنوایا گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے۔ تو اس وقت وہ کھجور جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (ٹیک لگا کر) خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے چیخ پڑی۔ حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لائے اور اسے پکڑ کر سینے سے چمٹا لیا۔ تو وہ ایسے بچے کی طرح رونے لگی جسے خاموش کرواتے ہیں تو وہ رونے کی آواز نکالتا ہے۔ حتیٰ کہ اسے قرار آ گیا تو فرمایا کہ جو یہ ذکر سنا کرتی تھی اس کی وجہ سے رو پڑی ہے۔

(۱۴۶) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد بن عبد اللہ ابن بشران، انا اسباعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن عطاء بن السائب عن عبد اللہ بن حفص عن یعلی بن مرة الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ثلاثة اشياء رايتها من رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بينا نحن نسير معه اذ مررنا ببعير يسنى عليه قال فلما راه البعير جرجر فوضع جراحه فوقف عليه النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فقال اين صاحب هذا البعير فجاءه فقال النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بعنيه قال بل نهبه لك وانه لاهل بيت مالهم معيشة غيره قال اما اذ ذكرت هذا من امره فانه شكا كثرة العمل وقلة العلف فاحسنوا اليه قال ثم سرنا حتى نزلنا منزلا فنام النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فجاءت شجرة تشق الارض حتى غشيتها ثم

رجعت الی مکانها فلما استيقظ رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ذكرت له فقال هي شجرة استاذنت ربها في ان تسلم على رسول الله فاذن لها قال ثم سرنا فمررنا بباء فأتته امرأة بابت لها به جنة فاخذ النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم بمنخره ثم قال اخرج اني محمد رسول الله قال ثم سرنا فلما رجعنا من مسيرنا مررنا بذلك الباء فأتته المرأة بجزر ولبن فامرها ان ترد الجزر وامر اصحابه فشربوا اللبن فسالها عن الصبي فقالت والذي بعثك بالحق ما راينا منه ريبا بعدك.

❖ حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

تین چیزوں کا خود میں نے اپنی آنکھوں سے رسول اکرم ﷺ سے مشاہدہ کیا ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک اونٹ جس پر پانی لاد کر لایا جاتا تھا اس کے پاس سے ہمارا گزر ہوا۔ جب اس اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو بڑ بڑ کر کے گردن نیچے رکھ دی۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا۔ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مجھے فروخت کر دو اس نے عرض کی کہ ہم آپ ﷺ کو بغیر عوض ہی پیش کر دیتے ہیں لیکن میرے گھر والوں کے پاس سوائے اس اونٹ کے روزی کمانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے تو فرمایا اگر تجھے اس کا یہ معاملہ یاد ہے تو (یہ بھی یاد رکھ کہ) یہ زیادہ کام اور کم چارے کی شکایت کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ پھر ہم چل پڑے حتیٰ کہ ایک جگہ قیام کیا تو نبی اکرم ﷺ سو گئے۔ تو ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا۔ پھر اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے یہ معاملہ بیان کیا تو فرمایا کہ اس درخت نے اللہ تعالیٰ سے یہ اجازت طلب کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کرے تو اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت مرحمت فرمادی۔ پھر ہم سفر پر چل پڑے تو پانی (کے تالاب وغیرہ) کے پاس سے گزرے۔ اس وقت ایک عورت اپنا بیٹا لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس پر جن کا سایہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا گلا پکڑ کر فرمایا۔ نکل جا بیشک میں محمد ﷺ اللہ کا رسول ہوں۔ پھر ہم چل نکلے۔ جب سفر سے واپس لوٹے تو اسی پانی (کے تالاب وغیرہ) کے پاس سے گزرے تو وہی عورت ایک بکری اور دودھ لے کر آپ ﷺ کے پاس آئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بکری واپس لے

جاؤ اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ دودھ پی لو تو ان سب نے دودھ پیا۔ آپ ﷺ نے اس سے بچے کے بارے میں پوچھا تو اس نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کے بعد ہم نے اس میں کوئی شک والی بات نہیں دیکھی۔

(۱۴۷) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو طاهر الزیادی، انا ابو بکر محمد بن الحسین القطان، نا علی بن الحسین الدارابجردی، نا ابو الولید الطیالسی، نا عکرمۃ بن عمار، نا ابو کثیر الشحی هو یزید بن عبدالرحمن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما خلق اللہ مومنا یسمع بی ولا یرانی الا احبنی قال یزید قلت وما علیک بذلك قال ان امی كانت مشرکة وانی کنت ادعوها الی الاسلام فتابی علی وانی دعوتها ذات یوم فاسبعتنی فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما اکره فاتیت رسول اللہ فقلت یا رسول اللہ ان امی مشرکة وانی کنت ادعوها الی الاسلام فتابی علی وانی دعوتها فاسبعتنی فیک ما اکره فادع اللہ ان یهدی امی فقال اللهم اهد ام ابی ہریرۃ فخرجت اغدو ابشرها بدعوة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فلما اتیت الباب فاذا هو منجاف وسبعت خضخضة الباء وسبعت خشف رجلی فقلت یا ابا ہریرۃ کہا انت وفتحت الباب ولبست درعها وجعلت عن خبارها فقالت انی اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد ان محمدا عبده ورسوله فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابکی من الفرح کہا بکیت من الحزن فقلت یا رسول اللہ ایس قد استجاب اللہ دعوتک فهدی ام ابی ہریرۃ ادع اللہ ان یحببنی وامی الی عبادۃ المومنین ویحببهم الی والیہا فقال اللهم خب عبدک وامہ الی عبادۃ المومنین وحببهم الیہ۔ صحیح۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کا تخلیق کردہ جو مومن بھی میری گفتگو سنے گا اور مجھے دیکھے گا تو مجھ سے محبت کرے گا۔

یزید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس بات کا آپ کو کیسے علم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا

کہ میری والدہ مشرکہ تھی۔ میں اسے اسلام کی دعوت دیتا رہتا تھا تو وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتی تھی۔ ایک دن میں نے اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کے متعلق ایسی باتیں سنائیں کہ جنہیں میں (سننا) ناپسند کرتا تھا تو میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری والدہ مشرکہ ہے۔ میں اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دے رہا ہوں مگر وہ انکار کر دیتی تھی۔ آج میں نے اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے آپ ﷺ کے بارے میں ایسی باتیں کیں جنہیں میں (سننا) ناپسند کرتا ہوں۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ میری والدہ کو ہدایت عطا فرمائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔ تو میں جلدی جلدی نکلتا کہ اپنی والدہ کو رسول اکرم ﷺ کی دعا کی خوشخبری دوں۔ جب میں دروازے پر آیا تو وہ کھلا پڑا تھا اور میں نے پانی کے پلنے کی آواز سنی۔ میری والدہ نے میرے پیروں کی آہٹ سنی تو کہا۔ اے ابو ہریرہ! جیسے تو کہتا تھا۔ پھر دروازہ کھولا، اپنی قمیض پہنی اور جلدی جلدی چادر لے کر کہا کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو میں خوشی سے روتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جیسے تم غم سے روتے ہو۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ایسا ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرمائی۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ مجھے اور میری والدہ کو مومن بندوں کا محبوب بنادے اور انہیں میرا اور میری والدہ کا محبوب بنادے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! اپنے بندے اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنادے اور انہیں اس کا محبوب بنادے۔

(۱۴۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا موسی بن اسماعیل، نا ابراہیم بن سعد عن ابن

شہاب عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یقولون ان ابا

ہریرۃ یكثر والله الموعود ویقولون ما للمہاجرین والانصار لا یحدثون

مثل احادیثہ وان اخوتی من المہاجرین کان یشغلهم الصفق بالاسواق وان

اخوانی من الانصار کان یشغلهم عمل اموالہم وکنت امرا مسکینا الزم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی مل بطنی فاحضر حین

یغیبون واعی حین ینسون وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : لن یبسط احد منکم ثوبہ حتی اقصیٰ مقاتلی ہذہ ثم یجمعه الی صدرہ فینسی من مقاتلی شیاء ابدا فبسطت نبرۃ لیس علی ثوب غیرہا حتی قضی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مقاتلہ ثم جمعتها الی صدری فوالذی بعثہ ما نسیت من مقالہ تلک الی یومی ہذا واللہ لولا الیتان فی کتاب اللہ ما حدثتکم ابدا : (ان الذین یکتبون ما انزلنا من البینات والہدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا فاولئک اتوب علیہم وانا التواب الرحیم) (البقرہ : ۱۶۰) صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بکثرت احادیث روایت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ملنے پر معلوم ہوگا کہ کون حق پر ہے اور کہتے ہیں کہ انصار اور مہاجرین کو کیا ہے کہ اس کی احادیث کی مانند احادیث بیان نہیں کرتے۔ (حالانکہ معاملہ یہ ہے کہ) میرے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہتے ہیں اور انصاری بھائیوں کو ان کے اموال کا کام مصروف رکھتا ہے جبکہ میں ایک مسکین آدمی ہوں خالی پیٹ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چمٹا رہتا ہوں اس وقت جبکہ وہ غائب ہوتے ہیں اور جب وہ بھول جاتے ہیں تو میں یاد رکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی بھی میری اس بات کے ختم ہونے تک اپنا کپڑا بچھائے رکھے گا پھر اسے اپنے سینے سے ملا لے گا تو کبھی بھی میری کوئی بات اسے نہیں بھولے گی۔ تو میں نے اپنی کملی بچھا دی مجھ پر اس کے علاوہ کوئی کپڑا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گنتگو ختم فرمائی تو میں نے اسے اپنے سینے کے ساتھ ملا لیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا میں آج تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات نہیں بھولا۔ قسم بخدا! اگر قرآن مجید کی یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کبھی تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ ”ان الذین یکتبون ما انزلنا من البینات والہدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا فاولئک اتوب علیہم وانا التواب الرحیم“ (البقرہ ۱۶۰) یعنی بیشک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور

ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لئے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہوں۔

(۱۴۹) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف.

نا محمد ابن اسماعیل، انا احمد بن ابی بکر ابو مصعب، نا محمد بن

ابراہیم بن دینار عن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ قلت یا رسول اللہ انی اسمع منک کثیرا انساہ قال ابسط رداءک

فبسطته ففرق بیدی ثم قال ضمتہ فضبتہ فما نسیت شیئا بعدہ۔ صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر بھول جاتا

ہوں۔ تو فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے چادر پھیلائی تو میرے ہاتھوں کو جدا کیا۔ پھر فرمایا اسے اکٹھا

کر کے چمٹالے تو میں نے اسے چمٹالیا اس کے بعد میں کوئی چیز نہ بھولا۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۰

باب فی اسمائہ ﷺ

اسماء النبی ﷺ

(۱۵۰) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران، انا ابو علی اسباعیل بن محمد الصفار، انا ابوبکر احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزہری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابيه رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يقول : ان لى اسماء انا احمد وانا محمد وانا الباقى يحو الله به الكفر وانا الحاشر يحشر الناس على قدمى وانا العاقب قال قلت للزہری ما العاقب قال الذى ليس بعده نبى۔ صحیح۔

❖❖ حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے کچھ نام ہیں میں احمد ہوں، میں محمد ہوں، میں ماحی ہوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر (یعنی پیچھے) لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا کہ عاقب سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(۱۵۱) اخبرنا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم

علی بن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الہیثم بن کلیب الشاشی، نا ابو عیسیٰ الترمذی قال، نا محمد بن طریف الکوفی، نا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن ابی وائل عن حذیفۃ رضى الله تعالى عنه قال لقيت رسول الله صلى

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فی بعض طریق المدينة فقال انا محمد وانا احمد
وانا نبی الرحمة ونبی التوبة وانا المقفی وانا الحاشر ونبی الملاحم۔

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

مدینہ منورہ کے ایک راستے میں میری رسول اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ میں
محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں نبی رحمت ہوں، میں نبی توبہ ہوں، میں مقفی یعنی سب پیغمبروں کے آخر
میں آنے والا ہوں، میں حاشر ہوں اور میں جنگی پیغمبر ہوں۔

(۱۵۲) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسی

الصیرفی، نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم، نا محمد بن هشام بن ملاس

النہیری، نا مروان بن معاویۃ الفزاری، نا حمید قال : قال انس بن مالک رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نادى رجل بالبقیع یا ابا القاسم فالتفت الیہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقال یا رسول اللہ لم اعنک انما عنیت فلانا فقال رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : سہوا باسہی ولا تکنوا بکنیتی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

جنت البقیع میں ایک آدمی نے آواز دی اے ابوالقاسم! تو رسول اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ

ہوئے۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو مراد نہیں لیا تھا۔ میں نے فلاں

آدمی مراد لیا تھا۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

(۱۵۳) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصبیحی، انا ابو بکر احمد بن الحسن

الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن حماد، نا ابو معاویۃ عن

الاعش عن سالم بن ابی الجعد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : سہوا باسہی ولا تکتنوا بکنیتی

فانما جعلت قاسما اقسام بینکم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ کیونکہ

مجھے قاسم بنایا گیا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

باب نمبر ۱۱

باب فی صفة النبی ﷺ

صفت النبی ﷺ

(۱۵۴) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد السرخسی، انا ابو اسحق ابراهیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب احمد بن ابی بکر الزهری عن مالک بن انس عن ربیعة بن ابی عبدالرحمن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولا بالابيض الامهق ولا بالادم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ علی راس اربعین سنة فاقام بمكة عشر سنین وبالمدينة عشر سنین وتوفاه اللہ علی راس ستین سنة ولس فی راسه ولحیتہ عشرون شعرة بیضاء۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

رسول اکرم ﷺ لم یب بے ڈول نہ تھے اور نہ ہی کوتاہ قامت تھے، آپ ﷺ کی رنگت چوڑے کی طرح سفید نہ تھی اور نہ ہی گندم گوں تھے، آپ ﷺ کے بال سخت گھونگریا لے نہ تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چالیس سال کے آخر پر نبوت سے سرفراز فرمایا تو آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں دس سال قیام پذیر رہے اور مدینہ منورہ میں بھی دس سال قیام پذیر رہے اور ساٹھ سال کے آخر پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی اس وقت آپ ﷺ کے سر مبارک میں اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

(۱۵۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اساعیل، نا ابوبکیر، نا الیث عن خالد عن شعبۃ بن ابی

هلال عن ربيعة سبعت انس بن مالك رضى الله تعالى عنه يصف النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم ليس بالطويل ولا بالقصير ازهر اللون بمعنى حديث مالك وزاد قال ربيعة فرأيت شعرا من شعره فاذا هو احمر فسالت فقيلا احمر من الطيب.

❖❖ حضرت ربيعة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نبی کریم کا وصف بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لمبے تڑنگے نہ تھے اور نہ ہی کوتاہ قامت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت سفید چمکدار تھی۔ (۱۵۶) حضرت ربيعة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک سرخ دیکھا تو اس کے بال سرخ پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا تھا۔

(۱۵۶) اخبرنا ابو علي الحسين بن محمد القاضي، انا ابوطاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، انا ابوبکر محمد بن الحسين القطان، انا ابوالحسن علي بن الحسن الداراجردی، انا عمار بن عبد الجبار، ز السعدی عن عثمان بن عبد الله عن نافع بن جبیر بن مطعم عن علي بن ابي طالب رضى الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ليس بالطويل ولا بالقصير ضخمة الراس واللحية شثن الكفين مشرب حمرة ضخمة الكراديس طویل المسربة اذا مشى تكفى تكفيا كانا ينحط من صلب لم ارقبله ولا بعده مثله صلى الله تعالى عليه واله وسلم.

❖❖ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لمبے تڑنگے نہ تھے اور نہ ہی کوتاہ قامت (خوبصورت) موٹے سروالے اور بڑی ریش مبارک والے تھے، پر گوشت ہتھیلیوں والے، سرخی آمیز رنگت والے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیوں کے جوڑ ضخیم اور مضبوط تھے۔ سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو آگے کو زور دے کر جھک کر چلتے گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں۔ میں نے نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی آپ جیسا دیکھا۔

(۱۵۷) اخبرنا عبد الواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد الله النعیمی،

انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا ابو النعبان، نا جریر بن حازم عن قتادة بن انس رضي الله تعالى عنه قال قال كان النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم ضخم الراس والقدمين لم اربعه ولا قبله مثله وكان بسط الكفين. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ کا سر مبارک موٹا اور قد میں شریفین بھاری (پر گوشت) تھے۔ میں نے آپ ﷺ کے بعد اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی آپ جیسا نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کشادہ ہتھیلیوں والے تھے۔

(۱۵۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا ابو موسى محمد بن المثنى، نا محمد بن جعفر، نا شعبة عن سهاك بن حرب قال سمعت جابر بن سبرة رضي الله تعالى عنه يقول كان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوش العقب قال شعبة قلت لسهاك ما ضليع الفم قال عظيم الفم قلت ما اشكل العين قال طويل شق العين قلت ما منهوش العقب قال قليل لحم العقب. صحيح.

❖❖ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ کا دہن مبارک کشادہ تھا، دونوں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی اور آپ ﷺ کی ایڑی مبارک کم گوشت والی تھی۔ (حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ”ضليع الفم“ سے کیا مراد ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ کشادہ دہن۔ میں نے کہا کہ ”اشكل العين“ سے کیا مراد ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ آنکھ کے کنارے کا لمبا ہونا۔ میں نے کہا کہ ”منهوش العقب“ سے کیا مراد ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی)۔

(۱۵۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، نا الهيثم بن

كليب، نا ابو عيسى، نا قتيبة بن سعيد، نا الليث عن سعد عن ابي الزبير عن

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال عرض علی الانبیاء فاذا موسی ضرب من الرجال کانه من رجال شنوءة ورأیت عیسی ابن مریم فاذا اقرب من رایت به شبها عروة بن مسعود ورایت ابراهیم فاذا اقرب من رایت به شبها صاحبکم یعنی نفسه ورایت جبریل فاذا اقرب من رایت به شبها دحیة. صحیح.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مجھ پر انبیاء کرام علیہم السلام پیش کئے گئے (یعنی دکھائے گئے) تو میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دبے پتلے کم گوشت چھریرے بدن کے آدمی تھے گویا کہ شنوہ قبیلے کے مردوں کی طرح تھے، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مشابہت والے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے ساتھی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مراد لے کر فرمایا کہ میرے مشابہہ تھے جبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تو وہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے مشابہہ تھے۔

(۱۶۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن منیع، نا عباد بن العوام، انا الحجاج بن ارطاة عن سہاک بن حرب عن جابر بن سہرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حموشة وكان لا یضحک الا تبسما وکنت اذا نظرت الیہ فقلت اکحل العینین ولیس باکحل. غریب.

❖❖ حضرت جابر بن سہرة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں پتلی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فقط مسکراتے ہوئے تبسم فرماتے تھے۔ میں جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا تو میں کہتا کہ سرمہ آنکھوں میں لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ نہ لگایا ہوتا (بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں پیدائشی سرگیں تھیں)۔

(۱۶۱) عن جابر بن سہرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی لیلة اضحیان وعلیہ حلة حمراء فجعلت انظر

الیہ والی القبر فلهو احسن عندی من القبر۔

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا۔ آپ ﷺ اس وقت سرخ جوڑا زیب تن کئے ہوئے تھے۔ میں کبھی آپ ﷺ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا تو میرے نزدیک آپ ﷺ چاند سے بھی زیادہ حسین تھے۔

(۱۲۶) واخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبدالله بن عبدالرحمن، انا ابراهيم ابن اخي موسى بن عقبة عن كريب عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم افلج الثنيتين اذا تكلم رؤى كالنور يخرج من بين ثناياه۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ کے دونوں سامنے کے دانتوں میں کشادگی تھی۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو ایسے دکھائی دیتا جیسے آپ ﷺ کے دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔

(۱۶۳) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا حفص بن عمر، نا شعبة عن ابي اسحق عن البراء رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين له شعر بلغ شحمة اذنه رايته في حلة حمراء لم أر شيئا قط احسن منه۔ صحيح۔

❖❖ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ میانہ قامت والے تھے، چوڑے کندھوں والے تھے (یعنی دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا) آپ ﷺ کے بال مبارک کان کی لوتک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو ایک سرخ جوڑے میں دیکھا تو میں نے آپ ﷺ سے بڑھ کر کبھی کوئی چیز حسین نہیں دیکھی۔

(۱۶۴) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن بشار وسفيان بن وكيع المعنى واحد

قالا، نا یزید بن ہرون عن سعید الجریری قال سمعت ابا الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول رايت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وما بقی علی وجه الارض احد راہ غیری قلت صفہ لی قال کان ابیض منیحا مقصدا۔
صحیح۔

❖❖ حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس وقت زمین پر کوئی آدمی سوائے میرے ایسا نہیں ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھا ہو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں دیکھنا مراد ہے) تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بتاؤ۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ سفید رنگت والے یلح اور میاں قامت والے تھے۔

(۱۶۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابوالقاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا ابوداؤد البصاحفی سلیمان بن سلم، نا النضر بن شیل عن صالح بن ابی الاخضر عن ابن شہاب عن ابی سلمة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابیض کانہا صیغ من فضة رجل الشعر۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت سفید تھی گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ بالکل گھونگریا لے۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۲

باب فی صفة شعره و شبیهه صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بالوں اور بڑھاپے کا بیان

(۱۶۶) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا عمرو بن علی، نا وہب بن جریر حدثنی ابی عن قتادة قال سالت انس بن مالك رضى الله تعالى عنه عن شعر رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال كان شعر رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم رجلا ليس بالسبط ولا الجعد بين اذنيه وعاتقه. صحيح.

❖❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بالوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ بالکل گھونگریالے، دونوں کانوں اور دونوں کندھوں کے درمیان تھے۔ (یعنی لٹکے ہوئے تھے)۔

(۱۶۷) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابو الحسين بن بشران، انا اسماعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن ثابت البناني عن انس رضى الله تعالى عنه قال كان شعر رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم الى انصاف اذنيه. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (سر کے) بال مبارک دونوں کانوں کے آدھ تک تھے۔

(۱۶۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا هناد بن السري، نا عبدالرحمن بن ابی الزناد عن

ہشام بن عروہ عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنت اغتسل
انا ورسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم من اناء واحد وله شعر فوق
الجمرة ودون الوفرة.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ
میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے بال مبارک
کانوں کی لو سے کچھ نیچے اور مونڈھوں سے کچھ اوپر (تک) تھے۔

(۱۶۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعي، انا الهيثم
بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمود بن غيلان، نا وكيع، نا سفيان عن ابي
اسحاق عن البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه قال ما رايت من ذي لمة
احسن من رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم له شعر يضرب
منكبيه بعيد ما بين المنكبين لم يكن بالقصير ولا بالطويل. صحيح.

❖❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر پیارے لمبے بالوں (وہ بال جو مونڈھوں تک ہوں) والے
کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے۔ آپ ﷺ چوڑے کندھوں
والے تھے۔ نہ ہی کوتاہ قامت تھے اور نہ ہی لمبے تڑنگے۔

(۱۷۰) اخبرنا عبد الواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي،
انا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا سليمان بن حرب، نا حباد
بن زيد عن ثابت قال سئل انس رضي الله تعالى عنه عن خضاب النبي صلى
الله تعالى عليه وآله وسلم فقال انه لم يبلغ ما يخضب لو شئت ان اعد
شبطاته في لحيته. صحيح.

❖❖ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم ﷺ کے خضاب کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے
جواب دیا کہ آپ ﷺ کے اتنے بال سفید ہی نہیں ہوئے تھے کہ انہیں رنگا جاتا۔ اگر میں چاہتا تو
آپ ﷺ کی ریش مبارک میں سفید بال شمار کر سکتا تھا۔

(۱۷۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن بشار، نا ابوداؤد، نا ہمام عن قتادة قال قلت لانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لہ خضب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال لم يبلغ ذلك انما كان شيبا في صدغه ولكن ابوبکر خضب بالحناء والکتم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بال مبارک رنگے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنے بال سفید ہی نہیں ہوئے تھے۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنپٹیوں میں کچھ بال سفید تھے۔ مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہندی اور سرمہ سے بال رنگے ہیں۔

(۱۷۲) اخبرنا ابو سعید عبداللہ بن احمد الطاہری، انا جدی ابو سہل عبدالصمد ابن عبدالرحمن البزار، نا ابوبکر محمد بن زکریا العذافری، نا اسحق بن ابراہیم الدبری، نا عبدالرزاق، نا معمر عن ثابت البنانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما عدت فی راس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولحيته الا اربع عشرة بيضاء۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور ریش مبارک میں فقط چودہ سفید بال شمار کئے ہیں۔

(۱۷۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن منیع، نا شریح بن النعمان، نا حصاد بن سلمة عن سماک بن حرب قال قيل لجابر بن سبرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ اكان في راس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شيب قال لم يكن في راس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شيب الا شعرات في مفرق راسه اذا ادهن واداهن الدهن۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ کے سر مبارک میں بڑھاپے کے سفید بال تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کے سر مبارک میں بڑھاپے کے سفید بال نہیں تھے سوائے چند بالوں کے جو آپ ﷺ کی مانگ میں تھے جب تیل لگاتے تو وہ تیل کی وجہ سے دکھائی دیتے تھے۔

(۱۷۴) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد النعیبی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا عصام بن خالد عن جریر بن عثمان انه سال عبد الله بن بسر صاحب رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال رایت رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم اکان شیخا قال کان فی عنفقه شعرات بیض. صحیح.

❖❖ حضرت جریر بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

انہوں نے حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مصاحبت اختیار کی تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ ﷺ بوڑھے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کے عنفقه میں کچھ بال سفید تھے۔ (عنفقه سے مراد وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان ہوتے ہیں)۔

(۱۷۵) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابو عمر بکر بن محمد البزنی، نا ابوبکر احمد بن ابراهیم الاسباعیلی، نا ابو جعفر محمد بن عبد الله بن سلیمان الحضرمی، نا احمد بن حنبل، نا یحیی بن آدم عن شریک عن عبید الله هو ابن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالى عنها قال کان شیب رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم نحواً من عشرين شعرة.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ کے بڑھاپے کے سفید بالوں کی تعداد تقریباً بیس تھی۔

(۱۷۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن منیع، نا ہشیم، اخبرنا عبد الملك بن

عمیر عن ایاد بن لقیط عن ابی رمثة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مع ابن لی فقال ابنک فقلت نعم اشہد بہ فقال لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ قال ورایت الشیب احمر۔

❖❖ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں! اس کے گواہ ہو جائیے تو فرمایا کہ تیرے بیٹے کے قصور کا تجھ سے اور تیرے قصور کا تیرے بیٹے سے مواخذہ نہ ہوگا۔ اس وقت میں نے سرخ رنگ کے بڑھاپے کے بال (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کے دیکھے۔

(۱۷۷) اخبرنی عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیبی، انا محمد بن

یوسف، نا محمد ابن اسباعل، نا موسی بن اسباعیل، نا سلام عن عثمان بن

عبداللہ بن موهب قال دخلت علی ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخرجت

الینا شعرا من شعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مخضوبا۔

❖❖ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موهب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک رنگا ہوا بال مبارک نکال کر دکھایا۔



باب نمبر ۱۳

باب فی خاتم النبوة ﷺ

مہ نبوت کا بیان

(۱۷۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا القاسم الخزازی، نا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید، نا حماد بن اسماعیل عن محمد بن عبد الرحمن عن السائب بن یزید یقول ذہبت فی حدیثی فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان اس احسن وجہ لیس راسی ودعالی بالبرکۃ فتوضا فشربت من وضوئہ وکنت حنف ظہرہ وصرحت الی الخاتم بین کتفیه فاذا هو مثل زر الحجۃ صحیح.

++ حضرت سائب بن یزید جو ترمذی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ۔

میری خالہ مجھے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے بھانجے کو درد ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر دست اقدس پھیرا۔ میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا اور آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان کب کے انگڑے کی مانند مہ نبوت دیکھی۔

(۱۷۹) واخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزازی، نا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا سعید بن یعقوب الطالقانی، نا ایوب بن جابر عن سہاک بن حرب عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رايت الخاتم بین کتفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غدة حمراء مثل بیضة الحمامة. صحیح وقال اسرائیل عن سہاک مثل بیضة الحمامة يشبه جسده.

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ وہ ایک سرخ گلٹی کبوتری کے انڈے کی مانند تھی۔ (حضرت اسرائیل نے حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ کبوتری کے انڈے کی مانند آپ ﷺ کے جسم مبارک کے مشابہہ تھی)۔

(۱۸۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن بشار، نا ابو عاصم، نا عزرة بن ثابت حدثنی غلباء بن احمر حدثنی ابو زید بن اخطب الانصاری قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : يا ابا زید ادن منی فامسح ظهري فمسحت ظهره فوقت اصابعی علی الخاتم قلت وما الخاتم قال شعرات مجتبعات۔

❖❖ حضرت ابو زید بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو زید! میرے پاس آؤ اور میری پشت پر ہاتھ پھیرو۔ تو میں نے آپ ﷺ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت کو لگیں۔ (غلباء بن احمر کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا کہ مہر نبوت کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جمع شدہ بال تھے یا بالوں کا گچھا تھا۔

(۱۸۱) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا عبدالرحمن بن شريح انا ابو القاسم عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز البغوي، نا علي بن الجعد، انا شريك بن عبدالله عن عاصم الاحول عن عبدالله بن سرجس رضي الله تعالى عنه قال رايت النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم ودخلت عليه واكلت من طعامه وشربت من شرابه ورايت خاتم النبوة في نقص كتفه اليسرى كانه جمع خيلان سود كانها ثآليل۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے کھانے سے کھایا، آپ ﷺ کے پانی سے پیا اور آپ ﷺ کے بائیں کندھے کے جوڑ (نچلے حصے پر)

میں مہر نبوت دیکھی گویا کہ وہ کالے تلوں کا مجموعہ ہے جیسے تہوڑی (گھنڈی یا مسہ) ہو۔

(۱۸۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، انا ابو عیسیٰ، نا محمد بن بشار، نا بشر بن الوضاح، نا ابو عقیل الدورقی عن ابی نصرۃ قال سالت ابا سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن خاتم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یعنی خاتم النبوة فقال کان فی ظہرہ بضعة ناشرة۔

❖❖ حضرت ابو نصرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ مہر نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر گوشت کا اٹھا ہوا مچہ تھا۔

(۱۸۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، نا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا حبان بن موسیٰ، نا عبداللہ عن خالد بن سعید عن ابیہ عن ام خالد بنت خالد بن سعید قالت اتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مع ابی وعلی قمیص اصفر قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : سنہ سنہ قال عبداللہ وہی بالحشیۃ حسنة قالت فذهبت العب بخاتم النبوة فزبرنی ابی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : دعھا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ام خالد بن خالد بنت سعید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں اپنے والد گرامی کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے اس وقت زرد رنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ! واہ! اچھی ہے۔ (عبداللہ کہتے ہیں کہ حبشی زبان میں اس سے مراد ”اچھی“ ہے) تو میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی۔ میرے والد گرامی نے مجھے جھڑکا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر فرمایا۔ پرانا کر اور بوسیدہ کر، پرانا کر اور بوسیدہ کر، پرانا کر اور بوسیدہ کر (یعنی تین مرتبہ طویل عمر کی دعا فرمائی)۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۴

باب فی طیب ریحہ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی خوشبو کی پاکیزگی کا بیان

(۱۸۴) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی، نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصب، نا ابو جعفر محمد بن هشام بن ملاس النیری، نا مروان بن معاویۃ الفزاری، نا حمید الطویل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما شہت رائحة قط مسکة ولا عنبرة اطیب من رائحة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولا مسست شیئا قط خزة ولا حريرة الین من کف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کبھی کوئی خوشبو خواہ مشک (کستوری) ہو خواہ عنبر نہیں سونگھی اور میں نے نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی سے بڑھ کر نرم چیز خواہ وہ خز ہو خواہ ریشم نہیں چھوئی۔

(۱۸۵) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی زہیر بن حرب، نا نعیم یعنی ابن القاسم عن سلمان عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخل علینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال عندنا فعرق وجاءت امی بقارورة فجعلت تسلت العرق فیہا فاستيقظ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال یا ام سلیم ما هذا الذی

تصنعین قالت هذا عرقك نجعله في طيبنا وهو من اطيب الطيب. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ بننے لگا۔ میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں اور انگلی سے پسینہ مبارک پونچھ کر شیشی میں ڈالنے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا۔ اے ام سلیم! تو کیا کر رہی تھی؟ انہوں نے عرض کی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ہے اسے ہم اپنی خوشبو میں شامل کرتے ہیں اور وہ سب خوشبوؤں سے عمدہ اور پاکیزہ خوشبو ہوتی ہے۔

(۱۸۶) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد

بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عمرو بن حماد بن طلحة القناد، نا اسباط وهو ابن نصر الهمدانی عن سہاک عن جابر بن سہرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صلاة الاولى ثم خرج الى اهله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل یمسح خدی احدهم واحدا واحدا قال واما انا فمسح خدی قال فوجدت لیدہ بردا او ریحاً کانہا اخرجہا من جؤنة عطار. صحيح.

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کی طرف چلے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی نکل پڑا۔ (راستے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ بچے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک کر کے ان کے رخسار ہاتھ سے چھونے لگے۔ میرے رخسار پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تو میں نے محسوس کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک ٹھنڈا ہے یا ایسی خوشبو محسوس کی گویا ابھی عطار کے ڈبے سے نکالا ہے۔

(۱۸۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، نا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسباعیل، نا الحسن بن منصور، نا الحجاج بن محمد الاعور، نا شعبة عن الحكم عن ابی جحيفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضا ثم صلی الظهر رکعتین والعصر رکعتین وین یدیہ عنزة قال شعبة وزاد فیہ عون

عن ابیہ ابی جحیفۃ قال کان یبر من ورائہا المرأة وقام الناس وجعلوا
یاخذون یدیه فیسحون بہا وجوہہم قال فاخذت بیدیه فوضعتها علی
وجہی فاذا ہی ابرد من الثلج واطیب رائحة من البسک. صحیح.

❖❖ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت صاف سطح والی زمین کی طرف نکلے اور وضو فرمایا۔ پھر نماز ظہر
کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نیزہ
(بطور سترہ) گڑا ہوا تھا۔ (حضرت شعبہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ) اس حدیث مبارکہ میں اس سند کے
ساتھ اضافہ ہے کہ حضرت عون رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ فرماتے
ہیں کہ اس نیزے کے آگے سے عورت گزر جاتی تھی۔ کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
تھوں کو پکڑتے اور اپنے چہروں پر پھیرتے۔ میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پکڑے اور
اپنے چہرے پر رکھے تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈے اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے۔

(۱۸۸) حدثنا ابو طاہر المطہر بن علی بن عبید اللہ الفارسی، انا ابو ذر
محمد بن ابراہیم بن علی الصالحانی، انا محمد عبید اللہ بن محمد بن
جعفر بن حیان المعروف بابی الشیخ، انا ابو یعلی الموصلی، نا بشر بن
سیحان، نا عمر بن سعید الابح، نا سعید عن قتادة عن انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نعرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
اذا اقبل بطیب ریحہ.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی خوشبو کی پاکیزگی سے پہچان
دیتے تھے۔

(۱۸۹) حدثنا الطہر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراہیم الصالحانی،
انا عبد اللہ ابن محمد بن جعفر، نا سلم بن عصام، نا احمد بن محمد بن
یعلی الادمی، نا ابو غسان، نا اسحق بن الفضل الهاشمی حدثنی مغیرة بن
عطیة عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان فی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خصال لم یکن فی طریق فیسلكہ احد الا عرف انه یسلكہ من طیب عرقہ او طیب عرفہ۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ خصلتیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی راستے میں ہوتے تو اس راستے کوئی چلتا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی خوشبو سے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشک کی خوشبو سے یہ جان لیتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستے سے گزرے ہیں۔



باب نمبر ۱۵

باب فی حسن خلقه ﷺ

آپ ﷺ کے حسن خلق کا بیان

(۱۹۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، انا احمد بن سعید ابو عبداللہ، نا اسحق بن منصور، نا ابراہیم بن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم احسن الناس وجہا واحسنهم خلقا لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر۔ صحیحہ۔

❖❖ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم ﷺ چہرے کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ حسین تھے اور ان سب سے زیادہ بہترین خلق والے تھے۔ آپ ﷺ نہ ہی لمبے بے ڈول تھے اور نہ ہی کوتاہ قامت۔

(۱۹۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید، نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف قط وما قال لشیء صنعتہ لم صنعتہ ولا لشیء ترکته لم ترکته وكان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من احسن الناس خلقا ولا مست خزا قط ولا حریرا ولا شیئا کان الین من کف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولا

شہت مسکا ولا عطرا کان اطیب من عرق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے دس سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھے
اف تک نہیں فرمایا۔ کبھی میں نے کوئی کام کر ڈالا تو یہ نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کیوں کیا۔ کبھی میں نے کوئی
کام چھوڑ دیا تو یہ نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کیوں چھوڑا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم از روئے خلق کے تمام لوگوں میں
سے بہترین تھے۔ میں نے کبھی کوئی خزیاریشم یا کوئی اور چیز نہیں چھوئی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے
زیادہ نرم ہو اور میں نے کوئی ایسی کستوری یا عطر نہیں سونگھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے زیادہ
خوشبودار ہو۔

(۱۹۲) حدثنا البطر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراہیم الصالحانی،
نا عبد اللہ ابن محمد بن جعفر بن حیان، نا محمد بن یحییٰ المروزی، نا
عاصم بن علی، نا سلیمان ابن المغیرۃ عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ
عنه قال خدمت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عشر سنین وانا غلام
لیس کل امر کما یشتهي صاحبی ان یکون فما قال لی اف لم فعلت هذا او الا
فعلت هذا۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے دس سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ ہر
کام اس طرح نہیں ہو پاتا تھا جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ایسے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھ
سے یہ نہیں کہا کہ اف! یہ تو نے کیوں کیا؟ یا یہ تو نے کیوں نہیں کیا۔

(۱۹۳) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد
بن عیسیٰ الجلودی، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج
حدثنی ابو معن الرقاشی، انا عمر بن یونس، نا عکرمۃ بن عمار قال : قال
اسحق قال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجة فقلت واللہ لا اذهب

وفي نفسي ان اذهب فخرجت حتى امر علي صبيان وهم يلعبون في السوق
فاذا رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قد قبض بقفائي من ورائي
قال فنظرت اليه وهو يضحك فقال يا انس ذهبت حيث امرتك قلت نعم انا
اذهب يا رسول الله. صحيح.

(۱۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اکرم ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین خلق والے تھے۔ ایک دن
آپ ﷺ نے مجھے کسی ضرورت کے لئے بھیجا تو میں نے کہا۔ قسم بخدا! میں نہیں جاؤں گا اور میرے
بل میں یہ تھا کہ جاؤں گا۔ تو میں وہاں سے نکلا تو کچھ بچوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے
تھے (میں بھی ان کے ساتھ کھیلنے لگا) اچانک رسول اکرم ﷺ نے پیچھے سے آکر میری گدی پکڑ لی۔
میں نے دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے انس! جہاں میں نے تجھے
نے کو کہا تھا گیا ہے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! یا رسول اللہ! میں جاؤں گا۔

(۱۹۴) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا
عبدالله بن محمد البزار، نا الحسن بن حباد الكوفي، نا محمد بن الحسن
بن ابي يزيد الهمداني حدثني عباد المنقري عن علي بن زيد بن جدعان عن
سعيد بن المسيب عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال خدمت النبي
صلى الله تعالى عليه واله وسلم سنين فما سبني سبة قط ولا ضربني ضربة ولا
انتهرني ولا عبس في وجهي ولا امرني بامر فتوانيت فيه فعاتبني عليه فان
عاتبني عليه احد من اهله قال دعوه فلو قدر شياء كان.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے کافی سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ آپ ﷺ نے کبھی مجھے
کالی نہیں دی، نہ ہی کبھی مجھے مارا، نہ ہی جھڑکا، نہ ہی ترش روئی اختیار کی اور نہ ہی کبھی ایسا ہوا کہ
آپ ﷺ نے مجھے کوئی حکم دیا اور میں نے اس میں سستی کی تو آپ ﷺ نے مجھے ملامت کی ہو۔
آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو فرماتے۔ اسے چھوڑ دو۔ اگر کسی چیز
قادر ہوتا تو کر لیتا۔

(۱۹۵) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا عبد اللہ بن محمد بن سوار، نا یزید بن مهران ابو خالد الخباز، نا ابوبکر بن عباس عن حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خدمت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تسع سنین فما قال لی شیء اسأت ولا بئس ما صنعت وكان اذا انکسر الشیء یقول قضی۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے نو سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی چہرے کے لئے مجھے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے برا کیا اور نہ ہی یہ فرمایا کہ جو تو نے کیا برا ہی کیا۔ اور جب کوئی چہرہ ٹوٹ جاتی تو فرماتے اس کی مدت پوری ہوگئی تھی۔

(۱۹۶) حدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن جعفر بن نصر الحمال، نا جریر بن یحییٰ، نا حسین بن علوان الکوفی، نا هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما کان احد احسن خلقا من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما دعاہ احد من اصحابہ ولا من اهل بیتہ الا قال لبيک فلذلك انزل اللہ تعالیٰ: (وانک لعلی خلق عظیم) (القلم: ۴)

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بہترین خلق والا کوئی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی ساتھی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی گھر والے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حاضر ہوں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ”وانک لعلی خلق عظیم“ (القلم: ۴) یعنی اور بیشک آپ تو خلق عظیم کے درجے پر فائز ہیں۔

(۱۹۷) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عمرو بن نصر بن ثابت، نا حمید بن مسعدة نا جعفر بن سلیمان نا ابو عمران الجونی عن یزید بن باینوس قال دخلت علی عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقلت یا ام المومنین ما کان خلق رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قالت کان خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم القرآن ثم قالت اتقروُن سورة المومنین قلنا نعم قالت اقرأه فقرأت : (قد افلح المومنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون) (المومنون : ۲) حتی بلغ : (والذین هم علی صلواتهم یحافظون) (المومنون : ۹) فقالت هكذا کان خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

❖❖ حضرت زید بن یاسینؓ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے ام المومنین! رسول اکرم ﷺ کا خلق کیسا تھا؟ تو فرمایا۔ رسول اکرم ﷺ کا خلق قرآن کریم تھا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم سورۃ المومنون پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کی ہاں! تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ سورۃ پڑھو۔ میں نے پڑھا ”قد افلح المومنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون“ (المومنون ۲) حتیٰ کہ میں یہاں تک پہنچا ”والذین هم علی صلواتهم یحافظون“ (المومنون ۹) تو فرمایا۔ ایسے ہی رسول اکرم ﷺ کا خلق تھا (ترجمہ: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں.....) (سے لے کر) اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں (تک)۔

(۱۹۸) حدثنا ابو المظفر محمد بن احمد التیمی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان ابن القاسم، نا خيثمة بن سليمان بن حيدرة الأ طرابلسی، نا عبداللہ بن الحسن الهاشمی بسامرا، نا سليمان بن داود الهاشمی، نا ابراهيم بن سعد عن صالح بن كيسان عن الزهري عن عبدالحميد بن عبدالرحمن بن زيد بن الخطاب عن محمد بن سعد عن ابيه قال استاذن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه على النبي صلى الله تعالى عليه والہ وسلم وعنده نساء من قریش يسالنه ويسكثرنه عالية اصواتهن على صوته فلما استاذن عمر تبادرن الحجاب فاذن له رسول الله صلى الله تعالى عليه والہ وسلم فدخل ورسول الله صلى الله تعالى عليه والہ وسلم يضحك وقال اضحك الله سنك يا رسول الله بابي انت وامی فقال النبي صلى الله تعالى عليه والہ وسلم : عجبت من هولاء اللاتي كن

عندی فلما سمع صوتك بادرن الحجاب فقال عبر انت احق ان يهبن يا رسول الله ثم اقبل عليهن فقال اي يا عدوات انفسهن اتهبنني ولا تهبن رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ من رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقال النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم : ايه يا ابن الخطاب فوالذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان قط سالكا فجاء الاسلك فجاء غير فجاءك. صحيح.

❖❖ حضرت محمد بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریشی عورتیں تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت سوال کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند تھیں۔ تو جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو سب اوڑھنیوں کی طرف لپکیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ اندر داخل ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ تو آپ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا معاملہ ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ یہ جو عورتیں میرے پاس تھیں میں ان کے معاملہ پر حیران ہوں۔ جب انہوں نے تیری آواز سنی تو اوڑھنیوں کی طرف لپکیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ یہ آپ سے ڈرتیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ان عورتوں کے پاس گئے اور کہا۔ اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سے نہیں ڈرتیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ ہاں! تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت مزاج اور درشت خصلت ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابن خطاب! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تمہیں جب بھی شیطان کسی راستے پر چلتا ہوا ملے گا تو وہ تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ پکڑ لے گا۔

(۱۹۹) اخبرنا عبد الواحد المليحي، نا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف،

نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد، نا يحيى عن يزيد بن ابى عبيد عن سلمة

رضي الله تعالى عنه قال خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم

على قوم من بني اسلم يتناضلون بالسوق فقال ارموا بني اسماعيل فان

اباکم کان رامیا وانا مع بنی فلان لاحد الفريقین فامسکوا بايديهم قال فقال ما لهم قالوا وكيف نرمی وانت مع بنی فلان قال ارموا وانا معکم کلکم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ بنی اسلم قبیلہ کے کچھ لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جو بازار میں باہم تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے بنی اسماعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ تیر انداز تھا۔ اور میں بنوں فلاں کے ساتھ ہوں۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ روک لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کی ہم کیسے تیر اندازی کریں حالانکہ آپ ﷺ بنو فلاں کے ساتھ ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(۲۰۰) اخبرنا ابوبکر محمد بن عبدالصمد الترابی، انا ابو محمد عبداللہ بن احمد ابن حمویہ، انا ابو اسحق ابراہیم بن خزیم الشاشی، نا عبد بن حمید، نا عبدالرزاق بن سعد، انا عمرو بن ابی قیس عن سباک بن حرب عن عبادة بن حبیش عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وهو جالس فی المسجد فقال القوم هذا عدی بن حاتم وجئت بغیر امان ولا کتاب فلما رفعت الیہ اخذ بیدی وقد کان قال قبل ذلك انی لارجو ان يجعل اللہ یدہ فی یدی قال فقام بی فلقیته امرأة وصبی معها فقالا ان لنا الیک حاجة فقام معها حتی قضی حاجتها ثم اخذ بیدی حتی اتی بی دارہ فالقت له الولیدة وسادة فجلس علیها وجلست بین یدیہ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما یفرك الا ان یقال لا اله الا اللہ فهل یعلم من اله سوى اللہ قال قلت لا قال ثم تکلم ساعة ثم قال انما تفر ان یقال اللہ اکبر وتعلم شیئا اکبر من اللہ قال قلت لا قال فان اليهود مغضوب علیهم وان النصارى ضلال قال قلت فانی حنیف مسلم فرایت وجهه تبسط فرحا قال ثم امرنی فانزلت عند رجل من الانصار

فجعلت اغشاه آتیه طرفی النهار قال فینا انا عنده غشیة اذ جاء قوم فی ثیاب من الصوف من هذه النار قال فصلی وقام فحث علیهم ثم قال ولو بصاع ولو بنصف صاع ولو بقبضة ولو ببعض قبضتك یقی احدکم وجهه حرجهم او النار ولو بتمررة او بشق تمررة فان احدکم لاقی الله فقاتل له ما اقول لکم الم اجعل لك سبعا وبصرا فیقول بلی فیقول الم اجعل لك مالا وولدا فیقول بلی قال فاین ما قدمت لنفسك فنظر قدامه وبعده وعن یمینه وشماله ثم لا یجد شیئا یقی به وجهه جهنم توق احدکم النار ولو بشق تمررة فان لم یجد فبکلمة لينة فانی لا اخاف علیکم الفاقة فان الله ناصرکم ومعطیکم حتی یرسل الطعينة فیها بین یثرب والحیرة اکثر ما یخاف علی مطیتها السرقة قال فجعلت اقول فی نفسی این لصوص طئ۔

❖❖ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ عدی بن حاتم ہے۔ میں اس وقت بغیر امان طلب کئے اور بغیر کسی معاہدے کے آیا تھا۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس سے پہلے آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکا ہاتھ (یعنی عدی کا ہاتھ) میرے ہاتھ میں پکڑائے گا۔ پھر آپ ﷺ مجھے ساتھ لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ (راستے میں) ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ آپ ﷺ کو ملی۔ انہوں نے کہا ہمیں آپ سے ایک کام ہے؟ تو آپ ﷺ ان کے ساتھ تشریف لے گئے حتیٰ کہ ان کی ضرورت پوری فرمادی پھر میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے ایک لونڈی نے آپ ﷺ کے لئے تکیہ رکھا تو آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر فرمایا کہ تجھے اسی بات نے بھاگنے پر مجبور کیا کہ کہا جائے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی معبود کو تو جانتا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے کچھ دیر گفتگو فرمائی پھر فرمایا تو اس وجہ سے بھاگا ہے کہ یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ کیا تو اللہ تعالیٰ سے بڑی کسی چیز کو جانتا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ پھر فرمایا یہودی ایسی قوم ہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نصرانی گمراہ ہیں۔ میں نے عرض کی۔ میں تو

حنیف (ہر باطل سے منہ پھیرنے والا) مسلمان ہوں۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے کشادہ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ایک انصاری آدمی کے ہاں ٹھہرنے کا حکم دیا تو میں اس کے پاس رہنے لگا اور صبح و شام آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا۔ ایک شام جبکہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے جنہوں نے اون کا لباس پہنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور کھڑے ہو کر انہیں وعظ و نصیحت فرمانے لگے۔ پھر فرمایا اگرچہ ایک صاع کے ساتھ اگرچہ نصف صاع کے ساتھ، اگرچہ ایک مٹھی کے ساتھ، اگرچہ مٹھی کے کچھ حصے کے ساتھ تم میں سے ہر ایک اپنے چہرے کو جہنم یا آگ کی گرمی سے بچائے اگرچہ ایک کھجور کے ساتھ یا نصف کھجور کے ساتھ کیونکہ تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا یعنی کیا میں نے تمہیں سماعت اور بصارت عطا نہیں کی تھی تو وہ کہے گا کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں نے تمہیں مال و دولت اور اولاد سے نہیں نوازا تھا تو وہ کہے گا۔ کیوں نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو تو نے اپنے لئے آگے بھیجا وہ کہاں ہے؟ تو وہ آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا تو کوئی چیز ایسی نہیں پائے گا جس کے ساتھ اپنے چہرے کو جہنم سے بچا سکے۔ تم میں سے ہر ایک آگ سے بچے اگرچہ آدھی کھجور کے ساتھ اور اگر یہ بھی نہ پائے تو نرم بات کے ساتھ کیونکہ مجھے تم پر فاقہ اور تنگدستی کا خوف نہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں عطا فرمائے گا حتیٰ کہ ایک کوچ کرنے والی عورت اتنے فاصلے سے زیادہ طے کرے گی جتنا مدینہ منورہ اور حیرہ کے درمیان فاصلہ ہے اور اسے اپنی سواری کے چوری ہونے کا خدشہ نہیں ہوگا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ طی قبیلے کے چور اس وقت کہاں ہوں گے۔

(۲۰۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا ہرون بن اسحق الہمدانی، نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما ضرب رسول اللہ بیدہ شیاء قط الا ان یجاہد فی سبیل اللہ ولا ضرب خادما ولا امرأة۔ صحیح۔

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے سوائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے کسی چیز کو کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ اور نہ ہی کبھی کسی خادم کو اور نہ ہی کبھی کسی عورت کو مارا۔

(۲۰۲) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد بن عبد اللہ ابن بشران، انا اسباعیل بن محمد، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت العب باللعب فیاتین صواحبی فاذا دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فررن منه فیاخذهن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فیردھن علی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی تو میری سہیلیاں آجاتیں۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لاتے تو وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر بھاگنے لگتیں۔ رسول کریم ﷺ انہیں پکڑ کر دوبارہ میرے پاس لے آتے۔

(۲۰۳) واخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین بن بشران نا اسباعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزہری عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت واللہ لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقوم علی باب حجرتی والجشۃ یلعبون بالحراہ فی السجد ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یسترنی برادئہ لانظر الی لعبہم بین اذنه وعاتقہ ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا الذی انصرف فاقدروا قدر الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللہو۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

قسم بخدا! میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے دیکھا اس وقت حبشی مسجد میں حربے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے مجھے اپنی چادر کے ساتھ چھپایا تاکہ میں آپ ﷺ کے کان اور کندھے کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھوں پھر آپ ﷺ میری

وجہ سے اس وقت تک کھڑے رہے جب تک کہ میں واپس نہ پھری۔ اب غور کرو کہ نو عمر چھو کری جو کھیل تماشے کی شوقین ہو کتنی دیر تک کھیل تماشا دیکھنا چاہتی ہوگی۔

(۲۰۴) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی، انا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار، نا احمد بن عیسی البرتی، نا موسی بن کثیر، نا سفیان الثوری عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لم یکن فاحشا ولا متفحشا وکان یقول خیارکم احاسنکم اخلاقا۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش بات کہنے والے تھے اور نہ ہی فحش کام کرنے والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ

تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا خلق تم میں سے بہتر ہے۔

(۲۰۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسی، نا محمد بن بشار، نا محمد بن جعفر، نا سعید بن ابی اسحق عن ابی عبد اللہ الجدلی عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انها قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة السيئة ولكن یعفو ویصفح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہی فحش گو تھے اور نہ ہی فحش کام کرنے والے تھے۔ نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازاروں میں شور مچانے والے تھے اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ دیتے تھے بلکہ معاف فرما دیتے تھے اور درگزر فرماتے تھے۔

(۲۰۶) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو طاہر محمد بن محمد ابن محمش الزیادی، انا ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز، نا ابو الازھر احمد بن الازھر بن منیع العبدی قال نا

یونس بن محمد، نا فلیح ہو ابن سلیمان عن ہلال بن علی قال : قال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لم یکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سبابا ولا فحاشا ولا لعانا کان یقول لا حدنا عند المعتبة ماله ترب جبینہ۔ ❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گالیاں دینے والے، فحش کلامی کرنے والے اور لعنت ملامت کرنے والے نہیں تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر خفا ہوتے تو فرماتے۔ اس کو کیا ہوا ہے اس کی پیشانی کو منی لگے۔

(۲۰۷) اخبرنا البطھر بن علی، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا علی بن العباس البقاعی، نا احمد بن محمد بن ماہان اخبرنی ابی، نا طلحة بن زید عن عقیل عن الزہری عن عروۃ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما رايت رجلا اکثر استشارة للرجال من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

❀❀ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو لوگوں سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔



باب نمبر ۱۶

باب فی حلمہ و عفوہ ﷺ

آپ ﷺ کے حلم اور عفو و درگزر کا بیان

(۲۰۸) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احمد الفقیہ السرخسی، انا ابو اسحق ابراہیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی امرین الا اخذ ایسرہا ما لم یکن اثبا فان کان اثبا کان ابعد الناس منه وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لنفسہ الا ان تنتہک حرمة اللہ فینتقم اللہ بہا۔ صحیح۔

❖❖ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے کوئی ایک اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے آسان کام کو اختیار فرمایا جبکہ وہ گناہ پر مبنی نہ ہو۔ اگر وہ گناہ پر مبنی ہوتا تو آپ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور رہنے والے ہوتے اور آپ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لئے انتقام نہیں لیا مگر جب کوئی اللہ تعالیٰ کی حرمت کو توڑتا تو اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے لئے لیتے۔

(۲۰۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن عبدۃ الضبی، نا فضیل بن عیاض عن منصور عن الزہری عن عروۃ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منتصرا من مظلمة ظلمها

قط مالم ينتهك من محارم الله شيء فاذا انتهك من محارم الله شيء كان من اشدھم في ذلك غضبا وما خير بين امرين الا اختار ايسرهما مالم يكن مأثبا.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ پر جو بھی ظلم کیا گیا آپ ﷺ نے کبھی اس کا بدلہ نہیں لیا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت میں سے کسی چیز کو نہ توڑا گیا اور جب اللہ تعالیٰ کی حرمت میں سے کسی چیز کو توڑا گیا (یعنی کسی حرام کام کا ارتکاب کیا گیا) تو اس کے بارے میں آپ ﷺ سب سے زیادہ غضبناک ہوتے اور جب بھی آپ ﷺ کو دو کاموں کے مابین اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے آسان کام کو اختیار کیا جبکہ وہ گناہ پر مبنی نہ ہوتا۔

(۲۱۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبداللہ النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، انا اسماعيل بن عبداللہ حدثني مالك عن اسحق بن عبداللہ بن ابي طلحة عن انس رضي الله تعالى عنه قال كنت امشي مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وعليه برد نجراني غليظ الحاشية فادرکه اعرابي فجذبه بردائه جبذة شديدة حتى نظرت الى صفحة عاتق رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قد اثرت بها حاشية البرد من شدة جذبته ثم قال يا محمد مر لي من مال الله الذي عندك فالتفت اليه رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ثم ضحك ثم امر له بعتاء صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا آپ ﷺ نے ایک نجرانی چادر جس کا کنارہ کھردار تھا اوڑھی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ کو ایک بدو ملا۔ اس نے آپ ﷺ کو آپ کی چادر کے ساتھ سختی سے کھینچا۔ اس نے اتنی سختی سے کھینچا کہ رسول اکرم ﷺ کے کندھے کے سرے پر چادر کے کنارے کا نشان پڑا ہوا میں نے دیکھا۔ پھر اس بدو نے کہا۔ اے محمد ﷺ (فداہ امی وابی) اللہ تعالیٰ کا جو مال آپ ﷺ کے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم دیجیے۔ رسول اکرم ﷺ اس

کی طرف متوجہ ہوئے پھر مسکرائے پھر اسے عطا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(۲۱۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، انا ابو الیمان، انا شعیب عن الزہری اخبرنی عروۃ بن الزبیر کان یحدث انه خاصم رجلا من الانصار قد شہد بدرا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فی شراح من الحرۃ کانا یسقیان بہ کلاہما فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : للزبیر اسق یا زبیر ثم ارسل الی جارك فغضب الانصاری فقال یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ثم قال اسق ثم احبس حتی یبلغ الجدر فاستوعی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حینئذ حقہ للزبیر وکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قبل ذلك اشار علی الزبیر برأی سعة له وللانصاری۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ

انہوں نے ایک انصاری آدمی جس نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی اس کے ساتھ حرہ کی ایک نالی کا جھگڑا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نالی سے وہ دونوں پانی دیا کرتے تھے تو رسول کریم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو پانی دے کر اپنے ہمسائے کی طرف بھیج دیا کر تو وہ انصاری غصے ہو گیا اور کہا یا رسول اللہ! آپ ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا ہے اس وجہ سے اس کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔ رسول کریم ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا تو پانی دیا کر پھر روکے رکھ حتیٰ کہ مینڈوں تک پہنچ جائے۔ رسول کریم ﷺ نے اس وقت اس کا حق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے سب کا سب لے لیا اور اس سے پہلے آپ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ایسی رائے کا اشارہ کیا تھا جس میں ان کے لئے اور اس انصاری کے لئے وسعت (آسانی) تھی۔

(۲۱۲) اخبرنا احمد بن عبداللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسیٰ الصیرفی، انا ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الصفار، انا احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی، نا ابو حذیفۃ، نا سفیان الثوری عن الاعش عن ابی وائل عن

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قسما فقال رجل ما اريد بهذا وجه اللہ فاتيت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فذكرت ذلك فتمعر وجهه ثم قال یرحم اللہ موسیٰ قد اودى بها هو اشد من هذا فصبر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی تو انہوں نے صبر کیا۔

(۲۱۳) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابن رسته، نا عبید اللہ بن معاذ، نا ابی عن حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کسرت رباعیة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یوم احد وشج فجعل الدم یسيل على وجهه وهو یسح الدم ویقول کیف یفلح قوم خضبوا وجه نبيهم بالدم وهو یدعوهم الى ربهم فانزل اللہ تعالیٰ : (ليس لك من الامر شيء) (آل عمران : من الاية ۱۲۸)۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رباعی دانت ٹوٹ گیا اور پیشانی زخمی ہو گئی۔ خون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر بہنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خون کو پونچھتے ہوئے یہ فرمانے لگے کہ وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون سے رنگ دیا ہے حالانکہ وہ انہیں رب تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ”لیس لك من الامر شيء“ (آل عمران ۱۲۸) یعنی یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں۔

(۲۱۴) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسباعيل، انا ابو نعيم، نا سفيان عن الاسود بن قيس سبعت

جندبا رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول بينما النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
یشی اذ اصابہ حجر فعشر فدمیت اصبعه فقال هل انت الا اصبع دمیت وفي
سبیل اللہ ما لقیته۔ صحیح۔

❖❖ حضرت اسود بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو چلتے ہوئے ایک
پتھر لگا تو آپ ﷺ پھسل کر گر پڑے۔ آپ ﷺ کی انگلی خون آلود ہو گئی تو فرمایا۔ تو تو ایک انگلی ہی
ہے جو خون آلود ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پتہ نہیں کس کس چیز سے ملنا پڑتا ہے۔

(۲۱۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،
نا محمد ابن اسباعیل، نا ابو الیہان، انا شعیب عن الزہری اخبرنی ابو
سلمة بن عبدالرحمن عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما
نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وهو یقسم قسما اتاہ
ذوالخویصرۃ وهو رجل من بنی تميم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال ویلک
فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر یا
رسول اللہ ائذن لی فیہ اضرب عنقه فقال له دعه فان له اصحابا یحقر
احدکم صلاتہ مع صلاتہم وصیامہ مع صیامہم یقرؤون القرآن لا یجاوز
تراقیہم یرقون من الدین کما یرق السهم من الرمیۃ ایتہم رجل اسود
احدی عضدیہ مثل ثدی المرأة او مثل البضعة تدردر ویخرجون علی حین
فرقة من الناس قال ابو سعید فاشہد انی سمعت ہذا الحدیث من رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم واشہد ان علی بن ابی طالب قاتلہم وانا
معه وامر بذلك الرجل فالتمس فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم الذی نعته۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم رسول کریم ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ
کے پاس بنی تمیم قبیلے کا آدمی ذوالخویصرہ آیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! انصاف کیجیے۔ آپ ﷺ نے

فرمایا تو ہلاک ہو! جب میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا۔ اگر میں انصاف نہیں کروں گا تب تو میں تباہ و برباد ہو جاؤں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس کی گردن اتاروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے جن کی نمازوں کے سامنے تم میں سے ہر ایک اپنی نمازیں اور جن کے روزوں کے سامنے اپنے روزے حقیر جانے گا۔ وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے جو ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گی (یعنی اوپر سے تلاوت کریں گے) وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے (اور واپس نہیں آتا) ان کی علامت ایک سیاہ رنگ کا آدمی ہے اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے مچہ کی طرح تھل تھل کر رہا ہوگا۔ جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے اس وقت وہ نکلیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث مبارکہ رسول کریم ﷺ سے سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا۔ میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو آپ نے وہ آدمی حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اسے تلاش کر کے حاضر کیا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے انہی اوصاف پر (بنی) دیکھا جو رسول اکرم ﷺ نے بیان فرمائے تھے۔

(۲۱۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا الیمان، انا شعیب عن الزہری حدثنی سنان بن ابی سنان الدولی وابو سلمة بن عبدالرحمن ان جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ انه غزا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قفل معه فادرکتهم القائلة فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وتفرق الناس یتظلون بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تحت سبرة وعلق بها سيفه ونہنا نومة فاذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یدعوننا واذا عنده اعرابی فقال ان هذا اخترط سيفی وانا نائم فاستيقظت وهو فی یدہ صلتا فقال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلاثا ولم یعاقبه وجلس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ

انہوں نے نجد کی طرف ایک غزوہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ جب رسول کریم ﷺ واپس پلٹے تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس پلٹے تو ایک ایسے میدان میں جہاں بڑے بڑے کانٹے دار درخت تھے انہیں دوپہر ہو گئی۔ رسول کریم ﷺ وہاں (قیام کرنے کے لئے) اتر پڑے۔ تمام لوگ درختوں کی چھاؤں حاصل کرنے کے لئے بکھر گئے۔ رسول کریم ﷺ نے ایک سمرہ کے درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اس کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا دی۔ پھر ہم سب گہری نیند سو گئے۔ اچانک رسول کریم ﷺ ہمیں بلانے لگے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک بدو تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس بدو نے میری تلوار نیام سے نکال لی۔ میں اس وقت سویا ہوا تھا۔ بیدار ہوا تو یہ اس نے اپنے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی اور کہا مجھ سے تیری حفاظت کون کرے گا۔ تو میں نے تین مرتبہ کہا۔ اللہ تعالیٰ (میری حفاظت فرمائے گا تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی) آپ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہ دی اور بیٹھ گئے۔

(۲۱۷) اخبرنا ابو الحسن عبدالوہاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربیع بن سلیمان، انا محمد بن ادريس الشافعی، انا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء الطفیل بن عمرو الدوسی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان دوسا قد عصت وابت فادع اللہ علیہا فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم القبلة ورفع یدیه فقال الناس هلکت دوس فقال اللهم اهد دوسا وات بهم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! دوس قبیلے کے لوگ نافرمان ہو گئے ہیں اور انکار پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بددعا فرمائیے۔ رسول کریم ﷺ قبلہ کی طرف پھرے اور اپنے ہاتھ بلند فرمائے۔ لوگوں نے کہا کہ دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! دوس قبیلہ والوں کو ہدایت عطا فرما اور ان پر نظر رحمت فرما۔

(۲۱۸) حدثنا البطهر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا ابراهیم بن محمد بن الحسن، نا محمد ابن عبد الملک بن ابی الشوارب، نا ابو عوانة عن ابی بشر عن سلمان بن قیس عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قاتل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محارب خصفة قال فرأوا من المسلمين غرة فجاء رجل حتی قام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالسيف قال من یمنعک منی قال اللہ قال فسقط السيف من یدہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم السيف فقال من یمنعک منی فقال کن خیر اخذ قال اتشهد ان لا اله الا اللہ وانی رسول اللہ قال لا غیر انی لا اقاتلک ولا اکون معک ولا اکون مع قوم یقاتلونک فخلی سبیلہ فجاء اصحابہ فقال جئتکم من عند خیر الناس۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصفہ قبیلے کے جنگجوؤں کے ساتھ جنگ لڑی۔ انہوں نے مسلمانوں میں غفلت کے آثار دیکھے تو ایک آدمی آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا مجھ سے تیری حفاظت اب کون کرے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ! تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار پکڑ لی اور فرمایا۔ اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ تو وہ کہنے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اچھے قید کرنے والے ہو۔ تو ارشاد فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو اس نے کہا نہیں مگر میں آپ سے جنگ نہیں کروں گا نہ ہی آپ کا ساتھ دوں گا اور نہ ہی اس قوم کا ساتھ دوں گا جو آپ کے ساتھ جنگ لڑے گی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں تمہارے پاس لوگوں میں سے سب سے بہتر آدمی کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔

(۲۱۹) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا احمد بن عروۃ بن ابی عاصم، نا یحییٰ بن حبیب بن عربی، نا خالد بن الحرب، نا شعبة عن هشام بن زید عن انس بن مالک رضی اللہ

تعالیٰ عنہ ان یهودیۃ اتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بشاة مسبومة لیاکل منها فجئی بها الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فسألها عن ذلك فقالت اردت قتلك فقال ما کان اللہ لیسطک علی ذلك او قال علی مسلم قالوا افلا نقتلها قال لا۔ صحیح۔

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری لے کر آئی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھائیں۔ تو اسے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میرا ارادہ آپ کو قتل کرنے کا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر تسلط عطا فرمانے والا نہیں یا یہ فرمایا کہ کسی مسلمان پر تسلط فرمانے والا نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں۔ تو فرمایا۔ نہیں۔

(۲۲۰) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد

بن موسیٰ الصیرفی، نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصب، نا محمد بن

عبد اللہ بن عبد الحکم، نا انس بن عیاض عن هشام عن ابیہ عن عائشة

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم طب حتی انه

لیخیل انه قد صنع شیئا وما صنعه وانه دعا ربہ ثم قال اشعرت ان اللہ قد

افتانی فیما استفتیتہ فیہ فقالت عائشة وما ذاک یا رسول اللہ قال جاءنی

رجلان فجلس احدهما عند راسی والآخر عند رجلی فقال احدهما لصاحبه

ما وجع الرجل قال الآخر مطبوب قال من طبه قال لبید بن الاعصم قال فی

ماذا قال فی مشط ومشاطة وجف طلعة ذکر قال فاین هو قال فی ذروان

وذروان بئر فی بنی زریق قالت عائشة فاتاها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم ثم رجع الی عائشة فقال واللہ لکان ماءها نقاعة الحناء ولکأن

نخلها رؤوس الشیاطین قالت فقلت له یا رسول اللہ هلا اخرجتہ قال اما انا

فقد شفانی اللہ کرهت ان أثیر علی الناس منه شرا۔ صحیح۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا یہ خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے کوئی کام سرانجام دے لیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اللہ رب العزت سے دعا فرمائی۔ پھر فرمایا کہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جس بارے میں میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر مطلع فرما دیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! وہ کیا معاملہ ہے؟ تو فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ان صاحب کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ لبید بن اعصم نے۔ اس نے پوچھا کہ کس چیز میں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان بالوں میں جو سر سے اور داڑھی سے کنگھی کرنے کے وقت جھڑتے تھے اور انہیں ایک زکھجور کے خوشہ کے غلاف میں رکھا گیا ہے اس نے پوچھا کہ وہ کہاں پڑا ہوا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ذروان میں اور ذروان قبیلہ بنی زریق میں ایک کنواں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ وہاں گئے پھر واپس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا۔ قسم بخدا! اس کنویں کا پانی گویا مہندی کا پانی تھا اور اس کی کھجوریں گویا شیطان کے سر تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اسے نکالا کیوں نہیں؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تو شفا سے نوازا ہے میں نے یہ ناپسند کیا کہ اس سے لوگوں پر شر کو برا بیچتے کروں۔

(۲۲۱) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا ابو معاویہ عن الاعمش عن یزید بن حیان عن زید بن ارقم قال سحر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رجل من اليهود قال فاشتکی لذلك ایاما قال فاتاہ جبریل علیہ السلام فقال ان رجلا من اليهود سحرک فعقد لك عقدا فارسل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علیا فاستخرجها فجاء بها فجعل یحل عقدة وجد لذلك خفة فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کانما انشط من عقال فما ذکر ذلك لليهودی ولا رآہ فی وجہہ قط۔

❖❖ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک یہودی آدمی نے نبی کریم ﷺ پر جادو کیا تو اس کی وجہ سے آپ ﷺ کچھ دن تکلیف میں مبتلا رہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ایک یہودی آدمی نے آپ ﷺ پر جادو کیا ہے اور آپ ﷺ کے لئے گرہیں لگائی ہیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ نکال کر آپ ﷺ کی خدمت میں لائے تو آپ ﷺ گرہیں کھولتے گئے۔ اس سے آپ ﷺ نے ہلکا پن محسوس کیا۔ آپ ﷺ اس طرح کھڑے ہو گئے جیسے آپ ﷺ کو رسی سے چھوڑ دیا گیا ہو۔ تو اس یہودی سے اس کا ذکر آپ ﷺ نے کبھی نہ فرمایا اور نہ ہی کبھی اس کے چہرے کو نفرت اور کراہت سے دیکھا۔

(۲۲۲) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اساعیل، نا قتیبة بن سعید، نا عبد الوہاب، نا ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان الیہود اتوا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقالوا السام علیک قال وعلیکم فقالت عائشة السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : مهلا یا عائشة علیک بالرفق وایاک والعنف او الفحش قالت لم تسع ما قالوا قال اولم تسعی ما قلت رددت علیہم فیستجاب لی فیہم ولا یتستجاب لہم فی۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

کچھ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا ”السام علیک“ یعنی تم پر موت ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”وعلیکم“ تم پر بھی ہو۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں تم پر موت ہو۔ اللہ تعالیٰ تم پر لعنت فرمائے اور تم پر غضب فرمائے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے عائشہ! چھوڑو بھی۔ نرمی اختیار کرو اور درشت کلامی یا فحش گوئی سے بچو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے آپ ﷺ نے نہیں سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو میں نے کہا ہے وہ تم نے نہیں سنا۔ میں نے ان کی بات انہی کو لوٹا دی ہے تو ان کے بارے میں میری دعا کو شرف قبولیت سے نوازا جائے گا اور میرے بارے میں ان کی بات قبول نہیں کی جائے گی۔

(۲۲۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا یحیی بن بکیر، نا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال لما مات عبد اللہ بن ابی ابن سلول دعی له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لیصلی علیہ فلما قام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وثبت علیہ فقلت یا رسول اللہ اتصلی علی ابن ابی وقد قال یوم کذا وکذا وکذا اعدد علیہ قوله فتبسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وقال اخر عنی یا عمر فلما اکثرت علیہ قال انی خیرت فاخترت لو اعلم انی ان زدت علی السبعین فغفر له لزدت علیہا قال فصلی علیہ ثم انصرف فلم یمکث الا یسیرا حتی نزلت الایتان من براء ة : (ولا تصل علی احد منهم مات ابدا) (التوبة: من الایة ۸۴) الی : (وهم فاسقون) (التوبة من الایة ۸۴) صحیح۔

❖❖ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب (رئیس المنافقین) عبد اللہ بن ابی ابن سلول مرا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا جنازہ پڑھانے کے لئے بلایا گیا۔ تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور پکا ارادہ کر لیا تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ ابن ابی کا جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس نے فلاں فلاں دن یہ یہ کہا تھا۔ میں نے اس کی بکواسات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شمار کر کے بتائیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور فرمایا۔ اے عمر! مجھ سے دور چلے جاؤ۔ جب میں نے بکثرت زور دیا تو ارشاد فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے تو میں نے اس چیز کو اختیار کر لیا۔ اگر مجھے یہ علم ہو کہ اگر میں ستر مرتبہ سے زیادہ اس کا جنازہ پڑھاؤں تو اسے بخش دیا جائے گا تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ ایسا کروں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور واپس لوٹ گئے۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ سورہ توبہ کی یہ دو آیات نازل ہوئیں ”ولا تصل علی احد منهم مات ابدا“ سے لے کر ”وهم فاسقون“ (التوبة ۸۴) تک۔ یعنی اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق میں ہی مر گئے۔

(۲۲۴) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابو عاصم، نا محمد بن احمد ابو يوسف الصيدلاني، نا الفياض بن محمد عن محمد بن اسحق عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت ابتاع رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم جزورا من اعرابي بوسق من تمر الذخيرة فجاء به الى منزله فالتبس التمر فلم يجد في البيت قال فخرج الى الاعرابي فقال يا عبد الله انا ابتعنا منك جزورك هذا بوسق من تمر الذخيرة ونحن نرى انه عندنا فلم نجده فقال الاعرابي واغدراه فوكزه الناس قالوا لرسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم تقول هذا قال دعوه.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ایک بدو سے ایک اونٹ ذخیرہ کھجور کے ایک وسق کے بدلے میں خریدا۔ آپ ﷺ اسے اپنے گھر لے کر آئے اور کھجوریں تلاش کیں تو گھر میں کھجوریں موجود نہ پائیں تو آپ ﷺ اس بدو کے پاس گئے اور فرمایا۔ اے اللہ کے بندے! ہم نے تجھ سے تیرا یہ اونٹ ذخیرہ کھجور کے ایک وسق کے بدلے میں خریدا۔ ہمارا خیال یہ تھا کہ ایک وسق کھجوریں ہمارے پاس موجود ہیں لیکن اب ہمیں نہیں ملیں۔ تو اس بدو نے کہا۔ اے دھوکے باز۔ تو لوگوں نے اسے گھونسے اور دھکے مار کر کہا کہ تو رسول اکرم ﷺ کو ایسے کہہ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن العباس بن ايوب، نا اسحق بن الضيف، نا ابراهيم بن الحكم بن ابان حدثني ابي عمر عن عكرمة عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان اعرابيا جاء الى النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يستعينه في شيء فاعطاه شيئا ثم قال احسنت اليك قال الاعرابي لا ولا اجملت قال فغضب المسلمون وقاموا اليه فاشار اليهم ان كفوا ثم قام النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فدخل منزله ثم ارسل الى الاعرابي فدعاه الى البيت فقال انك جئتنا فساتنا فاعطيناك فقلت ما قلت فزاده رسول الله صلى الله

تعالیٰ علیہ والہ وسلم شیئا ثم قال احسنت اليك قال الاعرابی نعم فجزاك الله من اهل وعشيرة خيرا فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انك جئتنا فسالتنا فاعطيناك وقلت ما قلت وفي انفس اصحابی شیء من ذلك فان احببت فقل بین ایدیہم ما قلت بین یدی حتی یذهب من صدورہم ما فیہا علیک قال نعم فلما کان الغد او العشی جاء فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : ان صاحبکم هذا کان جاء فسالنا فاعطیناہ فقال ما قال وانا دعوناه الی البیت فاعطیناہ فزعم انه قد رضی اکذک قال الاعرابی نعم فجزاک اللہ من اهل وعشيرة خيرا قال ابو ہریرۃ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : الا ان مثلی ومثل هذا الاعرابی کمثل رجل له ناقة شردت علیہ فاتبعہا الناس فلم یزیدوها الا نفورا فناداہم صاحب الناقة خلوا بینی و بین الناقة فانا ارفق الناس بہا واعلم فتوجہ لہا صاحب الناقة بین یدیہا فاخذ لہا من قدام الارض فردہا ہوی ہوی حتی جاءت واستناخت وشد علیہا رحلہا واستوی علیہا وانی لو ترکتکم حیث قال الرجل ما قال فقتلتہم وہ دخل النار۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک بدو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ مدد طلب کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی چیز عطا فرمائی پھر فرمایا کیا میں نے تم سے بہتر سلوک کیا۔ اس بدو نے کہا۔ نہیں اور نہ ہی اچھا کیا۔ تو مسلمان غصے ہو گئے اور اسے مارنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ رک جاؤ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ پھر ایک آدمی بھیج کر اس بدو کو اپنے گھر بلایا اور فرمایا کہ تو ہمارے پاس آیا اور ہم سے سوال کیا۔ ہم نے تجھ کو عطا کیا تو جو تو نے کہا سو کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور مزید عطا فرمایا۔ پھر فرمایا۔ کیا میں نے تم سے بہتر سلوک کیا۔ بدو نے کہا۔ ہاں! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل و عیال اور خاندان کی طرف سے اچھی جزا عطا فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تو ہمارے پاس آیا اور ہم سے سوال کیا تو ہم نے تجھ کو عطا کیا تو جو تو نے کہا سو کہا۔ میرے ساتھیوں کے دل میں تیرے اس کہے سے کچھ بال آ گیا ہے۔ اگر تو بہتر سمجھے تو جو

کچھ میرے سامنے کہا ہے ان کے سامنے بھی کہہ دے تاکہ ان کے دلوں سے تیری عداوت نکل جائے۔ اس نے کہا۔ ہاں! کہہ دوں گا۔ تو اس سے اگلے دن یا رات کو وہ حاضر ہوا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا یہ ساتھی آیا تھا اور ہم سے سوال کیا تھا ہم نے اسے عطا کیا تھا۔ تو اس نے جو کہا سو کہا۔ پھر ہم نے اسے اپنے گھر بلایا اور اسے مزید عطا کیا۔ اس کا خیال ہے کہ یہ راضی ہو گیا۔ کیا ایسے ہی ہے؟ تو اس بدو نے کہا۔ ہاں! اللہ آپ ﷺ کو اہل وعیال اور خاندان والوں کی طرف سے اچھی جزا عطا فرمائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سنو! میری اور اس اعرابی کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جس کے پاس ایک اونٹنی تھی۔ وہ بھاگ نکلی لوگ اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگے تو انہوں نے اسے مزید بھڑکا دیا۔ اونٹنی کے مالک نے انہیں آواز دی کہ مجھے اور میری اونٹنی کو اکیلا چھوڑ دو۔ میں سب لوگوں سے زیادہ اس پر نرمی کرتا ہوں اور اسے زیادہ جانتا ہوں (یا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ میں سب لوگوں سے زیادہ اس کے ساتھ رہا ہوں اور اسے زیادہ جانتا ہوں) اس نے زمین کا جھاڑ پھونس اٹھا کر اسے متوجہ کیا اور پھر ایک ایک بار تھوڑا تھوڑا کر کے گراتا گیا حتیٰ کہ وہ آکر بیٹھ گئی۔ اس نے اس پر کجاوہ کسا اور اس پر سوار ہو گیا۔ ایسے ہی اگر میں تمہیں اس وقت چھوڑ دیتا جب اس آدمی نے جو کہا تھا تو تم اسے قتل کر دیتے اور وہ دوزخ میں چلا جاتا۔

(۲۲۶) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، نا عبد اللہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشيخ، انا ابن ابی عاصم النبیل، نا الحوطی، نا الولید بن مسلم، نا محمد بن حمزة بن یوسف عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن سلام ح قال ابو الشيخ حدثنا الحسن بن محمد، نا ابو زرعة، انا محمد بن البتوکل، نا الولید بن مسلم، نا محمد بن حمزة بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام حدثنی ابی عن جدی قال : قال عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ لما اراد ہدی زید بن سعنة قال زید ما من علامات النبوة شیء الا وقد عرفتها فی وجه محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حین نظرت الیہ الا اثنتان لم اخبرہما منہ یسبق حلبہ جہلہ ولا یزیدہ شدة الجہل علیہ الا حلبا فکنت انطلق الیہ لاخلطہ فاعرف حلبہ من

جهله فخرج يوما من الحجرات يريد النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ومعه علي بن ابي طالب فجاء رجل يسير على راحلته كاليدوي فقال يا رسول الله ان قرية بني فلان اسلموا ودخلوا في الاسلام وحدثتهم ان هم اسلموا أتتهم ارزاقهم رغدا وقد اصابتهم سنة وشدة وقحوط من العيش واني مشفق ان يخرجوا من الاسلام طمعا كما دخلوا فيه طمعا فان رأيت ان ترسل اليهم بشيء تغيثهم به فعلت فقال زيد بن سعة فقلت انا ابتاع منك بكذا وكذا وسقا فبايعني واطلقت هبياني واعطيته ثمانين دينارا فدفعها الي الرجل وقال اعجل عليهم بهذا واغتهم فلما كان قبل المحل بيوم او يومين او بثلاثة خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم الي جنازة بالبقيع ومعه ابوبكر وعمر في نفر من اصحابه فلما صلى على الجنازة ودنا من الجدار جذبت بردائه جبذة شديدة حتى سقط عن عاتقه ثم اقبلت بوجه جهم غليظ فقلت الا تقضيي يا محمد فوالله ما علمتكم بني عبدالمطلب لمطل ولقد كان لي بمخالطتكم علم قال زيد فارتعدت فرائص عمر بن الخطاب كالفلك المستدير ثم رمى ببصره ثم قال اي عدو الله تقول هذا لرسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وتصنع به ما اري وتقول ما اسمع فوالذي بعثه بالحق لولا ما اخاف فوته لسبقني راسك ورسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ينظر الي عمر في تودة ثم تبسم ثم قال لانا وهو احوج الي غير هذا ان تأمرني بحسن الاداء وتأمرة بحسن اتباعه "الي ههنا عن ابن ابي عاصم" زاد ابو زرعة في حديثه اذهب به يا عمر فاقضه حقه وزده عشرين صاعا من تمر مكان ما رعته قال زيد بن سعة فذهب بي عمر فقضاني حقي وزادني عشرين صاعا من تمر فقلت ما هذا قال امرني رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ان ازيدك مكان ما رعتك فقلت اتعرفني يا عمر قال لافن انت قال انا زيد بن سعة قال الحبر قلت الحبر قال فما دعاك الي ان تفعل برسول الله صلى الله

تعالیٰ علیہ والہ وسلم ما فعلت وتقول له ما قلت قلت یا عمر انه لم یبق من علامات النبوة شیء الا قد عرفتہا فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حین نظرت الیہ الا اثنتان لم اخبرہما منہ یسبق حلہ جہلہ ولا یزیدہ شدۃ الجہل علیہ الا حلما فقد اختبرتہ منہ فاشہدک یا عمر انی قد رضیت باللہ ربا وبمحمد نبیا واشہدک ان شطر مالی فانی اکثرہا مالا صدقة علی امة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقال عمر او علی بعضهم فانک لا تسعہم کلہا قلت او علی بعضهم فرجع عمر وزید بن سنعۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقال زید اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبده ورسوله فامن بہ وتابعہ وشہد مشاہد کثیرۃ۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت عطا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو زید نے کہا کہ جتنی بھی نبوت کی علامات تھیں وہ سب میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور میں دیکھ لی ہیں جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مگر دو علامتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں ابھی مجھے پتہ نہیں چلا۔ ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلم جہالت پر غالب ہوگا اور دوسری یہ کہ جتنی زیادہ غصے کی شدت ہوگی اتنا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم میں اضافہ ہوگا۔ میں اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے حلم کو جان لوں۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے نکلے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک آدمی اپنی سواری پر بیٹھا ہوا آیا۔ جیسے جنگلی گنوار آدمی ہوتے ہیں۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں قبیلے کے گاؤں والے مسلمان ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے ہیں میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر وہ اسلام قبول کر لیں گے تو تمہیں کشادہ اور کھلا رزق عطا ہوگا۔ اب انہیں قحط، تنگدستی اور بارش کے رک جانے کی سختی نے آلیا ہے مجھے ڈر ہے کہ جیسے وہ طمع میں آ کر مسلمان ہوئے تھے ایسے ہی طمع میں آ کر اسے چھوڑ دیں گے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مدد کے لئے کوئی چیز بھیج سکتے ہیں تو ضرور بھیجیں۔ زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے کہا کہ میں آپ سے اتنے اتنے وسق کھجوریں خریدتا ہوں۔ آپ وہ مجھے بیچ دیں۔ پھر میں نے پیسوں والی تھیلی نکالی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی دینار دیئے۔ وہ دینار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو دیئے اور فرمایا جلدی سے ان کے پاس جا کر ان کی مدد کرو۔ جب

قرضے کی ادائیگی کے وقت سے ایک دن، دو دن یا تین دن پہلے رسول اکرم ﷺ جنت البقیع میں ایک جنازہ پڑھانے کے لئے نکلے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ نکلے۔ جب آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور دیوار کے قریب ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کی چادر کو بڑی سختی سے کھینچا حتیٰ کہ وہ آپ ﷺ کے کندھے سے گر گئی۔ پھر میں نے بہت ترش روئی اور درشت کلامی سے کہا۔ کیا آپ ﷺ میرا قرض ادا نہیں کریں گے۔ اے محمد ﷺ (فداہ امی والی) قسم بخدا! اے بنی عبدالمطلب! میں نے تم کو مال منوال کرنے والا ہی جانا ہے۔ میں تمہارے ساتھ رہا ہوں مجھے علم ہے۔ زید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی گردن کی رگیں پھڑکنے لگیں جیسے گول دائرے میں گھومتی ہوئی کشتی ہو۔ پھر وہ مجھے گھورنے لگے اور کہا۔ اے اللہ کے دشمن! تو رسول اللہ ﷺ کو یہ الفاظ کہہ رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں تو وہ کر رہا ہے اور جو میں سن رہا ہوں تو وہ کہہ رہا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اگر مجھے آپ ﷺ سے آگے بڑھنے کا خدشہ نہ ہوتا تو میری تلوار تیرے نہ کو اڑانے میں سبقت لے گئی ہوتی۔ رسول اکرم ﷺ اس وقت سنجیدگی سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے۔ پھر آپ مسکرائے اور فرمایا۔ کیونکہ اس وقت ہم موجود ہیں حالانکہ اس کے علاوہ بھی اسے بہت ضرورت ہے بہتر یہ تھا کہ تو مجھے حسن ادائیگی کا کہتا اور اسے حسن اتباع کا کہتا (یہاں تک یہ حدیث مبارکہ ابن ابی عاصم نے روایت کی ہے۔ ابوزرعہ سے مروی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ) اے عمر! اس کے ساتھ جاؤ اسے اس کا حق پورا پورا ادا کرو اور بیس صاع کھجوریں مزید دو ان باتوں کی جگہ جو تو نے اسے کیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے کر گئے اور مجھے میرا حق پورا پورا ادا کیا اور بیس صاع کھجوریں زیادہ دیں۔ میں نے کہا۔ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ جو میں نے تجھے ڈرایا دھمکایا ہے اس کی جگہ کھجوریں زیادہ دوں۔ میں نے کہا۔ اے عمر! مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں زید بن سعنہ ہوں۔ کہا کہ تم وہ یہودی عالم ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ یہودی عالم ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ تجھے کس چیز نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایسا کرنے پر ابھارا جیسے تو نے کیا اور کس چیز نے تجھے ایسا کہنے پر مجبور کیا جو تو نے کہا۔ میں نے کہا۔ اے عمر! علامات نبوت جتنی بھی تھیں وہ سب میں نے رسول اکرم ﷺ کے چہرہ انور میں پہچان لی تھیں جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا مگر دو چیزیں ایسی تھیں جن کے متعلق

مجھے پتہ نہیں چلا تھا۔ ایک یہ کہ آپ ﷺ کا حلم غصے پر غالب ہوگا اور دوسری یہ کہ جتنا غصہ زیادہ ہوگا اتنا ہی آپ ﷺ کے حلم میں اضافہ ہوگا۔ میں نے وہی آزمائی ہیں۔ اے عمر! میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں اور میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا نصف مال و دولت امت محمد ﷺ پر صدقہ ہے۔ میرے پاس اس سے زیادہ مال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان میں سے کچھ پر صدقہ کر دو کیونکہ تیرا مال ان سب کو کافی نہ ہوگا۔ تو میں نے کہا چلو ان میں سے کچھ پر صدقہ ہے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن سعہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے پاس واپس گئے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ انہوں نے ایمان قبول کیا، آپ ﷺ کی اتباع کی اور بہت سی جنگوں میں حصہ لیا۔

(۲۲۷) وحديثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن سهل القطان، نا عبدالله بن عامر بن سعد الانصاري، نا هشام بن عروة عن جدّه عروة بن الزبير عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله تعالى عنها قالت انشد ابوبكر قول لبید۔

فیعطی واما کل ذنب فیغفر
اخ لی اما کل شیء سالتہ
فقال ابوبکر رضي الله تعالى عنه هکذا کان رسول الله صلی الله تعالى
عليه واله وسلم۔

❖❖ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لبید شاعر کا یہ شعر پڑھا۔

فیطعی واما کل ذنب فیغفر
اخ لی اما کل شیء سالتہ

یعنی میرا بھائی ہے جس چیز کا بھی میں نے اس سے سوال کیا اس نے عطا کی اور ہر گناہ (جرم) کو بخش دیا۔ یہ شعر پڑھنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ بھی اسی طرح تھے۔

باب نمبر ۱

باب فی اعراضہ عما کرہہ ﷺ

ناپسندیدہ چیزوں سے آپ ﷺ کے اعراض کا بیان

(۲۲۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید واحد بن عبدۃ المعنی واحد قالا انا حماد بن زید عن سلم العلوی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انه کان عنده رجل به اثر صفرة قال وکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لا یکاد یواجه احدا بشیء یکرہہ فلما قام قال للقوم لو قلتہ لہ یدع هذه الصفرة.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ کے

پاس ایک آدمی تھا جس پر زردی کا نشان تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو اس کی طرف منہ نہیں کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو لوگوں سے فرمایا کہ کاش تم اسے کہو کہ یہ زردی چھوڑ دے۔

(۲۲۹) حدثنا احمد بن عبد اللہ الصالحی املاء، نا ابو الحسن علی بن

محمد بن عبد اللہ بن بشران، انا ابو علی اساعیل بن محمد البصار، نا

زکریا بن یحییٰ، نا سفیان بن عیینہ عن ابن المنکدر سمع عروۃ بن الزبیر

یقول حدثنا عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رجلا استاذن علی النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال ائذنوا لہ فبئس رجل العشیر او بئس رجل

العشیرة فلما دخل الان لہ القول قالت عائشة یا رسول اللہ قلت لہ الذی

قلت فلما دخل ألت لہ القول قال یا عائشة ان شر الناس منزلة یوم

القیامة من ودعه او تركه الناس اتقاء فحشه. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ

ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو فرمایا اسے اجازت دے دو۔ یہ اپنے قبیلے یا خاندان کا برا آدمی ہے۔ جب وہ داخل ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے نرم کلامی فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اسے جو کہا سو کہا۔ پھر جب وہ داخل ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے نرم کلامی فرمائی۔ فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن رتبے کے لحاظ سے لوگوں میں سے سب سے برا آدمی وہ ہوگا جسے لوگوں نے اس کی فحش کلامی سے بچنے کے لئے چھوڑ دیا ہوگا۔

(۲۳۰) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابن ابي حاتم، نا احمد بن سنان الواسطي، نا ابو يحيى الحماني، نا الاعمش عن مسلم بن صبيح ابي الضحى عن مسروق عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم اذا بلغه عن رجل شيء لم يقل له قلت كذا وكذا قال ما بال اقوام يقولون كذا وكذا.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

نبی کریم ﷺ کو جب کسی آدمی سے کوئی تکلیف پہنچتی تو اسے کچھ نہ کہتے میں نے کہا اس اس طرح اس آدمی نے کہا تو فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کہتے ہیں اس طرح اس طرح!۔

(۲۳۱) اخبرنا عبد الواحد البليحي، انا عبد الرحمن بن ابي شريح، انا ابو القاسم البغوي، نا علي بن الجعد، نا شعبة، نا سباك بن حرب سبعت نعبان بن بشير رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم يسوي الصف يدعه مثله القدح فرأى صدر رجل ناتئا فقال له عباد الله سووا صفوفكم او ليخالفن الله به وجوهكم. صحيح.

❖❖ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اکرم ﷺ صف کو تیر کی طرح سیدھا کرتے تھے۔ (ایک دفعہ) آپ ﷺ نے ایک آدمی کا سینہ ابھرا ہوا دیکھا (یعنی صف سے آگے) تو فرمایا۔ اے اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو برابر رکھو اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے رخوں میں اختلاف ڈال دے گا۔

باب نمبر ۱۸

باب فی رفقه صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فی الامور وکرمہ واعتذارہ

۱۔ امور میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نرمی، کرم اور عذر کا بیان

(۲۳۲) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبد اللہ بن محمد ابن جعفر ابو الشیخ الحافظ، نا ابو خلیفۃ، نا ابو الولید الطیالسی، نا عکرمۃ بن عمار، نا اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن عبہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قاعدا فی المسجد ومعه اصحابہ اذ جاء اعرابی فبال فی المسجد فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ماہ ماہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: لا تذرموہ ثم دعاہ فقال ان هذه المساجد لا تصلح لشیء من القدر والبول والخلاء انما هی لقراءة القرآن وذكر اللہ والصلاة ثم دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بدلو من ماء فشنه علیہ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک بدو آیا اور مسجد میں بول (چھوٹا پیشاب) کرنے لگا۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا۔ ٹھہر جا! ٹھہر جا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا۔ اس کا پیشاب مت روکو۔ پھر اسے پاس بلایا اور فرمایا کہ یہ مسجدیں گندگی اور بول و براز کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ تو تلاوت قرآن، اللہ کے ذکر اور نماز کے لئے ہیں۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر اس پیشاب پر بہایا۔

(۲۳۳) اخبرنا ابو طاہر عمر بن عبدالعزیز القاشانی، انا ابو عمر القاسم

بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤی، انا ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی، نا مسدد نا یحیی عن حجاج الصواف حدثنی یحیی بن ابی کثیر عن ہلال بن ابی مہونہ عن عطاء بن یسار عن معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فعطس رجل من القوم فقلت یرحک اللہ فرماني القوم بابصارهم فقلت واثكل اماء ما شانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون ایدیہم علی افخاذہم فعرفت انہم یصبتونی فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بابی هو وامی ما ضربنی ولا کرہنی ولا سبنی ثم قال ان هذه الصلاة لا یحل فیہا شیء من کلام الناس انما هی التسمیح والتکبیر وقراءة القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحیح۔

❖❖ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو (دوران نماز) لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری میں نے کہا۔ ”یرحمک اللہ“ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ تو لوگ مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا۔ ہائے! ماؤں کی خرابی! تمہیں کیا تکلیف ہے کہ میری طرف دیکھ رہے ہو؟ تو وہ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ میں نے جان لیا کہ وہ مجھے خاموش کروا رہے ہیں۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں) نے نماز ادا فرمائی تو نہ ہی مجھے مارا، نہ ہی مجھ سے نفرت کی اور نہ ہی مجھے گالی دی۔ فرمایا۔ اس نماز میں لوگوں کے کلام میں سے کوئی چیز جائز نہیں ہے بلکہ یہ تو فقط تسمیح و تکبیر اور تلاوت قرآن پر مشتمل ہے۔ اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!۔

(۲۳۴) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراہیم الصالحانی، انا عبد اللہ بن محمد ابن جعفر، نا احمد بن الحسین الحذاء، نا علی بن المدینی، نا انس بن عیاض حدثنی یزید ابن عبد اللہ بن الہاد عن محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی عن ابی سلمة عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم برجل قد شرب

فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : اضربوه فبنا الضارب بيده ومنا الضارب بنعله ومنا الضارب بثوبه فلما انصرف قال بعض القوم اخزاك الله فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : لا تقولوا هكذا ولا تعينوا الشيطان عليه ولكن قولوا رحمك الله. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مارو تو ہم میں سے کسی نے اسے ہاتھ کے ساتھ مارا، کسی نے جوتی کے ساتھ اور کسی نے کپڑے کے ساتھ مارا۔ جب وہ واپس لوٹا تو لوگوں میں سے کسی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسے مت کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد مت کرو بلکہ ایسے کہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

(۲۳۵) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابن صاعد يحيى بن محمد، نا يوسف بن سعيد بن مسلم، نا خالد بن يزيد القسري، نا اسماعيل بن ابي خالد عن بيان عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ذكر النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فقال كان اكرم الناس.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ کریم تھے۔ (۲۳۶) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا احمد ابن الحسين، نا علي المديني، نا حماد بن اسامة حدثني حارثة بن محمد عن عمرة بنت عبد الرحمن قالت قلت لعائشة رضي الله تعالى عنها كيف كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اذا خلا قالت كان ابر الناس واكرم الناس ضحاكا يساما صلى الله تعالى عليه وآله وسلم.

❖❖ حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ تنہائی میں رسول اکرم ﷺ کیسے ہوتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نیک اور کریم تھے اور ہنستے مسکراتے تھے۔

(۲۳۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا علی بن عبداللہ، نا سفیان عن الزہری عن حمید بن عبدالرحمن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال هلکت قال فما شأنک قال وقعت علی امراتی فی رمضان قال تستطيع بعثق رقبة قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرین متتابعین قال لا قال فهل تستطيع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال اجلس فجلس فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق البکتل الضخم قال خذ هذا فتصدق به قال اعلی افقر منا فضحك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حتی بدت نواجذہ قال اطعمہ عیالک. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا۔ کیا معاملہ ہے؟ عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ رمضان المبارک میں جماع کر لیا ہے۔ تو فرمایا کہ کیا تو غلام آزاد کرنے کی استطاعت رکھتا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا۔ کیا تو لگا تار دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کیا۔ نہیں۔ تو فرمایا۔ کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ نہیں۔ فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ تو وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک بورہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے سے فرمایا۔ یہ لے لے اور اسے صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی۔ ہم سے بڑھ کر جو فقیر ہو کیا اس پر صدقہ کروں؟ (یعنی اس نے کہا کہ مجھ سے بڑھ کر غریب کوئی نہیں) تو نبی کریم ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ چلو! خود ہی کھالو۔

(۲۳۸) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر الهاشمی، نا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد السجستانی، ناموسی بن اسماعیل، نا حباد، نا زیاد الأعلم عن الحسن ان ابا بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاء ورسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم راکع فرکم دون الصف ثم مشی الی الصف فلما
قضى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صلاتہ قال زادک اللہ حرصا ولا
تعد صحیح۔

❖❖ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جبکہ رسول کریم ﷺ رکوع کی حالت میں تھے تو انہوں نے
صف کے پیچھے ہی رکوع کیا پھر رکوع کی حالت میں ہی چلتے ہوئے صف کی طرف آئے۔ جب
کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے اس (نماز کے) حرص میں اضافہ فرما۔
آئندہ ایسے مت کرنا۔

(۲۳۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف۔
نا محمد ابن اسماعیل، نا آدم، نا شعبۃ، نا ثابت عن انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال مر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بامرأة تبکی
عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم
تعرفہ فقیل لها إنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فانت باب النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فلم تجد عنده بوابین فقالت لم اعرفک
فقال انما الصبر عند الصدمة الاولى۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر کرو تو اس عورت نے کہا کہ میرے پاس سے چلا
جاؤ۔ تمہیں میرے جیسی مصیبت نہیں پڑی اور نہ تم اسے جانتے ہو۔ اس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی
کریم ﷺ تھے۔ تو وہ نبی کریم ﷺ کے دروازے پر آئی۔ وہاں اس نے کوئی دربان نہ دیکھے (نہ)
اندر چلی گئی) اور عرض کی کہ میں نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا۔ تو فرمایا کہ صبر تو پہلے صدمہ کے وقت
ہی ہوتا ہے۔

(۲۴۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد بن اسماعیل، نا ابو معمر، انا عبدالوارث، نا کثیر بن شنظیر عن

عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فانطلقت ثم رجعت وقد قضيتها فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فسلمت علیہ فلم یرد علی فوق فی قلبی ما اللہ اعلم به فقلت فی نفسی لعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وجد علی انی ابطات علیہ فلم یرد فوق فی قلبی اشد من المرة الاولى ثم سلمت علیہ فرد علی وقال انما منعی ان ارد علیک انی کنت اصلی وکان علی راحلته الی غیر القبلة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں گیا، پھر واپس لوٹا تو وہ کام سرانجام دے چکا تھا۔ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ تو میرے دل میں کچھ شک سا پیدا ہوا جسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سمجھا ہے کہ میں دیر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں۔ اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ تو پہلی مرتبہ سے زیادہ شدید رنج میرے دل میں پیدا ہوا۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ میں نے اس وجہ سے تمہیں سلام کا جواب نہیں دیا تھا کیونکہ میں نماز ادا کر رہا تھا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تھے اور قبلہ شریف کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ نہیں تھا۔

(۲۴۱) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود عن عبد اللہ بن عباس عن الصعب بن جثامۃ اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه اهدی لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حبارا وحشیا وهو بالابواء او بودان فردہ علیہ قال فلما رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما فی وجهی قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک جنگلی گدھا تحفہ پیش کیا۔ اس وقت آپ ﷺ ابواء ودان کے مقام پر تھے تو آپ ﷺ نے وہ انہیں واپس لوٹا دیا۔ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ نے میرے چہرے پر رنج کے آثار دیکھے تو فرمایا کہ ہم نے صرف اس وجہ سے تجھے واپس لوٹایا ہے کہ ہم احرام کی حالت میں ہیں۔

(۲۴۲) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز الفاشانی، انا ابو عمر القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی محمد بن احمد اللولوی، انا ابو داؤد السجستانی، نا محمد بن البثنی، نا عبدالاعلیٰ، نا سعید عن قتادة عن الحسن عن حنین بن المنذر عن المهاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وهو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی توضا ثم اعتذر الیہ فقال انی کرهت ان اذکر اللہ الاعلیٰ طهر۔

❖❖ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ اس وقت پیشاب (بول) فرما رہے تھے تو انہوں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کا جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے وضو فرمایا پھر عذر پیش کیا اور فرمایا کہ میں نے یہ ناپسند کیا کہ پاکیزگی کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔

(۲۴۳) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابن رستة، نا عبید اللہ بن معاذ، نا ابی عن حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عند احدی امہات المومنین فارسلت احدی نسائه بقصعة فیہا طعام فضربت ید الرسول فسقط القصعة فانکسرت فاخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم الکسرتین فضم احداہما الی الآخری ثم جعل یجمع الطعام ویقول غارت امکم کلوا فاکلوا فحبس الرسول حتی جاءت الکاسرة بقصعتها الی فی بیتها فدفن القصعة الصحیحة الی الرسول وترك البکسورة فی بیت الی کسرتها۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ (ام المومنین) کے پاس تھے کہ آپ ﷺ کی ازواج میں سے کسی نے آپ ﷺ کے پاس کھانے کا ایک پیالہ بھیجا۔ تو آپ ﷺ جس زوجہ محترمہ کے پاس تھے انہوں نے پیالہ لانے والے قاصد کے ہاتھ پر مارا تو وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ رسول کریم ﷺ نے دو ٹکڑے اٹھا کر ایک دوسرے کے ساتھ ملائے اور کھانا جمع کرنا شروع کر دیا اور فرمایا۔ تمہاری ماں کو غیرت آگئی ہے تم کھاؤ۔ تو انہوں نے کھایا۔ پیالہ لانے والا قاصد ٹھہرا رہا حتیٰ کہ جنہوں نے پیالہ توڑا تھا وہ اپنے گھر سے اپنا پیالہ لائیں۔ آپ ﷺ نے وہ صحیح پیالہ قاصد کو دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ انہیں کے گھر میں چھوڑ دیا جنہوں نے توڑا تھا۔

(۲۴۴) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا ابن رسته، نا عبید الله بن معاذ، نا ابی عن حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال استحمل ابو موسی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فوافق منه شغلا فقال واللہ لا احملک فلما قفا دعاه فقال یا رسول اللہ قد حلفت ان لا تحملنی قال وانا احلف لا حملنک فحملہ۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کو ضامن بننے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے ان سے مزاح فرمایا اور کہا۔ واللہ! میں تیرا ضامن نہیں بنوں گا جب وہ واپس پلٹے تو آپ ﷺ نے انہیں بلایا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھالی ہے کہ آپ ﷺ میرے ضامن نہیں بنیں گے۔ تو فرمایا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ تیرا ضامن بنوں گا۔ تو آپ ﷺ نے ان کی ضمانت دی۔

(۲۴۵) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد ابو الشيخ الحافظ، نا ابو العباس الطهرانی، نا ابراهيم بن راشد الادمی، نا مسلم، نا عمرو بن عون العسی، نا سعید الجریری عن عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر عن جرير رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دخل بعض بیوته فدخل البيت فامتلاً البيت ودخل جرير فقعده خارج البيت فابصره النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم فاخذ ثوبه فلفه فرمى به اليه وقال اجلس على هذا فاخذه جرير فوضعه على وجهه وقبله۔

❖❖ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ اپنے ایک گھر میں داخل ہوئے تو گھر (لوگوں سے) بھر گیا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں گئے تو گھر کے باہر بیٹھ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو اپنا ایک کپڑا لیا اور اسے لپیٹ کر ان کی طرف پھینکا اور فرمایا۔ اس پر بیٹھ جاؤ۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے وہ کپڑا پکڑا اور اپنے چہرے پر لگا کر اسے بوسہ دیا۔

(۲۴۶) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى الجلودى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني ابو غسان السبعي، نا معاذ بن هشام حدثني ابي عن مطر عن ابي الزبير عن جابر رضى الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم رجلا سهلا اذا هويت يعنى عائشة الشئ تابعها عليه فارسلها مع عبد الرحمن فاهلت بعبرة من التنعيم۔ صحيح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ بڑے نرم مزاج تھے۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کوئی چیز گرا دیتیں تو آپ ﷺ انہیں لگاتار وہ چیز بھیجتے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کو حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تو آپ رضی اللہ عنہا نے مقام تنعيم سے عمرے کا احرام باندھا۔

(۲۴۷) اخبرنا عبد الواحد البليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبيد بن اسماعيل، نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : انى لاعلم اذا كنت عنى راضية واذا كنت على غضبى فقلت من اين تعرف ذلك فقال لها اذا كنت عنى راضية فانك تقولين لا ورب محمد واذا كنت غضبى قلت لا ورب ابراهيم قلت اجل والله يا رسول الله ما اهجر الا اسبك۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے اور جب تو مجھ سے ناراض ہوتی ہے تو مجھے پتہ چل جاتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کیسے جان لیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے تو یہ الفاظ کہتی ہے ”لا ورب محمد“ اور جب مجھ سے ناراض ہوتی ہے تو یہ الفاظ کہتی ہے۔ ”لا ورب ابراهیم“ میں نے عرض کی ہاں! ایسے ہی ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں صرف آپ ﷺ کا نام مبارک چھوڑتی ہوں۔



باب نمبر ۱۹

باب فی رحمة وشفقته ﷺ

آپ ﷺ کی رحمت اور شفقت کا بیان

(۲۴۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، نا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اساعیل، نا مسدد، نا اساعیل هو ابن ابراهیم، نا ایوب عن ابی قلابہ عن ابی سلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ونحن شبۃ متقاربون فاقننا عنده عشرين ليلة فظن انا اشتقنا الی اهلنا وسالنا عن من ترکنا فی اهلینا فاخبرنا وکان رفیقاً رحیماً قال ارجعوا الی اهلکم فعلیہم ومروہم وصلوا کما رایتونی اصلی واذا حضرت الصلاة فلیؤذن لہم احدکم ثم لیومکم اکبرکم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم سب جوان عمر میں ایک دوسرے کے قریب تھے (یعنی سب نو جوان تھے) ہم نے آپ ﷺ کے پاس بیس راتیں قیام کیا تو آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کے مشتاق ہیں (یعنی گھر جانا چاہتے ہیں) آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ ہم نے پیچھے گھروں میں کسے چھوڑا ہے؟ تو ہم سب نے بتا دیا۔ آپ ﷺ بہت مہربان اور رحیم تھے۔ فرمایا۔ واپس چلے جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس۔ انہیں (دین کی) تعلیم دو اور انہیں نیک کاموں کا حکم دو اور جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہو ویسے ہی نماز ادا کرو جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے کوئی ایک اذان دے اور تم میں سے بڑا تمہیں امامت کروائے۔

(۲۴۹) اخبرنا ابوالحسن محمد بن محمد الشیرزی، نا زاهر بن احمد، نا

ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسه فلیطول ما شاء۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے کیونکہ ان میں بیمار بھی ہوتے ہیں، کمزور بھی ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے۔

(۲۵۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا أحمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا علی بن عبداللہ، نا یزید بن زریع، نا سعید بن ابی عروبہ، نا قتادة ان انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدث ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال انی لادخل فی الصلاة وانا ارید اطالتها فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلاتی ما اعلم من شدة وجد امه من بکائه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں تو میرا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ لمبی کروں گا۔ پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں اس شدید رنج کے معلوم ہونے کی وجہ سے جو اس کی ماں کو اس کے رونے پر پہنچتا ہے۔

(۲۵۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن عباد وابن ابی عمر قالنا مروان الفزاری عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی البشركین قال انی لم ابعث لعانا وانا بعثت رحمة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ سے کہا گیا کہ مشرکین کے لئے بددعا فرمائیے تو فرمایا مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(۲۵۲) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا ابو الیمان، انا شعیب عن الزہری، نا ابو سلمة بن عبدالرحمن ان ابا هريرة رضى الله تعالى عنه قال قبل رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم الحسن بن علي وعنده الاقرع بن حابس التميمي جالس فقال الاقرع ان لي عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا فنظر اليه رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ثم قال من لا يرحم لا يرحم. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ

رسول اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا۔ اس وقت اقرع بن حابس تمیمی آپ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے کہا کہ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے تو ان میں سے کسی کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ تو رسول کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(۲۵۳) حدثنا البطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابو يعلى، انا ابو العباس النرسي، نا وهيب عن ايوب عن عمر بن سعيد عن انس رضى الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ارحم الناس بالصبيان وكان له ابن مسترضعا في ناحية المدينة وكان ظئره قينا فكان ياتيه ونحن معه وقد دخن البيت بالاذخر فيشبهه ويقبله. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ بچوں پر رحم فرمانے والے تھے۔ آپ ﷺ کے ایک صاحبزادے مدینہ منورہ کے نواح میں دودھ پلوانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ ان کی وایہ ایک لوہار کی بیوی تھی۔ آپ ﷺ ان کے پاس جاتے تو ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے۔ اس گھر میں اذخر گھاس کا دھواں ہوتا۔ آپ ﷺ اپنے صاحبزادے کو سونگھتے اور اسے بوسے دیتے۔

(۲۵۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا الحسن بن عبدالعزیز، نا یحییٰ بن حسان، نا قریش هو ابن حیان عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی ابی سیف القین وكان ظئرا لا ابراهيم فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقبلہ وشبهہ ثم دخلنا علیہ بعد ذلك وابراهيم یجود بنفسہ فجعلت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تذرفان فقال عبدالرحمن بن عوف وانت یا رسول اللہ فقال یا ابن عوف انها رحمة ثم اتبعها باخری فقال ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراهيم لمحزونون۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے۔ ان کی بیوی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دایہ تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کو اٹھایا اسے بوسہ دیا اور سونگھا۔ پھر اس کے بعد ایک دفعہ ہم ان کے ہاں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے دم چھوڑ رہے تھے (یعنی قریب المرگ تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ رو رہے ہیں۔ تو فرمایا۔ اے ابن عوف! یہ تو فقط رحمت ہے۔ پھر ایک اور آنسو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکالا اور فرمایا۔ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے۔ ہم وہی کہیں گے جو ہمارے پروردگار کو راضی کرے۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر غمگین ہیں۔

(۲۵۵) اخبرنا ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری، نا ابوالحسین احمد بن محمد الخفاف، نا ابو العباس محمد بن اسحق السراج، نا قتیبہ بن سعید، نا مالک بن انس عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادة السلمي رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کان یصلی وهو حامل امامة فاذا سجد وضعها

واذا قام رفعها۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ نے نماز کے دوران حضرت امامہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ جب سجدے فرماتے تو انہیں نیچے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

(۲۵۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا حجاج بن منہال، انا سعید اخبرنی عدی قال سمعت البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رايت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ۔

❖❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے۔ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

(۲۵۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا موسیٰ بن اسباعیل، نا معمر، نا ابی، نا ابو عثمان یعنی النہدی عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدث عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انه کان یأخذہ والحسن فیقول اللہم احبہما فانی احبہما۔

❖❖ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ

آپ ﷺ انہیں (اسامہ رضی اللہ عنہ کو) اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھاتے اور فرماتے۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

(۲۵۸) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو طاہر محمد بن محمد ابن محبش الزیادی، نا ابو حامد احمد بن یحییٰ بن بلال، نا ابو الازھر احمد بن الازھر العبیدی، نا ابو النضر ہاشم بن القاسم،

نا ورقاء عن عبيد الله بن ابي يزيد عن نافع بن جبير عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال كنت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم في سوق من اسواق المدينة فانصرف فانصرفت معه فجاء الى فناء عائشة فجاء الحسن بن علي قال ابو هريرة وظننت ان امه حبسة ليجعل في عنقه السخاب فلما جاء التزمه رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم والتزم هو رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال اللهم اني احبه فاحبه واحب من يحبه ثلاث مرات. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ واپس چلے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آ گیا۔ آپ ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں تشریف لے گئے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو آواز دی۔ اے لکع! (یعنی ارے منے) اے لکع! تو کسی نے بھی آپ ﷺ کو جواب نہ دیا تو آپ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ تب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے یہ خیال کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ نے اس وجہ سے آپ کو روک لیا تھا تا کہ آپ کے گلے میں خوشبو کا ایک ہار پہنائیں۔ جب وہ آئے تو رسول اکرم ﷺ نے انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیا اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرتا ہے اس سے بھی محبت فرما۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔

(۲۵۹) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبد الله بن محمد، نا سفيان عن ابي موسى اسرائيل قال سمعت الحسن بن علي قال سمعت ابا بكرة يقول رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم على المنبر والحسن بن علي الى جنبه وهو يقبل على الناس مرة وعليه اخرى ويقول ان ابني

هذا سيد ولعل الله ان يصلح به فئتين عظيمتين من المسلمين. صحيح.

❖❖ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ کو منبر پر تشریف فرما دیکھا۔ حضرت حسن بن علیؓ آپ ﷺ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ لوگوں کی طرف توجہ فرمائی پھر حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار (سید) ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح فرمائے گا۔

(۲۶۰) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق، ان ابو مصعب عن مالك عن ابن شهاب عن عبد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ام قيس بنت محصن انها اتت با بن لها صغير لم يأكل الطعام الى رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فاجلسه رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم في حجرة فبال على ثوبه فدعا بقاء فنضحه ولم يغسله. صحيح.

❖❖ حضرت ام قیس بنت محسنؓ سے مروی ہے کہ

وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جو کھانا نہیں کھاتا تھا لے کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر کپڑوں پر چھڑک دیا۔ انہیں دھویا نہیں۔

(۲۶۱) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبكر بن ابي شيبة، نا عبد الله بن نير، نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم كان يوتي بالصبيان فيبرك عليهم ويحنكهم.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ کے پاس چھوٹے بچے لائے جاتے تھے تو آپ ﷺ ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور انہیں تحنیک کرتے۔ (یعنی گھٹی دیتے)۔

(۲۶۲) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا اسحق بن منصور، انا ابو اسامة، نا هشام بن عروة عن ابیه عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا انها حملت بعبد اللہ بن الزبیر بمكة قالت فخرجت وانا متم فاتیت المدينة فنزلت قبا فولدت بقبا ثم اتیت به رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فوضعتہ فی حجرہ ثم دعا بتمرۃ فمضغها ثم تفل فی فیہ فکان اول شیء دخل جوفہ ریق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ثم حنکہ بتمرۃ ثم دعا له وبرک علیہ فکان اول مولود ولد فی الاسلام۔ صحیح۔

❖❖ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مکہ میں حاملہ ہوئیں۔ فرماتی ہیں کہ حمل کی مدت پوری ہو چکی تھی کہ میں مکہ مکرمہ سے نکل کر مدینہ منورہ آئی۔ قبا کے مقام پر میں نے قیام کیا۔ وہاں ہی بچے کی پیدائش ہوئی۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور منگوا کر چبائی پھر اس بچے کے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈالا تو پہلی چیز جو اس بچے کے پیٹ میں گئی وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک کی پھر اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ عہد اسلام میں پیدا ہونے والا وہ پہلا بچہ تھا۔

(۲۶۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، انا محمد ابن اسماعیل، نا علی بن عبداللہ، نا عبداللہ بن یزید، نا شعبۃ ہو ابن ابی ایوب حدثنی ابو عقیل زہرۃ بن معبد عن جدہ عبداللہ بن هشام وکان قد ادرك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وذهبت بہ امہ زینب بنت حبید الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقالت یا رسول اللہ بایعہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: هو صغیر فمسح راسہ ودعا له۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن هشام رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا۔ ان کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا انہیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ ابھی چھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔

(۲۶۴) اخبرنا ابوبکر محمد بن محمد بن علی الطوسی وحدثنا احمد بن عبد اللہ الصالحی قالنا ابو اسحق ابراہیم بن محمد الاسفرائینی، انا محمد بن محمد بن رزمویہ، نا یحیی بن محمد بن غالب، نا یحیی بن یحیی، انا عبد اللہ بن لہیعة عن ابی الاسود عن عروۃ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اتی بصبی فقبلہ فقال اما انہم مبخلتہ مجبنة وانہم لمن ریحان اللہ عز وجل۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

ایک بچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے بوسہ دیا اور فرمایا کہ یہ بچے آدمی کو بخیل اور بزدل بنا دیتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی خوشبو ہیں۔

(۲۶۵) حدثنا البطھر بن علی، انا محمد بن ابراہیم الصالحانی، انا عبد اللہ بن جعفر، نا ابوبکر بن راشد، نا ابراہیم الجوہری، نا ابو اسامة عن حاتم عن سباک عن عمرو بن رافع عن شرید الہمدانی واخوالہ ثقیف قال کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال فی حجة الوداع فبینما امشی اذا وقع ناقة خلفی فالتفت فاذا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال الشرید قلت نعم قال افلا احملک قلت بلی وما بی عیاء ولا لغوب ولكنی اردت البرکة فی رکوبی مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاناخ فحملنی۔

❖❖ حضرت شرید ہمدانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قبیلہ ثقیف سے ان کے ماموں تھے فرماتے ہیں

کہ

ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا جبکہ میں پیدل

جا رہا تھا کہ ایک اونٹنی میرے پیچھے آئی میں نے مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ شرید ہو؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! تو فرمایا۔ میں تمہیں اپنے ساتھ نہ بٹھالوں۔ میں نے عرض کی۔ کیوں نہیں! حالانکہ مجھے کوئی تھکن وغیرہ نہیں تھی لیکن میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سوار ہو کر برکت حاصل کرنا چاہتا تھا تو آپ ﷺ نے اونٹنی بٹھائی اور مجھے ساتھ بٹھالیا۔

(۲۶۶) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا طاہر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال کان الناس اذا راوا اول الثمر جاؤوا بہ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فاذا اخذہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قال اللہم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدينتنا وبارک لنا فی صاعنا ومدنا اللہم ان ابراهیم عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانی ادعوک للمدينة نبثل ما دعاک بہ لہکۃ ومثلہ معہ قال ثم یدعو اصغر ولید یراہ فیعطیہ ذلک الثمر۔ صحیح۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ

لوگ جب پہلا پہلا پھل دیکھتے تو وہ لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آتے۔ جب آپ ﷺ اسے پکڑتے تو فرماتے۔ اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما، ہمارے شہر میں ہمارے لئے برکت عطا فرما، ہمارے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت عطا فرما۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، خلیل اور تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا فرمائی۔ میں جیسے انہوں نے تجھ سے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی ویسے ہی تجھ سے مدینہ منورہ کے لئے دعا کرتا ہوں اور اس کی مثل اس کے ساتھ مزید دعا کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ جو چھوٹا بچہ دیکھتے، اسے بلاتے اور وہ پھل اسے عطا فرماتے۔

(۲۶۷) حدثنا الطہر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن عبد اللہ بن رستہ، نا ابو معمر القطیعی، نا اسماعیل بن علیہ عن یونس بن عبید عن الحسن عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم الظهر والعصر فلما

سلم قال لنا على اما كنكم واهدیت له جرة من حلواء فجعل يلحق كل رجل لعقة حتى اتى على وانا غلام فالعقني لعقة ثم قال لي ازیدك قلت نعم وزادني لعقة لصغری فلم یزل كذلك حتى اتى على آخر القوم.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ہمیں فرمایا۔ اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ آپ ﷺ کو ایک گھڑا حلویہ تحفہ پیش کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ ہر آدمی کو ایک ایک بار چٹوانے لگے حتیٰ کہ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے بھی ایک بار حلویہ چٹوایا۔ پھر مجھے فرمایا۔ تجھے مزید دوں۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں! تو آپ ﷺ نے میرے بچپن کی وجہ سے ایک بار مزید چٹوایا۔ آپ ﷺ آخری آدمی تک اسی طرح کرتے رہے۔

(۲۶۸) اخبرنا عبدالواحد الملیح، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبداللہ بن محمد، نا ابو عامر، نا فلیح عن ہلال بن علی عن عبدالرحمن ابن ابی عروہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال ما من مومن الا انا اولی بہ فی الدنیا والآخرۃ اقروا ان شئتم : (النبی اولی بالمومنین من انفسهم) (الاحزاب : من الایۃ ۶) فایما مومن مات وترك مالا فلیرثہ عصبۃ من كانوا ومن ترك دینا او ضیاعا فلیاتین فانا مولاہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جو کوئی بھی مومن ہے میں دنیا اور آخرت میں اس کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت مبارکہ پڑھ لو۔ ”النبی اولی بالمومنین من انفسهم (احزاب ۶) یعنی یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔“ تو جو بھی مومن فوت ہو اور مال و دولت چھوڑے تو اس کے دھیالی رشتے دار جو بھی ہوں اس کے وارث ہوں گے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں۔ میں اس کا مالک (وارث) ہوں۔

باب نمبر ۲۰

باب بکائے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و حزنہ

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گریہ اور غم کا بیان

(۲۶۹) اخبرنا ابو الفتح نصر بن علی بن احمد الحاكم الطوسي، انا ابو سعيد محمد ابن موسى الصيرفي، نا ابو العباس الاصم، نا محمد بن اسحق الصنعاني، انا سعيد بن عامر عن شعبة عن عاصم عن ابي عثمان عن اسامة رضي الله تعالى عنه قال حضر ابن ابنة رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فارسلت اليه ان يجيئ قال ان لله ما اخذ وما اعطى وكل شيء عنده الى اجل مسي فلتصبر ولتحتسب فردت اليه الرسول تقسم عليه لما جاء قال فقام وقبنا ومعه سعد بن عبادۃ وابي بن كعب احسبه فرفع الصبي الى حجر رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ونفسه تقعقع قال ففاضت عيناه قال له سعد بن عبادۃ ما هذا يا رسول الله قال هذه الرحبة يضعها الله في قلوب من يشاء من عباده وانما يرحم الله من عباده الرحباء. صحيح.

❖❖ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی کے بیٹے قریب المرگ ہوئے تو انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیغام بھیجا کہ تشریف لائیں۔ تو فرمایا۔ سب اللہ تعالیٰ کا ہی مال ہے جو لے لے اور جو عطا فرمائے اور ہر چیز کی اس کے ہاں ایک مقررہ مدت ہے تو اسے صبر کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھنی چاہئے تو انہوں نے قاصد کو دوبارہ قسم دے کر بھیجا کہ تشریف لائیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میرا خیال ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ بچہ آپ ﷺ کی گود میں رکھا گیا تو اس کا دم نکل رہا تھا۔ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ تو فرمایا۔ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

(۲۷۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن بشار، نا عبدالرحمن بن مہدی، نا سفیان عن عاصم بن عبید اللہ عن القاسم بن محمد عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وهو میت وهو یبکی او قال عیناہ تہراقان۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میت کو بوسہ دیا اس وقت آپ ﷺ رورہے تھے (یا یہ فرمایا کہ) آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(۲۷۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا اصبع عن ابن وہب اخبرنی عن ابن الحارث عن سعید بن الحارث الانصاری عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اشتکی سعد ابن عبادۃ شکوی لہ فاتاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یعودہ مع عبدالرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبداللہ بن مسعود فلما دخل علیہ فوجدہ فی غاشیۃ فقال قد قضی فقالوا لا یا رسول اللہ فبکا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فلما رای القوم بکاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بکوا فقال الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولكن یعذب بهذا وأشار الی لسانہ او یرحم وان البیت یعذب ببکاء اہلہ علیہ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک بیماری میں مبتلا ہوئے تو رسول اکرم ﷺ حضرت عبدالرحمن بن

عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے تو ان پر غشی طاری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ وفات پا چکے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا۔ نہیں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا۔ پھر اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مگر اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے اور میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے اور واویلا کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۲۷۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا محمد بن عبید عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال زار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حوله فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لها فلم یاذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرها فاذن لی فزوروا القبور فانہا تذكروہ الآخرۃ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی تو رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد جتنے لوگ تھے انہیں بھی رلا دیا اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اس بات کی اجازت طلب کی تھی کہ ان کے لئے مغفرت طلب کروں تو مجھے اللہ تعالیٰ نے اجازت نہ دی۔ پھر میں نے اس بات کی اجازت طلب کی کہ ان کی قبر کی زیارت کروں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

(۲۷۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا محمد بن سنان، نا فلیح بن سلیمان، نا ہلال بن علی عن انس قال شہدنا ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جالس علی القبر فرایت عینیہ

تدمعان فقال هل فيكم من احد لم يقارف الليلة فقال ابو طلحة انا قال
فانزل في قبرها فنزل في قبرها. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شرکت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
تشریف فرما تھے تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسا آدمی ہے جس نے رات کو اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو۔ تو حضرت
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں ہوں۔ تو فرمایا۔ اس کی قبر میں اترو۔ تو وہ ان کی قبر میں اترے۔

(۲۷۴) اخبرنا عبد الواحد البليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف،

نا محمد ابن اسماعيل، نا احمد بن واقد، نا حماد بن زيد عن ايوب عن
عبيد بن هلال عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه
والله وسلم نعي زيدا وجعفر ا وابن راحة للناس قبل ان ياتيهم خبرهم
فقال اخذ الراية زيد فاصيب ثم اخذها جعفر فاصيب ثم اخذها ابن راحة
فاصيب وعيناها تذرفان حتى اخذ الراية سيف من سيوف الله حتى فتح الله
عليهم. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، جعفر اور ابن راحہ رضی اللہ عنہم کی موت کی خبر لوگوں کو اس سے
پہلے ہی دے دی کہ انہیں ان کی موت کی خبر پہنچتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے علم
اٹھایا اور شہید ہو گئے، پھر اسے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اٹھایا وہ بھی شہید ہو گئے پھر اسے حضرت ابن
رواحہ رضی اللہ عنہ نے اٹھایا وہ بھی شہید ہو گئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔
(پھر فرمایا کہ) حتیٰ کہ علم اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (سيف اللہ حضرت خالد بن
ولید رضی اللہ عنہ) نے اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے خلاف انہیں فتح عطا فرمائی۔

(۲۷۵) اخبرنا ابو الحسن احمد بن عبد الرحمن بن محمد الكيالي، انا ابو

نصر محمد ابن علي بن الفضل الخزاعي، انا ابو عثمان عمرو بن عبد الله
البصري، نا محمد بن عبد الوهاب، انا خالد بن محمد القطواني حدثني

محمد بن ابی جعفر بن ابی کثیر البدنی مولى الانصار حدثنى يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبدالرحمن عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت لما جاء قتل زيد بن حارثة وجعفر بن ابى طالب وعبداللہ بن رواحة جلس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حزینا یعرف فیہ الحزن وانا اطلع من صیر الباب. صحیح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

جب حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اکرم ﷺ غمگین ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے چہرہ انور پر غم دیکھا جاسکتا تھا میں اس وقت دروازے کے درج (درز) سے جھانک رہی تھی۔

(۲۷۶) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبداللہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر العبدی، نا اسباعیل بن اسحق، نا سليمان بن حرب، نا حباد بن زيد عن خالد بن سلمة المخزومي قال لما اصيب زيد بن حارثة انطلق رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم الى منزله فلما رآه ابنته جهشت في وجهه فانتحب رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال هذا شوق الحبيب الى حبيبه.

❖❖ حضرت خالد بن سلمہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو نبی کریم ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ب ان کی صاحبزادی نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ رونی صورت بنا کر آپ ﷺ کی طرف بڑھی۔ نبی کریم ﷺ خوب روئے اور فرمایا کہ یہ حبیب کا اپنے حبیب کی طرف شوق ہے۔

(۲۷۷) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبداللہ بن محمد بن جعفر، نا عمر بن الحسن الحلبي، نا عبدالرحمن بن عبيد الله الحلبي، نا عبداللہ بن ادريس عن محمد بن عمرو بن علقمة عن يحيى بن عبدالرحمن بن خابط عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم اذا اشتد وجده اكثر مس لحيته.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

جب رسول اکرم ﷺ کا غم شدید ہوتا تو آپ ﷺ بکثرت اپنی ریش مبارک کو چھوتے۔

(۲۷۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعمی، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا سفیان عن الاعش عن ابراہیم

عن عبیدۃ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اقراء علی قلت یا رسول اللہ اقرا علیک

وعلیک انزل قال نعم فقرات سورة النساء حتی اتیت هذه الایة : (فکیف اذا

جئنا من کل امة بشہید وجئنا بک علی هولاء شہیدا) (النساء : ۴۱) قال

حسبک الآن فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ میرے پاس قرآن کریم کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی

رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو تلاوت کر کے سناؤں حالانکہ آپ ﷺ پر ہی تو قرآن نازل

نازل ہوا ہے۔ تو فرمایا۔ ہاں! ایسے ہی ہے۔ تو میں نے سورۃ النساء کی تلاوت کی حتیٰ کہ اس آیت

مبارکہ تک پہنچ گیا۔ "فکیف اذا جئنا من کل امة بشہید وجئنا بک علی هولاء شہیدا"

(النساء ۴۱) یعنی تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ

اور نگہبان بنا کر لائیں۔ تو فرمایا۔ کافی ہے۔ میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ

آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

(۲۷۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الہیثم

بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا سوید بن نصر، نا عبداللہ بن المبارک عن حماد

بن سلمۃ عن ثابت عن مطرف وهو ابن عبداللہ بن الشخیر عن ابیہ

عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وهو یصلی ولجوفہ ازیز کازیز الرجل من البکاء۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے اور

آپ ﷺ کے بطن مبارک سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز آرہی تھی جیسے ہانڈی جوش مار رہی ہو۔

(۲۸۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ، نا جریر عن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال انکسفت الشمس یوما علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وقام یصلی حتی لم یکد یرفع راسہ ثم رفع فلم یکد ان یسجد ثم سجد فلم یکد ان یرفع راسہ فجعل ینفخ ویبکی ویقول رب الم تعدنی ان لا تعذبہم وانا فیہم رب الم تعدنی ان لا تعذبہم ونحن نستغفرک فلما صلی رکعتین انجلت الشمس فقام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر ایتان من آیات اللہ فاذا انکسفتا فافزعوا الی ذکر اللہ عز وجل۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دن سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ سجدے میں تشریف لے گئے تو (اتنا طویل سجدہ کیا کہ) قریب تھا کہ آپ ﷺ سر انور ہی نہ اٹھاتے۔ پھر سر اٹھایا تو قریب تھا کہ آپ ﷺ سجدہ ہی نہ کرتے پھر سجدہ کیا تو قریب تھا کہ آپ ﷺ سر ہی نہ اٹھاتے۔ سجدے میں ہی آپ ﷺ ہچکیوں کے ساتھ رو رو کر کہنے لگے۔ اے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ جب تک میں ان میں موجود ہوں تو انہیں عذاب نہیں دے گا۔ اے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ انہیں عذاب نہیں دے گا۔ درآنحالیکہ ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں تو سورج ظاہر ہو گیا (یعنی سورج گرہن ہٹ گیا) تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب انہیں گرہن لگے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے مدد چاہو۔

(۲۸۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، اخبرنا عبدالغافر بن محمد، انا

محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج

حدثني زهير بن حرب، نا عمر بن يونس الحنفي، نا عكرمة بن عمار
حدثني ابو زميل هو سباك الحنفي حدثني عبدالله بن عباس حدثني عمر
بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال لما كان يوم بدر نظر رسول الله صلى
الله تعالى عليه وآله وسلم الى المشركين وهم الف واصحابه ثلاثمائة وتسعة
عشر رجلا فاستقبل نبي الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم القبلة ثم مد
يديه فجعل يهتف بربه اللهم انجز لي ما وعدتني اللهم اتني ما وعدتني
اللهم ان تهلك هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد في الارض فما زال
يهتف بربه مادام يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداؤه عن منكبيه فاتاه
ابوبكر فاخذ رداؤه فالتقاه على منكبيه ثم التزمه من ورائه وقال يا نبي الله
كفاك منا شدتك ربك فانه سينجز لك ما وعدك فانزل الله عز وجل : (اذ
تستغيثون ربكم فاستجاب لكم اني ممدكم بالف من الملائكة مردفين)
(الانفال : ٩) فامده الله بالملائكة قال ابو زميل فحدثني ابن عباس قال
بينما رجل من المسلمين يومئذ يشتد في اثر رجل من المشركين امامه اذ
سمع ضربة بالسوط فوقه وصوت الفارس يقوم اقدم حيزوم اذ نظر الى
المشرك امامه فخر مستلقيا فنظر اليه فاذا قد حطم انفه وشق وجهه
كضربة السوط فاخضر ذلك اجمع فجاء الانصاري فحدث ذلك رسول الله
صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فقال صدقت ذلك من مدد السماء الثالثة
فقتلوا يومئذ سبعين واسروا سبعين قال ابو زميل قال ابن عباس فلما اسروا
الاسارى قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لابي بكر وعمر :
ما ترون في هولاء الاسارى فقال ابوبكر يا نبي الله هم بنو العم والعشيرة
ارى ان تاخذ منهم فدية فيكون لنا قوة على الكفار فعسى الله ان يهديهم
للاسلام فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : ما ترى يا ابن
الخطاب قلت لا والله يا رسول الله ما ارى الذي راى ابوبكر ولكنى ارى ان
تمكننا فنضرب اعناقهم فتمكن عليا من عقيل فيضرب عنقه وتمكنى من

فلان نسیبا لعمر فاضرب عنقه فان هولاء ائمة الکفر وصناديدها وهوى رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ما قال ابوبکر ولم يهو ما قلت فلما كان من الغد جئت فاذا رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم وابوبکر قاعدين يبکیان قلت يا رسول الله اخبرنى من اى شىء تبکی انت وصاحبك فان وجدت بکاء بکیت وان لم اجد بکاء تباکیت لبکائکما فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : ابکی للذى عرض على اصحابك من اخذهم الفداء لقد عرض على عذابهم ادنى من هذه الشجرة شجرة قريبة من نبی الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم وانزل الله : (ما كان لنبی ان يكون له اسرى حتى يشخن فى الارض) (الانفال : من الاية ۶۷) الى قوله : (فکلوا مما غنتم حلالا طيبا) (الانفال : من الاية ۶۹) فاحل الله الغنیمة لهم. صحیح.

❖❖ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ

غزوہ بدر کے دن رسول اکرم ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا تو ان کی تعداد ایک ہزار تھی اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کی تعداد تین سو انیس تھی۔ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا پھر اپنے ہاتھ پھیلا کر اپنے مالک کو پکارنے لگے۔ اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا وہ پورا فرما۔ اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا انہیں میرے پاس بھیج۔ اے اللہ! اگر اہل اسلام کا یہ گروہ ہلاک ہو گیا تو زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی۔ آپ ﷺ اسی طرح ہاتھ پھیلائے قبلہ کی طرف منہ کئے اپنے پروردگار کو پکارتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی چادر مبارک آپ ﷺ کے کندھوں سے گر گئی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے آئے اور آپ ﷺ کی چادر مبارک پکڑ کر آپ ﷺ کے کندھوں پر ڈالی۔ پھر آپ ﷺ کو پشت سے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور عرض کی۔ یا نبی اللہ! آپ ﷺ کی اپنے رب تعالیٰ سے دعا آپ ﷺ کو کافی ہے۔ عنقریب وہ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ”اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکة مردفین“ (الانفال ۹) یعنی یاد کرو اس وقت کو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتے فرشتوں کی قطار سے۔“ تو اللہ

تعالیٰ نے فرشتوں کے ساتھ آپ ﷺ کی مدد فرمائی۔ ابوزمیل سماک حنفی بیسیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ

اس دن مسلمانوں میں سے کوئی آدمی اپنے آگے جانے والے مشرک کا سختی سے پیچھا کرتا تو اچانک اپنے اوپر سے کوڑے کی ضرب کی آواز سنتا اور ایک گھڑ سوار کی آواز سنتا جو کہتا تھا ”اقدم حیزوم“ اے حیزوم! آگے بڑھ۔ جب وہ مسلمان اپنے آگے مشرک کی طرف دیکھتا تو وہ چپت گرا ہوا ہوتا۔ اس کی ناک کٹی ہوئی ہوتی اور اس کا چہرہ ایسے پھٹا ہوا ہوتا جیسے کوڑے کی مار پڑنے پر پھٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی وہ سب کے سب کٹ گئے تو ایک انصاری آدمی آیا اور یہ معاملہ رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا۔ تو فرمایا تو نے سچ کہا۔ یہ تیسرے آسمان سے آنے والی مدد ہے۔ اس دن ستر آدمی قتل کئے گئے اور ستر آدمی قیدی ہوئے۔ ابوزمیل بیسیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب قیدی قید کر لئے گئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما! ان قیدیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا نبی اللہ! یہ ہمارے چچاؤں کے بیٹے اور قبیلے کے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ ان سے فدیہ لے لیں تاکہ ہمیں کفار کے خلاف قوت و غلبہ حاصل ہو۔ شاید انہیں اللہ تعالیٰ اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمادے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ عمر رضی اللہ عنہ! تمہارا کیا خیال ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ نہیں! تم بخدا! یا رسول اللہ ﷺ! میرا وہ خیال نہیں جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ انہیں ہمارے حوالے کریں تو ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔ عقیل کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کریں وہ اس کی گردن اڑائیں۔ میرے حوالے میرے فلاں نسبی رشتے دار کو کریں میں اس کی گردن اڑاؤں کیونکہ یہ سب کفر کے امام اور سردار ہیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اسے پسند فرمایا اور میرے کہے کو پسند نہ کیا۔ اگلے دن میں حاضر ہوا تو رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے رہ رہے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کس وجہ سے آپ ﷺ اور آپ کا ساتھی رو رہے ہیں؟ اگر تو کوئی رونے والی بات ہے تو میں بھی روؤں اور اگر کوئی رونے والی بات نہیں ہے تو میں آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے روئی صورت تو بنا لوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے اس چیز نے رلایا ہے کہ جو تیرے ساتھیوں نے مجھے کفار سے فدیہ لینے کا مشورہ پیش کیا تھا تو انکا عذاب اس درخت سے بھی قریب مجھے دکھایا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے

قریبی درخت کی طرف اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ ”ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یسخر فی الارض“ (انفال ۶۷) سے لے کر ”فکلوا مما غنمتم حلالا طیباً“ (انفال ۶۹) تک۔ یعنی ”کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے۔ تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو..... (سے لے کر یہاں تک کہ) تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ۔ تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے مال غنیمت حلال فرمایا۔

(۲۸۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا سفیان بن وکیع، نا محمد بن بشر عن علی بن صالح عن ابی اسحق عن ابی جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قالوا یا رسول اللہ قد ثبت قال شیبتنی ہود واخواتہا۔

❖❖ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ تو فرمایا کہ مجھے سورہ ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔



باب نمبر ۲۱

باب فی غضبه صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فی ذات اللہ عز وجل

ذات باری تعالیٰ کے بارے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غضبناک ہونے کا بیان (۲۸۳) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی . انا احمد بن عبداللہ النعیمی . انا محمد ابن یوسف ، نا محمد بن اسباعیل ، نا محمد بن سلام . انا عبدة عن هشام عن ابيه عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اذا امرهم امرهم من الاعمال ما یطيقون قالوا انا لسنا کھیئتک یا رسول اللہ ان اللہ قد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فیغضب حتی یعرف الغضب فی وجهه ثم یقول ان اتقاکم واعلمکم باللہ انا . صحیح .

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب لوگوں کو کوئی حکم دیتے تو ان اعمال کا حکم دیتے جن کی وہ طاقت رکھتے تھے۔ لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مانند نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف فرمائی ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غضبناک ہو گئے حتیٰ کہ غصے کے آثار آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرے پر دیکھے جاسکتے تھے۔ پھر فرمایا کہ تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والا میں ہی ہوں۔

(۲۸۴) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر ، انا عبدالغافر بن محمد ، انا محمد بن عیسیٰ ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان ، نا مسلم بن الحجاج ، انا ابو کامل الجحدری ، نا حباد بن زید ، نا ابو عمران الجونی قال کتب الی عبداللہ بن رباح الانصاری ان عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال

هجرة الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يوما قال فسمع اصوات رجلين اختلفا في آية فخرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يعرف في وجهه الغضب فقال انما هلك من كان قبلكم باختلافهم في الكتاب.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

ایک دن میں صبح رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو ایک آیت مبارکہ میں اختلاف کر رہے تھے۔ رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت غصے کے آثار آپ ﷺ کے چہرہ انور پر ظاہر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ (پہلی امتیں) کتاب اللہ میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے۔

(۲۸۵) اخبرنا عبدالواحد البليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا حفص بن عمر، نا هشام عن قتادة عن انس رضي الله تعالى عنه سألوا رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم حتى احفوه في المسألة فغضب فصعد المنبر فقال لا تسالوني اليوم عن شيء الا بينته لكم فجعلت انظر بيننا وشبالا فاذا كل رجل لاف راسه في ثوبه يبغي واذا رجل كان اذا لاحى الرجال يدعى لغير ابيه فقال يا رسول الله من ابي قال حذافة ثم انشاء فقال رضينا بالله ربا وبالا سلام ديننا وبمحمد رسولا نعوذ بالله من الفتن فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم: ما رايت في الخير والشر كالיום قط انه صورت لي الجنة والنار حتى رايتها وراء الحائط. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

لوگوں نے رسول اکرم ﷺ سے سوالات کئے حتیٰ کہ انہوں نے حد سے زیادہ سوالات کئے تو آپ ﷺ غضبناک ہو گئے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا۔ آج تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں وہ تمہارے لئے بیان کر دوں گا تو میں (حضرت انس) دائیں بائیں دیکھنے لگا تو دیکھا کہ ہر آدمی اپنے کپڑے میں سر لپیٹے رو رہا ہے۔ پھر ایک آدمی اٹھا کہ جب لوگ عیب بیان کرتے تھے تو اسے

اس کے باپ کے علاوہ کسی اور آدمی کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ تو فرمایا تیرا باپ حذافہ ہی ہے۔ پھر اس نے گفتگو جاری رکھی اور کہا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوئے ہم فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن کی طرح میں نے کبھی خیر اور شر کو اکٹھا نہیں دیکھا۔ میرے لئے جنت اور دوزخ ظاہر کر دی گئی تھی حتیٰ کہ میں نے ان دونوں کو دیوار کے پیچھے دیکھا ہے۔

(۲۸۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا احمد بن یونس، انا زھیر، نا اسماعیل ہو ابن ابی خالد قال سمعت قیسا قال اخبرنی ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال واللہ یا رسول اللہ انی لا تاخر عن صلاة الغداة من اجل فلان مما یطیل بنا فبا رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فی موعظة اشد غضبا منه یومئذ ثم قال ان منکم منفرین فایکم ما صلی بالناس فلیتجاوز فان فیہم الضعیف والکبیر وذا الحاجة. صحیح.

❖❖ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! قسم بخدا! میں کل کی نماز سے فلاں آدمی کی وجہ سے پیچھے رہوں گا جو ہمیں طویل نماز پڑھاتا ہے تو میں نے (حضرت ابو مسعود) اس دن سے زیادہ وعظ میں شدید غصے کی حالت میں رسول اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کچھ لوگ دین اسلام سے متنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے جو بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور بھی ہوتے ہیں، عمر رسیدہ بھی ہوتے ہیں اور ضرورت مند (یعنی کام کاج والے) بھی ہوتے ہیں۔

(۲۸۷) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبداللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن الحسین بن مکرم، انا عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن ابی بکر، نا جعفر بن زیاد، نا جامع بن ابی راشد قال جعفر حسبته عن منذر الثوری عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا غضب احمر وجهه.

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

جب رسول اکرم ﷺ غصے میں ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہو جاتا تھا۔
(۲۸۸)۔ اخبرنا عبد اللہ محمد بن الفضل الخرقی، نا ابو الحسن الطیسفونی، نا عبد اللہ بن عمر الجوہری، نا احمد بن علی الکشیہنی، نا علی بن حجر، نا اسماعیل بن جعفر، نا حید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رای نخامة فی القبلة فشق ذلك علیه حتی روی فی وجهه فحک بیده وقال ان احدکم اذا قام فی صلاته فانه یناجی ربه او ان ربه بینہ وبين القبلة فلا یزقن احدکم فی قبلته ولكن عن یساره او تحت قدمه قال ثم اخذ طرف ردائه فبصق فیہ ثم رد بعضه علی بعض وقال او یفعل هکذا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے (مسجد نبوی کے) قبلہ (رخ) والی دیوار پر بلغم دیکھی تو اس سے آپ ﷺ کو بہت تکلیف پہنچی حتیٰ کہ اس کے آثار چہرہ انور پر ظاہر تھے۔ آپ ﷺ اٹھے اور اپنے ہاتھ سے اسے کھرچ ڈالا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے یا یہ کہ اس کا رب تعالیٰ اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے تو کوئی بھی تم میں سے قبلہ کی طرف نہ تھو کے البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر کا ایک کونہ پکڑا، اس میں تھوکا اور چادر کے کچھ حصے کو دوسرے پر لپیٹ دیا اور فرمایا۔ یا وہ اس طرح کر لے۔

(۲۸۹) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، نا ابو نعیم

عبد الملک بن الحسین الاسفرائینی، نا ابو عوانة یعقوب بن اسحق، نا

یعقوب بن سفیان والصنعانی فقالا نا مکی، نا عبد اللہ بن سعید عن ابی

النضر عن بسر بن سعید عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال

احتجر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حجرة فکان یخرج

من الليل فيصلی فیہا فراه رجال فصلوا معہ بصلاتہ وکانوا یاتونہ کل لیلة حتی اذا کان لیلة من اللیالی لم یخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال فتنحنحوا ورفعوا اصواتہم وحبصوا بابہ فخرج الیہم مغضبا فقال أیہا الناس ما زال بکم صنیعکم حتی ظننت ان سیکتب علیکم علیکم بالصلاة فی بیوتکم فان خیر صلاة المرء فی بیتہ الا الصلاة المكتوبة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو باہر تشریف لاتے اور اس حجرے میں نماز ادا فرماتے۔ کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے لگے۔ وہ ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آجاتے حتیٰ کہ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس باہر تشریف نہ لائے تو انہوں نے کھانسا شروع کر دیا، اپنی آوازیں بلند کیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کو کنکریاں ماریں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا! اے لوگو! اگر تمہارا ہمیشہ یہی طریقہ رہا تو میرا خیال ہے کہ یہ عنقریب تم پر فرض کر دی جائے گی۔ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ سوائے فرض نماز کے آدمی کی بہتر نماز وہی ہے جو گھر میں ادا کرے۔

(۲۹۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، انا یحییٰ بن بکیر، نا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک ان عبداللہ بن کعب بن مالک قال سمعت کعب بن مالک یحدث حین تخلف عن قصة تبوک قال غزا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تلك الغزوة حین طاب الثمار والظلال وتجهز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم والمسلمون معہ فطفقت اعدو لکی اتجهز معہم فارجع ولم اقض شیاء فلم یزل بی حتی اسرعوا وتفارط الغزو فلما بلغنی انه توجه قافلا حضرنی ہی وطفقت اتذکر الکذب واقول بماذا اخرج من سخطه غدا واستعنت علی ذلك بكل ذی رأى من اهلی فلما قیل ان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم قد اظلم قادمًا راح عنی الباطل وعرفت اننی لن اخرج منه ابداً بشیء فیہ کذب فاجمعت صدقه واصبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قادمًا وكان اذا قدم من سفر بداء بالمسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاء المخلفون فطفقوا يعتذرون الیہ ویحلفون فقبل منهم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم علانیۃم وبایعهم واستغفر لهم ووکل سرائرهم الی اللہ فجئة فلما سلمت علیہ تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت امشی حتی جلست بین یدیه فقال ما خلفک الم تکن قد ابتعت فقلت بلی انی واللہ لو جلست عند غیرک من اهل الدنیا لرايت ان ساخرج من سخطه بعذر ولقد اعطیت جدلاً ولكنی واللہ لقد علمت ان حدثتک الیوم حدیث کذب ترضی به عنی لیوشکن اللہ ان یسخطک علی ولئن حدثتک حدیث صدق تجد علی فیہ انی لارجو فیہ عفو اللہ لا واللہ ما کان لی من عذر واللہ ما کنت قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنک فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : اما هذا فقد صدق فقم حتی یقضى اللہ فیک فقمت ثم قلت هل لقی هذا معی احد قالوا نعم مرارة بن الربیع وهلال بن امیة فذکروا رجلین صالحین قد شهدا بدراً ونهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عن کلامنا ایها الثلاثة فاجتنبنا الناس وتغیروا لنا حتی تنکرت فی نفسی الارض فبا هی التی اعرف فلبثنا علی ذلك خمسين لیلة فاما صاحبای فاستکانا وقعدا فی بیوتهما یبکیان واما انا فکنت اشب القوم واجلدهم وکنت اخرج فاشهد الصلاة مع المسلمین واطوف فی الاسواق ولا یکلمنی احد واتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فاسلم علیہ وهو فی مسجده بعد الصلاة فاقول فی نفسی هل حرك شفתיه برد السلام علی ام لائم اصلی قریباً منه فاسارقه النظر فاذا اقبلت علی صلاتی اقبل الی واذا التفت نحوه اعرض عنی حتی کملت لنا خمسون لیلة فلما صلیت صلاة الفجر صبح خمسين لیلة وانا علی

ظهر بیت من بیوتنا علی الحال الذی ذکر اللہ قد ضاقت علی نفسی وضاحت
 علی الارض بها رحبت سمعت صوت صارخ اوفی علی جبل سلم با علی صوته
 یا کعب بن مالک ابشر فخررت ساجدا وعرفت انه قد جاء فرج واذن
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بتوبة اللہ علینا حین صلی صلاة
 الفجر فذهب الناس یبشروننا و رکض رجل الی فرسا وسعی ساع من اسلم
 فاوفی علی الجبل وكان الصوت اسرع من الفرس فلما جاء نبي الذی سمعت
 صوته فبشرنی نزعتم له ثوبی فکسوته اياها ببشراه واللہ ما املك غیرها
 یومئذ واستعرت ثوبین فلبستها وانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ والہ وسلم حتی دخلت المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 والہ وسلم جالس حوله الناس فلما سلمت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ والہ وسلم قال وهو یبرق وجهه من السرور ابشر بخیر یوم مر
 علیک منذ ولدتک امک قلت امن عندک یا رسول اللہ ام من عند اللہ قال
 لا بل من عند اللہ وكان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اذا سر
 استنار وجهه کانه قطعة قمر وکنا نعرف ذلك منه. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک کا قصہ بیان کرتے ہوئے اپنے پیچھے رہ جانے کا ذکر
 کیا اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ پر اس وقت تشریف لے گئے جب درخت خوب پھل دار
 اور سایہ دار ہو گئے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے تیاری شروع کر دی تو میں نے صبح سے یہ
 سوچنا شروع کر دیا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں اور لوٹ کے آؤں تو میں کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔
 میری یہی حالت رہی حتیٰ کہ مسلمانوں نے جلدی جلدی تیاری کی اور جہاد کا وقت گزر گیا (یعنی مجاہدین
 چلے گئے) جب مجھے پتہ چلا کہ ان کا قافلہ نکل چکا ہے تو مجھے غم نے آیا۔ میں نے جھوٹ سوچنا شروع
 کر دیا اور کہنے لگا کہ کل میں کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے بچ پاؤں گا۔ اس بارے میں میں نے
 اپنے گھر کے ہر صاحب رائے شخص سے مدد طلب کی۔ پھر جب یہ کہا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس
 تشریف لانے والے ہیں تو باطل مجھ سے جدا ہو گیا اور میں نے جان لیا کہ میں ایسی چیز کے ساتھ کبھی

آپ ﷺ کی ناراضگی سے نہیں نکل سکتا جس میں جھوٹ کی آمیزش ہو تو میں نے سچ بولنے کا فیصلہ کر لیا۔ صبح کو رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کی یہ عادت مبارک تھی کہ جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ وہاں دو رکعتیں نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کے پاس بیٹھتے۔ جب آپ ﷺ نے یہ افعال سرانجام دے لئے تو جہاد سے پیچھے رہ جانے والے حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے عذر پیش کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کے ظاہر پر اعتماد کرتے ہوئے ان کے عذر قبول فرمائے، ان سے بیعت لی اور ان کے لئے مغفرت طلب کی اور ان کے باطن کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ ایسے مسکرائے جیسے آدمی غصے میں مسکراتا ہے۔ پھر فرمایا۔ آ جاؤ۔ تو میں چلتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کس چیز نے پیچھے رہ جانے پر مجبور کیا۔ کیا تو نے بیعت نہیں کی تھی (کہ ہر دم میرے ساتھ رہے گا) میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں! قسم بخدا! اگر میں آپ ﷺ کے علاوہ کسی دنیا دار کے پاس بیٹھا ہوتا تو میرا خیال ہے کہ میں عذر بنا کر اس کی ناراضگی سے نکل آتا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بات بنانے کی اور ایک امر کو ثابت کرنے کی قوت بھی عطا فرمائی ہے لیکن قسم بخدا! میں جانتا ہوں کہ اگر آج میں آپ ﷺ کو جھوٹی بات کہہ دوں جو آپ ﷺ کو مجھ سے راضی کر دے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر آپ ﷺ کو ناراض فرمادے اور اگر میں آپ ﷺ سے سچی بات بیان کروں جس میں آپ ﷺ بھی مجھے سچا پائیں تو مجھے اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید ہوگی۔ نہیں! قسم بخدا! مجھے کوئی معذوری نہ تھی۔ قسم بخدا! جب میں آپ ﷺ سے پیچھے رہا تو مجھ سے زیادہ طاقتور کوئی نہ تھا اور مجھ سے زیادہ کسی کے لئے آسان بھی نہ تھا۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔ تو اب تو کھڑا ہو جا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تیرے معاملے میں فیصلہ فرمادے۔ تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر میں نے کہا کہ کیا اس معاملے میں میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ تو لوگوں نے کہا۔ ہاں! حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اور حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے ان دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جنہوں نے غزوہ بدر میں حصہ لیا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے ہم تینوں سے کلام کرنا منع فرمادیا۔ تو لوگ ہم سے کترانے لگے اور ہم سے منہ پھیرنے لگے حتیٰ کہ زمین سے بھی مجھ کو وحشت ہو گئی اور جو چیز جانی پہچانی تھی وہ بھی بدل گئی۔ اسی حالت میں ہم نے پچاس راتیں گزاریں۔ میرے دونوں ساتھی تو بالکل عاجز ہو کر گھروں میں بیٹھے روتے رہتے جبکہ میں تو سب لوگوں

میں سے کمن اور طاقتور تھا۔ تو میں باہر نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا اور بازاروں میں گھومتا تو کوئی مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ ﷺ نماز کے بعد مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔ آپ ﷺ کو سلام عرض کرتا اور اپنے دل میں کہتا کہ میرے سلام کا جواب دینے کے لئے آپ ﷺ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں۔ پھر میں آپ ﷺ کے قریب نماز ادا کرتا اور چوری چوری آپ ﷺ کو دیکھتا۔ تو جب میں اپنی نماز کی طرف توجہ کرتا تو آپ ﷺ بھی میری طرف توجہ فرماتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو آپ ﷺ میری طرف سے منہ پھیر لیتے حتیٰ کہ پچاس راتیں مکمل ہو گئیں۔ تو جب میں نے پچاسویں رات کی صبح کو نماز فجر ادا کی اور میں اسی مذکورہ حالت پر اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی پشت پر تھا۔ قسم بخدا! مجھ پر میری جان اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو چکی تھی کہ میں نے ایک چیخنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بلند آواز سے پکار رہا تھا۔ اے کعب بن مالک! خوشخبری ہو۔ تو میں وہیں سجدے میں گر پڑا اور میں نے جان لیا کہ وسعت و کشادگی آگئی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے جب نماز فجر ادا فرمائی تو لوگوں کو ہماری اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کی قبولیت کے متعلق بتایا تو لوگ ہمیں خوشخبری دینے آئے۔ ایک آدمی نے میری طرف گھوڑا دوڑایا اور اسلم قبیلہ کا ایک آدمی دوڑا اور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جب وہ آدمی جس کی آواز میں نے سنی تھی میرے پاس آیا اور مجھے خوشخبری دی تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کی خوشخبری کی وجہ سے اسے پہنا دیئے۔ قسم بخدا! میرے پاس اس دن ان کپڑوں کے علاوہ کوئی کپڑا نہیں تھا۔ پھر میں نے دو کپڑے مستعار لئے اور انہیں پہن کر رسول اکرم ﷺ کی طرف چلا حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کے ارد گرد لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو جب میں نے رسول اکرم ﷺ کو سلام عرض کیا۔ اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے چمک رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب سے تجھے تیری والدہ نے جنا ہے اس دن سے لے کر آج تک سب سے بہتر دن کی تجھے خوشخبری ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کی طرف سے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ تو فرمایا۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جب نبی کریم ﷺ خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور ایسے روشن ہوتا جیسے کہ چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم اس سے آپ ﷺ کی خوشی جان لیتے تھے۔

(۲۹۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسباعیل، انا احمد بن محمد، انا عبداللہ، انا اسباعیل بن ابی خالد انه سمع عبداللہ بن ابی اوفی يقول دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم يوم الاحزاب علی المشرکین فقال اللهم منزل الكتاب سریع الحساب اللهم اهزم الاحزاب اهزمهم وذلزلهم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

غزوہ خندق کے دن رسول اکرم ﷺ نے مشرکین کے لئے بددعا فرمائی اور فرمایا اے اللہ! کتاب کو نازل فرمانے والے، جلدی حساب لینے والے، مشرکین کے گروہوں کو شکست عطا فرما۔ انہیں شکست عطا فرما اور ان کے قدم اکھیڑ دے۔

(۲۹۲) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا قتیبہ بن سعید، نا اسباعیل بن جعفر عن ربیعۃ بن ابی عبدالرحمن عن یزید مولی المنبث عن زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فان جاء ربها فادها اليه فقال يا رسول الله فضالة الغنم قال خذها فانها هي لك او لاختيك او للذئب قال يا رسول الله فضالة الابل قال فغضب رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حتى احمرت وجنتاه او احمر وجهه ثم قال مالك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتى يلقاها ربها۔ صحیح۔

❖❖ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال اس کی تشہیر کرو پھر لوگوں سے اس کے سر بندھن اور ظرف کی پہچان کراؤ اور اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے حوالے کر دو۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ اسے پکڑ لو وہ یا تو تمہارے لئے ہے یا تمہارے کسی بھائی کے لئے ہے یا بھیڑیے کے لئے۔ اس نے عرض کی۔ گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ تو رسول اکرم ﷺ غضبناک ہو گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک یا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا۔ تجھے کیا ہو گیا ہے اس کے ساتھ اس کی جوتی اور

اس کا مشکیزہ موجود ہے حتیٰ کہ اس کا مالک اسے پکڑ لے۔

(۲۹۳) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا علی بن حجر، نا اسباعیل بن علیہ عن ایوب عن ابی قلابہ عن ابی الہلب عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا اعتق ستة مملو کین له عند موته لم یکن له مال غیرهم فدعا بهم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فجزاهم اثلاثا ثم اقرع بینہم فاعتق اثنين وارق اربعة وقال له قولا شديدا. صحیح.

❖❖ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے۔ ان غلاموں کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کو بلوایا اور ان کے تین حصے کر کے ان کے درمیان قرعہ ڈالا۔ تو دو کو آزاد کر دیا اور باقی چار کو بدستور غلام رکھا اور اس آدمی کو بہت سخت بات کہی۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۲

باب فی سرورہ وضحکہ و مزاحہ ﷺ

آپ ﷺ کی خوشی، مسکراہٹ اور مزاح کا بیان

(۲۹۴) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعمی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا یحییٰ بن بکیر، نا الیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک ان عبداللہ بن کعب بن مالک وکان قائد کعب من بنیہ حین عی قال سمعت ابی یحدث عن قصة تبوک قال فذهب الناس یبشرونی فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فلما سلمت قال وهو یبرق وجهه من السرور ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک وکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا سر استنار وجهه کانه قطعة قمر وکنا نعرف ذلك منه. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

(جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی رہنمائی کے لئے ان کے ساتھ ہوتے تھے) بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو غزوہ تبوک کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ

لوگ مجھے خوشخبری دینے کے لئے آئے (کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی ہے) تو میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا جب میں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا تو اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سے تجھے تیری والدہ نے جنا ہے اس دن سے لے کر آج تک سب سے بہترین دن کی تجھے خوشخبری ہو۔ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور ایسے روشن ہوتا جیسے کہ چاند کا ٹکڑا ہو اور ہمیں اس سے

آپ ﷺ کی خوشی کا اندازہ ہو جاتا تھا۔

(۲۹۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا عبدالعزیز بن عبداللہ، انا ابراہیم بن سعد عن صالح عن ابن شہاب حدثنی عروۃ بن الزبیر وسعید بن المسیب وعلقمة بن وقاص وعبید اللہ بن عبداللہ بن عتبۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حین قال لہا اهل الافک ما قالوا وکلہم حدثنی طائفۃ من حدیثہا قالت واصبح ابو ای عندی وقد بکیت لیلین ویوما لا اکتحل بنوم ولا یرقا لی دمع حتی انی لاظن ان البکاء فالتی کبیدی فبینا ابو ای جالسان عندی وانا ابکی فاستاذنت علی امرأۃ من الانصار فاذنت لہا فجلست تبکی معی فبینا نحن علی ذلک دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وسلم ثم جلس قالت ولم یجلس عندی منذ قیل ما قیل وقد لبث شہرا لا یوحی الیہ فی شانی بشیء فواللہ ما رام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجلسہ ولا خرج احد من اهل البیت حتی انزل علیہ فاخذہ ما کان یاخذہ من البرحاء حتی انه لیتحدّر منه من العرق مثل الجہان وهو فی یوم شات من ثقل القول الذی انزل علیہ قالت فسرّی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وهو یضحک فکانت اول کلمۃ تکلم بہا ان قال یا عائشۃ اما ان اللہ قد برأك وانزل الیہ : (ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم) (النور: من الایۃ ۱۱) قال محمد بن اسباعیل وقال ابو اسامۃ عن ہشام بن عروۃ اخبرنی ابی عن عائشۃ قالت وانزل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من ساعتہ فرفع عنہ وانی لاتبین السرور فی وجہہ وهو یسبح جبینہ ویقول ابشری یا عائشۃ فقد انزل اللہ براءتک۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

جب انہیں بہتان لگانے والوں نے کہا جو کہا ”اور ان سب نے مجھ سے آپ رضی اللہ عنہا کی

حدیث کو بیان کیا۔“ فرماتی ہیں کہ میرے والدین نے میرے پاس صبح کی۔ میری یہ حالت تھی کہ میں نے دو راتیں اور ایک دن روتے ہوئے گزارا تھا۔ نہ تو مجھے نیند ہی آئی اور نہ ہی میرے آنسو تھمتے تھے یہاں تک کہ مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ یہ رونا میرے جگر کے ٹکڑے کر دے گا تو جبکہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی تو ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے اسے اجازت دے دی۔ وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی۔ ہماری یہی حالت تھی کہ رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور سلام کیا پھر بیٹھ گئے (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) جب سے مجھ پر بہتان لگایا گیا تھا آپ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ گزر چکا تھا مگر میرے بارے میں کوئی وحی آپ ﷺ پر نہیں نازل ہوئی تھی۔ قسم بخدا! رسول اکرم ﷺ اپنی جگہ سے ہلے بھی نہ تھے اور نہ ہی گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی۔ تو وحی کے نزول سے جو سختی آپ ﷺ پر ہوتی تھی وہ ہونے لگی حتیٰ کہ آپ ﷺ کو وحی سے نازل ہونے والے قول کے بوجھ کی وجہ سے موتیوں کی طرح پسینہ بہنے لگا حالانکہ اس دن سخت سردی تھی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) جب آپ ﷺ کو اس حالت سے افاقہ ہوا تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے اور آپ ﷺ نے جو پہلی بات کہی وہ یہ تھی کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تیری برأت کا اعلان فرما دیا ہے اور آپ ﷺ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تھی ”ان الذین جاءوا بالافك عصبه منكم“ (النور ۱۱) یعنی ”بیشک وہ جو یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہی میں سے ایک جماعت ہے“۔ محمد بن اسماعیل فرماتے ہیں اور ابو سامہ ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی جگہ رسول اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی پھر جب حالت وحی سے افاقہ ہوا تو میں نے خوشی صاف طور پر آپ ﷺ کے چہرہ انور پر دیکھی۔ آپ ﷺ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیر کر فرما رہے تھے۔ اے عائشہ! تجھے خوشخبری ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تیری برأت نازل فرمادی ہے۔

(۲۹۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، نا محمد

بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا قتیبہ بن سعید، نا سفیان عن الزہری

عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل علی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ذات یوم وهو مسرور فقال ای عائشة الم تری
الی مجز المدلجی دخل فرای اسامة وزیدا وعليهما قطيفة قد غطيا رؤسهما
وبدت اقدامهما فقال إن هذه الاقدام بعضها من بعض۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

ایک دن رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ ﷺ خوش خوش تھے تو فرمایا۔ اے
عائشہ! کیا تو نے مجز مدلجی (قیافہ شناس) کو نہیں دیکھا۔ وہ آیا تو اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا۔ اس
وقت ان پر چادر تھی جس نے ان کے سروں کو ڈھانپا ہوا تھا اور ان کے پاؤں ظاہر تھے۔ تو وہ کہنے لگا کہ
یہ پاؤں بعض بعض میں سے ہیں۔

(۲۹۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،
نا محمد ابن اسباعیل، نا ابو نعیم، نا اسرائیل عن مخارق عن طارق بن
شہاب قال سمعت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول شهدت من البقداد
بن الاسود مشهدا لان اکون صاحبه احب الی مما عدل به اتی النبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وهو يدعو علی الشرکین فقال لا نقول کما قال
قوم موسی اذهب انت وربک ولكن نقاتل عن یمینک وعن شمالك و بین
یدیک وخلفک فرایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اشرق وجهه
وسره۔ صحیحہ۔

❖❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ اگر میں اس بات کو کہنے والا ہوتا تو اس کے
برابر کا جو بدلہ ہے اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اس
وقت آپ ﷺ مشرکین کے خلاف بددعا فرما رہے تھے۔ تو انہوں نے عرض کی ہم اس طرح نہیں
کہیں گے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ آپ اور آپ کا رب جائیں۔ بلکہ ہم تو آپ ﷺ
کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف لڑیں گے۔ تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور
چمک اٹھا اور آپ ﷺ مسرور ہوئے۔

(۲۹۸) حدثنا المطهر بن علی الفارسی، انا ابوذر محمد بن ابراہیم

الصالحانی، انا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، نا ابو الحکم یزید بن عیاض بن الحکم بن یزید بن عیاض حدثنی جدی عن ابيه عن الزهری عن سالم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یعرف رضاءہ وغضبه بوجهہ کان اذا رضی فکانہا ملاحک الجدر وجهہ واذا غضب خسف لونه واسود قال ابوبکر سبعت ابا الحکم اللیثی یقول ہی البرآة توضع فی الشمس فیری ضوءہا علی الجدار یعنی قوله ملاحک الجدر ویروی یلاحک الجدر وجهہ والبلاحکہ یرید یری الجدر فی وجهہ۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی رضا (خوشی) اور غصہ آپ ﷺ کے چہرہ انور سے جانا جاسکتا تھا۔ جب آپ ﷺ راضی ہوتے تو گویا دیواروں کا عکس آپ ﷺ کے چہرہ انور میں دکھائی دیتا اور جب آپ ﷺ غصے ہوتے تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک گہنا کر سیاہ ہو جاتا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحکم لیثی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ”ملاحک الجدر“ سے مراد یہ ہے کہ ایک آئینہ دھوپ میں رکھا جائے تو اس کی روشنی دیوار پر دکھائی دیتی ہے اور اسے ”یلاحک الجدر وجہہ“ بھی روایت کیا گیا ہے اور ”ملاحکہ“ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے چہرے میں دیواریں دکھائی دیتی تھیں۔

(۲۹۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحییٰ بن سلیمان حدثنی ابن وهب وهو ابن الحرث ان ابا النضر حدثہ عن سلیمان بن یسار عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مستجعبا قط ضاحکا حتی اری منه لهواتہ انما کان یبتسم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ کو کبھی پورا ہنستے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ مجھے آپ ﷺ کے مسوڑھے دکھائی دیں۔ آپ ﷺ فقط تبسم فرماتے تھے۔

(۳۰۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الھیثم

بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید، نا ابن لہیعۃ عن عبید اللہ بن المغیرۃ عن عبد اللہ بن الحارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما رايت احدا اكثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تبسم کرتے ہوئے کسی ایک کو نہیں دیکھا۔

(۳۰۱) حدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا ہشام بن عمار، نا عبد اللہ بن یزید، نا ابن لہیعۃ عن عبید اللہ بن المغیرۃ قال سمعت عبد اللہ بن الحارث بن جزء يقول ما رايت احدا اكثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولا اكثر تبسما منه وان كان ليسوا اهل الصبی الی مزاحه۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو مزاح کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تبسم کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ بچوں والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح سے طریقہ حاصل کرنا چاہئے۔

(۳۰۲) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن عبد اللہ بن نمیر، نا ابن ادريس عن اسماعیل ابن ابی خالد عن قیس عن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما حجبني النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منذ اسلمت ولا راني الا تبسم في وجهي ولقد شكوت اليه اني لا اثبت على الخيل فضرب بيده في صدري وقال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا۔ صحيح۔

❖❖ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں روکا (یعنی جو مانگا وہ عطا کیا) اور جب بھی مجھے دیکھا تو مجھے تبسم فرماتے ہوئے ہی دیکھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں گھوڑے پر جم کے نہیں بیٹھ سکتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر مارا اور فرمایا۔ اے اللہ! اسے مضبوطی عطا فرما اور اسے راہ دکھانے والا اور راہ پایا ہوا بنا۔

(۳۰۳) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا یزید بن ہارون، انا حماد بن سلمہ عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام سلیم اتخذت يوم حنین خنجرًا فقال لها رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ما هذا الخنجر قالت اتخذته ان دنا مني احد من المشرکین بقرت به بطنه فجعل رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يضحك قالت يا رسول الله اقتل من بعدنا من الطلقاء انهزموا بك فقال يا ام سلیم ان الله قد كفى واحسن۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

غزوہ حنین کے دن حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک خنجر پکڑ لیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ یہ خنجر کس لئے ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے یہ اس لئے پکڑا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آیا تو اس کے ساتھ اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا نے لگے۔ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو طلقاء قریش ہم سے دور ہوں انہیں قتل فرما دیجیے وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکست کا باعث بنے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام سلیم! اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور بہتر ہے۔

(۳۰۴) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا عبد الرحمن بن أبی شریح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، نا ابو خيثمة عن سہاک بن حرب عن جابر بن سہرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واله وسلم اذا صلی الفجر جلس حتی یطلع الشمس وقال كانوا یجلسون فیحدثون ویأخذون فی امر الجاهلیة فیضحکون ویبتسم معهم اذا ضحکوا یعنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واله وسلم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن سہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا فرمالیتے تو سورج کے طلوع ہونے تک بیٹھے رہتے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی بیٹھے تو گفتگو کرتے اور امور جاہلیت کے بارے میں باتیں کر کے ہنستے تھے تو

جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ہستے تو آپ ﷺ ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔

(۳۰۵) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن عباد، نا حاتم یعنی ابن اسباعیل عن بکیر بن مسبار عن عامر بن سعد عن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمع له ابویہ يوم احد قال کان رجل من الشرکین قد احرق المسلمین فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارم فداک ابی وأمی قال فنزعت له بسهم لیس له نصل فاصیب جنبه فسقط وانکشت عورته فضحك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حتی نظرت الی نواجذه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے غزوہ احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں ان پر (یعنی حضرت سعد) جمع فرمادیئے۔ (بیان کرتے ہیں کہ) ایک مشرک آدمی تھا جس نے مسلمانوں کو جلا دیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اے سعد! تیرا مار۔ میرے ماں باپ تجھ پر قربان (تو بیان کرتے ہیں کہ) میں نے اس کے لئے ایک تیر نکالا جس کی انی (پیکان) نہیں تھی۔ اسے مارا تو اس کے پہلو میں جالگا اور وہ گرا تو اس کا ستر کھل گیا۔ یہ دیکھ کر رسول اکرم ﷺ اتنے مسکرائے کہ میں نے آپ ﷺ کی داڑھیں دیکھ لیں۔

(۳۰۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید، نا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن علی بن ربیعۃ قال شهدت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی بدابة لیرکبها فلما وضع رجله فی الركاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظهرها قال الحمد للہ ثم قال : (سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لننقلبون) (الزخرف : ۱۳، ۱۴) ثم قال الحمد للہ ثلاثا واللہ اکبر ثلاثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحك

فقلت من ای شیء ضحکت یا امیر المومنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان ربک لیعجب من عبده اذا قال رب اغفر لی ذنوبی یعلم ان الذنوب لا یغفرها احد غیری۔

❖❖ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہونے کے لئے آئے تو جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا ”بسم اللہ“ اور جب اس کی پشت پر بیٹھ گئے تو فرمایا ”الحمد للہ“ پھر فرمایا ”سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون“ (الزخرف ۱۳، ۱۴) یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر فرمایا اور یہ ہمارے بس کی نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ پھر تین مرتبہ الحمد للہ فرمایا۔ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر۔ ”سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت“ فرمایا (یعنی تیری ذات پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے) پھر آپ مسکرائے۔ میں نے عرض کی۔ امیر المومنین! آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ تو فرمایا کہ میں نے جیسے کیا ہے ایسے ہی میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے تھے تو میں نے بھی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا رب تعالیٰ اپنے اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ اے میرے رب! میرے لئے میرے گناہ بخش دے وہ جانتا ہے کہ گناہوں کو بخشنے والا میرے سوا کوئی نہیں ہے۔

(۳۰۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسباعیل، نا علی بن عبداللہ، نا سفیان عن عمرو عن ابی

العباس الشاعر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لما حاصر

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الطائف فلم یئل منهم شیئا قال

انا قافلون ان شاء اللہ فثقل علیہم وقالوا نذهب ولا نفتحہ فقال اغدوا علی

القتال فغدوا فاصابہم جراح فقال انا قافلون غدا ان شاء اللہ فاعجبہم

فضحك النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب رسول اکرم ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو ان سے کوئی چیز حاصل نہ ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ! واپس لوٹ جائیں گے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر یہ بات بہت گراں گزری تو انہوں نے عرض کی کہ ہم چلے جائیں گے اور اسے فتح نہیں کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کل جنگ کرنا۔ تو انہوں نے اگلی صبح جنگ کی تو زخمی ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہم واپس لوٹ جائیں گے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بہت حیران ہوئے۔ تو آپ ﷺ مسکرا پڑے۔

(۳۰۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهيثم

بن كليب، نا ابو عيسى، نا ابو عمار الحسين بن حريث، نا وكيع، نا الاعمش

عن المعرور بن سويد عن ابي ذر رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله

صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : انى لاعلم اول رجل يدخل الجنة و اخر

رجل يخرج من النار يوتى بالرجل يوم القيامة فيقال اعرضوا عليه صغار

ذنوبه ويخبا عنه كبارها فيقال له عملت يوم كذا وكذا وهو مقر لا

ينكر وهو مشفق من كبارها فيقال اعطوه مكان كل سيئة عملها حسنة

فيقول لى ذنوب ما اراها ههنا قال ابو ذر فلقد رايت رسول الله صلى الله

تعالى عليه وآله وسلم ضحك حتى بدت نواجذه. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

سب سے پہلے جو آدمی جنت میں داخل ہوگا میں اسے بھی جانتا ہوں اور جو سب سے آخر میں

دوزخ سے نکالا جائے گا اسے بھی جانتا ہوں۔ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا

کہ اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کرو اور کبیرہ گناہ اس سے چھپا کر رکھو۔ پھر اسے کہا جائے گا

کہ فلاں فلاں دن تو نے فلاں فلاں کام کیا تو وہ اس کا اقرار کرے گا انکار نہیں کرے گا اور ساتھ ہی

کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا تو کہا جائے گا کہ اسے اس کی ہر برائی کے بدلے میں نیکی عطا کرو۔ وہ

(فوراً) کہے گا کہ میرے کچھ اور گناہ بھی ہیں جو یہاں مجھے دکھائی نہیں دے رہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کو مسکراتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

(۳۰۹) واخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا هناد بن السري، نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن عبيدة السلماني عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : انى لاعرف آخر اهل النار خروجا من النار رجل يخرج منها زحفا فيقال له انطلق فادخل الجنة قال فيذهب ليدخل الجنة فيجد الناس قد اخذوا المنازل فيرجع فيقول رب قد اخذ الناس المنازل فيقال اتذكر الزمان الذى كنت فيه فيقول نعم فيقال له تن قال فيتنى فيقال له فان لك الذى تنبته وعشرة اضعاف الدنيا قال فيقول اتسخر بى وانت الملك قال ولقد رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ضحك حتى بدت نواجذه. صحيح.

❖❖ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

دوزخیوں میں سے جو آدمی سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا میں اسے جانتا ہوں۔ ایک آدمی دوزخ سے گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ چلتا جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت میں داخل ہونے کے لئے جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے اپنی اپنی منازل حاصل کر لی ہیں تو وہ واپس آ کر عرض کرے گا۔ اے میرے رب! تمام لوگوں نے اپنی اپنی منازل حاصل کر لی ہیں (میرے لئے تو جگہ ہی نہیں ہے) تو اسے کہا جائے گا کہ تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس میں تو رہا تھا۔ وہ عرض کرے گا۔ ہاں یاد ہے تو اسے کہا جائے گا کہ تمنا کر۔ تو وہ تمنا کرے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ تجھے تیری تمنا اور دس گنا دنیا کے عطا کیا گیا۔ تو وہ کہے گا کہ حالانکہ تو شہنشاہ حقیقی ہے پھر بھی مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اس وقت میں نے رسول اکرم ﷺ کو مسکراتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی داڑھیں طاہر ہو گئیں۔

(۳۱۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا محمد بن سنان، نا فلیح، نا ہلال عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کان یوما یحدث وعنده رجل من اهل البادية ان رجلا من اهل الجنة استاذن ربه فی الزرع فقال اولست فیما شئت قال بلی ولكن احب ان ازرع فاسرع وبذر فتبادر الطرف نباته واستواءه واستحصاه وتکویره امثال الجبال فیقول اللہ دونک یا ابن آدم فانه لا يشبعک شیء فقال الاعرابی یا رسول اللہ لا تجد هذا الا قرشیا او انصاریا فانهم اصحاب الزرع فاما نحن فلسنا باصحاب زرع فضحك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک دن رسول اکرم ﷺ گفتگو فرما رہے تھے اور ایک دیہاتی آدمی آپ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ایک جنتی آدمی نے اپنے رب تعالیٰ سے کھیتی کاشت کرنے کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس وہ سب کچھ نہیں ہے جس کی تو نے چاہت کی وہ عرض کرے گا کیوں نہیں! لیکن مجھے کھیتی کاشت کرنا پسند ہے تو اس نے جلدی جلدی بیج بویا تو پلک جھپکنے سے پہلے وہ اگ آیا اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کے کٹنے کا وقت آ گیا اور پہاڑوں کی مانند اس کے کھلیان ہو گئے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! بس کر۔ تجھے کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ اس وقت وہ دیہاتی جو آپ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ ﷺ دیکھنا وہ آدمی یا تو قریشی ہو گا یا انصاری۔ کیونکہ یہی کاشتکار ہیں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم تو کاشتکار نہیں ہیں۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ مسکرا پڑے۔

(۳۱۱) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن

محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، نا ہشام بن عمار، نا عبد اللہ بن یزید،

انا اسماعیل بن ابی داؤد عن طفیل بن سنان عن عبید بن عمیر قال کنت عند عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ونحن نذكر حمی المدينة وانتقالها الی مہیعة ونضحک ثم صرنا الی حدیث بریرة ومسالتہا فافتتح علینا عبد اللہ بن عمر فلما رایناہ اکثرنا وقال دعنا من باطلکما قالت عائشة سبحان اللہ الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول انی لامزح ولا اقول الا حقا۔

❖❖ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ ہم مدینہ منورہ کے بخار اور اس کے مہیعہ منتقل ہونے کے متعلق گفتگو کر کے مسکرا رہے تھے۔ پھر ہمیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو اور ان کا سوال یاد آ گیا۔ اتنے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس آئے تو جب ہم نے انہیں دیکھا تو زیادہ ہنسنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنے اس باطل سے دور ہی رکھو۔ یہ سن کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ سبحان اللہ! کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میں مزاح کرتا ہوں اور (مزاح میں بھی) صرف حق بات کہتا ہوں۔

(۳۱۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا عباس بن محمد الدوری، نا علی بن الحسین بن شقیق، نا عبد اللہ بن المبارک عن اسامة بن زید عن سعید المقبری عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال لا اقول الا حقا۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی ہم سے ہنسی مذاق کرتے ہیں! تو فرمایا کہ میں صرف حق بات کہتا ہوں۔

(۳۱۳) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا محمد بن بشر، نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ليدلع لسانه للحسن بن علي فيرى الصبي حبرة لسانه فيهش اليه.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو زبان نکال کر دکھاتے تو بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کی سرخی دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔

(۳۱۴) اخبرنا ابو عبد الله محمد بن الفضل الخرقى، انا ابو الحسن علي بن عبد الله الطيسوني، نا ابو عبد الرحمن عبد الله بن عمر الجوهري، نا احمد بن علي الكشيهي، نا علي بن حجر، نا اسماعيل بن جعفر، نا حميد عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ياتي ابا طلحة كثيرا قال فجاءه يوما وقد مات نغير لابنه فوجده حزينا فسالهم عنه فاخبروه فقال له النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يا ابا عمير ما فعل النغير.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لاتے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو ان کے بیٹے کی چھوٹی چڑیا مر گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غمگین دیکھا تو ان کے گھر والوں سے اس کے متعلق پوچھا انہوں نے چڑیا کے مرنے کے متعلق بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ اے ابو عمیر! چھوٹی چڑیا نے کیا کیا؟

(۳۱۵) حدثنا البطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر انا ابن ابي عاصم، نا جعفر بن مهران، نا عبد الوارث عن ابي التياح عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان لي اخ يقال له ابو عمير احسبه قال فطيما وكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اذا راه قال ابو عمير ما فعل النغير نغير كان يعلب به. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میرا ایک بھائی ابو عمیر نامی تھا۔ ابھی اسکا دودھ چھڑایا گیا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اسے

دیکھتے تو فرماتے۔ اے ابوعمیر! چھوٹی چڑیا نے کیا کیا؟ اس چھوٹی چڑیا کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا (اور وہ مرگئی تو آپ ﷺ یہ فرماتے)۔

(۳۱۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید، نا خالد بن عبد اللہ عن حمید عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا استحبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال انی حاملک علی ولد ناقة فقال یا رسول اللہ ما اصنع بولد الناقة فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : وهل تلد الابل الا النوق۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کو سوار کرانے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کراؤں گا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! اونٹنی کے بچے کو میں کیا کروں گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا اونٹنی ہی اونٹ کو جہنم نہیں دیتی (یعنی اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے)۔

(۳۱۷) واخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا محمود بن غیلان، نا ابو اسامة عن شریک عن عاصم الاحول عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال له یا ذا الاذنین قال ابو اسامة یعنی یبازحہ۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا۔ اے دوکانوں والے (ابو اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) آپ ﷺ نے ان سے مزاح فرمایا۔

(۳۱۸) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابو یعلیٰ وجعفر بن عمر النہا وندی قالنا جبارۃ نا ابن المبارک عن حمید الطویل عن ابن ابی الورد عن ابی الورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رانی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرای رجلا احمر فقال انت ابو الورد قال جبارۃ مازحہ۔ هذا ضعیف وجبارۃ بن مغلس۔

ضعیف۔

❖❖ حضرت ابوالورد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا پھر ایک سرخ رنگت والے آدمی کو دیکھا تو فرمایا کہ تو ابوالورد ہے (جبارہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ) آپ ﷺ نے ان سے مزاح فرمایا (یہ حدیث مبارکہ جبارہ بن مغلس کے ضعف کی بناء پر ضعیف ہے)۔

(۳۱۹) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد بن عبد اللہ ابن بشران، انا اسباعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، نا معمر عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا من اهل البادية كان اسبه زاهر بن حرام وكان يهدى للنبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم الهدية من البادية فيجهره رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم اذا اراد ان يخرج فقال النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم : ان زاهرا باديتنا ونحن حاضروه قال وكان النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم يحبه وكان دميا فاتي النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم يوما وهو يبيع متاعا فاحتضنه من خلفه وهو لا يبصره فقال ارسلني من هذا فالتفت فعرف النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم فجعل لا يالو ما الزق ظهره بصدر النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم حين عرفه وجعل النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم يقول من يشتري العبد فقال يا رسول الله اذا والله تجدني كاسدا فقال النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم : لكن عند الله لست بكاسد ولكن عبد الله انت غال۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک دیہاتی آدمی زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ نامی تھا۔ وہ رسول اکرم ﷺ کے لئے گاؤں سے تحائف لایا کرتا تھا تو آپ ﷺ اسے سامان سفر دیا کرتے جب وہ جانے کا ارادہ کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ زاہر ہمارا جنگل (گاؤں) ہے اور ہم اس کے شہر ہیں۔ نبی کریم ﷺ اس سے محبت فرماتے تھے حالانکہ وہ بد صورت تھا۔ ایک دن وہ ساز و سامان بیچتا ہوا نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو اس نے

ابھی آپ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا کہ آپ ﷺ نے پیچھے سے اسے بازوؤں میں لے لیا تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دو تم کون ہو؟ پھر توجہ کی تو نبی کریم ﷺ کو پہچان لیا۔ جب پہچان لیا تو نبی کریم ﷺ کے سینہ انور سے جو اس کی پشت ملی ہوئی تھی اسے جدا نہیں کرتا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ یہ فرمانے لگے کہ یہ غلام کون خریدے گا؟ اس نے عرض کی! یا رسول اللہ ﷺ! تب تو قسم بخدا! آپ مجھے خسارے والا پائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تو خسارے والا نہیں ہے بلکہ اللہ کے بندے تو تو بہت مہنگا ہے۔

(۳۲۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا عبد بن حمید، نا مصعب بن المقدام، نا البارک بن فضالة عن الحسن قال اتت عجوز النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یدخلنی الجنة فقال یا ام فلان ان الجنة لا یدخلها عجوز قال فقلت تبکی قال اخبروها انها لا تدخلها وهي عجوز ان اللہ یقول: (انا انشانا هن انشاء فجعلنا هن ابکارا) (الواقعة: ۳۵، ۳۶)۔

❖❖ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک بوڑھی عورت رسول اکرم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ مجھے جنت میں داخل فرمائے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے ام فلاں جنت میں کوئی بوڑھی داخل نہیں ہوگی۔ تو وہ روتی ہوئی واپس چل دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بتادو کہ بڑھاپے کی حالت میں وہ داخل نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے کہ ”انا انشاء ناھن انشاء فجعلناھن ابکارا“ (الواقعة ۳۵، ۳۶) یعنی ”بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا، تو انہیں کنواریاں بنایا۔“

(۳۲۱) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی زھیر بن حرب، نا عمر بن یونس، نا عکرمہ بن عمار، نا اسحق بن ابی طلحة حدثنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت عند ام سلیم یتیمہ وهي ام انس فرای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم الیتیمہ

فقال انت هیه لقد کبرت لاکبر سنک فرجعت الیتیمۃ الی ام سلیم تبکی
 فقالت ام سلیم مالک یا بنیۃ قالت الجاریۃ دعا علی نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ وسلم ان لا یکبر سنی فالآن لا یکبر سنی ابدا او قالت قرنی قرنی
 فخرجت ام سلیم مستعجلة تلوث خبارها حتی لقیّت رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال لها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 مالک یا ام سلیم فقالت یا نبی اللہ ادعوت علی یتیمی قال وما ذاک یا ام
 سلیم قالت زعمت انک دعوت ان لا یکبر سنہا ولا یکثر قرنہا قال فضحك
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ثم قال یا ام سلیم اما تعبین
 شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انہا انا بشر ارضی کما یرضی
 البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیہ من امتی بدعوة
 لیس لها باہل ان یجعلها لہ طهورا و زکوۃ وقربة یقر بہ بها یوم القیامۃ.
 صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ان کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اسے دیکھا تو فرمایا اوہو! تو تو بوڑھی ہوگئی ہے تیری عمر نہ بڑھے۔ تو وہ لڑکی روتی ہوئی حضرت ام سلیم
 رضی اللہ عنہا کے پاس گئی۔ انہوں نے کہا۔ بیٹی! کیا ہوا ہے؟ تو اس لڑکی نے جواب دیا کہ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بددعا دی ہے کہ میری عمر زیادہ نہ ہو اب کبھی بھی میری عمر نہیں بڑھے گی یا اس
 نے یہ کہا کہ میرے جوڑ والا بوڑھا نہ ہوگا۔ تو حضرت ام سلیم جلدی جلدی اپنی چادر پٹیتیں نکلیں حتیٰ کہ
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا۔ ام سلیم! تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے
 عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے ایک یتیم لڑکی کو بددعا دی ہے؟ تو فرمایا۔ کیسی بددعا؟ تو انہوں نے
 عرض کی کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ دعا کی ہے کہ اس کی عمر نہ بڑھے اور نہ ہی اس کے جوڑ والے
 کی عمر زیادہ ہو۔ یہ سن کر نبی کریم مسکرا دیئے اور فرمایا۔ ام سلیم! کیا تو اس شرط کے متعلق نہیں جانتی جو
 میں نے اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ لگائی ہے۔ میں نے اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ شرط لگائی ہے کہ میں
 بھی انسان ہوں۔ میں بھی اسی طرح راضی ہو جاتا ہوں جیسے دوسرے انسان راضی ہو جاتے ہیں اور اسی

طرح غصے ہوتا ہوں جیسے دوسرے انسان غصے ہوتے ہیں۔ تو میں اپنی امت کے کسی بھی فرد کے لئے کوئی ایسی بددعا کروں جس کا وہ اہل نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس فرد کے لئے پاکیزگی، طہارت اور ثواب یا قرابت کا باعث بنادے جس کے ساتھ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔

(۳۲۲) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو نعیم الاسفرائینی، انا ابو عوانة، نا محمد بن حماد، نا ابو عبد اللہ الطهرانی، بکة، نا السندی سهل بن عبد الرحمن، نا عبد اللہ بن عبد اللہ المدینی عن ابي حرمة عن سعید بن السیب عن ابي لبابة ابن عبد المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہم اسقنا فقال ابو لبابة یا رسول اللہ ان التمر فی المراء فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : اللہم اسقنا حتی يقوم ابو لبابة عریانا فیسد ثعلب مربده بازاره قال وما یری فی السماء سحاب قال فامطرت قال فاجتمعوا الی ابي لبابة فقالوا انها لن تقلع حتی تقوم عریانا فتسد ثعلب مربدك بازارك كما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ففعل فاستهلت السماء.

❖❖ حضرت ابولبابہ ابن عبد المنذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا فرمائی اور فرمایا اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کھجوریں ابھی کھلیان میں ہی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما حتیٰ کہ ابولبابہ ننگا کھڑا ہو کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔ (فرماتے ہیں کہ) اس وقت آسمان پر کوئی بادل دکھائی نہ دیتا تھا پھر بھی بارش برسنے لگی۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سب اکٹھے ہو کر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ یہ ہرگز اس وقت تک نہیں رکے گی جب تک کہ تو ننگا کھڑا ہو کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند نہیں کرے گا جیسے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تو تب انہوں نے ایسے ہی کیا تو آسمان نرم پڑ گیا (یعنی بارش آہستہ ہو گئی)۔

(۳۲۳) اخبرنا عبد الوہاب بن محمد الکسائی، انا عبد العزیز بن احمد

الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربیع، نا الشافعی، نا سفیان عن الزہری

عن عروة عن عائشة رضي الله تعالى عنها انه سبها تقول جاء ت امرأة رفاعة القرظي الى رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقالت اني كنت عند رفاعة فطلقني فبت طلاقى فتزوجت بعده عبدالرحمن بن الزبير وانا معه مثل هدبة الثوب فتبسم رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم وقال اتريدين ان ترجعي الى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ ان کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا تو ان کے ساتھ تو اس کپڑے کے پلو کی طرح کا ہے (یعنی عضو تناسل کی حالت بیان کی) تو آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور پھر فرمایا کہ کیا تو واپس رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ نہیں! اس وقت تک تو نہیں جاسکتی جب تک کہ وہ تیری شہد نہ چکھ لے اور تو اس کی شہد نہ چکھ لے (یعنی صحبت صحیحہ کے بعد)۔

(۳۲۴) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا شیبان بن فروخ، نا سلیمان یعنی ابن المغيرة، نا حمید بن ہلال عن عبداللہ بن معقل قال اصبت جرابا من شحم يوم خيبر قال فالتزمته فقلت لا اعطى اليوم احدا من هذا شيئا قال فالتفت فاذا رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم متبسما. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوہ خیبر کے دن مجھے چربی کا ایک توشہ دان ملا تو میں نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور کہا کہ آج میں اس میں سے کوئی چیز کسی کو نہیں دوں گا۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول کریم ﷺ تبسم فرما رہے تھے۔



باب نمبر ۲۳

باب فی فعلہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عند العطاس

چھینکتے وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فعل مبارک کا بیان

(۳۲۵) حدثنا المطهر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا ابو الحریش احمد بن عیسیٰ الکلابی، نا محمد بن الوزير الواسطی، نا یحییٰ بن سعید القطان عن ابن عجلان عن سبی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کان اذا عطس غطی وجهہ بثوبہ او یدہ ثم غض بها صوۃ۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب چھینک مارتے تو اپنا چہرہ انور اپنے کپڑے یا ہاتھ سے ڈھانپ لیتے پھر اپنی آواز پست فرماتے (یعنی زور سے چیخ نہ مارتے)۔

(۳۲۶) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابوبکر بن معدان، نا ابو عامر موسیٰ بن عامر، نا علی بن عاصم، نا ابن جریح عن ابیہ عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا عطس خمر وجهہ وخفض صوۃ۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چھینک مارتے تو اپنا چہرہ انور ڈھانپ لیتے اور آواز پست رکھتے۔

(۳۲۷) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن

محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن الحسین البجلی الصفار، نا محمد بن موسیٰ، نا حمید بن ابی زیاد الصائغ، نا شعبة عن عبارة بن ابی حفصة عن عكرمة عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم اذا عطس غطي وجهه بثوبه ووضع كفيه على حاجبيه.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینک مارتے تو اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے ابروؤں پر رکھتے۔

(۳۲۸) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد بن عبد اللہ ابن بشران، نا اسباعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن سليمان التيمي عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال عطس عند رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم رجلان فشمت احدهما ولم يشمت الآخر فقال الرجل يا رسول الله شمت فلانا ولم تشمتني فقال ان هذا حمد الله وانك لم تحمد. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے چھینک ماری تو ان میں سے ایک کی چھینک کا جواب (یعنی یرحمک اللہ!) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا۔ تو اس آدمی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں آدمی کی چھینک کا جواب دیا ہے میری چھینک کا جواب نہیں دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے ”الحمد لله“ کہا تھا اور تو نے ”الحمد لله“ نہیں کہا۔



باب نمبر ۲۴

باب فی حیائہ و صفہ کلامہ و صمۃ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاء، گفتگو اور خاموشی کا بیان

(۳۲۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبۃ عن قتادة عن عبداللہ هو ابن ابی عتبۃ مولى انس عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اشد حیاء من عذراء فی خدرها وکان اذا کرہ شیئا رایناہ فی وجہہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے زیادہ حیا والے تھے جو اپنے پردے میں ہوتی ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم وہ ناپسندیدگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر دیکھ لیتے تھے۔

(۳۳۰) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبداللہ بن محمد بن جعفر نا محمد بن عبداللہ بن رستہ، نا عبداللہ بن عمران، نا ابوداؤد، نا زمعة عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حییا لا یسال شیئا الا أعطاه۔

❖❖ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حد درجہ حیا والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی چیز کا سوال کیا جاتا تھا تو

آپ ﷺ عطا فرمادیتے۔

(۳۳۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، نا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا قیس هو ابن الربیع، انا سباک بن حرب عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم طویل الصبت۔

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ لمبی خاموشی والے تھے (یعنی زیادہ تر خاموش رہا کرتے تھے)۔

(۳۳۲) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا الحسن بن الصباح البزار، نا سفیان عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لأحصاہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ ایسی گفتگو فرماتے تھے کہ اگر شمار کرنے والا اسے شمار کرے تو اسے شمار کر سکتا

ہے۔

(۳۳۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلب، نا حمید بن مسعدۃ البصری، نا حمید بن الاسود عن اسامۃ بن زید عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یسرد سردکم هذا ولكنه کان یتکلم بکلام بین فصل یحفظہ من جلس الیہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

نبی کریم ﷺ تمہاری طرح فر فر تیزی سے بات نہیں کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ صاف، واضح اور ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے۔ جو آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوتے اسے یاد کر لیتے تھے۔

(۳۳۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبدۃ نا عبدالصمد هو ابن

عبدالوارث، نا عبدالله ابن البثنی، نا ثمامہ بن انس عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انه کان اذا تکلم بکلمة اعادها ثلاثا حتی تفهم عنه واذ اتي علی قوم فسلم علیهم سلم علیهم ثلاثا۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کرتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری بات سمجھ لی جاتی اور جب لوگوں کے پاس تشریف لا کر انہیں سلام کہتے تو تین مرتبہ سلام کہتے۔

(۳۳۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا علي بن حجر، نا شريك عن سبائك بن حرب عن جابر بن سيرة رضي الله تعالى عنه قال جالست النبي صلي الله تعالى عليه وآله وسلم اكثر من مائة مرة وكان اصحابه يتناشدون الشعر ويتذاكرون اشياء من امر الجاهلية وهو ساكت وربما يتبسم معهم۔

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سو سے زیادہ مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم شعرا ایک دوسرے کو سناتے اور امور جاہلیت کی اشیاء کا باہم تذکرہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔

(۳۳۶) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن يحيى البروزي، نا عاصم بن علي، نا قيس حدثني سبائك عن جابر بن سيرة قال قلت له اكنت تجالس رسول الله صلي الله تعالى عليه وآله وسلم قال نعم وكان طويل الصمت وكان اصحابه يتناشدون الشعر عنده ويذكرون اشياء من امر الجاهلية ويضحكون فيبتسم معهم إذا ضحكوا۔

❖❖ حضرت سماک رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

حضرت سماک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ کیا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی اختیار کیا کرتے تھے؟

تو انہوں نے جواب دیا۔ ہاں! اور آپ ﷺ زیادہ تر خاموش رہتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ایک دوسرے کو شعر سناتے اور امور جاہلیت کی اشیاء کا تذکرہ کرتے اور ہنستے تھے تو جب وہ ہنستے تھے تو آپ ﷺ ان کے ساتھ تبسم فرماتے تھے۔

(۳۳۷) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن احمد بن الولید الثقفی، نا محمد بن عافیه حدثنی جدی عافیه بن ایوب حدثنی معاویۃ بن صالح حدثنی عبدالرحمن بن میسرۃ الحضرمی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا حدث بحديث تبسم فی حدیثہ۔

❖❖ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تھے تو دوران گفتگو تبسم فرماتے تھے۔

(۳۳۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، نا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا محمد بن یوسف، نا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یتخولنا بالموعظة فی الايام کراهة السامة صحیح۔

❖❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

اکتاہٹ کے خدشے سے نبی کریم ﷺ نصیحت فرما کر تمام دنوں میں ہماری نگہبانی فرماتے۔ (یعنی لمبا وعظ نہیں فرماتے تھے کہ ہم اکتا جائیں)۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۵

باب فی کلامہ ﷺ بغیر لسان العرب

عربی کے علاوہ زبان میں آپ ﷺ کا گفتگو فرمانا

(۲۳۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیبی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا آدم، نا شعبۃ، نا محمد بن زیاد قال سمعت ابا هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ الحسن بن علي ثمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه فقال النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : كخ، كخ، ليظهر حها ثم قال اما شعرت انا لانا كل الصدقة. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور پکڑی اور منہ میں ڈال لی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ چھی! چھی! تاکہ وہ اسے پھینک دیں۔ پھر فرمایا۔ تجھے معلوم نہیں کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے (یہ واقعہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بچپن کا ہے)۔

(۳۴۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیبی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عمرو بن علی، نا ابو عاصم، انا حنظلة بن ابی سفیان، انا سعید بن میناء قال سمعت جابر بن عبداللہ رضي الله تعالى عنه قال لما حفر الخندق قلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطبخت صاعا من شعير كان عندنا فتعال انت ونفر معك فصاح النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يا اهل الخندق ان جابرا قد صنع سورا فحيا هيلابكم.

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ

جب خندق کھودی گئی تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم نے اپنی ایک بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع جو ہمارے پاس ہیں ان کا آٹا گوندھا ہے۔ آپ ﷺ اور آپ کے چند ساتھی تشریف لے

چلیں تو نبی کریم ﷺ نے بلند آواز سے پکارا۔ اے اہل خندق! جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تو تم سب جلدی چلو۔

(۳۴۱) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، نا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو نعیم، نا اسحق بن سعید عن ابیہ سعید بن فلان بن سعید بن العاص عن ام خالد بنت خالد اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بثیاب فیہا خبیصة سوداء ضفیرة قال یتونی بامر خالد فاتی بها تحمل فاخذ الخبیصة بیدہ فالبسها قال ابلی واخلفی وکان فیہا علم اخضر او اصفر فقال یا ام خالد هذا سناہ وسناہ بالحبشیة صحیح۔

❖❖ حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ کے پاس کچھ کپڑا لایا گیا اس میں کالے رنگ کی ایک گندھی ہوئی قمیض تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ تو انہیں اٹھا کر آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے وہ قمیض اپنے دست اقدس کے ساتھ پکڑ کر انہیں پہنائی اور فرمایا۔ بوسیدہ کر اور پرانی کر (حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا بچی تھیں آپ ﷺ نے انہیں لمبی عمر کی دعا دی) اس قمیض میں سبز یا زرد نقش و نگار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ام خالد! یہ اچھی ہے۔ (آپ ﷺ نے ”سناہ“ حبشی زبان کا لفظ استعمال فرمایا)۔

(۳۴۲) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر ابن عمر النہاوندی، نا جبارة نا ذؤاد بن علبہ عن لیث عن مجاہد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم المسجد وانا اشکو من بطنی فقال یا ابا ہریرۃ اشکنب درد فقلت نعم فقال قم فصل فان فی الصلاة شفاء وذؤاد بن علبہ ضعیف منکر الحدیث۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے۔ اس وقت مجھے پیٹ میں درد ہو رہی تھی تو فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! ”اشکنب درد“ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ (فارسی زبان استعمال فرمائی) میں نے عرض کی۔ ہاں۔ تو فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو کیونکہ نماز میں اس کی شفاء ہے۔ (اس حدیث مبارکہ کا ایک راوی داؤد بن علبہ ضعیف منکر حدیث ہے)۔

باب نمبر ۲۶

باب استماعہ الشعر ﷺ

آپ ﷺ کے شعر سننے کا بیان

(۳۴۳) اخبرنا اساعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابن ابی عمر، نا سفیان عن ابراہیم بن میسرۃ عن عمرو بن الشرید عن ابيه قال ردت رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يوما فقال هل معك من شعر امية بن ابی الصلت شيء قلت نعم قال هیه فانشدته بیتا فقال هیه ثم انشدته بیتا فقال هیه حتی انشدته مائة بیت۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ

ایک دن میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سواری پر سوار تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھے امیہ بن ابی الصلت شاعر کا کوئی شعر یاد ہے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! یاد ہے۔ تو فرمایا۔ سناؤ۔ میں نے ایک شعر سنایا تو فرمایا اور سناؤ۔ پھر میں نے ایک شعر سنایا تو فرمایا اور سناؤ۔ یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو سواشعار سنائے۔

(۳۴۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اساعیل، نا مسلم بن ابراہیم، نا شعبۃ عن ابی اسحق عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی ینقل التراب یوم الخندق حتی اغبر بطنه او اغبر بطنه فیقول۔

ولا تصدقنا ولا صلینا واللہ لولا اللہ ما اہتدینا
وثبت الاقدام ان لاقینا فانزلن سکینۃ علینا

اذا ارادوا فتنة ابينا ان الاولى لقد بغوا علينا

ورفع بها صوته ابينا ابينا. صحيح.

❖❖ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوة خندق کے دن نبی کریم ﷺ مٹی منتقل فرما رہے تھے حتیٰ کہ گرد و غبار نے آپ ﷺ کے پیٹ کو ڈھانپ لیا تھا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔

ولا تصدقنا ولا صلينا والله لولا الله ما اهتدينا

اور نہ ہی ہم نے صدقہ دیا اور نہ ہی نماز ادا کی، قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتا تو ہم راہ نہ پاتے۔

وثبت الاقدام ان لا قيتا فانزلن سكينه علينا

اگر دشمن ہم سے ملے گا تو ہم ثابت قدم رہیں گے اور ہم پر اطمینان اور سکون نازل ہوگا۔

اذا ارادوا فتنة ابينا ان الاولى لقد بغوا علينا

جب وہ جنگ کا ارادہ کریں گے تو ہم بھاگنے والے نہیں پہلے انہوں نے ہی ہم پر سرکشی کی ہے۔ آپ ﷺ ”ابينا ابينا“ کہتے ہوئے آواز بلند فرماتے۔

(۳۴۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، نا عبدالرحمن بن ابی شريح، انا ابو

القاسم البغوي، نا علي بن الجعد، انا شعبة عن حميد الطويل عن انس بن

مالك رضي الله تعالى عنه قال قالت الأنصار يوم الخندق:

على الجهاد ما بقينا ابدًا نحن الذين بايعوا محمدا

فاجابهم النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم :

فاكرم الانصار والمهاجرة لا عيش الا عيش الآخرة

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوة خندق کے دن انصار نے یہ (شعر) کہا کہ:

على الجهاد ما بقينا ابدًا نحن الذين بايعوا محمدا

جب تک ہم زندہ ہیں ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے ہم وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

سے بیعت کی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ جواب دیا کہ:

فاكرم الانصار والمهاجرة لا عيش الا عيش الآخرة

تو معزز ہوئے انصار اور مہاجرین۔ اخروی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں۔

(۳۴۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا اسحق بن منصور، انا عبدالرزاق، انا جعفر بن سلیمان، نا ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دخل مکة فی عمرة القضاء وابن رواحة یشی بین یدیہ وهو یقول:

الیوم نضربکم علی تنزیلہ خلوا بنی الکفار عن سبیلہ
ویذہل الخلیل عن خلیلہ ضربا یزیل الہام عن مقیلہ
فقال عمر یا ابن رواحة بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
وفی حرم اللہ تقول شعرا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
: خل عنه یا عمر فلهی اسرع فیہم من نضح النبل۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا کے لئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابن رواحة رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے۔

الیوم نضربکم علی تنزیلہ خلوا بنی الکفار عن سبیلہ
آج ہم تمہیں ماریں گے۔ اے کفار کے بیٹو! راستے سے دور ہو جاؤ۔ قرآن کے موافق۔
ویذہل الخلیل عن خلیلہ ضربا یزیل الہام عن مقیلہ
(ایسے ماریں گے) کہ دوست دوست کو بھول جائے گا ایسی مار جو سر کو اپنے ٹھکانے سے جدا کر دے گی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابن رواحة! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے اور اللہ تعالیٰ کے حرم پاک میں تو شعر کہہ رہا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! اسے چھوڑ دو (شعر کہنے دو) کیونکہ یہ انہیں تیروں کی مار سے زیادہ ناگوار ہوتے ہیں۔

(۳۴۷) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عمرو الناقد، نا سفیان بن عیینة عن الزہری عن ابی ہریرة ان عمر مر بحسان

وهو ينشد الشعر في السجد فلحظ اليه فقال قد كنت انشد وفيه من هو
خير منك ثم التفت الى ابي هريرة فقال انشدك الله اسبعت رسول الله
صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يقول اجب عنى اللهم ايده بروح القدس
قال اللهم نعم. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے
تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کنکھیوں سے دیکھا تو وہ بولے۔ میں تو اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا
جبکہ ہمارے درمیان تم سے بہتر ذات موجود تھی۔ پھر وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور
کہا کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تو نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میری
طرف سے (کفار کو) جواب دو۔ اے اللہ! روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔ تو حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے۔ اللہ کی قسم! ہاں! سنا ہے۔

(۳۴۸) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابوبكر احمد بن الحسن
الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن یحیی، نا عبدالرحمن
بن مہدی عن سفیان عن عبد الملك بن عبیر، نا ابو سلمة عن ابي هريرة
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم :
ان اصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد الاكل شيء ما خلا الله باطل.
صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
کسی شاعر کی سب سے سچی بات جو اس نے کہی ہو وہ لبيد شاعر کی یہ بات ہے ”الا كل شيء
ما خلا الله باطل“ یعنی جان لو! کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔

(۳۴۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم
بن كليب، نا ابو عيسى، نا علي بن حجر، انا شريك عن المقدام بن شريح
عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قيل لها هل كان رسول الله صلى

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یتمثل بشیء من الشعر قالت کان یتمثل بشعر ابن رواحة ویتمثل بقوله ویاتیک بالاخبار من لم تزود

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ کسی شعر کو بار بار پڑھا کرتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا شعر بار بار پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ان کے شعر کا یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے ”ویاتیک بالاخبار من لم تزود“ یعنی تجھے ایسے واقعات سے پالا پڑے گا جن کے لئے تو نے توشہ نہیں لیا ہوگا۔

(۳۵۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا عبید بن اسماعیل، نا ابو اسامہ عن هشام عن

ابیہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل ابوبکر وعندی جاریتان

من جوارى الانصار تغنیان بہا تقاولت الانصار یوم بعثت قالت ولیستا

بغنیتین فقال ابوبکر ابز امیر الشیطان فی بیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم وذلك فی یوم عید وقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم : یا ابابکر ان لكل قوم عیدا وهذا عیدنا. صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس وقت دو انصاری لڑکیاں بعثت کے دن جو انصار

نے بحث کی تھی اس کے بارے میں شعر گا رہی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ پیشہ ور

گانے والیاں نہیں تھیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شیطان کا باجا رسول اکرم ﷺ

کے گھر میں! وہ عید کا دن تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج

(یہ) ہماری عید ہے۔

(۳۵۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدد عن بشر بن المفضل، نا

خالد بن ذکوان قال قالت الربیع بنت معوذ بن عفراء جاء النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک

مَنْی فَجَعَلَتْ جَوِیرَاتِ لَنَا یَضْرِبْنَ بِالْذِّفِّ وَیَنْدَبْنَ مِنْ قَتْلِ مَنْ آبَانِی یَوْمَ
بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اَحْدَاهُنَّ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ دَعِیْ هَذِهِ وَقَوْلِیْ بِالذِّی
کُنْتَ تَقُولِیْنَ۔ صحیح۔

✱✱ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری شب زفاف گزری تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اس طرح میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے جیسے تم میرے پاس بیٹھتے ہو تو ہماری بچیاں دف بجانے لگیں اور غرورہ بدر کے دن ہمارے آباؤ اجداد میں سے جو قتل ہوئے تھے ان کی خوبیاں بیان کر کے رونے لگیں۔ اچانک ان میں سے ایک نے کہ ”وفینا نبی یعلم ما فی غد“ یعنی ہمارے درمیان وہ نبی کریم ﷺ موجود ہیں جو جانتے ہیں کہ کل کیا ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو اور جو تم کہہ رہی تھیں وہی کہو۔

(۳۵۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا آدم، نا شعبۃ نا الاسود بن قیس، نا سعید بن عمرو انه سمع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قال انا امة امیة لا نکتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا یعنی مرة تسعا وعشرين ومرة ثلاثین ورواه مسلم عن ابن البثنی عن ابن جعفر عن شعبۃ بأسناده مثله الشهر هكذا وهكذا وعقد الابهام فی الثالثة الشهر هكذا وهكذا یعنی تمام ثلاثین۔ صحیح۔

✱✱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ان پڑھ لوگ تھے نہ ہی ہم لکھتے تھے اور نہ ہی اس طرح اور اس طرح مہینے کو شمار کرتے تھے یعنی کبھی انتیس دن اور کبھی تیس دن۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۷

باب فی شجاعته صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شجاعت کا بیان

(۳۵۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا عمر بن عون، نا حماد هو ابن زید عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم احسن الناس واجود الناس واشجع الناس ولقد فزع اهل المدينة ذات ليلة فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلهم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قد سبق الناس الی الصوت وهو یقول لم تراعوا لم تراعوا وهو علی فرس لابی طلحة عری ما علیہ سرج فی عنقه سیف فقال لقد وجدته بحرا او انه لبحر۔ صحیح۔

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام لوگوں سے زیادہ حسین، تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ دشمن کے خوف کا شکار ہوئے تو لوگ اس آواز کی طرف چلے تو انہیں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سامنے سے آتے ہوئے ملے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب لوگوں سے پہلے اس آواز کی طرف چلے گئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے تھے مت ڈرو، مت ڈرو۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گردن کے ساتھ تلوار لٹک رہی تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں نے یہ گھوڑا سمندر پایا ہے یا یہ فرمایا کہ یہ تو سمندر ہے۔

(۳۵۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبید اللہ عن اسرائیل عن ابی

اسحق قال سال رجل البراء فقال يا ابا عبارة اوليتم يوم حنين قال البراء
وانا اسمع اما رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم لم يول يومئذ
كان ابو سفيان بن الحارث اخذا بعنان بغلته فلما غشيه المشركون نزل
فجعل يقول :

انا ابن عبدالمطلب انا النبي لا كذب

قال فما راي الناس يومئذ اشد منه. صحيح.

❖❖ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا غزوہ حنین کے دن تم سب پیٹھ پھیر گئے تھے۔ تو
حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو جواب دیا تو میں سن رہا تھا انہوں نے کہا کہ اس دن رسول
کریم ﷺ نے پیٹھ نہ پھیری۔ ابو سفيان بن حارث نے آپ ﷺ کے خچر کی باگ پکڑی ہوئی
تھی۔ جب مشرکین نے آپ ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ نیچے اترے اور یہ فرمانے لگے۔

انا ابن عبدالمطلب انا النبي لا كذب

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ میں نبی ہوں۔ یہ جھوٹ نہیں ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
اس دن لوگوں نے آپ ﷺ سے زیادہ کسی کو شدید جنگ لڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۳۵۵) وحدثنا المطهر بن علي بن عبد الله الفارسي، انا ابو ذر محمد بن
ابراهيم الصالحاني، انا ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن حيان
المعروف بابي الشيخ نا محمد بن احمد بن معدان، نا ابراهيم الجوهري،
نا ابواسامة عن زكريا عن ابي اسحق عن البراء رضي الله تعالى عنه قال
كنا والله اذا احمر البأس نتقى به يعني النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم
وان الشجاع منا الذي يحاذي به. صحيح.

❖❖ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

قسم بخدا! جب جنگ سخت ہو جاتی تو ہم نبی کریم ﷺ سے بچاؤ حاصل کرتے اور ہم میں سے
بہادروہ ہوتا جو آپ ﷺ کے برابر ہوتا تھا۔

(۳۵۶) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن محمود البغوی، نا علی بن الجعد، نا زھیر عن ابی اسحق عن حارثة بن مضرب عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا اذا حسی الباس ولقی القوم اتقینا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فبا یکون احد اقرب الی العدو منه۔

❖❖ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب جنگ زوروں پر ہوتی اور لوگوں کا دشمن سے ٹکراؤ ہوتا تو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بچاؤ حاصل کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دشمن کے کوئی بھی قریب نہ ہوتا تھا۔

(۳۵۷) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حدثنا جبیر بن ہرون، نا الطنافسی، نا وکیع، نا اسرائیل عن ابی اسحق عن حارثة بن مضرب عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقد رایتنی یوم بدر ونحن نلوذ بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وهو اقربنا الی العدو وکان من اشد الناس یومئذ باسا۔

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوہ بدر کے دن میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ لے رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے زیادہ دشمن کے قریب تھے۔ اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ شدید تنگ لڑ رہے تھے۔

(۳۵۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیبی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا خلاد بن یحیی، نا عبدالواحد بن ایمن عن ابیہ قال اتیت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال انا یوم الخندق نحفر فعرضت کدیة شديدة فجاؤا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقالوا هذه کدیة عرضت فی الخندق فقال انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبشنا ثلاثہ ایام لا یدوق ذواقا فاخذ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم المعول فضرب فعاد کثیرا اھیل او اھیم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبدالواحد بن ایمن رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم غزوہ خندق کے دن کھدا کر رہے تھے ایک سخت ٹکڑا (پتھر وغیرہ کا) سامنے آگیا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی کہ یہ ٹکڑا خندق میں سامنے آگیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اتر ہوں۔ پھر آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس وقت آپ ﷺ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے (بھوک کی وجہ سے) اور ہم نے تین دن کوئی چیز چکھے بغیر گزارے تھے۔ آپ ﷺ نے کدال پکڑی اور ضرب لگائی تو وہ ریتی کا رواں ٹیلہ ہو گیا یا ریتی کا وہ ٹیلہ ہو گیا جو پانی چوستی ہے۔



باب نمبر ۲۸

باب جودہ ﷺ

آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان

(۳۵۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیبی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اساعیل، نا موسی بن اساعیل، نا ابراہیم بن سعد، انا ابن شہاب عن عیید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان حين يلقاه جبريل وكان جبريل يلقاه كل ليلة في رمضان حتى ينسلخ يعرض عليه النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم القرآن فاذا لقيه جبريل كان اجود بالخير من الريح المرسلة. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ خیر کی سخاوت فرمانے والے تھے اور آپ ﷺ کے بہت نخی ہونے کا وقت رمضان المبارک میں ہوتا جب آپ ﷺ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام ملاقات کرتے۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک گزرنے تک ہر رات میں آپ ﷺ سے ملاقات کرتے۔ آپ ﷺ انہیں قرآن کریم سناتے تو جب آپ ﷺ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام ملاقات کرتے تو آپ ﷺ خیر کی سخاوت اس ہوا سے بھی زیادہ فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خوشخبری کے لئے بھیجی جاتی ہے۔

(۳۶۰) وحدثنا البطر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبداللہ بن محمد ابن جعفر، انا محمد بن زکریا الکشری، نا ابو حذیفہ،

نا سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال ما سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شیئاً قط فقال لا۔
صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناں نہیں فرمائی۔

(۳۶۱) اخبرنا عبد الواحد بن احمد البلیحی، انا ابو محمد الحسن بن
احمد المخلدی، نا ابو العباس محمد بن اسحق السراج، نا قتیبہ بن سعید،
نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کان لا یدخر شیئاً۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز ذخیرہ نہیں فرماتے تھے۔

(۳۶۲) لقد اخبرنا ابو سعید عبد اللہ بن احمد الطاہری اخبرنی جدی
عبد الصمد ابن عبد الرحمن البزاز، انا ابوبکر محمد بن زکریا العذافری،
انا اسحق بن ابراہیم الدبری، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزہری عن
محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما قفل رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من غزوۃ حنین تبعہ الاعراب یسالونہ
فالجؤہ الی شجرة فخطف رداءہ وهو علی راحلته فقال ردوا علی ردائی
اتخشون علی البخل فواللہ لو کان لی عدد هذا العضاء نعما لقسمته بینکم ثم
لا تجدونی بخيلاً ولا جباناً ولا کذاباً۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ حنین سے واپس لوٹے تو کچھ بدو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلتے
ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے لگے (مانگنے لگے) انہوں نے زبردستی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک درخت
کی طرف دھکیل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر درخت نے اچک لی
(اٹک گئی) تو فرمایا۔ مجھے میری چادر لوٹا دو۔ کیا تمہیں مجھ سے بخل کا خدشہ ہے۔ قسم بخدا! اگر میرے

پاس اس کانٹے دار درخت کے کانٹوں جتنی بھی نعمتیں ہوتیں تو میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے نہ ہی بخیل پاتے، نہ ہی بزدل اور نہ ہی جھوٹا پاتے۔

(۳۶۳) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابو الحریش الکلابی، نا احمد بن عبد اللہ البخرومی، نا عیسیٰ بن یونس عن عمر بن عبد اللہ مولیٰ غفرة حدثنی ابراہیم بن محمد من ولد علی قال کان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا وصف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قال کان اجود الناس کفا واجرا الناس صدرا واصدق الناس لهجة واوفاهم بذمة والینهم عریكة واکرمهم عشيرة من راه بديهة هابه ومن خالطه معرفة احبه يقول ناعته لم ار قبله ولا بعده مثله صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

❖❖ حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ میں سے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان فرماتے تو یہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہتھیلی کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے، سینے کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ جری تھے، بات کرنے کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ سچے تھے، ان سب سے بڑھ کر ذمہ پورا فرمانے والے تھے، ان سب سے بڑھ کر نرم مزاج اور خاندان کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر معزز تھے۔ جو شخص یکا یک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو وہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت و جلال کی وجہ سے) ڈر جاتا اور جو آدمی جان پہچان کے لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا جلتا رہا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا۔

(۳۶۴) حدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن جعفر، انا ابو یعلیٰ، نا عبد الواحد بن غیاث، نا حباد عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فساله فاعطاه غنما بین جبلین فاتی الرجل قومه فقال اسلموا فان محمد يعطى عطاء رجل ما يخاف فاقة. صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے دو پہاڑوں کے درمیان بکریوں کا ریوڑ عطا فرما دیا (یعنی دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں سب عطا فرمادیں) وہ آدمی اپنی قوم کے پاس گیا تو کہا کہ اسلام قبول کر لو کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس آدمی کی طرح عطا فرماتے ہیں جسے فاتے کا خوف نہیں ہوتا۔

(۳۶۵) اخبرنا ابو عثمان سعيد بن اسباعيل الضبي، انا ابو عيسى، نا الحسن بن علي الخلال، نا يحيى بن آدم عن ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن صفوان بن امية قال اعطاني رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يوم حنين وانه لا بغض الخلق الى فبا زال يعطيني حتى انه لا حب الخلق الى قال ابو عيسى حديث صفوان رواه معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب ان صفوان بن امية قال وكان هذا اصح صحيح.

❖❖ حضرت صفوان بن امية رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

غزوہ حنین کے دن رسول اکرم ﷺ نے مجھے (کچھ مال وغیرہ) عطا کیا اس وقت میں تمام مخلوق سے زیادہ آپ ﷺ سے بغض رکھتا تھا۔ آپ ﷺ مجھے عطا فرماتے رہے حتیٰ کہ میں تمام مخلوق سے زیادہ آپ ﷺ سے محبت کرنے لگا۔

(۳۶۶) اخبرنا اسباعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن ابی عمر المكي، نا سفيان عن عمرو بن سعيد بن مسروق عن ابيه عن عباية بن رفاعه عن رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه قال اعطى رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ابا سفيان بن حرب وصفوان بن امية وعيينة بن حصن والقرع بن حابس كلامهم مائة من الابل واعطى عباس بن مرداس دون ذلك فقال عباس بن مرداس :

اتجعل نهبي ونهب العبيد بين عيينة والقرع

فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ يَفُوقَانِ مَرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
وَمَا كُنْتَ دُونَ أَمْرِي مِنْهُمَا وَمِنْ تَخْفِضِ الْيَوْمِ لَا يَرْفَعُ
قال : فائمه رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم مائة. صحيح.
❖❖ حضرت رافع بن خديج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ، عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس
ان سب کو سو اونٹ عطا فرمائے اور عباس بن مرداس کو اس سے کم اونٹ عطا فرمائے تو عباس بن
مرداس نے کہا۔

اتجعل نهبي ونهب العبيد بين عينية والا قرع
کیا آپ ﷺ میرا اور میرے گھوڑے عبید کا لوٹا ہوا مال عیینہ اور اقرع کو دلاتے ہیں۔
فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ يَفُوقَانِ مَرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
بدر اور حابس کسی مجمع میں بھی مرداس پر نہیں بڑھے (اس سے بلند نہیں ہوئے)

وَمَا كُنْتَ دُونَ أَمْرِي مِنْهُمَا وَمِنْ تَخْفِضِ الْيَوْمِ لَا يَرْفَعُ
اور میں بھی ان دونوں سے کمتر آدمی نہیں تھا اور آج جسے آپ کمتر فرمادیں گے وہ بلند رتبہ نہیں
ہو سکتا۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے اسے بھی پورے سو اونٹ عطا فرمادیئے۔

(۳۶۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم
بن كليب، نا ابو عيسى، نا هرون بن موسى بن ابى علقبة المدينى الفروى
حدثنى ابى عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابیه عن عمر بن
الخطاب رضى الله تعالى عنه ان رجلا جاء الى النبی صلى الله تعالى عليه
وآله وسلم فسأله ان يعطيه فقال النبی صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : ما
عندى شيء ولكن ابتع على فاذا جاء نى شيء قضيتة فقال عمر يا رسول الله
ما كلفك الله ما لا تقدر عليه فكره النبی صلى الله تعالى عليه وآله وسلم
قول عمر فقام رجل من الانصار فقال يا رسول الله انفق ولا تخش من ذى
العرش اقلا لا فتبسم رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وعرف
البشر فى وجهه بقول الانصارى ثم قال بهذا امرت.

❖❖ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کچھ عہد فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے لیکن تو میرے نام پر کچھ خرید لے۔ جب میرے پاس کوئی چیز آئی تو میں وہ قرض ادا کر دوں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ جس چیز پر آپ ﷺ قادر نہیں ہیں اس کا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مکلف نہیں بنایا تو آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات ناپسند فرمائی (اس وقت) ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! خرچ فرمائیے اور صاحب عرش سے کمی کا خدشہ نہ رکھئے۔ تو رسول اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا اور اس انصاری کی بات سے خوشی آپ ﷺ کے چہرے پر صاف نظر آتی تھی۔ پھر فرمایا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے۔

(۳۶۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزازی، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن حمید الرازی، نا ابراہیم بن البختر عن محمد بن اسحق عن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر عن الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت بعثنی معوذ بن عفراء بقناع من رطب وعلیہ اجر من قثاء زغب وکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یحب القثاء فأتیته بها وعنده حلیة قد قدمت علیہ من البحرین فملأ یدہ منها فاعطانیہ۔

❖❖ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

مجھے (میرے والد گرامی) حضرت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے تازہ کھجوروں کا ایک طباق اور چھوٹی چھوٹی ککڑیاں جن پر خفیف سا رواں تھا دے کر نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا۔ نبی کریم ﷺ ککڑی پسند فرماتے تھے تو میں وہ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس زیور پڑا ہوا تھا جو بحرین سے کسی نے آپ ﷺ کو پیش کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے ہاتھ بھر کر مجھے عطا فرمایا۔

(۳۶۹) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر ابوالشیخ، نا ابوبکر الفریابی، نا ابو ایوب سلیمان بن

عبدالرحمن الدمشقی، نا عیسیٰ ابن یونس، نا هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقبل الهدیۃ ویثیب علیہا۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عطا فرماتے تھے۔

(۳۷۰) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی عبداللہ بن اسماء الضبعی، نا جویریۃ عن مالک عن الزہری ان عبداللہ بن عبداللہ بن نوفل بن الحارث ابن عبدالمطلب حدثہ ان عبدالمطلب بن ربیعۃ بن الحارث حدثہ قال اجتمع ربیعۃ بن الحارث والعباس بن عبدالمطلب فقالوا لو بعثنا ہذین الغلامین قال لی وللفضل بن العباس الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فکلماہ فامرہا علی ہذہ الصدقات فادیا ما یودی الناس واصابا ما یصیب الناس فانطلقا قال فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الظهر سبقناہ الی الحجرۃ فقنا عندها حتی جاء فاخذ بأذاننا ثم قال اخرجنا ما تسران ثم دخل ودخلنا علیہ وهو یومئذ عند زینب بنت جحش قال فتواکلنا الکلام ثم تکلم احدنا فقال یا رسول اللہ انت ابر الناس واوصل الناس وقد بلغنا النکاح فجئنا لتومرنا علی بعض ہذہ الصدقات فنودی الیک کما یودی الناس ونصیب کما یصیبون قال فسکت طویلا ثم قال ان الصدقة لا تنبغی لآل محمد انما ہی اوساخ الناس ادعوا لی لمحیۃ وکان علی الخمس ونوفل بن الحارث بن عبدالمطلب قال فجاء اہ فقال لمحیۃ انکح ہذا الغلام ابنتک للفضل بن عباس فانکحہ وقال لنوفل بن الحارث انکح ہذا الغلام ابنتک لی فانکحنی وقال لمحیۃ اصدق عنہما من الخمس کذا وکذا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبدالمطلب بن ربیعۃ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ایسا کرتے ہیں کہ ان دونوں لڑکوں یعنی عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجتے ہیں تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان صدقات میں سے جو کچھ لوگوں کو دیا جاتا ہے انہیں بھی عطا فرمائیں اور جو کچھ لوگ حاصل کرتے ہیں یہ بھی حاصل کریں (انہوں نے ہم سے کہا) تو ہم دونوں چل نکلے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا فرمائی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حجرہ مبارک کی طرف گئے اور وہاں کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا۔ نکل جاؤ۔ کیا چپکے چپکے باتیں کر رہے ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ ہم میں سے ہر ایک نے چاہا کہ دوسرا گفتگو کرے پھر ہم میں سے ایک بولا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تمام لوگوں سے زیادہ نیکی کرنے والے اور تمام لوگوں سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ ہماری نکاح کی عمر ہو چکی ہے۔ تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بھی ان صدقات میں سے کچھ عطا فرمائیں جیسے لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے اور ہم بھی وہ حاصل کریں جو وہ حاصل کرتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔ میرے پاس محمیہ کو اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو لاؤ۔ محمیہ اس وقت خمس کے نگران تھے۔ وہ دونوں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمیہ سے فرمایا کہ اس لڑکے فضل بن عباس کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دو تو انہوں نے نکاح کر دیا اور نوفل بن حارث سے کہا کہ اس لڑکے عبدالمطلب بن ربیعہ کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دو تو انہوں نے نکاح کر دیا۔ پھر محمیہ سے فرمایا کہ ان کی طرف سے اتنا مہر مال خمس سے ادا کرو۔

(۳۷۱) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید النبیعی، انا ابو طاہر الرمادی، انا

ابوبکر محمد بن الحسین القطان، نااحمد بن یوسف السلمی، انا

عبدالرزاق، انا معمر عن ہمام بن منبہ قال حدثنا ابو ہریرۃ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : والذی

نفسی بیدہ لو ان عندی احدا ذہبا لا حببت ان لا یاتی علی ثلاث لیل

وعندی منه دينار اجد من يتقبله مني ليس شيء اصدده في دين علي۔
صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہوتا تو مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ مجھ پر تین راتیں نہ گزریں کہ میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی بچا ہو کہ میں کوئی آدمی دیکھوں جو وہ دینار مجھ سے قبول کر لے اور کوئی ایسی چیز نہ ہو جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑا ہو۔

(۳۷۲) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسحاق، نا قتیبہ، نا یعقوب بن عبدالرحمن عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء ت امرأة ببردة قالت یا رسول اللہ انی نسجت هذه بیدی اکسوکھا فاخذھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محتاجا الیھا فخرج الینا وانھا لازارہ فحسنھا رجل من القوم فقال یا رسول اللہ اکسنیھا قال نعم فجلس ما شاء اللہ فی المجلس ثم رفع فطواھا ثم ارسل بها الیہ فقال له القوم ما احسنت سالتھا ایاہ وقد عرفتہ انه لا یرد سائلا فقال الرجل واللہ ما سالتھا الا لتکون کفنی یوم اموت قال سهل فکانت کفنه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک عورت ایک چادر لے کر آئی اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ چادر میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنانے کے لئے بنی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اس لئے وہ قبول فرمائی۔ پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔ وہ چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازار کے لئے تھی۔ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے اسے خوبصورت گردانا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ مجھے پہنادیں۔ فرمایا۔ ہاں! پہنادوں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر وہ چادر لپیٹی اور اس آدمی کو بھیج دی۔ لوگوں نے اسے کہا کہ تو نے اچھا نہیں کیا۔ تو نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مانگ لی حالانکہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتا ہے کہ سائل کو (خالی ہاتھ) نہیں لوٹاتے۔ تو اس نے کہا قسم بخدا! میں

نے صرف اس وجہ سے چادر مانگی ہے کہ جس دن میں مروں یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

وہ چادر ہی اس کا کفن تھی۔

(۳۷۳) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن عطاء بن یزید عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاعطاهم ثم سالوه فاعطاهم حتی نفذ ما عنده قال ما یکن عندی من خیر فلن ادخره عنکم ومن یتعفف یعفه اللہ ومن یتغن یغنه اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء هو خیر واوسع من الصبر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

کچھ انصاری لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا۔ انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کیا۔ یہاں تک کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا تو فرمایا کہ خیر میں سے کچھ بھی میرے پاس ہوگا میں وہ تم سے (چھپا کر) ہرگز ذخیرہ نہیں کروں گا اور جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا، جو شخص تو نگرے مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے تو نگر فرمادے گا اور جو شخص اپنے نفس پر زور ڈال کر صابر بنے اللہ تعالیٰ اسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر وسیع اور بہتر عطا کسی کو عطا نہیں کی گئی۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۹

باب فی تواضعہ ﷺ

آپ ﷺ کی عاجزی کا بیان

(۳۷۴) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسیٰ الصیرفی، نا ابو العباس الاصم، نا محمد بن ہشام بن ملاس، نا مروان الفزاری، نا حمید الطویل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان امرأۃ عرضت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی طریق من طرق المدينة فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجة فقال یا ام فلان اجلسی فی ای سکتک المدينة شئت اجلس الیک قال ففعلت فقعد الیہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حتی قضت حاجتها۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

مدینہ منورہ کے راستوں میں سے ایک راستے میں رسول اکرم ﷺ سے ایک عورت ملی۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے آپ ﷺ سے ایک حاجت ہے تو فرمایا۔ اے ام فلاں! مدینہ منورہ کی جس گلی میں چاہے بیٹھ جا۔ میں (تیری ضرورت پوری کرنے کے لئے) تیرے پاس بیٹھ جاؤں گا۔ تو وہ بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف فرما ہوئے حتیٰ کہ اس کی حاجت پوری فرمادی۔

(۳۷۵) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد

بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابو بکر بن ابی النضر، نا ابو النضر یعنی ہاشم بن القاسم، نا سلیمان بن المغیرۃ عن ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا صلی الغداة جاء خدم المدينة بأنیتهم

فِيهَا الْبَاءُ فَمَا يُوتَى بَانَاءَ الْا غَسَّ يَدَهُ فِيهِ فَرَبَّهَا جَاؤُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ
فِيغَسَّ يَدَهُ فِيهَا. صحيح. ۵

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ جب فجر کی نماز ادا فرماتے تو مدینہ منورہ کے خدام اپنے اپنے برتن لے کر حاضر ہوتے۔ ان میں پانی موجود ہوتا۔ تو جو برتن بھی لایا جاتا آپ ﷺ اس میں (برکت کے لئے) دست اقدس ڈبوتے۔ کبھی کبھی ایسے بھی ہوتا کہ وہ کسی سرد صبح کو حاضر ہوتے تو آپ ﷺ پھر بھی دست اقدس ڈبوتے۔

(۳۷۶) وَحَدَّثَنَا الْبَطْهَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّالِحَانِي، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَا أَبُو يَعْلَى، نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَنَا غَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ كَانَتْ الْوَلِيدَةُ مِنْ وَلَائِدِ الْمَدِينَةِ تَجِبِي فَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کی بچیوں میں سے کوئی بچی بھی آکر رسول اکرم ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تو آپ ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے حتیٰ کہ وہ جہاں چاہتی آپ ﷺ کو لے جاتی۔

(۳۷۷) أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمُلَيْحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ النَّعَيْبِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةَ وَرَجُلٌ يَنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ

نماز ادا کرنے کا وقت ہو جاتا تو اس وقت کوئی آدمی رسول اکرم ﷺ سے چپکے چپکے باتیں کرنے لگتا تو وہ تب تک آپ ﷺ سے چپکے چپکے باتیں کرتا رہتا یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ

علیہم سو جاتے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے۔

(۳۷۸) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا شیبان بن فروخ، نا سلیمان بن المغیرۃ نا حید بن ہلال قال: قال ابو رفاعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہیت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وهو یخطب قال فقلت یا رسول اللہ رجل غریب جاء یسال عن دینہ لا یدری ما دینہ قال فاقبل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وترک خطبتہ حتی انتہی الی فاتی بکرسى حسبت قوائمه حدیدا قال فقعد علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وجعل یعلمنی ما علیہ ثم اتی خطبتہ فاتم اخرها۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ایک مسافر آدمی ہوں آپ ﷺ کے پاس اپنے دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میرا دین کیا ہے۔ تو رسول اکرم ﷺ خطبہ چھوڑ کر میری طرف تشریف لائے حتیٰ کہ میرے پاس پہنچ گئے تو ایک کرسی لائی گئی۔ میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سکھایا تھا وہ مجھے سکھانے لگے۔ پھر خطبہ ارشاد فرمانے گئے اور اس کا آخری حصہ مکمل فرمایا۔

(۳۷۹) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا ابو محمد عبد الرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، انا علی بن الجعد، انا عمران بن یزید التغلبی عن زید العمی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون هو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجہہ عن وجہہ حتی یکون هو الذی یصرف وجہہ عن وجہہ ولم یر مقدما رکبتہ بین یدی جلیس له۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم ﷺ جب کسی آدمی سے مصافحہ فرماتے تو آپ ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے حتیٰ کہ وہی آپ ﷺ کا ہاتھ چھوڑتا اور آپ ﷺ اس کے چہرے سے اپنا چہرہ انور نہ پھیرتے حتیٰ کہ وہی آپ ﷺ کے چہرہ انور سے اپنا چہرہ پھیر لیتا اور آپ ﷺ کو کبھی اپنے ہمنشین سے آگے گھٹنے بڑھائے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(۳۸۰) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن یعقوب، نا ابراهیم بن راشد، نا معلى بن عبد الرحمن، نا عبد الحمید بن جعفر عن یحیی بن سعید عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما شہت رائحة قط اطيب من رائحة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولا یناول احد یدہ فیترکھا حتی یکون هو الذی یترکھا وما اخرج رکبتيہ بین یدی جلیس له قط وما قعد الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رجل قط فقام حتی یقوم۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے کوئی خوشبو نبی کریم ﷺ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ نہیں سونگھی۔ آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک کسی نے پکڑا تو آپ ﷺ نے اسے نہیں چھوڑا حتیٰ کہ وہ خود اسے چھوڑتا۔ آپ ﷺ نے کبھی اپنے ہمنشین سے آگے گھٹنے نہیں نکالے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ ﷺ کے پاس کوئی آدمی آکر بیٹھا ہو تو آپ اٹھ کھڑے ہوں یہاں تک کہ وہ خود اٹھ کھڑا ہوتا۔

(۳۸۱) وحدثنا البطهر بن علی، نا ابو ذر محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا احمد بن الحسن الرازی، نا الحارث بن اسامة، نا عبد الرحیم بن واقد، نا عدی بن الفضل عن یونس بن عبید عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما یسالہ سائل قط الا اصغی الیہ حتی یکون هو الذی ینصرف وما یناول احد یدہ قط الا ناولھا ایاہ فلم ینزعھا من یدہ حتی یکون هو الذی ینزعھا۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جس کسی سائل نے جب بھی رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اس کی بات کو غور سے سنا حتیٰ کہ وہ خود واپس لوٹ جاتا اور جب بھی کسی نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ ﷺ بھی اپنا ہاتھ مبارک آگے بڑھاتے اور تب تک اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے حتیٰ کہ وہ خود چھوڑ دیتا۔

(۳۸۲) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، نا عبد اللہ بن محمد ابو الشیخ، نا ابو سعید عبدالرحمن بن یحیی النہاوندی، نا الحسین بن حریت ح قال ابو الشیخ، نا ابن الطہرانی وابن حمید قالا انا الفضل بن موسی عن حسین بن واقد عن یحیی بن عقیل قال سمعت ابن ابی اوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یکثر الذکر ویقل اللغو ویطیل الصلاة ویقصر الخطبة وكان لا یانف ولا یتکبر ان یشی مع الارملة والمسکین فیقضى له حاجته۔

❖❖ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ ذکر الہی کی کثرت فرماتے تھے، بیہودہ بات بالکل نہیں کہتے تھے (یاد دل لگی اور مزاح کی باتیں کم کرتے تھے) نماز طویل ادا فرماتے تھے اور خطبہ چھوٹا ارشاد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلنے سے تکبر نہیں کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو ان کی ضرورت پوری کرنی پڑے (بلکہ ان کے ساتھ چل کر ان کی ضرورت اپنے ہاتھوں سے پوری فرماتے)

(۳۸۳) اخبرنا ابو صالح احمد بن عبد الملك المودن، انا ابو بکر محمد بن احمد الرجائی، نا ابو العباس الاصم، نا الحسن بن علی بن عفان العامری، نا اسباط عن الاعش عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : لو دعیت الی کراء لاجبت ولو اھدی الی ذراع لقبلت۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے بکری کے ایک پائے کی بھی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے ایک دست (ایک ہاتھ کپڑا وغیرہ) بھی تحفہ بھیجا جائے تو میں قبول کروں گا۔

(۳۸۴) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن محمد البغوی، نا یحییٰ بن ایوب البقابی، انا ابو اساعیل البودب عن مسلم الاعور عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یجلس علی الارض ویاکل علی الارض ویعقل الشاة ویجیب دعوة المملوک۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

رسول کریم ﷺ زمین پر بیٹھا کرتے اور زمین پر ہی کھانا کھایا کرتے تھے آپ ﷺ (خود) بکریاں باندھتے تھے اور دودھ دوہتے تھے اور غلام کی دعوت بھی قبول فرماتے تھے۔

(۳۸۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبۃ، انا مسلم الاعور قال سمعت انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انه کان یعود المریض ویتبع الجنازۃ ویجیب دعوة المملوک یرکب الحمار لقد رایته یوم خیبر علی حمار خطامہ لیف۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ مریض کی عیادت فرماتے، جنازے کے پیچھے چلتے، غلام کی پکار کا جواب دیتے اور گدھے پر (بھی) سواری فرماتے تھے۔ غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ کو گدھے پر سوار دیکھا۔ اس کی باگ کھجور کی پوست کی رسی تھی۔

(۳۸۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا واصل بن عبدالاعلیٰ الکوفی، نا محمد بن فضیل عن الاغر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یدعی الی خبز الشعیر والاهالة السخنة فیجیب ولقد کان له درع عند یهودی فما وجد ما یفکھا حتی مات۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور بد بودار تیل یا چربی کی بھی دعوت دی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس پڑی ہوئی تھی۔ وہ زرہ چھڑانے کے لئے (واگزار کرانے کے لئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز نہ ملی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

(۳۸۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا آدم، نا شعبۃ، نا الحکم عن ابراہیم عن الاسود سالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت یکون فی مہنة اہلہ یعنی خدمة اہلہ فاذا حضرت الصلاة خرج الی الصلاة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں خانگی کام کرتے رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز ادا فرمانے کے لئے تشریف لے جاتے۔

(۳۸۸) واخبرنا احمد بن عبداللہ الصالحی، انا ابو الحسین بن بشران، انا اسباعیل ابن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزہری عن عروۃ وهشام بن عروۃ عن ابیہ عروۃ قال قال رجل عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا هل کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یعمل فی بیتہ قالت نعم کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یخسف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ۔

❖❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کام کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی ٹانکتے، اپنے کپڑے سیتے اور اپنے گھر میں ایسے کام کرتے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔

(۳۸۹) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبداللہ بن

محمد ابو الشیخ، نا اسحق بن احمد، نا محمد بن حمید، نا مهران عن سفیان عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا سئلت ما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت ما یصنع احدکم فی بیتہ یخفف النعل یرقع الثوب۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو جواب دیا کہ جو کچھ تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کرتا ہے (وہی آپ ﷺ بھی کرتے تھے) اپنی جوتی ٹانکتے اور کپڑے کو پیوند لگاتے تھے۔

(۳۹۰) واخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ الترمذی، نا محمد بن اسماعیل، نا عبد اللہ بن صالح حدثنی معاویۃ بن صالح عن یحییٰ بن سعید عن عمرۃ قالت قیل لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماذا کان یعمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی بیتہ قالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسه۔

❖❖ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ رسول اکرم ﷺ اپنے گھر میں کیا کام کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ بھی انسان تھے۔ اپنے کپڑے سے جوتیں صاف کرتے، اپنی بکری کا دودھ دوتے اور اپنے آپ کی خدمت کرتے (یعنی اپنے کام آپ ﷺ خود کرتے تھے)۔

(۳۹۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عباس بن محمد الدوری، نا عبد اللہ بن زید المقری، نا لیث بن سعد حدثنی ابو عثمان الولید بن ابی الولید عن سلیمان بن خارجۃ بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال ماذا احدثکم کنت جارہ وکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی

فکتابتہ له فكان اذا ذكرنا الدنيا ذكرها معنا واذا ذكرنا الآخرة ذكرها معنا
واذا ذكرنا الطعام ذكره معنا قال هذا احديثكم عن رسول الله صلى الله
تعالى عليه واله وسلم۔

❖❖ حضرت سلیمان بن خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
کچھ لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ ہم سے رسول اکرم ﷺ کی
احادیث بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں کیا کیا تم سے بیان کروں۔ میں آپ ﷺ کا پڑوسی
تھا۔ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو مجھے بلوا بھیجتے تو میں آپ ﷺ کے لئے نازل شدہ وحی کو
لکھتا تھا اور جب ہم دنیا کو یاد کرتے تو آپ ﷺ بھی ہمارے ساتھ اسے یاد کرتے، جب ہم آخرت
کو یاد کرتے تو آپ ﷺ بھی ہمارے ساتھ اسے یاد کرتے اور جب ہم کھانے کو یاد کرتے تو
آپ ﷺ بھی ہمارے ساتھ اسے یاد کرتے۔ پھر فرمایا کہ یہ چیز میں نے تم سے نبی کریم ﷺ کے
بارے میں بیان کی ہے۔

(۳۹۲) حدثنا ابو الفضل زياد بن محمد الحنفی، انا ابو محمد
عبدالرحمن بن احمد بن محمد الانصاری، نا ابو عبد الله محمد بن عقيل
بن الازهر البکخی، نا الزعفرانی، نا عفان بن حباد عن حميد عن انس رضي
الله تعالى عنه قال لم يكن شخص احب اليهم روية من رسول الله صلى
الله تعالى عليه واله وسلم وكانوا اذا راوه لم يقوموا لها يعلمون من
كراهيته لذلك۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر کسی شخص کو دیکھنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو پسند نہ تھا اور جب وہ
آپ ﷺ کو دیکھتے تو آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ
آپ ﷺ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔

(۳۹۳) وحدثنا البطهر بن علي الفارسي، نا ابو ذر محمد بن ابراهيم
الصالحاني، انا ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد
الفارسي، نا محمد بن حميد ومحمد بن مهران قالا نا جرير عن ابن ابي

فروة یعنی عدوة بن الحارث عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن ابی هريرة وابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالاً کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یجلس بین ظہرائی اصحابہ فیجی الغریب ولا یدری ایہم ہو حتی یسال وطلبنا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان نجعل لہ مجلسا یعرفہ الغریب اذا اتاہ قال فبنینا لہ دکانا من طین فکان یجلس علیہ ونجلس بجانبہ۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے درمیان (گھل مل کر) بیٹھا کرتے تھے تو کوئی مسافر آتا تو اسے پتہ نہ چلتا کہ ان میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں حتیٰ کہ وہ پوچھ نہ لیتا تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائش کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک نشست گاہ بناتے ہیں تاکہ جب کوئی مسافر آئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لے۔ تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مٹی کا ایک چبوترہ بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوتے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں طرف بیٹھتے۔

(۳۹۴) اخبرنا عبدالوہاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العاصم الاصم، انا الربیع بن سلیمان ثنا الشافعی، نا سعید بن سالم القداح عن ایمن بن نابل اخبرنی قدامة بن عبد اللہ بن عمار الکلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رايت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یرمی الجبرة يوم النحر علی ناقة صہباء لیس ضرب ولا طرد ولیس قبل الیک الیک۔

❖❖ حضرت قدامہ بن عبد اللہ بن عمار کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم نحر کو سرخ سفید اونٹنی پر رمی جمار کرتے (کنکریاں مارتے) دیکھا۔ تو نہ تو لوگوں کو مار کر ہٹایا جاتا تھا، نہ ہنکا کر اور نہ ہی ہٹو بیچو کہہ کر۔

(۳۹۵) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي و ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی قالنا نا ابوبکر احمد بن الحسین الحیری، انا محمد بن احمد بن محمد بن معقل البیدانی، نا محمد بن یحییٰ، نا عبدالرزاق،

انا معمر عن الزهری عن عروة ان اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 اخبرہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ركب حبارا علیہ اکاف
 تحته قطیفة فدکیة وارف وراءه اسامة بن زید وهو یعود سعد بن عبادۃ فی
 بنی الحارث بن الخزرج۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے
 جس پر پالان تھا۔ آپ ﷺ کے نیچے مقام فدک کی ایک چادر تھی تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ
 بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ آپ ﷺ اس وقت بنی حارث بن خزرج قبیلہ میں حضرت سعد
 بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔

(۳۹۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،
 نا محمد ابن اسباعیل، نا سلیمان بن حرب، نا حباد هو ابن زید عن ثابت
 عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان غلام یهودی یخدم النبی
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فمرض فاتاه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم یعودہ فقعد عند راسہ فقال له اسلم فنظر الی ابیہ وهو عنده فقال اطع
 ابا القاسم فاسلم فخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وهو یقول
 الحمد لله الذی انقذه من النار۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک یہودی غلام نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا تو وہ بیمار ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ اس کی
 عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو اس کے سر کے پاس بیٹھ کر فرمایا۔ اسلام قبول کر لے۔ اس کا والد
 اس کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے اس کی طرف (والد کی طرف) دیکھا تو اس کے والد نے کہا کہ حضرت
 ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرو تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم ﷺ یہ فرماتے ہوئے وہاں
 سے نکلے کہ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کے لئے ہیں جس نے اسے دوزخ سے بچالیا۔

(۳۹۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسباعیل، نا قتیبہ، نا یعقوب عن عمرو بن ابی عمرو عن انس

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال
 لابی طلحة التمس غلاما من غلمانکم یخدمنی حتی اخرج الی خیبر فخرج
 بی ابو طلحة مردفی وانا غلام راہقت الحلم وکنت اخدم رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا نزل فکنت اسبعہ کثیرا یقول اللهم انی اعوذ
 بک من الهم والحزن والعجز والكسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبة
 الرجال ثم قدمنا خیبر فلما فتح اللہ علیہ الحصن ذکر له جبال صفیة بنت
 حیی بن اخطب وقد قتل زوجها وكانت عروسا فاصطفاه رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لنفسه فخرج بها حتی بلغنا سد الصهباء حلت
 فبنی بها ثم صنع حیسا فی نطم صغیر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وآلہ وسلم : اذن من حولک فکانت تلک ولیمة رسول اللہ علی صفیة ثم
 خرجنا الی المدينة فرایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 یحوی لها وراءه بعباءة ویجلس عند بعیرہ فیضع ركبته فتضع صفیة رجلها
 علی ركبته حتی یرکب فسرنا حتی اشرفنا علی المدينة نظر الی احد فقال
 هذا جبل یحبنا ونجبه ثم نظر الی المدينة فقال انی احرم ما بین لابتہا
 ببثل ما حرم ابراهیم مگة اللهم باریک لهم فی مدهم وصاعهم۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے بچوں میں سے کوئی بچہ تلاش کرو جو
 میری خدمت کرے حتیٰ کہ میں خیبر کی طرف نکل جاؤں تو حضرت ابو طلحہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر کے
 لائے۔ میں اس وقت قریب البلوغ لڑکا تھا۔ تو جب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے میں
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا۔ میں نے اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! میں تجھ
 سے پناہ مانگتا ہوں رنج و غم سے، عجز اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے
 غلبے (زور، قہر اور ظلم) سے، پھر ہم خیبر گئے تو جب اللہ تعالیٰ نے انہیں قلعہ فتح کروایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا تذکرہ کیا گیا۔ ان کا خاوند قتل ہو چکا
 تھا درآنحالیکہ وہ دلہن تھیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لئے چن لیا (یعنی نکاح کے لئے منتخب

فرمایا) آپ ﷺ انہیں ساتھ لے کر نکلے حتیٰ کہ ہم سد الصہباء کے مقام پر پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں۔ تو آپ ﷺ نے ان سے صحبت فرمائی۔ پھر چمڑے کے ایک چھوٹے سے بچھونے پر حیس (گھی کھجور اور پنیر سے تیار کیا گیا حلویہ وغیرہ) تیار کر کے رکھا گیا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ارد گرد جتنے لوگ ہیں سب کو بلاؤ۔ تو یہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح پر رسول اکرم ﷺ کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف چلے تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے (اونٹ پر) کمر کا ایک گدا بنایا اور اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنا ساتھ رکھا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنا پاؤں آپ ﷺ کے گھٹنے پر رکھا حتیٰ کہ سوار ہو گئیں تو ہم چل پڑے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے باہر پہنچے تو آپ ﷺ نے احد پہاڑ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر مدینہ منورہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کے دونوں کالی پتھریلی زمینوں کا درمیانی حصہ حرم مقرر کرتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کا حرم مقرر کیا تھا۔ اے اللہ! ان کے مد اور صاع (وزن کے پیمانے) میں برکت عطا فرما۔

(۳۹۸) واخبرنا عبد الواحد، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا علی بن عبد اللہ، نا بشر بن الفضل، نا یحییٰ بن ابی اسحق عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه اقبل هو وابو طلحة مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ومع النبی صفیة یردفها علی راحلته۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آئے اور اس وقت حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھیں اور آپ ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کیا ہوا تھا۔

(۳۹۹) اخبرنا ابو الحسن علی بن یوسف الجوینی، انا ابو محمد محمد بن علی بن محمد بن شریک الشافعی، انا عبد اللہ بن محمد بن مسلم، نا احمد بن حرب، نا ابو معاویہ، نا عاصم عن مروق عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا جاء من سفر تلقی بصیان اهل بیتہ وانه جاء من سفر فسبق بی الیہ فحملنی بین

یدیہ ثم جئ باحد ابني فاطمة فاردفه خلفه اما حسن واما حسين فدخلنا
المدينة ثلاثة على دابة.

❖❖ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب نبی کریم ﷺ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنے گھر والوں کے بچوں سے ملاقات فرماتے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے مجھے آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے آگے سوار کر لیا پھر حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دونوں بیٹوں میں سے ایک کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ یا تو وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ تھے یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ تو (اس طرح) ہم تینوں ایک سواری پر سوار ہو کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

(۴۰۰) اخبرنا احمد بن عبداللہ الصالحی، انا ابو عمر بن محمد المزنی، انا ابوبکر محمد بن عبداللہ حفید العباس بن حمزة نا ابو علی الحسین بن الفضل البجلي، نا عفان، نا حماد بن سلمة، نا عاصم بن بهدلة عن زر عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا يوم بدر کل ثلاثة علی بعیر قال وکان ابو لبابة وعلی بن ابی طالب زمیلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال وکانتا اذا جاءت عقبه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قالانا نحن نمشی منک قال ما انتما باقوی منی وما انا باغنی عن الاجر منکما.

❖❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

غزوة بدر کے دن ایک ایک اونٹ پر ہم کل تین تین آدمی (باری باری) سوار ہوتے تھے۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھی تھے تو جب رسول اکرم ﷺ کے سوار ہونے کی باری آئی تو ان دونوں نے کہا کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ پیدل چلتے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ نہ تو تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو اور نہ ہی میں تم دونوں سے زیادہ اجر سے بے نیاز ہوں۔

(۴۰۱) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالمک بن

محمد بن جعفر نا ابراهیم بن اسباط الزیات، نا موسی بن محمد بن حیان، نا عبدالمک بن عمرو عن سعید بن سلیم قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا غزا او سافر اردف کل يوم رجلا من اصحابہ۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی غزوہ پر یا سفر پر تشریف لے جاتے تو ہر دن اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے ایک آدمی کو اپنے پیچھے سوار کرواتے۔

(۴۰۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمود بن غیلان، نا ابو داؤد الحفزی عن سفیان عن الربیع بن صبیح عن یزید بن ابان عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی رطل رث وعلیہ قطیفة لا تساوی اربعة دراهم فقال اللهم اجعله حجا لا ریاء فیہ ولا سبعة۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خستہ سے کجاوے پر بیٹھ کر حج کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک چادر تھی جس کی قیمت چار درہم کے برابر نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! اسے ایسا حج بنا دے جس میں کوئی دکھاوا اور شہرت و سناو نہ ہو۔

(۴۰۳) حدثنا ابو الفضل زیاد بن محمد الحنفی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن محمد البخلدی الانصاری، نا عبداللہ محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبة عن سیار ابی الحکم عن ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه مر علی صبیان فسلم علیہم ثم حدث ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مر علی صبیان فسلم علیہم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔ پھر یہ بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کہا۔

(۴۰۴) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا ابو محمد الحسن بن احمد بن محمد المخلدی، انا ابو العباس محمد بن اسحق السراج، ناقتیبة بن سعید عن جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کان یزور الانصار ویسلم علی صبیانہم ویسبح برؤوسہم۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ انصار سے ملاقات فرماتے۔ ان کے بچوں کو سلام کہتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

(۴۰۵) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسیٰ الصیرفی، نا ابو العباس الاصم، نا محمد بن ہشام بن ملاس النیری، نا مروان بن معاویۃ الفزاری، نا حمید الطویل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وانا مع الصبیان فسلم علینا ثم اخذ بیدی فارسلنی برسالة صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ گزرے تو میں بچوں کے ساتھ (کھیل رہا) تھا تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کہا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے پیغام (خط) دے کر بھیجا۔

(۴۰۶) وحدثنا البطھر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا الحسن بن ہرون، نا ابو معمر القطیعی، انا ابن عیینہ عن ابن ابی حسین عن شہر عن اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مر بنسوة فسلم علیہن۔

❖❖ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ کچھ عورتوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کہا۔

(۴۰۷) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن عبد اللہ الجراح البروزی، انا ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب التاجر، نا ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الحافظ، نا محمد بن اسماعیل، نا ابراہیم بن یحییٰ البدنی حدثنی ابی یحییٰ بن محمد عن محمد بن اسحق عن محمد بن مسلم الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رایته عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ :

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے۔ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے اور دروازے پر دستک دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ننگے پاؤں اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے ان کی طرف گئے۔ قسم بخدا! میں نے نہ ہی اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے پاؤں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر بوسہ دیا۔

(۴۰۸) اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن الفضل الخرقی، انا ابو الحسن علی بن عبد اللہ الطیسفونی، انا عبد اللہ بن عمر الجوہری، نا احمد بن علی الکشیہنی، نا علی بن حجر، نا اسماعیل بن جعفر عن حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خرج یوما غاضبا فتلقاہ ذراری الانصار وخدمہم قال ماہم بوجوہ الانصار یومئذ فقال والذی نفسی بیدہ انی لاحبکم مرتین او ثلاثا ثم قال ان الانصار قد قضوا الذی علیہم وبقی الذی علیکم فاحسنوا الی محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں باہر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی عورتیں، بچے اور

ان کے خادم ملے۔ اس دن انصار کے چہرے پر کوئی فکر یا رنج نہ تھا تو فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ ایسا دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا کہ انصار کا جو فرض تھا انہوں نے پورا کر دیا۔ اب تم پر جو فرض ہے وہ باقی ہے۔ چنانچہ ان کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور بروں سے مواخذہ نہ کرو۔

(۴۰۹) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، نا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابو یعلیٰ، نا الازرق بن علی، نا یحییٰ بن ابی بکیر عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اذا فقد الرجل من اخوانه ثلاثة ايام سال عنه فان کان غائبا دعا له وان کان شأهـ زاره وان کان مریضا عاده۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین دن اپنے مسلمان بھائیوں میں سے کسی آدمی کو مفقود پاتے تو اس کے متعلق پوچھتے۔ اگر وہ غائب ہوتا تو اس کے لئے دعا فرماتے، اگر موجود ہوتا تو اس سے ملاقات فرماتے اور اگر بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کرتے۔

(۴۱۰) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن جعفر، نا ابن ابی حاتم، نا الفضل بن شاذان، نا زنیج، نا الحجاج بن ابی عثمان الصواف عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال غزا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم احدى وعشرين غزوة بنفسه شهدت منها تسع عشرة غزوة وغبت عن اثنتين فبینما انا معه فی بعض غزواته اذ اعینى ناضحی تحت اللیل فبرک فکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فی اخیاریات الناس فیزجی الضعیف ویردف ویدعو لهم فانتهی الی وانا اقول یا لهف امیاه ما زال لنا ناضح سوء فقال من هذا قلت انا جابر بابی وأمی یا رسول اللہ قال ما شانک قلت اعینى ناضحی قال امعک عصا قلت نعم فضر به ثم بعثه ثم اناخه ووطی دماغه وقال اركب فرکبت وسایرته فجعل جملی یسبقه فاستغفر لی تلك اللیلة خمسة وعشرين مرة

فقال لی ما ترک عبد اللہ من الولد یعنی اباء قلت سبع نسوة وقال اترك عليه
 دینا قلت نعم قال فاذا قدمت المدينة فعاطفهم فان ابوا فاذا حضر جذاذ
 نخلکم فأذنی وقال هل تزوجت قلت نعم قال بمن قلت بفلانة بنت فلان بايم
 كانت بالمدينة قال فهلا فتاتا تلاعبها وتلاعبك قلت يا رسول الله كن عندي
 نسوة خرق یعنی اخواته فكرهت ان اتيهن بامرأة خرقاء فقلت هذه اجمع
 لامری قال اصبت ورشدت بعنی جبلك قلت نعم بخس اواق من ذهب قال
 قد اخذناه فلما قدم المدينة اتيته بالجمل فقال ايا بلال اعطه خس اواق
 من ذهب يستعين به فی دين عبد الله وزده ثلاثا واردد عليه جبلة قال هل
 قاطعت غرماء عبد الله قلت لا يا رسول الله قال اترك وفاء قلت لا قال لا
 عليك اذا حضر جذاذ نخلکم فأذنی فاذنته فدعا لنا فجذذنا فاستوفى كل
 غريم كان يطلب ثمرا وفاء وبقي لنا ما كنا نجد واكثر فقال ارفعوا ولا
 تكيلوا قال فرفعنا واكلنا منه زمانا.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے اکیس (۲۱) غزوات میں بنفس نفیس شرکت فرمائی ان میں سے انیس
 (۱۹) غزوات میں میں موجود تھا اور دو میں موجود نہیں تھا۔ ایک غزوہ کے دوران میں آپ ﷺ کے
 ساتھ تھا کہ رات کے وقت میرا اونٹ تھک کر بیٹھ گیا۔ نبی کریم ﷺ لوگوں کے آخر میں تھے۔
 آپ ﷺ کمزور اور ناتواں کو چلاتے، پیچھے سوار کرتے اور ان کے لئے دعا فرماتے۔ تو آپ ﷺ
 میرے پاس پہنچے تو میں کہہ رہا تھا کہ ہائے افسوس! ہمیشہ ہمارے اونٹ ہی برے ہوتے ہیں۔ تو فرمایا۔
 یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی! یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ میں جابر
 ہوں۔ فرمایا کیا مسئلہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرا اونٹ تھک گیا ہے۔ تو فرمایا۔ تیرے پاس چھڑی
 ہے؟ میں نے عرض کی ہاں! ہے تو آپ ﷺ نے اس اونٹ کو چھڑی ماری۔ پھر اسے انگخت کی پھر
 بٹھایا اور اس کے دماغ کو روندنا اور فرمایا۔ سوار ہو جاؤ۔ تو میں نے سوار ہو کر اسے چلایا تو میرا اونٹ
 آپ ﷺ سے آگے جانے لگا۔ اس رات آپ ﷺ نے میرے لئے پچیس (۲۵) مرتبہ دعائے
 مغفرت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ تیرے والد عبد اللہ نے کتنی اولاد چھوڑی ہے؟ میں نے عرض کی سات

بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ پھر فرمایا کہ کیا ان پر قرض بھی چھوڑا ہے۔ میں نے عرض کی ہاں! تو فرمایا کہ جب مدینہ منورہ جاؤ تو ان سے شفقت سے پیش آنا اگرچہ وہ کہا سنا نہ مانیں۔ اور جب کھجوروں کی کٹائی کا وقت آئے تو مجھے بتانا۔ پھر فرمایا کہ کیا تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ تو فرمایا۔ کس کے ساتھ؟ میں نے عرض کی فلاں بنت فلاں ثیبہ (شوہر دیدہ عورت) سے جو مدینہ منورہ میں رہتی تھی۔ تو فرمایا کسی جوان لڑکی سے کیوں نہیں کی کہ تو اس سے دل لگی کرتا اور وہ تجھ سے دل لگی کرتی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ہاں میری پھوہڑ بے ہنر بہنیں تھیں تو مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ان کے پاس کوئی (ویسی ہی) پھوہڑ عورت لے آؤں۔ یہ میرے معاملے کے لئے کافی ہے۔ تو فرمایا کہ تو نے اچھا کیا اور درست کیا۔ اپنا اونٹ مجھے فروخت کر دے۔ میں نے عرض کی۔ ہاں! پانچ اوقیہ سونے کے عوض بیچوں گا۔ تو فرمایا کہ ہم نے اسے خرید لیا۔ پھر جب آپ ﷺ واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں اونٹ لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو فرمایا۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! اسے پانچ اوقیہ سونا دو جس کے ساتھ یہ عبد اللہ کے قرض میں مدد حاصل کرے اور تین مزید دو اور اس کا اونٹ بھی اسے واپس کر دو۔ پھر فرمایا کیا تو نے عبد اللہ کے قرضداروں کو کوئی قسط ادا کی ہے؟ میں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا کیا سارا قرض ادا کر دیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ نہیں۔ تو فرمایا تجھ پر کچھ حرج نہیں۔ جب تمہاری کھجوروں کی کٹائی کا وقت آئے تو مجھے بتانا تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لئے دعا فرمائی تو ہم نے کھجوریں کاٹیں تو ہر قرض خواہ جو پھل کا مطالبہ کرتا تھا اس نے پورا پورا قرض لے لیا اور جتنا ہم کاٹتے تھے اتنا اور اس سے زیادہ باقی بچ گیا تو فرمایا تم سب یہ اٹھا لو اور وزن مت کرنا۔ تو ہم نے وہ سب اٹھایا اور ایک مدت اسی سے ہم کھاتے رہے۔

(۴۱۱) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا

محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا اسحق الواسطي، نا خالد بن

عبد الله عن خالد الحذاء عن ابي قلابة اخبرني ابو المليح قال دخلت على

عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنها فحدثنا ان رسول الله صلى الله

تعالى عليه واله وسلم ذكر له صومي فدخل على فالتقيت له وسادة من ادم

حشوها ليف فجلس على الارض وصارت الوسادة بيني وبينه فقال اما

يكفيك من كل شهر ثلاثة ايام قال قلت يا رسول الله قال خسة قلت يا

رسول اللہ قال سبعة قلت يا رسول الله قال تسعة قلت يا رسول الله قال
احد عشر ثم قال النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم : لا صوم فوق صوم
داود شطر الدهر صم يوما وافطر يوما. صحيح.

❖❖ حضرت ابواح^م مصلح^{رضی اللہ عنہ} فرماتے ہیں کہ

میں حضرت عبداللہ بن عمرو^{رضی اللہ عنہ} کے پاس گیا تو انہوں نے ہم سے بیان فرمایا کہ نبی کریم^{صلی اللہ علیہ وسلم}
سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا تو آپ^{صلی اللہ علیہ وسلم} میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کے
لئے چمڑے کا ایک تکیہ جسے کھجور کے پوست سے بھرا گیا تھا وہ رکھا تو آپ^{صلی اللہ علیہ وسلم} زمین پر بیٹھ گئے اور
تکیہ میرے اور اپنے بیچ رکھ لیا اور فرمایا کہ کیا تجھے ہر ماہ میں سے تین دن (روزے رکھنا) کافی نہیں
ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ^{صلی اللہ علیہ وسلم}! تو فرمایا۔ پانچ دن؟ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ (کچھ
اور بڑھائیے) تو فرمایا۔ سات دن؟ میں نے پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! تو فرمایا نو دن؟ میں نے پھر
عرض کی یا رسول اللہ! تو فرمایا۔ گیارہ دن؟ پھر آپ^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں
کے اوپر کوئی روزہ نہیں ہے۔ نصف زمانہ (انہوں نے روزہ رکھا) چنانچہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن
افطار کرو (یعنی ایک دن روزہ نہ رکھو)۔

(۴۱۲) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبداللہ النعيمي، انا
محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل حدثني اسحق، نا خالد عن
عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى الله تعالى
عليه واله وسلم جاء الى السقاية فاستسقى فقال العباس يا فضل اذهب الى
امك فات رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم بشارب من عندها
فقال اسقني قال يا رسول الله انهم يجعلون ايديهم فيه قال اسقني فشرب
منه ثم اتى زمزم وهم يسقون ويعملون فيها فقال اعملوا فانكم على عمل
صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتى اضع الحبل على هذه وأشار الى
عاتقه. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس^{رضی اللہ عنہما} سے مروی ہے کہ

رسول اکرم^{صلی اللہ علیہ وسلم} پانی کے ایک برتن کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا تو حضرت

عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے فضل رضی اللہ عنہ! اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور اس کے پاس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کے لئے پانی لاؤ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہیں سے پلاؤ۔ تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! لوگ اس میں اپنے ہاتھ ڈالتے ہیں۔ تو پھر فرمایا۔ مجھے یہیں سے پلاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی برتن سے پانی پیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمزم کے کنویں کے پاس تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس میں سے پانی پلا رہے تھے اور کام کر رہے تھے تو فرمایا۔ کام کرتے رہو کیونکہ تم ایک نیک کام سرانجام دے رہے ہو۔ پھر فرمایا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم مغلوب کئے جاؤ گے تو میں اتر کر سی اس جگہ رکھ لیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۴۱۳) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا دليل بن ابراهيم، انا اسماعيل بن ابي الحرث، نا جعفر بن عوف عن اسماعيل عن قيس عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال اتى النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم رجل يكلمه فارعد فقال هون عليك فلست بملك انبا انا ابن امرأة من قریش كانت تاكل القديد.

❖❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوا تو اس پر کچی طاری ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سکون اختیار کرو میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں۔ میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔

(۴۱۴) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحارث، نا سهل بن عثمان العسكري حدثني المحاربي عن عبيد الله بن الوليد الوصافي عن عبد الله بن عبيد بن عمير عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قلت يا رسول الله كل جعلني الله فداء لك متكئا فانه اهون عليك قال فاصغى براسه حتى كاد ان يصيب جبهته الارض فقال لابل اكل كما ياكل العبد واجلس كما يجلس العبد.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ ﷺ پر قربان فرمائے ٹیک لگا کر کھانا کھا لیجیے کیونکہ یہ آپ ﷺ کے لئے زیادہ آسانی کا باعث ہے تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکا دیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ آپ ﷺ کی پیشانی زمین سے جا لگتی۔ پھر فرمایا۔ نہیں! بلکہ میں اسی طرح کھاؤں گا جس طرح بندہ (اللہ تعالیٰ کا بندہ) کھاتا ہے اور میں اسی طرح بیٹھوں گا جیسے بندہ بیٹھتا ہے۔

(۴۱۵) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابو یعلی، نا محمد بن بکار، نا ابو معشر عن سعید یعنی البقبری عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: یا عائشة لو شئت لسارت معی جبال الذهب جاءنی ملک ان حجزته لتساوی الکعبۃ فقال ان ربک یقرأ علیک السلام ویقول ان شئت نبیا عبدا وان شئت نبیا ملکا فنظرت الی جبریل علیہ السلام ف اشار الی ان ضع نفسك فقلت نبیا عبدا قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بعد ذلك لا یاکل متکئا یقول اکل کما یاکل العبد واجلس کما یجلس العبد۔

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس کے ازار باندھنے کا مقام کعبہ شریف کے برابر تھا۔ اس نے کہا کہ آپ ﷺ کا رب تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو عبد (بندہ) نبی بن جائیں اور اگر آپ چاہیں تو بادشاہ نبی بن جائیں تو میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ اپنی ذات کو چھوڑ دیں (عاجزی اختیار کریں) تو میں نے کہا کہ میں عبد (بندہ) نبی بننا چاہتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ ٹیک لگا کر نہیں کھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں اسی طرح کھاؤں گا جس طرح ایک بندہ کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھوں گا جیسے ایک بندہ بیٹھتا ہے۔

(۴۱۶) وحدثنا البطهر بن علی، نا محمد بن ابراہیم، نا عبد اللہ بن محمد

بن جعفر، نا احمد بن عبد الجبار الصوفی، نا علی بن الجعد، نا حباد عن

ثابت البنانی عن سعید بن عبد اللہ بن عمرو عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ما روى رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اكل متكئا قط ولا يطاء عقبه رجلان۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو آدمی بھی نہیں چلتے تھے۔

(۴۱۷) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن جعفر، نا عبد الله بن محمد البغوی، نا يحيى بن ايوب المقابري، نا ابو اسماعيل الودب عن مسلم الاور عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يجلس على الارض وياكل على الارض۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر ہی بیٹھا کرتے تھے اور زمین پر ہی کھانا کھایا کرتے تھے۔

(۴۱۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن جعفر، نا محمد ابن عبد الله بن رسته، نا محمد بن عبيد بن حسان، نا حماد بن زيد عن سعيد بن ابی صدقة عن يعلى بن حكم عن جابر بن عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم : انما انا عبداكل كما ياكل العبد واجلس كما يجلس العبد۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں بھی (اللہ تعالیٰ کا) بندہ ہی ہوں۔ اسی طرح کھانا کھاؤں گا جیسے کوئی بندہ کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھوں گا جس طرح کوئی بندہ بیٹھتا ہے۔

(۴۱۹) اخبرنا عبد الواحد البليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسلم بن ابراهيم، نا هشام عن يحيى عن ابی

سلبۃ قال سالت ابا سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یسجد فی الباء والظین حتی رايت اثر الظین فی جہتہ۔

❖❖ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے (نبی کریم کے متعلق) سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا ہے یہاں تک کہ میں نے مٹی کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر دیکھا۔

(۴۲۰) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد بن بابویہ، نا ابو سعید احمد بن محمد بن بشر البصری بمكة، نا الحسن ابن محمد بن الصباح، نا سفیان عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : لا تطرونی کہا اطرت انصاری ابن مریم انما انا عبد فقولوا عبد اللہ ورسولہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی تعریف حد سے زیادہ کر دی۔ میں تو بندہ ہوں (اللہ تعالیٰ کا) تو تم سب مجھے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

(۴۲۱) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن سنان، نافلیح، نا ہلال عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔

(۴۲۲) واخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی علی بن حجر السعدی، نا علی بن مسهر، نا البختر بن فلفل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقال يا خير البرية فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم ذلك ابراهيم۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے ساری مخلوق میں سے بہتر ذات! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

(۴۲۳) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا قتیبہ بن سعید، نا لیث عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اشتكى رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فصلينا وراءه وهو قاعد وابوبكر يسمع الناس تكبيره قال فالتفت الينا فرآنا قياما فاشار الينا فقعدنا فصلينا بصلاته قعودا فلما سلم قال ان كدتم انفا تفعلون فعل فارس والروم يقومون على ملوكهم وهم قعود فلا تفعلوا اثبتوا بائمتكم ان صلى قائما فصلوا قياما وان صلى قاعدا فصلوا قعودا۔ صحيح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر کی آواز سنا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ہمیں کھڑے دیکھا تو ہمیں بیٹھ جانے کا اشارہ فرمایا۔ تو ہم بیٹھ گئے اور ہم نے بیٹھے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا تم ابھی فارس اور روم کے لوگوں جیسا فعل کر رہے تھے۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں حالانکہ (بادشاہ) بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسا مت کرو۔ اپنے اماموں کی

پیروی کرو۔ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(۴۲۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن بشار، نا محمد بن جعفر، نا شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان عفريتاً من الجن تفلت البارحة ليقطع علی صلاتی فامکننی اللہ منه فاخذته فاردت ان اربطه علی ساریۃ من سوارى المسجد حتی تنظروا الیہ کلکم فذکرت دعوة اخى سليمان رب هب لی ملکاً لا ینبغی لاحد من بعدی فرددته خاسئاً. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ ایک عفريت جن میری نماز میں خلل ڈالنے کے لئے مجھ پر کود پڑا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط عطا فرمایا تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں یہاں تک کہ تم سب اسے دیکھ لیتے پھر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعایاد آئی یعنی ”رب هب لی ملکاً لا ینبغی لاحد من بعدی“ اے میرے رب! مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ تو میں نے اسے ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۰

باب فی زہدہ واعراضہ عن الدنیا ﷺ

آپ ﷺ کے زہد اور دنیا سے اعراض کا بیان

(۴۲۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا ابو الیمان، انا شعیب عن الزہری اخبرنی عبیداللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور عن عبد اللہ بن عباس عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاذا هو مضطجع علی رمال حصیر لیس بینہ و بینہ فراش قد اثر الرمال بجنبہ متکئا علی وسادة من ادم حشوها لیف فرفعت بصری فی بیتہ فواللہ ما رايت شیاء یرد البصر غیر اہبة ثلاثة فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ فلیوسع علی امتک فان فارسا والروم قد وسع علیہم وهم لا یعبدون اللہ فقال اوفی هذا انت یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلوا طیباتہم فی الحیاة الدنیا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں رسول اکرم ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ برہنہ بورے پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اور اس بورے کے درمیان دوسرا کوئی بچھونا نہ تھا۔ اس بورے کے نشان آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر پڑ گئے اور آپ ﷺ نے چمڑے کے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا تو میں نے آپ ﷺ کے گھر میں نظر دوڑائی تو قسم بخدا! مجھے سوائے تین کچے چمڑوں کے اور کچھ دکھائی نہ دیا تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ آپ ﷺ کی امت کو کشادگی (رزق) عطا فرمائے کیونکہ فارس اور روم کے لوگوں کو بہت کشادگی عطا

کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابن خطاب! تیرا یہ خیال ہے؟ وہ تو ایسے لوگ ہیں جنہوں نے دنیاوی زندگی میں ہی اپنی اچھی اچھی چیزیں حاصل کر لی ہیں (آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہے)۔

(۴۲۶) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی زہیر بن حرب، نا محمد بن فضیل عن ابیہ عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی ذرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! آل محمد ﷺ کا رزق قوت (یعنی بقدر کفاف جس سے زندگی محفوظ رہے) بنا دے۔

(۴۲۷) اخبرنا ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن ابی توبۃ الکشیہنی، انا ابو طاہر احمد الحرث، انا ابو الحسن محمد بن یعقوب الکسائی، انا عبد اللہ بن محمود، انا ابراہیم بن عبد اللہ الخلال، نا عبد اللہ بن المبارک عن یحییٰ بن ایوب حدثنی عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم هو ابن عبد الرحمن عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء مگۃ ذہبا فقال لا ولكن اشبع یوما واجوع یوما او قال ثلاثا ونحو هذا فاذا جعت تضرعت الیک وذاکرتک واذا شبعت حمدتک وشکرتک.

❖❖ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ

میرے رب تعالیٰ نے مجھے یہ پیشکش فرمائی کہ وہ میرے لئے مکہ مکرمہ کی وادی کو سونا بنا دے تو میں نے عرض کیا۔ نہیں بلکہ میں ایک دن پیٹ بھر کر کھاتا ہوں اور ایک دن بھوکا رہتا ہوں۔ یا آپ ﷺ نے تین دن یا اسی جیسا فرمایا۔ تو جب میں بھوکا ہوتا ہوں تو تجھ سے آہ وزاری اور عاجزی

کرتا ہوں اور تیرا ذکر کرتا ہوں اور جب پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہوں تو تیری حمد و ثناء بیان کرتا ہوں اور تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔

(۴۲۸) حدثنا البطر بن علی، انا ابراهیم بن محمد، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر قال، نا عبد الرحمن بن ابی حازم، نا محمد الحجاج، نا السری بن حیان، نا عبد اللہ بن عباد، نا مجالد بن سعید عن الشعبي عن مسروق قال قالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا عائشة ان الدنیا لا تنبغی لمحمد ولا لآل محمد یا عائشة لم یرض من اولی العزم الا بالصبر علی مکروہہا والصبر علی محبوبہا لم یرض الا ان کلفنی ما کلفہم فقال عز وجل : (فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل) (الاحقاف : من الایة ۳۵) وانی واللہ ما بدلی من طاعته واللہ لا صبرن کما صبروا واجہدن ولا قوۃ الا باللہ۔

✽✽ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لئے دنیا سزاوار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اولوا العزم لوگوں سے دنیا کی ناپسندیدہ اور پسندیدہ چیزوں پر صبر سے ہی راضی ہوتا ہے اور مجھ سے بھی اللہ تعالیٰ اسی طرح راضی ہوگا کہ جیسے ان اولوا العزم لوگوں کو مشقت میں ڈالا گیا تھا ویسے ہی مجھے بھی مشقت میں ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے کہ ”فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل“ یعنی آپ بھی اسی طرح صبر کیجیے جیسے اولوا العزم رسولوں نے صبر کیا۔ چنانچہ قسم بخدا! میرے لئے اس کی اطاعت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، قسم بخدا! میرے لئے اس کی اطاعت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ قسم بخدا! میں بھی اسی طرح صبر کروں گا جیسے ان رسولوں نے کیا اور مشقت اٹھاؤں گا اور نیکی کی قدرت ہونا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ہے۔

(۴۲۹) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبید اللہ بن محمد، نا محمود الواسطی، نا زکریا بن یحیی الواسطی، نا عباد بن عباد، نا مجالد عن الشعبي عن مسروق عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخلت علی امرأۃ من الانصار فرأت فرأش رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم مثنية فانطلقت فبعثت الى بفراس فيه صوف فدخل رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقال رديه يا عائشة فوالله لو شئت لا جرى الله على جبال الذهب والفضة قالت فرددتہ۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

ایک انصاری عورت میرے پاس آئی۔ اس نے دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کا بستر مبارک دہرا ہوا پڑا ہے تو وہ گئی اور میری طرف ایک بستر بھیجا جس میں اون تھی رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا۔ اے عائشہ! یہ واپس لوٹا دے۔ قسم بخدا! اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے وہ بستر واپس لوٹا دیا۔

(۴۳۰) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا ابوبکر بن ابی شيبه، نا معاوية بن هشام عن علی بن صالح عن یزید بن ابی زیاد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم انا اهل بيت اختار الله عز وجل لنا الآخرة على الدنيا۔

❖❖ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے ہم اہل بیت کے لئے دنیا پر آخرت کو اختیار فرمایا ہے۔

(۴۳۱) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابو العباس احمد بن محمد الحمال، نا ابو مسعود، نا ايوب بن خالد، نا الاوزاعي عن اسماعيل بن عبيد الله عن انس رضي الله تعالى عنه قال : قال النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم : يئست من الدنيا ويئست مني اني بعثت انا والساعة نستبق۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے دنیا کی امید چھوڑ دی ہے اور دنیا مجھ سے ناامید ہو گئی ہے۔ مجھے اور قیامت کو آگے پیچھے بھیجا گیا (یعنی مقابلہ کرتے ہوئے)۔

(۴۳۲) حدثنا ابو الفضل زياد بن محمد الحنفی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن احمد بن محمد الانصاری، نا ابو عبدالله محمد بن عقيل بن الاذم البلخی، نا الحسن بن علی بن عفان، نا زید بن حباب حدثنی السعودی عن عمر بن مرة عن ابراهيم عن علقمة بن قيس عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نام علی حصیر وقام وقد اثر فی جسده فقال له ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لك ونعمل فقال ما لی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها۔

❖❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر سوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو اس بوریے کے نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر پڑ گئے تھے تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ہمیں حکم فرمائیں تو ہم آپ کے لئے بستر بچھائیں اور کام کریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہے اور میں اور دنیا ایسے ہی ہیں جیسے کہ ایک سوار کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے ٹھہرا ہو پھر وہ چلا گیا اور اسے چھوڑ دیا۔

(۴۳۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمود بن غيلان، نا ابو داؤد، انا شعبة عن ابی اسحق قال سمعت عبدالرحمن بن يزيد يحدث عن الاسود عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما شبع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی بھی لگاتار دو دن پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

(۴۳۳) اخبرنا عبدالواحد المليحي، نا احمد النعیمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اساعيل، نا اسحق بن ابراهيم، انا روح بن عبادۃ نا ابن ابی

ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه انه مر بقوم بين ايديهم شاة مصلية فدعوه فابي ان ياكل وقال خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم من الدنيا ولم يشبع من الخبز الشعير، صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری پڑی تھی تو انہوں نے آپ کو دعوت دی۔ تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا چھوڑی (یعنی وصال فرمانے تک) اور جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

(۴۳۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا قتيبة، نا ابو الاحوص عن سبائك بن حرب قال سمعت النعمان بن بشير رضي الله تعالى عنه يقول الستم في طعام وشراب ما شئتم لقد رايت نبيكم صلى الله تعالى عليه واله وسلم وما يجد من الدقل ما يبلأ بطنه. صحيح.

❖❖ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

(اے لوگو!) کیا تمہارے پاس وہی کھانا پینا نہیں ہے جو تم چاہتے ہو۔ میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ انہیں خراب کھجور بھی نہ ملتی جو ان کا پیٹ بھر دیتی۔

(۴۳۶) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابو الحسين بن بشران، انا اسباعيل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، نامعمر عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت لقد كان ياتي علينا الشهر ما نو قد فيه ناراً وما هو الا الباء والتمر غير ان جزی الله نساء من الانصار جزاء كن ربنا اهدين لنا شيئاً من اللبن. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

(کبھی کبھی) ہم پر ایسا مہینہ بھی آتا تھا کہ جس میں ہم بالکل آگ نہیں جلا پاتے تھے (یعنی کھانا وغیرہ پکانے کے لئے) فقط پانی اور کھجور ہمارے کھانے کے لئے ہوتی مگر اللہ تعالیٰ انصاری عورت کو

جزائے خیر عطا فرمائے وہ کبھی کبھار ہمیں دودھ تحفہ دے جاتی تھیں۔

(۴۳۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عباس بن محمد الدوری، نا یحییٰ بن ابی بکیر، نا جریر بن عثمان عن سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامة يقول ما کان یفضل علی اهل بیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خبز الشعیر۔

♦♦ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ کے اہل بیت کرام کے لئے جو کی روٹی بھی باقی نہیں بچتی تھی (یعنی ایک بار کھا لیا تو پھر اللہ حافظ۔ کوئی زائد کھانا نہ ہوتا)۔

(۴۳۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبداللہ بن معاویۃ الجمحی، نا ثابت بن یزید عن ہلال بن حباب عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یبیت الیالی المتتابعۃ طاویا واهلہ لا یجدون عشاء وکان اکثر خبزہم خبز الشعیر۔

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ کا تارکئی راتیں بھوکے گزارتے اور آپ ﷺ کے گھر والے رات کا کھانا نہ پاتے اور ان کی روٹی اکثر جو کی روٹی ہوتی۔

(۴۳۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبداللہ بن ابی زیاد، نا سیار، نا سہل بن اسلم عن یزید بن ابی منصور عن انس عن ابی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عن بطنہ عن حجرین۔

♦♦ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ہم نے رسول اکرم ﷺ سے بھوک کا شکوہ کیا اور اپنے اپنے پیٹوں سے کپڑا اٹھا کر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھایا۔ تو رسول اکرم ﷺ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا اٹھا کر دکھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

(۴۴۰) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا محمد بن عبد اللہ، نا ابو ایوب، نا عبد الوارث، نا سعید عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما اجتمع لرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غداء ولا عشاء الا علی ضفف۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ کے لئے کبھی صبح اور رات کا کھانا اکٹھا نہیں ہوا مگر تنگی اور قلت کے ساتھ (یعنی کبھی دن کو کھانا ملتا اور رات کو نہ ملتا ایسے ہی کبھی رات کو ملتا تو دن کو نہ ملتا)۔

(۴۴۱) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا مسلم بن سعید الاشعری، نا بکار بن الحسن، نا ابی، نا روح بن مسافر عن حباد عن ابراہیم عن الاسود عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت واللہ ما شبع آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من خبز بر ثلاث لیل ولاء حتی قبضہ اللہ الیہ فلما قبضہ اللہ الیہ صب الدنیا علینا صبا۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

قسم بخدا! آل محمد ﷺ نے کبھی لگا تار تین راتیں گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی تو جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وفات دے دی تو دنیا ایک دم ہم پر بہنے لگی۔

(۴۴۲) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عمر بن عبد الرحمن السلمي، نا هدبة، نا حباد بن الجعد عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقد مشیت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مرات بخبز الشعیر واهالة سخنة ولقد

سبعته يقول ما اصبحت بال محمد صاع من طعام وانهن يومئذ تسع اهل بيوتات. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں کئی مرتبہ رسول اکرم ﷺ کی طرف جو کی روٹی اور بد بودار تیل یا چربی لے کر گیا۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آل محمد ﷺ نے کبھی ایک صاع کھانے کے ساتھ صبح نہیں کی۔ اس وقت آپ ﷺ کے گھر والوں (ازواج مطہرات) کی تعداد نو تھی۔

(۴۴۳) حدثنا البطر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عبد الكبير بن محمد الخطابي، نا عبدة بن عبد الله، نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن عمار ابى هاشم عن محمد بن سيرين عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال اتت فاطمة النبی صلی الله تعالى عليه واله وسلم بكسرة خبز شعير فقال هذا اول طعام اكله ابوك منذ ثلاث.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

سیدہ فاطمہ الزہرا علیہا السلام نبی کریم ﷺ کے پاس جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوئیں۔ تو فرمایا۔ یہ پہلا کھانا ہے جو تیرے والد گرامی (فداک امی والی) نے تین دن میں کھایا ہے۔

(۴۴۴) واخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبد الله بن عبد الرحمن، نا روح بن اسلم ابو الحاتم البصري، نا حماد بن سلمة، انا ثابت عن انس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم : لقد اخفت في الله وما يخاف احد ولقد اوذيت في الله وما يوذى احد ولقد اتت على ثلاثون من بين ليلة ويوم ومالي ولبلال طعام ياكله ذو كبد الا شيء يواريه ابط بلال.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے شروع نبوت کے زمانہ میں اللہ کی راہ میں ڈرایا گیا در آنحالیکہ میرے ساتھ اور کوئی نہیں ڈرایا جاتا تھا اور مجھے اللہ کی راہ میں تکلیفیں دی گئیں در آنحالیکہ

میرے ساتھ اور کسی کو تکلیف نہیں دی جاتی تھی اور مجھ پر تیس تیس دن اور راتیں ایسی آئی ہیں کہ میرے لئے اور بلال رضی اللہ عنہ کے لئے کوئی ایسا کھانا نہیں ہوتا تھا جسے کوئی انسان (جگر والے سے مراد انسان ہے) کھا لے مگر اتنی تھوڑی سی چیز ہوتی تھی جسے بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لیتی تھی (یعنی اتنا کم کھانا ہوتا تھا)۔

(۴۴۵) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا ابو محمد بن عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا زہیر بن معاویۃ عن ابی اسحق عن عمر بن الحارث الخزاعی اخی جویریۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال لا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عند موتہ دینارا ولا درہما ولا عبدا ولا آمة ولا شیئا الا بغلته البیضاء وسلاحا وارضا ترکھا صدقة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عمر بن حارث رضی اللہ عنہ جو حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے ان سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ قسم بخدا! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ ہی کوئی دینار چھوڑا، نہ ہی درہم، نہ ہی غلام، نہ ہی لونڈی اور نہ ہی کوئی اور چیز سوائے ایک سفید خچر، ہتھیار اور کچھ زمین بطور صدقہ چھوڑی (یعنی جو چھوڑا وہ بھی صدقہ کر دیا)۔

(۴۴۶) اخبرنا احمد بن عبداللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسیٰ الصیرفی، انا ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الصفار، نا احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی، نا ابو حذیفۃ، نا سفیان الثوری عن الاعش عن ابی وائل عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما ترک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عبدا ولا آمة ولا شاة ولا بغیرا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ترکہ میں) کوئی غلام، لونڈی، بکری اور اونٹ نہ چھوڑا۔

(۴۴۷) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاہر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابی الزناد عن

الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال لا یقسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فهو صدقة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے ورثاء ایک دینار بھی حصے میں نہ لیں گے جو کچھ اپنی ازواج کے نفقہ اور اپنے عامل کی تنخواہ کے بعد چھوڑ جاؤں وہ سب (اللہ کی راہ میں) صدقہ ہے۔

(۴۴۸) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبۃ، نا خلف بن خلیفۃ عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم او لیلۃ فاذا هو بابی بکر وعمر قال ما اخرجکما من بیوتکما هذه الساعة قالا الجوع یا رسول اللہ قال اما انا والذی نفسی بیدہ لا اخرجنی الذی اخرجکما قوموا فقاموا معہ فاتی رجلا من الانصار فاذا هو لیس فی بیتہ فلما راتہ المرأة قالت مرحبا واهلا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم این فلان قالت ذهب يستعذب لنا من الباء اذ جاء الانصاری فنظر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وصاحبیہ ثم قال الحمد لله ما اجد الیوم اکرم اضیافا منی فانطلق فجأہم بعذق فیہ بسر وتبر ورطب فقال کلوا من هذه واخذ البدیہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایاک والحلوب فذبح لہم فاکلوا من الشاة ومن ذلك العذق فلما ان شبعوا ورووا قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لابی بکر وعمر : والذی نفسی بیدہ لتسئلن عن هذا النعیم یوم القیامۃ اخرجکم من بیوتکم الجوع ثم لم ترجعوا حتی اصابکم هذا النعیم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ایک دن یا ایک رات رسول اکرم ﷺ باہر نکلے تو دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں۔ تو فرمایا کہ اس وقت کس چیز نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بھوک نے۔ تو فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے بھی اسی نے نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا ہے چلو کھڑے ہو جاؤ، تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو وہ گھر میں موجود نہ تھا مگر جب اس کی بیوی نے آپ ﷺ کو دیکھا تو عرض کی۔ خوش آمدید! تشریف لائیے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ فلاں کہا ہے؟ اس نے عرض کی ہمارے لئے شیریں پانی ڈھونڈنے کے لئے نکلا ہے اتنے میں وہ انصاری بھی آگیا۔ اس نے رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا پھر کہا۔ الحمد للہ! آج کے دن مہمانداری کے لئے خود سے بڑھ کر معزز میں کسی کو نہیں دیکھتا۔ پھر گیا اور ان کے پاس کھجور کی ایک ڈالی لے کر آیا جس میں گدر کھجور، چھوہارا اور تر خوب پکی ہوئی کجھور تھی۔ عرض کی اس میں سے تناول فرمائیں پھر چھری پکڑ لی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری ذبح مت کرنا۔ اس نے ان کے لئے بکری ذبح کی (پھر پکائی) تو انہوں نے بکری کا گوشت تناول فرمایا اور ساتھ ہی کھجوریں بھی کھائیں۔ جب سیر ہو گئے تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سے اس نعمت کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا تمہیں بھوک نے تمہارے گھروں سے نکالا حتیٰ کہ تم نے یہ نعمت حاصل کر لی۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۱

باب فی خوفہ من اللہ عزوجل

آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے خوف کا بیان

(۴۴۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، نا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسماعیل البخاری، نا عمر بن حفص، نا ابی، نا الاعمش، نا مسلم عن مسروق عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت صنع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شیئا فرخص فیہ فتنزہ عند قوم فبلغ ذلك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فخطب فحمد اللہ ثم قال ما بال اقوام يتنزھون عن الشیء اصنعه فواللہ انی لا اعلمہم باللہ واشدھم له خشية. صحیح.

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول کریم ﷺ نے ایک کام کیا اور اس کی اجازت دی تو کچھ لوگ اس کام سے الگ رہے۔ نبی کریم ﷺ کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ایک کام جسے میں سرانجام دیتا ہوں اس سے الگ رہتے ہیں۔ قسم بخدا! میں ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

(۴۵۰) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید النعیمی، انا ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، انا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، انا احمد بن یوسف السلمی، نا عبد الرزاق، نا معمر عن ہمام بن منبہ، حدثنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

والذی نفسی بیدہ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتہ قلیلا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم بھی وہ (چیز) جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

(۴۵۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابوالقاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا ابو کریب محمد بن العلاء، نا معاویہ بن ہشام عن شیبان عن ابی اسحق عن عکرمۃ عن ابن عباس قال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ قد شبت قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شیبتنی ہود والواقعة والمرسلات وعم یتساء لون واذا الشمس کورت۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ میں نے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ عم یتساء لون (یعنی سورہ النباء) اور سورہ واذا الشمس کورت (یعنی سورہ تکویر) نے بوڑھا کر دیا ہے۔

(۴۵۲) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو نعیم الاسفرائینی، انا ابو عوانۃ، انا یونس ہو ابن عبدالاعلیٰ، انا ابن وہب، انا عمرو بن الحارث ان ابا النضر حدثہ عن سلیمان بن یسار عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مستجعبا ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ وکان اذا رای غیما او ریحاً عرف ذلك فی وجہہ فقلت یا رسول اللہ ان الناس اذا راوا الغیم فرحوا رجاء ان یکون فیہ البطر واذا رایته عرف فی وجہک الکراہیۃ فقال یا عائشۃ ما یؤمننی ان یکون فیہ عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای قوم العذاب فقالوا: (عارض مبطرنہ)۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورا ہنستے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

مسوڑھے دکھائی دیں اور جب آپ ﷺ بادل یا آندھی دیکھتے تو خوف آپ ﷺ کے چہرے پر دکھائی دیتا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو وہ اس امید پر خوش ہوتے ہیں کہ اس میں بارش ہوگی اور جب آپ ﷺ بادل دیکھتے ہیں تو آپ ﷺ کے چہرے پر ناپسندیدگی دکھائی دیتی ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ! مجھے یہ چیز بے خوف نہیں کرتی کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم کو آندھی کے ساتھ عذاب دیا گیا تھا اور ایک قوم نے عذاب دیکھا تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ ”عارض ممطرنا“ یعنی یہ ابر تو ہم پر برستا معلوم ہوتا ہے۔

(۴۵۳) اخبرنا الامام الحسين بن محمد القاضي، انا ابو نعيم الاسفرائيني، انا ابو عوانة، نا يوسف هو ابن مسلم، نا حجاج عن ابن جريج عن عطاء قالت عائشة رضي الله تعالى عنها كان النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم اذا راي مخيطة تغير وجهه وتلون ودخل وخرج واقبل وادبر فاذا امطرت السماء سري عنه قالت وذكرت له الذي رايت قال وما يدريه لعه قال قوم : (فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا) (الاحقاف : من الاية ۲۴) الاية. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

نبی کریم ﷺ جب پانی کا ابر (بادل) دیکھتے تو آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا کبھی اندر جاتے کبھی باہر آتے اور کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے آتے اور جب آسمان بارش برسا دیتا تو اس حالت سے تب آپ ﷺ کو افاقہ ہوتا۔ میں نے جو یہ دیکھا تھا اس کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا تو ارشاد فرمایا کہ کسے معلوم ہے شاید یہ ایسے ہی ہو کہ ایک قوم نے کہا تھا ”فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا“

(احقاف ۲۴) یعنی ”پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں

پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا تو بولے کہ یہ ابر تو ہم پر برستا معلوم ہوتا ہے۔“

(۴۵۴) اخبرنا عبدالواحد البليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا

محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو اليان، انا شعيب عن

الزهري عن هند بنت الحارث الفراسية ان ام سلمة زوج النبي رضي الله

تعالیٰ عنها قالت استيقظ رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ليلة
فزعاً يقول سبحان الله ماذا انزل الليلة من الخزائن وماذا انزل من
الفتن من يوقظ صواحب الحجرات يريد ازواجه لكي يصلين رب كاسية
في الدنيا عارية في الآخرة. صحيح.

❖❖ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

ایک رات رسول اکرم ﷺ گھبرا کر بیدار ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ! آج
رات کو کیسے کیسے خزانے اتارے گئے ہیں اور کیسے کیسے فتنے اتارے گئے ہیں کون ہے جو حجرے والیوں
کو بیدار کرے (مراد ازواجِ مطہرات) تاکہ وہ نماز ادا کریں۔ کتنی ہی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے
اوڑھے ہوئے ہیں مگر آخرت میں ننگی ہوں گی۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۲

باب فی جامع صفاته صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جامع صفات کا بیان

(۴۵۵) اخبرنا ابو عمر عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن سنان، نا فلیح، نا ہلال عن عطاء بن یسار قال لقیۃ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا قلت اخبرنی عن صفة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی التوراة قال اجل واللہ انه لموصوف فی التوراة ببعض صفته فی القرآن : (یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا) (الاحزاب : ۴۵) للامیین انت عبدی ورسولی سبیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیئة السيئة ولكن یعفو ویغفر ولن یقبضہ حتی یمیم بہ الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا اللہ وتفتح بہ اعین عمی واذان صم وقلوب غلف تابعہ عبدالعزیز بن سلمة عن ہلال وقال سعید عن ہلال عن عطاء عن ابن سلام۔

❖❖ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ملا تو کہا کہ مجھے تو رات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے متعلق بتائیں تو انہوں نے فرمایا کیوں نہیں! قسم بخدا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو رات میں بھی بعض ان صفات سے موصوف ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے ”یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا“ (احزاب ۴۵) یعنی اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی ان پڑھ لوگوں کے لئے تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے

تجھے متوکل (ضامن) کے نام سے موسوم فرمایا ہے جو سخت مزاج اور درشت خصلت نہیں، نہ ہی بازاروں میں شور و غوغا کرنے والا ہے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہرگز اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک کہ وہ اس کے سبب اس دین کو سیدھا نہ کر دے جس میں کجی ہو گئی ہو۔ بایں طور کہ سب لوگ کہہ اٹھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے سبب اندھی آنکھیں، بہرے کان اور غلاف چڑھے ہوئے دل کھول ڈالے جائیں گے۔

(۴۵۶) اخبرنا ابو القاسم علی بن محمد بن علی الکوفی، انا ابو القاسم الحسن بن محمد بن احمد بن ابراہیم الانباری، انا ابوبکر محمد بن الحسين بن زکریا الباذنجانی حدثنی ابو جعفر احمد بن الحسن بن نصر و ابو العباس عبید اللہ بن جعفر بن اعین قالا، نا مکرم بن محمد بن الہدی بن عبدالرحمن بن عمرو بن خویلد الخزاعی ثم الکعبی حدثنی ابی محرز بن الہدی عن حزام بن هشام بن حبیش صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبیل البطحاء يوم الفتح عن ابیہ عن جدہ حبیش بن خالد وهو اخو عاتکہ بنت خالد و کنتہا ام معبد ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حين اخرج من مگة خرج مهاجرا الى المدينة هو و ابوبکر و مولی ابی بکر عامر بن فہیرة و دلیلہا عبد اللہ بن الاریقط اللیثی مروا علی خیمہ ام معبد الخزاعیة و كانت برزة تحتی بفناء الخیمہ ثم تسقى و تطعم فسالوها لحما و تمرا لیشتروها فلم یصیبوا عندها شیئا من ذلك و کان القوم مرملین مسنتین فنظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الى شاة فی کسر الخیمہ فقال ما هذه الشاة یا ام معبد قالت شاة خلفها الجهد عن الغنم قال هل بها لبن قالت هی اجهد من ذلك قال اتاذنین ان احلبها قالت بابی انت و امی ان رايت بها حلبا فاحلبها فدعا بها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فمسح بیدہ ضرعها و سبی اللہ جل ثناؤه و دعا لها فی شانها فتفاجت علیہ و درت و اجترت فدعا باناء یربض الرھط فحلب فیها ثجا حتی علاه البهاء ثم سقاها حتی رویت و سقا

اصحابہ حتیٰ رروا ثم شرب آخرهم ثم اراضوا ثم حلب فيه ثانيا بعد بدء
 حتیٰ ملاء الاناء ثم غادره عندها وبایعها وارتحلوا عنها فقل ما لبث حتیٰ
 جاء زوجها ابو معبد يسوق اعنزا عجافا يتساوكن هزلي ضحیٰ مخهن قليل
 فلما رای ابو معبد اللبن عجب وقال من اين لك هذا اللبن يا ام معبد
 والشاء عازب حیال لا حلوب فی البيت قال لا والله الا انه مربنا رجل مبارك
 حاله كذا وكذا قال صفیه لی يا ام معبد قالت رايت رجلا ظاهر الوضأة
 ابلج الوجه لم تعبہ ثجلة ولم تزر به صقلة وسیم قسیم فی عینیه دعب وفي
 اشفاره وطف وفي صوته صهل وفي عنقه سطع وفي لحيه كثافة ازج اقرن ان
 صبت فعليه الوقار وان تكلم سباه وعلاه البهاء اجبل الناس وابهاه من بعيد
 واحلاه واحسنه من قريب حلو المنطق فصل لا نزر ولا هذر كان منطقہ
 خرزات نظم يتخدرن ربعة لایاس من طول ولا تقتحبه عين من قصر
 غصن بین غصنين فهو انضر الثلاثة منظرا واحسنهم قدرا له رفقاء يحفون
 به ان قال انصتوا وان امر تبادروا لامره محشود محفود لا عابس ولا مفند
 قال ابو معبد هو والله صاحب قریش الذی ذکر من امره ما ذکر ببكة ولقد
 هبت ان اصحبه ولا فعلن ان وجدت الى ذلك سبيلا واصبح ببكة عالیا
 يسمعون الصوت ولا يدرون من صاحبه وهو يقول :

رفیقین قالاً خیمتی ام معبد	جزی اللہ رب الناس خیر جزائه
فقد فاز من امسى رفيق محمد	هما نزلاها بالهدی واهتدت به
به من فعال لا یجازی وسودد	فیال قصی ما زوی اللہ عنکم
ومقعدها للمومنین بمرصد	لیهن بنی کعب مقام فتاتهم
فانکم ان تسالوا الشاه تشهد	سلوا اختکم عن شاتها وانائها
عليه صریحا ضرة الشاة مزبد	دعاها بشاة حائل فتحلبت
يردها فی مصدر ثم مورد	فغادر هار هنا لیدیها لحالب

❖❖ حضرت حبیش بن خالد جو کہ ام معبد عاتکہ بنت خالد رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں ان سے مروی

ہے کہ

رسول اکرم ﷺ کو جب مکہ مکرمہ سے نکالا گیا تو آپ ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے لئے نکلے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور ان کا رہبر حضرت عبداللہ بن اریقط لیشی رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ سب حضرت ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہ کے خیمہ کے پاس سے گزرے۔ ام معبد رضی اللہ عنہا پکی عمر کی پاکدامن عورت تھیں۔ خیمہ کے صحن میں اکڑوں بیٹھتیں پھر پانی پلاتیں اور کھانا کھلاتیں۔ ان سب نے ام معبد رضی اللہ عنہا سے گوشت اور کھجور خریدنے کے لئے مانگی تو ان میں سے کوئی چیز ان کے پاس سے انہیں نہ ملی۔ لوگ اس وقت بے توشہ اور قحط کا شکار تھے۔ تو رسول اکرم ﷺ نے خیمہ کی ایک جانب ایک بکری دیکھی تو فرمایا۔ اے ام معبد! اس بکری کو کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ اس بکری کو لاغری اور کمزوری نے دوسری بکریوں سے پیچھے چھوڑ دیا ہے تو فرمایا کہ کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یہ اس سے بھی لاغر ہے۔ تو فرمایا۔ کیا مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں اسے دوہ لوں؟ انہوں نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ ﷺ کو اس کا دودھ نظر آتا ہے تو دوہ لیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے وہ بکری پاس منگوائی، اپنا دست اقدس اسکی کھیری (تھن) پر پھیرا، اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اس کے لئے دعا فرمائی تو اس نے آپ ﷺ کے سامنے اپنے دونوں پاؤں کھول دیئے، دودھ بہایا اور جگالی کی۔ تو آپ ﷺ نے ایک برتن منگوایا جو چند آدمیوں کو سیراب کر دے۔ پھر آپ ﷺ نے اس میں روانی کے ساتھ دودھ دوہا حتیٰ کہ اس کی چکنائی اوپر آگئی۔ پھر اسے دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہوگئی پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ وہ بھی سیر ہو گئے۔ پھر ان سب کے آخر میں خود پیا پھر ان سب کو دوسری بار پلایا۔ بعد ازاں تھوڑی دیر بعد اس برتن میں دوسری مرتبہ دودھ دوہا یہاں تک کہ برتن بھر دیا۔ پھر وہ دودھ ام معبد رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑا اور انہیں بیعت کیا۔ پھر ان کے پاس سے کوچ کر گئے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ان کا خاوند ابو معبد رضی اللہ عنہ دہلی پتلی بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ وہ اتنی لاغر تھیں کہ لاغری کی وجہ سے ادھر ادھر جھک رہی تھیں اور ان کی ہڈی میں مغز تھوڑا تھا۔ جب ابو معبد نے دودھ دیکھا تو بہت حیران ہوا اور بولا۔ ام معبد! یہ دودھ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ حالانکہ بکریاں باڑے سے بہت دور گئی ہوئی تھیں اور حاملہ بھی نہ تھیں اور گھر میں بھی دودھ دینے والی کوئی بکری نہ تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ قسم بخدا! ایسی کوئی بھی بات نہیں

تھی مگر ہمارے (خیمے کے) پاس سے ایک مبارک آدمی گزرا ہے جس کی حالت اس اس طرح تھی۔ ابو معبد نے کہا۔ اے ام معبد! میرے لئے اس کا وصف بیان کرو تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک آدمی دیکھا جس کا حسن اور نظافت ظاہر تھی، چہرہ روشن اور چمکدار تھا، پیٹ کی بڑائی میں اس پر کچھ عیب نہیں ہوا اور نہ ہی سر کی چھوٹائی میں اس پر کچھ عیب ہوا، حسین، چمکتا ہوا خوبصورت، اس کی آنکھیں بہت کالی تھیں، پلکیں بہت لمبی تھیں، آواز میں سختی اور قوت تھی، گردن لمبی تھی، دائرہ تہنی تھی، ابرو خمیدہ، بھری ہوئی اور ملی ہوئی تھیں، اگر خاموش ہو تو پروقار ہو اور اگر گفتگو کرے تو اپنے ہمنشینوں سے بلند رہے اور اس پر رونق آجائے، تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت، دور سے ہی مانوس اور شیریں لگتا ہے اور قریب سے حسین نظر آتا ہے، شیریں کلام والا اور صاف صاف کلام نہ تو ضرورت سے کم اور نہ فضول۔ گویا اس کا کلام ایسے تھا جیسے پروئے ہوئے موتی جھڑ رہے ہوں۔ میانہ قامت والا اور لمبائی سے ناامیدی نہ تھی اور کوئی آنکھ اس کو کوتاہ قامتی کی وجہ سے حقیر نہیں جانتی (یعنی نہ ہی بے ڈھنگے لمبے تھے اور نہ ہی حقیر پست قد) دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ ہو تو وہ منظر کے لحاظ سے ان تینوں سے زیادہ سربز و شاداب اور قدر و منزلت کے لحاظ سے ان سب سے زیادہ حسین تھا۔ اس کے چھ ساتھی ہیں جو اسے گھیرے رہتے ہیں (یا اس کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آتے ہیں) اگر وہ کوئی بات کرے تو خاموش ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی حکم دے تو جلدی سے حکم بجالاتے ہیں۔ لوگ اس کے پاس جمع ہوتے اور اس کی خدمت کرتے تھے (یعنی آپ ﷺ مرجع خلایق اور مخدوم تھے) نہ ہی وہ ترش رو تھا اور نہ ہی سٹھیا ہوا۔ یہ سب سن کر ابو معبد نے کہا کہ قسم بخدا! وہ تو وہی قریشی ساتھی ہے جس کے معاملے کا تذکرہ مکہ مکرمہ میں چل رہا ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا ہوا تھا کہ اس کی سنگت اختیار کروں گا اور اگر میں نے اس کی طرف کوئی راہ پائی تو ایسا ضرور کروں گا۔ پھر وہ مکہ مکرمہ میں ایک بلند آواز کا روپ دھار گیا (یعنی ابو معبد) لوگ اس آواز کو تو سنتے مگر انہیں یہ پتہ نہ چلتا کہ یہ کس کی آواز ہے۔ وہ یہ شعر کہتا تھا۔

رفیقین قالا خیمتی ام معبد	جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ
فقد فاز من امسی رفیق محمد	ہما نزلاہا بالہدی و اہتد بہ
بہ من فعال لا یجازی و سودد	فیال قصی ما زوی اللہ عنکم
ومقعدھا للمومنین بمرصد	لیہن بنی کعب مقام فتاتہم
فانکم ان تسالوا الشاہ تشہد	سلوا اختکم عن شاتھا و انائھا

عليه صريحا ضرة الشاة مزبد دعاها بشاة حائل فتحلبت

يرددها في مصدر ثم مورد فغادر هار هنا لديها لحالب

ترجمہ اشعار: دودوستوں نے ام معبد کے خیمہ میں آرام کیا۔ لوگوں کا رب تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے جو آدمی حضرت محمد ﷺ کا ساتھی بن گیا وہ کامیاب ہو گیا۔ وہ دونوں اس کے پاس ہدایت کے ساتھ اترے اور آپ ﷺ کی وجہ سے ام معبد نے ہدایت پائی۔ آپ ﷺ کے ایسے احسان ہیں جن کا بدلہ نہیں دیا جاسکتا اور بزرگی ہے، اے آلِ قصی! اللہ تعالیٰ نے تم سے بھلائی کیسے اٹھائی۔ ام معبد کا ٹھکانہ مومنین کے لئے نگہبان ہوا۔ اے بنی کعب! تمہاری نوجوان لڑکیوں کے ٹھہرنے کی جگہ سہل ہو۔ اگر تم بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی۔ اپنی بہن سے اس کی بکری اور برتن کے متعلق پوچھو۔ اس بکری کی کھیری جس نے پھین اٹھائی وہ صاف گواہی دے گی۔ آپ ﷺ نے ام معبد سے حاملہ بکری منگوائی تو اس کا دودھ بہہ نکلا۔ پہلے اسے منبع میں لوٹایا پھر گھاٹ پر۔ تو باقی بچا ہوا دودھ ام معبد کے پاس چھوڑ دیا دو بنے والے کے لئے۔

(۴۵۷) اخبرنا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم

علی بن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الہیثم بن کلیب، انا ابو عیسیٰ

الترمذی، نا سفیان بن وکیع، نا جمیع بن عمرو بن عبد الرحمن العجلی

حدثنی رجل من بنی تیمم من ولد ابی ہالة زوج خدیجة یکنی ابا عبید اللہ

عن ابن لابی ہالة عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سالت خالی

ہند بن ابی ہالتہ وکان وصافا عن حلیۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم وانا اشتہی ان یصف لی منها شیئا فقال کان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم فخبیا مفعبا یتللا وجہہ تلالو القمر لیلۃ البدر اطول

من المربوع واقصر من البشذب عظیم الہامۃ رجل الشعر ان انفرقت

عقیصتہ فرق والا یجاوز شعرہ شحۃ اذنیہ اذا هو وفرة ازہر اللون واسع

الجبین ازج الحواجب سوابغ فی غیر قرن بینہما عرق یدرہ الغضب اقنی

العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتاملہ اشم کث اللحیۃ سہل العدین

ضلیع الفم مفلج الاسان دقیق السربۃ کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضة

معتدل الخلق بادن متباسك سواء البطن والصدر عريض الصدر بعيد ما بين المنكبين ضخمة الكراديس انور البتجرد موصل ما بين اللبة والسرة بشعر تجرى كالخط عارى الثديين والبطن مما سوى ذلك اشعر الذراعين والمنكبين واعالى الصدر طويل الزندين رحب الراحة شثن الكفين سائل الاطراف او قال شامل الاطراف خبسان الاخصين مسيح القدمين ينبو عنها الباء اذا زال زوال قلعا يخطو تكفئا ويشى هونا ذريع المشية اذا مشى كانها ينحط من صلب فاذا التفت التفت جميعا خافض الطرف نظره الى الارض اطول من نظره الى السماء جل نظره الملاحظة يسوق اصحابه يبدر من لقي بالسلام قال الحسن سالت خالى صف لى منطق رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال متوا صل الاحزان دائم الفكرة ليست له راحة طويل السكت لا يتكلم عن غير حاجة يفتح الكلام ويختمه باشداقه ويتكلم بجوامع الكلم فصل لا فضول ولا تقصير ليس بالجافى ولا المهين يعظم النعمة وان دقت لا يذم منها شيئا غير انه لم يكن يذم ذواقا ولا يبدحه ولا تغضبه الدنيا وما كان لها فاذا تعدى الحق لم يقم لغضبه شيء حتى ينتصر له لا يغضب لنفسه ولا ينتصر لها اذا اشار اشار بكفه كلها واذا تعجب قلبها واذا تحدث اتصل بها وضرب راحته اليمنى بطن ابهامه اليسرى واذا غضب اعرض واشاح جل ضحكه التسم قال الحسن فكتبتة الحسين زمان ثم حدثته فوجدته قد سبقني اليه فساله عما سألته عنه ووجدته قد سأل اباة عن مدخله وعن مخرجه وشكله فلم يدع منه شيئا قال الحسين رضى الله تعالى عنه فسالت ابي عن دخول النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقال كان اذا اوى الى منزله جزأ دخوله ثلاثة اجزاء جزء لله وجزء لاهله وجزء لنفسه ثم جزاء جزأه بينه وبين الناس فيرد ذلك بالخاصة على العامة ولا يدخر عنهم شيئا وكان من سيرته فى جزء الامة ايثار اهل الفضل باذنه وقسبه على قدر فضلهم فى الدين فمنهم ذو الحاجة

ومنہم ذو الحاجتین ومنہم ذو الحوائج فیتشاغل بہم ویشغلہم فیما
اصلحہم والامۃ من مسالتہم عنہم واخبارہم بالذی ینبغی لہم ویقول
لیبلغ الشاہد منکم الغائب وابلغونی حاجۃ من لا یتطیع ابلاغہا فانہ من
ابلغ سلطانا حاجۃ من لا یتطیع ابلاغہا ثبت اللہ قدمیہ یوم القیامۃ ولا
یذکر عنده الا ذلک لا یقبل من احد غیرہ یدخلون روادا ولا یفترقون الا
عن ذواق ویخرجون ادلۃ یعنی علی الخیر قال فسالتہ عن مخرجہ کیف
کان یصنع فیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یخزن
لسانہ الا فیما ینبغی ویولفہم ولا ینفرہم ویکرم کریم کل قوم ویولیہ
علیہم ویحذر الناس ویحترس منہم من غیر ان یتوی عن احد منہم
بشرۃ ولا خلقہ ویتفقدا صحابہ ویسال الناس عما فی الناس ویحسن الحسن
وقومہ ویقبح القبیح ویوہنہ معتدل الامر غیر مختلف لا یفعل مخافۃ ان
یفعلوا او یسئلوا لکل حال عنده عتاد ولا یقصر عن الحق ولا یجاوزه الذین
یلونہ من الناس خیارہم افضلہم عنده اعہم نصیحۃ واعظہم عنده
منزلۃ احسنہم مواساة وموازرة قال فسالتہ عن مجلسہ فقال کان رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لا یقوم ولا یجلس الا عن ذکر واذا
انتہی الی قوم جلس حیث ینتہی بہ المجلس ویامر بذلك یعطی کل
جلسائہ بنصیبہ ولا یحسب جلسہ ان احدا اکرم علیہ ممن جالسہ ومن
سالہ حاجۃ لم یردہ الا بها او بیسور من القول قد وسع الناس بسطہ وخلقہ
فصارلہم ابا وصاروا عنده فی الحق سواء مجلسہ مجلس حلم وحياء وصبر
وامانۃ لا یرفع فیہ الا صوات ولا یوبن فیہ الحرم یتعاطفون فیہ بالتقوی
متواضعین یوقرون فیہ الکبیر ویرحمون فیہ الصغیر ویوثررون ذا الحاجۃ
ویحفظون الغریب قال الحسین سالت ابی عن سیرۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم فی جلسائہ فقال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
دائم البشر سهل الخلق لین الجانب لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب ولا

فحاش ولا عیاب ولا مداح یتغافل عما لا یشتهی ولا یویس منه ولا یجیب
 فیہ قد ترک نفسہ من ثلاث الریاء والاکنار وما لا ینعیہ وترک الناس من
 ثلاث لا یذم احدا ولا ینعیہ ولا یطلب عورته ولا یتکلم الا فیما رجا ثوابہ
 واذا تکلم اطرق جلساؤہ کانبا علی رؤوسہم الطیر فاذا سکت تکلّموا لا
 یتنازعون عنده الحدیث من تکلم عنده انصتوا له حتی یفرغ حدیثہم
 عنده حدیث اولیتہم یضحک ما یضحکون منه ویتعجب ما یتعجبون
 منه ویصبر للغریب علی الجفوة فی منطقہ ومسالّتہ حتی ان کان اصحابہ
 لیستجلبوا لهم ویقول اذا رایتم طالب حاجة یطلبہا فارفدوہ ولا یقبل الثناء
 الا من مکافی ولا یقطع علی احد حدیثہ حتی یجوز فیقطعه بنہی او قیام۔

❖❖ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے ناموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
 حلیہ بیان فرماتے تھے۔ میں چاہتا تھا کہ وہ میرے لئے اس میں سے کچھ بیان کریں تو انہوں نے فرمایا
 کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی نگاہ میں بڑے عالیشان معلوم ہوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک
 چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا، میانہ قامت سے ذرا بلند تھے اور لمبے ٹرنگے سے ذرا کم تھے،
 بڑے سروالے، بال نہ بالکل سیدھے نہ ہی گھونگریالے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کا چٹلا خود بخود جدا
 ہو جاتا تو ویسا ہی جدا رہنے دیتے اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کی لو سے تجاوز
 کر جاتے اس صورت میں وہ وافرہ بال ہوتے، چمکدار سفید رنگت والے، کشادہ پیشانی والے، خمیدہ
 بھری بھری ابرو والے تھے لیکن ابرو ملی ہوئی نہ تھیں اور ان کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت
 پھول جاتی تھی، بلند بینی والے تھے، ایک نور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلند ہوتا، جو شخص غور سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ
 دیکھتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند بینی والا خیال کرتا، گھنی داڑھی والے، دونوں رخسار گرے ہوئے (یعنی چکنے
 نہ پر گوشت پھولے ہوئے) تھے، کشادہ دہن والے، دانتوں کے درمیان کشادگی والے، سینہ مبارک
 سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک گویا کسی پتلی کی طرح تھی صاف
 چاندی کی مانند، متناسب اعضاء والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء باقوت ایک کو ایک تھامے ہوئے
 تھے، پیٹ مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا، سینہ مبارک چوڑا تھا، دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا،

بذیوں کے جوڑ ضخیم اور مضبوط تھے، آپ ﷺ کا جسم مبارک (برائی کی حالت میں) پر نور چمکدار تھا، دگدگی اور ناف کے درمیان بالوں کی ایک لکیر تھی اس کے علاوہ چھاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھے، بازوؤں اور کندھوں پر خوب بال تھے، اٹھے ہوئے سینے والے، ہتھیلی اور کلائی کا جوڑ لمبا تھا (یعنی جہاں یہ دونوں ملتی ہیں اسے پہونچا بھی کہتے ہیں) نخی داتا تھے، پر گوشت ہتھیلیوں والے، لمبی انگلیوں والے تھے یا یہ فرمایا کہ ”شامل الاطراف“ دونوں انمض خالی تھے (وہ مقام جو ایڑی اور پنچے کے درمیان ہوتا ہے اسے انمض کہتے ہیں) تلوے ہموار تھے ان سے پانی بہہ جاتا تھا، جب چلتے تو زور سے پاؤں اٹھا کر چلتے، پاؤں پھیلا کر جھک کر چلتے، آہستگی اور نرمی سے چلتے، قدم بڑھا بڑھا کر چلتے جب چلتے تو گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہوں اور جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے، آنکھ نیچی رکھتے، آپ ﷺ آسمان کی طرف دیکھنے سے زیادہ زمین کی طرف دیکھتے۔ اکثر کنکھیوں سے دیکھتے، اپنے صیہ کرام رضوان اللہ علیہم کے پیچھے چلتے، جس سے ملتے اسے سلام کہنے میں پہل فرماتے۔

حضرت حسن غنی فرماتے ہیں کہ۔

میں نے اپنے ماموں سے کہا کہ مجھے رسول ارم ﷺ کے کلام (نطق) کے متعلق بتائیں تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ اس (اپنی امت کے لئے) رنجیدہ رہتے، ہمیشہ سوچ و پیر فرماتے۔ آپ ﷺ آرام نہ فرماتے، زیادہ تر خاموش رہتے، بغیر ضرورت کے کلام نہ فرماتے، منہ کے کناروں سے کلام شروع نہ فرماتے اور انہی پر ختم فرماتے۔ جامع کلمات کے ساتھ صاف صاف انقبو فرماتے جو نہ ہی ضرورت سے زائد ہوتی اور نہ ہی کم نہ ہی سخت مزاج تھے اور نہ ہی کسی کو ذلیل سمجھتے تھے۔ نعمت (کھانا وغیرہ) کی تعظیم فرماتے اگرچہ تھوڑی سی ہو اس میں سے کسی چیز کی مذمت نہ کرتے مگر یہ کہ نہ ہی کھانے کی مذمت کرتے اور نہ ہی اس کی تعریف کرتے (اگر اچھا نہ لگتا) دنیا اور دنیا میں موجود کوئی چیز آپ ﷺ کو غصہ نہ دلاتی اور جب حق سے تجاوز کیا جاتا تو آپ ﷺ کے غصے سے سامنے کوئی چیز نہ ٹھہرتی یہاں تک کہ اس کا بدلہ لے لیتے، اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ (غیر) نہیں فرمایا اور نہ ہی اس کا بدلہ لیا، جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی کے ساتھ اشارہ فرماتے اور جب آجوب فرماتے تو ہتھیلی الٹ دیتے۔ جب گفتگو فرماتے تو مکمل فرماتے اور اپنی دائیں ہتھیلی مبارک بائیں انگوٹھے کے نیٹ پر مارتے اور جب غصے ہوتے تو چہرہ انور پھیر لیتے اور ناپسندیدگی کے ساتھ رو رو کر فرماتے۔ اکثر مسکراتا آپ ﷺ کا تبسم ہوتا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

کافی عرصہ میں نے یہ بات حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے چھپائی پھر ان سے بیان کی تو میں نے دیکھا کہ وہ اس میں مجھ سے بھی سبقت لے گئے۔ انہوں نے ان سے ہر اس چیز کے بارے میں پوچھا جس کے بارے میں میں نے پوچھا تھا۔ علاوہ ازیں انہوں نے اپنے والد گرامی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہونے، باہر نکلنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ و مقصد کے بارے میں بھی پوچھا اور کوئی چیز نہ چھوڑی۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے والد گرامی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہونے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لے جاتے تو اپنے داخل ہونے کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے، ایک گھر والوں کے لئے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے رکھتے پھر اپنا حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرمالیتے تو خاص لوگوں کے ذریعے عام لوگوں کو اپنی بات پہنچا دیتے اور ان سے کوئی چیز نہ چھپاتے۔ امت کے جز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ اہل فضیلت کو اپنے قریب رکھتے اور انہیں دین میں ان کی فضیلت کی مقدار کے مطابق تقسیم فرماتے تو ان میں سے کوئی ایک حاجت والا ہوتا، کوئی دو حاجتوں والا ہوتا اور کوئی بہت سی حاجات والا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مصروف ہوتے اور انہیں ان کاموں میں مصروف رکھتے جن میں ان کی اور امت کی اصلاح ان کے پوچھنے پر ہوتی اور انہیں ایسی چیزوں کے متعلق بتاتے جو ان کے لئے مناسب ہوتیں اور فرماتے کہ تم میں سے جو یہاں موجود ہے وہ اسے یہ باتیں پہنچا دے جو موجود نہیں ہے اور جس (حاجت) کا پہنچایا جانا ممکن نہیں وہ حاجت مجھے پہنچا دو کیونکہ جس نے ایسی حاجت بادشاہ کو پہنچائی جس کا پہنچایا جانا ممکن نہ تھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدم مضبوط فرمائے گا اور اس کے ہاں صرف اسی کو یاد کیا جائے گا اور اس کے علاوہ کسی غیر سے قبول نہیں فرمائے گا۔ وہ لوگ علم کی تلاش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے ہیں، صرف کھانا کھانے کے لئے جدا ہوتے اور بھلائی کا راستہ بتانے والے بن کر نکلتے ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر نکلنے کے بارے میں پوچھا کہ باہر نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان کو محفوظ رکھتے (یعنی روکے رکھتے) سوائے اس بات سے جو کام آتی ہو۔ لوگوں کے دل ملاتے تھے (یعنی تالیف قلوب فرماتے تھے) انہیں نفرت

نہیں دلاتے تھے اور ہر قوم کے کریم آدمی کی تکریم فرماتے اور اسے ان پر امیر مقرر فرماتے۔ لوگوں کو محتاط فرماتے اور خود بھی ان سے محتاط رہتے لیکن ان میں سے کسی سے ترشروی اور بد خلقی اختیار نہ فرماتے۔ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی خبر گیری کرتے، لوگوں میں موجود مسائل کے متعلق لوگوں سے سوال کرتے، اچھی چیز (اچھا کام) کی تحسین فرماتے اور اسے قائم فرماتے، برائی کو برا گردانتے اور اسے ذلیل و حقیر فرماتے۔ امور میں میانہ روی اختیار کرتے اختلاف نہ فرماتے، اس خدشہ کے پیش نظر غفلت نہیں برتتے کہ کہیں لوگ غافل نہ ہو جائیں اور کسی (دوسری طرف) مائل نہ ہو جائیں۔ ہر وقت اور ہر موقعہ کے لئے تیار رہتے، حق سے کوتاہی نہ فرماتے اور نہ ہی اس سے تجاوز فرماتے، لوگوں میں سے ان کے اچھے لوگ آپ ﷺ کے قریب ہوتے، آپ ﷺ کے نزدیک ان میں سے افضل وہ ہوتا جو ان میں سے عام خیر خواہی کرنے والا ہوتا اور رتبے کے اعتبار سے ان میں عظیم وہ ہوتا جو ان میں سے ہمدردی اور مدد دینے کے لحاظ سے بہتر ہوتا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے ان سے آپ ﷺ کی مجلس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اکرم ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا ذکر الہی سے ہوتا تھا اور جب لوگوں کے پاس پہنچتے تو جہاں نشست گاہ ختم ہوتی وہیں بیٹھ جاتے اور اسی بات کا حکم دیتے، اپنے ہر ہمنشین کو اپنا حصہ عطا فرماتے (شرف ملاقات بخشتے) اور آپ ﷺ کا ہمنشین یہی خیال کرتا کہ آپ ﷺ کے ہاں اس سے بڑھ کر کوئی بھی قابل تکریم نہیں ہے۔ جس کسی نے بھی آپ ﷺ سے کسی ضرورت کا سوال کیا آپ ﷺ نے وہ ضرورت پوری کئے بغیر اسے نہیں لوٹایا یا نرمی سے اسے کچھ کہہ دیتے (کہ ابھی میرے پاس نہیں ہے) آپ ﷺ کی کشادہ روئی اور حسن خلق لوگوں سے بڑھ کر تھا تو آپ ﷺ لوگوں کے باپ بن گئے اور وہ سب آپ ﷺ کے نزدیک حق میں برابر ہو گئے۔ آپ ﷺ کی مجلس بردباری، حیا، صبر اور امانت کی مجلس تھی اس میں آوازیں بلند نہیں کی جاتی تھیں نہ ہی عورتوں کی بدگوئی ہوتی تھی۔ اس مجلس میں لوگ تقویٰ کی طرف مائل ہوتے ہیں عاجزی اختیار کرتے ہوئے، بڑوں کی عزت کرتے ہیں، چھوٹوں پر رحم کرتے ہیں، ضرورت مند کو ترجیح دیتے ہیں اور مسافر کی حفاظت کرتے ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی آپ ﷺ کے ہمنشینوں میں سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ دائمی کشادہ روئی والے، بہت محوش خلق، نرم مزاج، نہ

سخت گو نہ ترش رو، نہ چلانے والے، نہ فحش کلام، نہ عیب جو اور نہ ہی چاپلوس تھے۔ جو چیز پسند نہ ہوتی اس سے جان بوجھ کر غفلت برتتے، نہ ہی اس سے متاثر ہوتے اور نہ ہی اس کے متعلق جواب دیتے۔ آپ ﷺ نے اپنی ذات سے تین چیزیں دور رکھیں، ریاء (دکھلاوا) کثرت جتلانا اور لایعنی فضول کاموں سے اور لوگوں کی تین چیزوں سے دور رہے کسی کی مذمت نہیں فرمائی، کسی کی عیب جوئی نہیں کی اور نہ ہی کسی کی باعث شرم بات تلاش فرمائی۔ وہی بات کہتے جس میں ثواب کی امید ہوتی اور جب گفتگو فرماتے تو آپ ﷺ کے ہمنشین ایسے خاموش ہو جاتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں اور جب آپ ﷺ خاموشی اختیار فرماتے تب وہ گفتگو کرتے، آپ ﷺ کے پاس گفتگو میں باہم جھگڑتے نہیں تھے، جو آدمی آپ ﷺ کے پاس گفتگو کرتا اس کے فارغ ہونے تک خاموشی اختیار کرتے، آپ ﷺ کے پاس جو کوئی بات کرتا وہی کرتا رہتا (دوسرا کوئی اس کی بات نہیں کاٹتا) جس بات سے وہ ہنستے ہیں آپ ﷺ بھی مسکراتے، جس بات سے وہ تعجب کرتے آپ ﷺ بھی تعجب کرتے، مسافر کی بدزبانی کے باوجود اس کی بات اور اس کا سوال صبر سے سنتے حتیٰ کہ بعض اوقات آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے لوگوں کو ڈانٹنے لگتے تو فرماتے جب تم کوئی ضرورت مند دیکھو کہ وہ کچھ مانگ رہا ہے تو اس کی مدد کرو۔ اس شخص سے اپنی تعریف قبول فرماتے جس پر کچھ احسان فرماتے۔ آپ ﷺ کسی کی بات نہیں ٹوکتے تھے یہاں تک کہ وہ حد سے بڑھ جاتا تو اسے روک کر اس کی بات کاٹ دیتے یا کھڑے ہو جاتے۔

(۴۵۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن جمیل، نا سفیان بن وکیع باسناد ابی عیسیٰ عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سالت ابی عن دخول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال کان اذا اوی الی منزله فساق الحدیث الی ان قال کان لا یجلس ولا یقوم الا بذكر اللہ ولا یوطن الا ما کن وینہی عن ایطانہا واذا انتہی الی قوم جلس حیث ینتہی بہ المجلس ویامر بذلك ویعطی کل جلسانہ بنصیبہ ولا یحسب احد من جلسانہ ان احدا اکرم منه من جالسہ او قاومہ لحاجة صابرة حتی یکون هو المنصرف ومن سألہ حاجة لم ینصرف الا بها او بیسور القول قد وسع الناس خلقہ فصارلہم ابا

نصفه وخلقاً وصاروا عنده في الحق سواء مجلسه مجلس حلم وحياء وصبر
وامانة لا يرفع فيه الا صوات ولا يوبن فيه الحرم ولا تنثي فلتاته معتدلين
يتواصون فيه بالتقوى وساق الحديث الى ان قال قد ترك نفسه من ثلاث
المراء والاكثراروما لا يعنيه وزاد في آخره قال فسألته كيف كان سكوته قال
كان سكوت رسول الله صلى الله عليه وسلم على اربع على الحلم
والحزن والحذر والتقدير والتفكير فاما تقديره فهي تسوية النظر
والاستماع من الناس واما تفكيره ففيها يبقى ويفنى وجمع له الحلم والصبر
فكان لا يفضبه شيء ولا يستفزه وجمع له الحذر في اربعة اخذه بالحسن
فيقتدى به وتركه القبيح لينتهي عنه واجتهاده الراي فيها اصلح أمته والقيام
فيها خير لهم فيها يجمع لهم خير الدنيا والآخرة.

❖❖ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے کہیں داخل ہونے کے متعلق سوال کیا تو
انہوں نے فرمایا کہ جب آپ ﷺ کسی جگہ تشریف لے جاتے ”آپ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا حدیث کی
طرح ہی حدیث مبارکہ آگے چلائی حتیٰ کہ یہ بیان فرمایا کہ“ آپ ﷺ کا بیٹھنا اور اٹھنا فقط ذکر الہی
کے ساتھ ہوتا، آپ ﷺ مسجد میں کوئی خاص جگہ مقرر نہیں فرماتے تھے اور جگہ مقرر کرنے سے منع
فرماتے تھے، جب لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے تو جہاں نشست گاہ ختم ہوتی وہیں بیٹھ جاتے اور
اسی بات کا حکم دیتے، اپنے ہر ہمنشین کو اس کا حصہ عطا فرماتے، آپ ﷺ کے ہمنشینوں میں سے
کوئی یہ گمان نہ کرتا کہ اس سے بڑھکر کوئی آدمی آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ معزز ہے، جو آدمی
آپ ﷺ کے ساتھ کسی ضرورت کے لئے بیٹھے یا کھڑا ہو تو حاجت پوری ہونے تک صبر کرے (یعنی
ضرور حاجت پوری فرماتے) یہاں تک کہ وہی واپس لوٹنے والا ہوتا، جو آدمی آپ ﷺ سے کسی
ضرورت کا سوال کرتا تو آپ ﷺ یا تو اس کی ضرورت پوری فرماتے یا نرمی سے کوئی بات کہہ
دیتے۔ تمام لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آتے تو آپ ﷺ ان لوگوں کے لئے انصاف اور حسن
خلق کے اعتبار سے باپ بن گئے اور وہ لوگ آپ ﷺ کے نزدیک حق میں برابر ہو گئے۔
آپ ﷺ کی مجلس حلم، حیا، صبر اور امانت کی مجلس ہوتی تھی، اس میں آوازیں بلند نہیں کی جاتی تھیں نہ

ہی عورتوں کی بدگوئی ہوتی تھی، آپ ﷺ کی مجلس کے عیب بیان نہیں کئے جاتے تھے، سب میانہ روی اختیار کرتے اور تقویٰ کی باہم نصیحت کرتے۔ ”پھر آپ ﷺ نے حدیث مبارکہ آگے چلائی حتیٰ کہ یہ کہا کہ “آپ ﷺ نے اپنی ذات سے تین چیزیں دور رکھیں، دکھانا، کثرت جنانا اور الایمنی فضول کام۔ پھر اس حدیث مبارکہ کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے اپنے والد گرامی ﷺ سے نبی کریم ﷺ کی خاموشی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کی خاموشی چار چیزوں پر ہوتی تھی۔ حلم پر، غم پر، تنبیہ پر، اندازہ کرنے اور سوچنے پر، جہاں تک آپ ﷺ کے اندازہ کرنے کا تعلق ہے تو وہ لوگوں کی باتوں کو سننا اور غور کرنا تھا اور جہاں تک سوچنے کا تعلق ہے تو وہ اس چیز میں ہوتا جو باقی ہے اور جو فانی ہے۔ آپ ﷺ کے لئے حلم اور صبر جمع کر دیا گیا تھا تو آپ ﷺ کو کوئی چیز غصہ نہیں دلاتی تھی اور نہ ہی ہلکا اور سبک کرتی تھی (کہ بن سوچے آپ بات منہ سے نکالنے لگیں) اور چار چیزوں میں احتیاط آپ ﷺ کے لئے جمع کر دی گئی تھی، آپ ﷺ آپس بات حاصل کرتے تو اس کی پیروی فرماتے، فتنج چیز کو ترک فرماتے تاکہ اس سے باز رہیں، معاملے میں سوچ و بچار کی مشقت فرماتے جس میں آپ ﷺ کی امت کی اصلاح ہوتی اور ایسی ان کے لئے اختیار فرماتے جس میں ان کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی جمع کی گئی ہوتی تھی۔

(۴۵۹) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن جبیل، نا سفیان بن وکیع، نا جمیع بن عمرو حدثنی رجل من بنی تیمم من ولد ابی ہالۃ عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال سالت خالی ہندا عن صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقال کان اذا غضب اعرض واشاح واذا فرح غض طرفہ جل ضحکہ التبسم یفتر عن مثل حبة الغمام۔

❖❖ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنے ماموں حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے اوصاف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب غصے ہوتے تو چہرہ مبارک پھیر لیتے اور ناپسندیدگی کے ساتھ روگردانی فرماتے اور جب خوش ہوتے تو نگاہ مبارک پست رکھتے، اکثر آپ ﷺ کا مسکراتا تبسم ہوتا اور آپ ﷺ اس طرح مسکراتے جیسے بارش کے اولے ہوتے ہیں (یعنی دندان مبارک اولوں کی

طرح صاف اور چمکدار تھے)

(۴۶۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن عبدة الضبی وعلی بن حجر و ابو جعفر محمد بن الحسین بن ابی خیثمة المعنی واحد قالوا، نا عیسیٰ بن یونس عن عمر بن عبداللہ مولیٰ عفرة حدثنی ابراہیم بن محمد من ولد علی بن ابی طالب قال کان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا وصف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال لم یکن بالطویل المنقط ولا بالقصیر المتردد وکان ربعة من القوم ولم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط وکان جعدا رجلا ولم یکن بالبطهم ولا بالمکثم وکان فی وجهہ تدویر ابیض مشرب ادعج العینین اهدب الاشفار جلیل المشاش والکتد اجرد ذو مسربة شثن الکفین والقدمین اذا مشی تقلع کانبا ینحط من صلب واذا التفت التفت معا بین کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النبیین اجود الناس صدرا واصدق الناس لهجة والینهم عریكة واکرمهم عشيرة من راه بديهة هابه ومن خالطه معرفة احبه یقول ناعته لم اقبله ولا بعده مثله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

❖❖ حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ (اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ میں سے ہیں) فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان فرماتے تو اس طرح فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بالکل لمبے تھے اور نہ ہی بالکل پست قد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے میانہ قامت والے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ تو بالکل گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں کے بیچ بیچ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ پھولا ہوا نہ تھا اور نہ ہی چہرہ بالکل گول تھا البتہ کسی قدر گولائی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت سرخی آمیز سفید تھی، آنکھیں بہت کالی، پلکوں کے بال بہت لمبے تھے۔ جوڑوں کی ہڈیاں اٹھی ہوئی اور کندھوں کا درمیانی حصہ بھی بڑا اور مضبوط تھا، سارے بدن مبارک پر بال نہ تھے مگر سینہ مبارک سے زیر ناف تک بال تھے، ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے، جب چلتے تو زور دے کر آگے کو جھک کر چلتے گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہوں۔ جب کسی طرف توجہ فرماتے تو پوری طرح توجہ

فرماتے، دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین تھے، ازروئے سینہ کے تمام لوگوں سے زیادہ سخی، ازروئے بات کے تمام لوگوں سے زیادہ سچے، سب سے زیادہ نرم مزاج اور خاندان (یا قبیلے) کے لحاظ سے سب سے زیادہ معزز تھے، جو شخص یکا یک آپ ﷺ کو دیکھتا وہ (آپ ﷺ کے رعب و جلال کی وجہ سے) ڈر جاتا اور جو پہچان کے لئے آپ ﷺ سے ملتا وہ آپ ﷺ سے محبت کرنے لگتا، آپ ﷺ کا وصف بیان فرمانے والا کہتا ہے کہ نہ ہی آپ ﷺ سے پہلے اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد کوئی آپ ﷺ جیسا دکھائی دیا۔



باب نمبر ۳۳

باب فی صفة مشیہ ﷺ

آپ ﷺ کی چال مبارک کا بیان

(۴۶۱) من اسنادہ فی حدیث الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلفظ یخطو تکفیا قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اذا مشی تکفی تکفیا کانہا ینحط من صلب۔

❖❖ امام بغوی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ میں ”یخطو تکفیا“ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب (پیدل) چلتے تو آگے کو زور دے کر جھک کر چلتے گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہوں۔۔۔

(۴۶۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید، نا ابن لہیعة عن ابی یونس ہو مولیٰ ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما رايت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ وما رايت احدا اسرع فی مشیہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کانہا الارض تطوی لہ انا لنجهد انفسنا وانه لغير مکتوث۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر کوئی چیز حسین نہیں دیکھی گویا سورج آپ ﷺ کے چہرہ انور میں چلتا تھا اور میں نے رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر کسی کو تیز چلتے ہوئے نہیں دیکھا گویا زمین آپ ﷺ کے لئے لپٹ جاتی تھی۔ ہم تو اپنے اوپر مشقت ڈال کر تیز چلتے تھے مگر آپ ﷺ

کو کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

(۴۶۳) وحدثنا المطهر بن علی الفارسی، نا ابو ذر محمد بن ابراہیم الصالحانی، نا ابو مجید عبداللہ بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا المقدمی، نا یحییٰ بن راشد، نا داؤد بن ابی ہند عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا مشی مشی مشیا مجتہعا یعرف انہ لیس بہشی عاجز ولا کسلان۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پیدل چلتے تو اچھی طرح مستعدی سے چلتے۔ یہ پتہ چلتا کہ یہ کسی بیمار یا ست آدمی کی چال نہیں ہے۔

(۴۶۴) وحدثنا المطهر بن علی، نا محمد بن ابراہیم، نا عبداللہ بن محمد بن جعفر، نا ابو یعلیٰ، نا ابو خیشمۃ، نا وکیع، نا سفیان عن الاسود بن قیس عن نبیع عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج مشی اصحابہ امامہ وترکوا ظہرہ للبلائکۃ۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چلتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے (یعنی فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلتے)۔

(۴۶۵) وحدثنا المطهر بن علی، نا محمد بن ابراہیم، نا عبداللہ بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا الحسین بن علی، نا اسحق بن ابراہیم، نا عمرو بن الحارث عن عبداللہ بن سالم حدثنی محمد بن الولید الزبیدی عن الزہری عن سعید بن السیب انہ سمع ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یصف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال کان یطأ بقدمیہ لیس لہ اخمص یقبل خبیعا ویدبر خبیعا لم ار مثله صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم۔

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح نبی کریم ﷺ کا وصف بیان فرماتے ہیں کہ
 نبی کریم ﷺ اپنے قدمین شریفین روندتے (یعنی خوب جما کر رکھتے) آپ ﷺ کے
 قدموں میں (انحصار) جوف نہ تھا۔ پوری طرح آگے آتے اور پوری طرح پیچھے جاتے، میں نے
 آپ ﷺ جیسے کوئی نہیں دیکھا۔

(۷۶۶) وحديثنا المظهر بن عيسى، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن
 محمد بن جعفر، نا محمد بن العباس بن ايوب، نا نصر بن عيسى، نا
 عبد الاعلى، نا الجريري عن ابى الطفيل رضى الله تعالى عنه قال كان النبى
 صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اذا مشى كانا يمشى فى صبوب.

❖ حضرت ابو الطفيل فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں۔

❖

باب نمبر ۳۴

باب فی صفة جلوسه و اتكائه ﷺ

آپ ﷺ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کا بیان

(۴۶۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا محمد بن ابی غالب، نا ابراہیم بن منذر الحزامی، نا محمد بن فلیح عن ایہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بفناء الکعبۃ محتباً بیدہ ہکذا۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کے صحن میں اپنے ہاتھ مبارک سے اس طرح احتباء کئے ہوئے دیکھا (احتباء سے مراد یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے تلوے زمین پر لگائیں اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں، مترجم مدنی)۔

(۴۶۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ نا عبد بن حمید، نا عفان بن مسلم، نا عبد اللہ بن حسان العنبری عن جدتیہ عن قیلۃ بنت مخزومۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وجدتہا عبد اللہ ہا صفیۃ ودحیۃ ابتا علیہ وکانتا ربیبتی قیلۃ انہا رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی المسجد وهو قاعد القرفصاء قالت فلما رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم المتخشم ارعدت من الفرق۔

❖❖ حضرت قیلہ بنت مخزومہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

انہوں نے (حضرت قیلہ رضی اللہ عنہا) رسول اکرم ﷺ کو مسجد میں اکڑوں بیٹھے دیکھا فرماتی ہیں کہ جب میں نے آپ ﷺ کو غور سے دیکھا تو ڈر کے مارے کانپنے لگی (آپ ﷺ کے رعب سے)۔

(۴۶۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، انا ابو عیسیٰ، نا سلمة بن شبيب، نا عبد اللہ بن ابراہیم المديني، نا اسحق بن محمد الانصاري عن ربيع بن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابيه عن جده ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اذا جلس فی المجلس احتبی بیدیه۔

❖❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ احتباء فرماتے۔ (احتباء کا معنی ۴۶۷ نمبر حدیث مبارکہ میں گزر چکا ہے)۔

(۴۷۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا مسدد، نا بشر بن الفضل، نا الجریری عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابيه ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وجلس وکان متکئا الا و قول الزور فما زال یکررها حتی قلنا لیتہ سکت۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے تین سب سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ کیوں نہیں! یا رسول اللہ ﷺ! ضرور بتائیے۔ تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر سیدھے بیٹھ کر فرمایا۔ خبردار! تیسری چیز جھوٹی بات کہنا۔ آپ ﷺ اسے بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کہ کاش! آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

(۴۷۱) واخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا عبداللہ بن یوسف، نا الیث
عن سعید هو البقیری عن شریک بن عبداللہ بن ابی نمرانہ سمع انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما نحن جلوس مع النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم فی المسجد دخل رجل علی جبل فاناخہ فی المسجد ثم
عقلہ ثم قال لهم ایکم محمد والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم متکئی
بین ظہرانہم فقلنا ہذا الرجل الابيض المتکئی فقال لہ الرجل ابن
عبدالمطلب فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قد اجبتک فقال
الرجل انی سائلک فشدد علیک فی المسالۃ فلا تجد علی فی نفسك فقال سل
عباً بدا لک فقال اسالک بربک ورب من قبلك آله ارسلك الی الناس کلہم
فقال اللہم نعم قال انشدک باللہ آله امرک ان تصلی الصلوات الخمس فی
الیوم واللیلۃ قال اللہم نعم قال انشدک باللہ آله امرک ان تصوم ہذا
الشہر من السنۃ قال اللہم نعم قال انشدک باللہ آله امرک ان تأخذ ہذہ
الصدقۃ من اغنیائنا فتقسہا علی فقرائنا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم : نعم فقال الرجل آمنت بہا جئت بہ وانا رسول من ورائی من
قومی وانا ضیام بن ثعلبۃ اخو بنی سعد بن بکر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

جبکہ ہم مسجد میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی اونٹ پر سوار (مسجد
میں) داخل ہوا، اس نے مسجد میں اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھا، پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے پوچھا
کہ تم میں سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کون ہیں؟ اس وقت نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
کے درمیان (گھل مل کر) ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ہم نے اسے جواب دیا کہ وہ شخصیت جو سفید
رنگت والے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں وہی ہیں۔ اس آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ ہی
ابن عبدالمطلب ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تجھے جواب دے دیا ہے (یعنی میں ہی
ہوں) تو اس نے عرض کی کہ میں آپ ﷺ سے سوال کرنا چاہتا ہوں تو سوال میں آپ ﷺ پر سختی
کروں تو مجھ پر غصے نہ ہوں۔ تو ارشاد فرمایا کہ جو معاملہ تیرے لئے ظاہر ہوا اس کے متعلق پوچھ لے

(جو پوچھنا چاہتا ہے) اس نے عرض کی کہ میں آپ ﷺ کو آپ کے رب تعالیٰ اور آپ ﷺ سے پہلوں کے رب تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا ہے؟ فرمایا۔ ہاں! قسم بخدا! اس نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی قسم! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا ہے؟ فرمایا۔ ہاں! قسم بخدا! اس نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی قسم! کیا اللہ تعالیٰ نے سال میں سے اس مہینے (رمضان المبارک) میں آپ ﷺ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے؟ فرمایا۔ ہاں! قسم بخدا! اس نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی قسم! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا ہے کہ زکوٰۃ ہمارے امیروں سے لے کر ہمارے غریبوں پر تقسیم کریں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! تو اس آدمی نے عرض کی۔ آپ ﷺ جو کچھ لے کر آئے ہیں میں اس پر ایمان لایا۔ میں اپنی قوم (قبیلہ) کا قاصد ضمام بن ثعلبہ بنو سعد بن بکر قبیلے (والوں) کا بھائی ہوں۔

(۴۷۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عباس بن محمد الدوری، نا اسحق بن منصور عن اسرائیل عن سباک بن حرب عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم متکئا علی وسادة علی یسارہ۔

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے بائیں پہلو پر تکیے پر ٹیک لگائے دیکھا۔

(۴۷۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبد اللہ بن عبد الرحمن، انا عمرو بن عاصم، نا حماد بن سلمۃ عن حید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کان شاکیا فخرج یتوکا علی اسامة وعلیہ ثوب قطن قد توشع بہ فصلی بہم۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ بیمار تھے تو آپ ﷺ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگائے باہر تشریف لائے۔

آپ ﷺ نے روئی (سے بنا ہوا) کپڑا اپنے اوپر ڈھانپا ہوا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو نماز پڑھائی۔

(۴۷۴) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا اسحق بن ابراہیم بن نصر عبدالرزاق، انا ابن جریج اخبرنی عطاء عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال قام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یوم الفطر فصلی فبدأ بالصلاة ثم خطب فلما فرغ نزل فاتی النساء فذکرهن وهو یتوکأ علی یدل بلال وبلال باسط ثوبه تلقی فیہ النساء الصدقة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

عید الفطر کے دن رسول اکرم ﷺ کھڑے ہوئے۔ نماز ادا فرمائی۔ پہلے نماز ادا فرمائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا جب فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے اور عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی۔ اس وقت آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا۔ اس میں عورتیں صدقہ (کا مال) ڈال رہی تھیں۔

(۴۷۵) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز الفاشانی، انا القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی محمد بن احمد اللولوی، نا ابو داؤد سلیمان بن الاشعث، نا محمد بن کثیر، نا سفیان عن منصور بن عبدالرحمن عن صفیة عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یضع راسه فی حجری فیقرأ وانا حائض۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر تلاوت فرماتے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۵

باب فی صفة نومہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صفت نیند کا بیان

(۴۷۶) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد، انا ابو اسحق ابراہیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب احمد بن ابی بکر الزہری عن مالک بن انس عن ابن شہاب عن عباد بن تیمم عن عبدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الآخری۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عباد بن تیمم رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ

انہوں نے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

(۴۷۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن البثنی، نا عبدالرحمن بن مہدی، انا اسرائیل عن ابی اسحق عن عبداللہ بن یزید عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ وضع کفہ الیمنی تحت خدہ الیمنی وقال رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک۔

❖❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بستر پر لیٹتے تو اپنی دائیں ہتھیلی دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور فرماتے اے میرے رب! جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔

(۴۷۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا الحسین بن محمد الحریری، نا سلیمان بن حرب، نا حماد بن سلمة عن حمید عن بکر بن عبد اللہ المزنی عن عبد اللہ بن ابی رباح عن ابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اذا عرس بلیل اضطجع علی شقه الایمن واذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع راسہ علی کفہ۔

❖❖ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں رات کو کہیں ٹھہرتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح صادق سے ذرا پہلے لیٹتے تو اپنا بازو کھڑا کرتے اور سر مبارک ہتھیلی پر رکھ لیتے۔

(۴۷۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا علی بن عبد اللہ، نا ابن مہدی عن سفیان عن سلمة ابن کھیل عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بت عند میمونة فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فاتی حاجة ثم تویضا وضوء بین وضوء ین لم یکثر وقد ابلغ فصلی فتتامت صلاته ثلاث عشرة رکعة ثم اضطجع فنام حتی نفخ وکان اذا نام نفخ فأذنه بلال بالصلاة فصلی ولم یتویضا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور قضائے حاجت فرمائی پھر دو وضو کے درمیان ایک وضو فرمایا۔ مگر وضو ختم کرنے تک پانی بہت کم بہایا۔ پھر نماز ادا فرمائی۔ تیرہ رکعت نماز پوری ہو گئی تو لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تو خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لئے بلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں فرمایا۔

(۴۸۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا آدم، نا شعبہ، نا الحکم قال سمعت سعید بن

جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بت فی بیت خالتی میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وکان النبی عندها فی لیلتها فصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالعشاء ثم جاء الی منزله فصلی اربع رکعات ثم نام ثم قام ثم قال نام الغلیم او کلمة تشبهها ثم قام فقامت عن یساره فجعلنی عن یمینه فصلی خمس رکعات ثم صلی رکعتین ثم نام حتی سمعت غطیطه او خطیطه ثم خرج الی الصلاة. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری اس رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا ادا فرمائی۔ پھر اپنے گھر تشریف لائے اور چار رکعات ادا فرمائیں پھر سو گئے۔ پھر اٹھے پھر فرمایا کہ چھوٹا بچہ سو گیا ہے یا اسی جیسی کوئی بات فرمائی۔ پھر کھڑے ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی دائیں جانب کیا اور پانچ رکعتیں ادا فرمائیں پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹے کی آواز سنی (پھر بیدار ہو کر بغیر وضو کئے) نماز (فجر) ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔



باب نمبر ۳۶

باب فی صفة وضوئہ وغسلہ ﷺ

آپ ﷺ کے وضو اور غسل کا بیان

(۴۸۱) اخبرنا ابو طاهر عمر بن عبدالعزیز الفاشانی، انا الشریف ابو عمر القاسم ابن جعفر بن عبدالواحد الهاشمی، انا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللولوی، نا ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی، نا الحسن بن علی الحلوانی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزهري عن عطاء بن زيد الليثي عن حمران بن ابان بن ابان مولى عثمان بن عفان قال رايت عثمان بن عفان رضى الله تعالى عنه توضا فافرغ على يديه ثلاثا فغسلها ثم مضض واستنثر وغسل وجهه ثلاثا وغسل يده اليمنى الى المرفقين ثلاثا ثم اليسرى مثل ذلك ثم مسح راسه ثم غسل قدمه اليمنى ثلاثا ثم اليسرى مثل ذلك ثم قال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم توضا مثل وضوئى هذا ثم قال من توضا وضوئى هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر الله له ما تقدم من ذنبه. صحيح.

❖❖ حضرت حمران بن ابان بن ابان مولى حضرت عثمان غنى رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے

ہیں کہ

میں نے حضرت عثمان غنى رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہا کر انہیں دھویا پھر کلی کی، ناک صاف کیا اور تین مرتبہ چہرے کو دھویا، پھر تین مرتبہ دائیں ہاتھ کہنی تک دھویا پھر اسی طرح بائیں ہاتھ دھویا پھر سر پر مسح کیا، پھر دایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا، پھر اسی طرح بائیں پاؤں دھویا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایسے ہی وضو کرتے دیکھا ہے جیسے

میں نے کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میرے وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح ادا کیں کہ ان میں دنیا کا کوئی خیال نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ بخش دے گا۔

(۴۸۲) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن عمرو بن يحيى البازني عن ابيه ان رجلا قال لعبد الله بن زيد بن عاصم وهو جد عمرو بن يحيى هل تستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم يتوضا قال عبد الله بن زيد رضي الله تعالى عنه نعم فدعا بوضوء فافرغ على يده اليمنى فغسل يديه مرتين ثم مضض واستنثر ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الى المرفقين ثم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر بداء بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه قال وهيب عن عمرو بن يحيى فمسح راسه مرة واحدة وقال خالد بن عبد الله عن عمر بن حبي مضض واستنشق من كف واحدة فغسل ذلك ثلاثا.

❖❖ حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا کہ

ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ جو کہ عمرو بن یحییٰ مازنی کے دادا ہیں ان سے کہا کہ کیا آپ مجھے دکھائیں گے کہ نبی کریم ﷺ کیسے وضو فرماتے تھے۔ حضرت عبد اللہ نے جواب دیا۔ ہاں! پھر وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا اور دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا۔ پھر کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا (اور ناک صاف کیا) پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے اس طرح مسح کیا کہ دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لائے پھر پیچھے سے آگے لائے۔ سر کے آگے سے ابتداء کی پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے پھر واپس لائے حتیٰ کہ جس جگہ سے ابتداء کی تھی وہیں لوٹ آئے۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

حضرت وہیب نے حضرت عمرو بن یحییٰ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ سر کا مسح ایک مرتبہ ہی کیا جبکہ حضرت خالد بن عبد اللہ نے حضرت عمرو بن یحییٰ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ کلی کی اور ایک ہی ہتھیلی پانی ناک میں ڈالا اور تین مرتبہ دھویا۔

(۴۸۳) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو بکر احمد بن احمد بن الحسن الحیری، نا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن حماد ثنا ابو مل بن اسماعیل عن سفیان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تویضاً مرة مرة.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔

(۴۸۴) اخبرنا ابو الحسن عبد الوہاب بن محمد الکسائی، انا عبد العزیز بن احمد الخلال، انا ابو العباس الاصم، انا الربیع بن سلیمان، انا الشافعی، انا یحییٰ بن حسان عن حماد بن زید وابن علیہ عن ایوب عن ابن سیرین عن عمرو بن وہب الثقفی عن المغیرة بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تویضاً فمسح بناصریتہ وعلی عمامتہ وخفیہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تو اپنی پیشانی (کی مقدار سر پر) پگڑی پر اور موزوں پر مسح فرمایا۔
(۴۸۵) اخبرنا عمر بن عبد العزیز، انا القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا ابو توبہ، نا ابو الملیح عن الولید بن زروان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کان اذا تویضاً اخذ کفا من ماء فادخله تحت حنکھ فخلل به لحيته وقال هکذا امرنی ربی۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے تو ایک ہتھیلی پانی لیتے اور اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل فرما کر ریش مبارک کا خلال کرتے اور فرماتے میرے رب تعالیٰ نے مجھے اسی طرح حکم ارشاد فرمایا ہے۔
(۴۸۶) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق

الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدا فغسل يديه ثم توضا كما يتوضا للصلاة ثم يدخل اصابعه في الباء فيخلل بها اصول شعره ثم يصب على راسه ثلاث غرفات بيديه ثم يفيض الباء على جلده كله. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت (فرض غسل جو جماع یا احتلام وغیرہ کے بعد کیا جائے) فرماتے تو ابتداء اس طرح فرماتے۔ دونوں ہاتھ دھوتے پھر جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے اسی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل فرماتے اور ان کے ساتھ بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر سر پر ہاتھوں کے ساتھ تین چلو پانی بہاتے۔ پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے۔

(۴۸۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، انا عبدان، انا ابو حمزہ قال سمعت الاعش عن سالم هو ابن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قالت میبونة وضعت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غسلا فسترته بثوب وصب علی یدیه فغسلها ثم صب بیینہ علی شبالہ فغسل فرجہ فضرب بیدہ الارض فمسحها ثم غسلها فبفض واستنشق وغسل وجهہ وذراعیہ ثم صب علی راسہ وافاض علی جسده ثم تنحی فغسل قدمیه فناولته ثوبا فلم یاخذ فانطلق وهو ینفض یدیه. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لئے پانی رکھا اور ایک کپڑے کے ساتھ آپ ﷺ سے آڑ کر لی۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں پر پانی بہایا، پھر انہیں دھویا، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور شرمگاہ دھوئی، پھر ہاتھ زمین پر مار کر رگڑا پھر اسے دھویا، پھر کلی کی، ناک صاف کیا اور چہرہ مبارک اور بازو دھوئے پھر سر پر پانی بہایا اور پھر تمام جسم پر (خوب) پانی بہایا۔ پھر ایک کونے میں گئے اور دونوں پاؤں دھوئے، میں نے

آپ ﷺ کو کپڑا دیا تو آپ ﷺ نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے چل پڑے۔

(۴۸۸) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو طاهر محمد بن محمد ابن محش الزیادی، انا ابوبکر احمد بن اسحق بن ایوب، نا اسماعیل بن قتیبہ، نا یحییٰ ابن یحییٰ، نا ابو خثیمہ عن عاصم الاحول عن معاذة عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من اناء واحد بینی وبينه فیبادرنی فاقول دع لی دع لی قالت وهما جنبان۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں اور رسول اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ وہ برتن میرے اور آپ ﷺ کے درمیان ہوتا۔ آپ ﷺ مجھ سے جلدی فرماتے تو میں کہتی کہ میرے لئے بھی چھوڑنا، میرے لئے بھی چھوڑنا۔ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے۔

(۴۸۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا قتیبہ، نا سفیان عن منصور عن ابراہیم عن الاسود عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من اناء واحد کلانا جنب وکان یامرنی فاتذر فیباشرنی وانا حائض وکان یخرج راسه الی وهو معتکف فاغسله وانا حائض صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ

میں اور رسول کریم ﷺ دونوں حالت جنابت میں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ حالت حیض میں ہوتی تو آپ مجھے حکم دیتے میں تہبند باندھ لیتی تو آپ ﷺ مجھ سے مباشرت کرتے۔ اعتکاف کے دوران آپ ﷺ اپنا سر مبارک میری طرف نکالتے تو میں اسے دھوتی اور اس وقت میں حالت حیض میں ہوتی۔

(۴۹۰) واخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو طاهر

الزیادی، نا ابوبکر احمد بن اسحق بن ایوب، نا محمد بن سلیمان بن

الحارث، نا ابو نعیم، نا مسعر عن ابی جبر وهو عبد اللہ بن جبر قال
سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسة امداد وکان یتوضا بالمد.
صحیح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک پانی کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے اور ایک مد
پانی کے ساتھ وضو فرمایا کرتے تھے۔

(۴۹۱) اخبرنا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد الحنیفی، انا ابو الحرث
طاہر بن محمد الطاہری، انا ابو محمد الحسن بن محمد بن حلیم، نا ابو
البوجه محمد بن عمرو بن البوجه، نا صدقة بن الفضل، انا ابو سلمة عن
الولید بن کثیر عن محمد بن کعب القرظی عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن
رافع بن خدیج عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قیل یا رسول
اللہ انتوضا من بئر بضاعة وهی بئر یلقى فیها الحيض ولحم الکلاب والنتن
فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : ان الباء طهور ولا ینجسه
شیء۔

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم بضاعہ کنویں سے وضو کر لیا کریں
حالانکہ وہ ایسا کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگی پھینکی جاتی ہے۔ تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی پاک ہوتا ہے اور اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی (بضاعہ کنویں کا پانی دو
قلوں سے زیادہ تھا اور اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہوتا تھا اور ایک طرف کی تحریک سے دوسرے
کنارے کی طرف تحریک نہیں ہوتی تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ورنہ جس پانی میں نجاست
ظاہر ہو وہ ناپاک ہی ہوتا ہے)۔



باب نمبر ۳۷

فیما کان یفعله قبل الوضوء والغسل من غیر اراد

وضو اور غسل سے قبل آپ ﷺ کے افعال کا بیان

(۱۹۲) احبرنا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد التحیفی، ان ابو النحرط
طاهر بن محمد الظاہری، ان الحسن بن محمد بن حمیم، ابو النوحہ
محمد بن عمرو، ان عبدان، ان عبد اللہ بن النضر، ان یونس بن اسحاق
حدثنی ابو سیمہ بن عبد الرحمن عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اراد ان یدم وهو حب یتوضد
وضوءاً للصلاة وهو اذا اراد ان یاکل او یشرب یغسل یدیه ثم یاکل او
یشرب. صحیح.

++ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب
حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز والا وضو فرماتے اور جب کھانے پینے کا ارادہ فرماتے
تو ہاتھ دھو کر پھر کھانے پیتے۔

(۱۹۳) احبرنا عمر بن عبد العزیز، ان القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو
عسی النونوی، ابو داؤد، مسدد، یحییٰ، شیعہ عن الحكم عن
ابراہیم عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کان اذا اراد ان یاکل او یدم توضد یعنی وهو حب.

++ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حالت جنابت
میں کھانے پینے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے۔

(۴۹۴) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شریک عن حصین عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجنب فیغتسل ثم یتدفی بی قبل ان اغتسل۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جنبی ہوتے تو غسل فرماتے پھر میرے غسل کرنے سے پہلے مجھ سے گرمی حاصل کرتے۔

(۴۹۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عیاش، نا عبدالاعلیٰ، نا حمید عن بکر ہو ابن عبداللہ المزنی عن ابی رافع عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معہ حتی قعد فانسلت فاتیبت الرجل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال این کنت یا اباہر فقلت له فقال سبحان اللہ ان المسلم لا ینجس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں جنبی تھا تو نبی کریم ﷺ مجھے ملے۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا تو میں آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا حتیٰ کہ آپ ﷺ بیٹھ گئے تو میں چپکے سے کھسک لیا اور گھر جا کر غسل کیا پھر واپس آیا تو آپ ﷺ ابھی تشریف فرما تھے تو ارشاد فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کہاں تھے؟ میں نے آپ ﷺ سے معاملہ عرض کیا تو فرمایا۔ سبحان اللہ! مسلمان ناپاک نہیں ہوتا (یعنی اس کی جنابت کی وجہ سے دوسرا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا گویا اس کا ظاہری جسم بھی ناپاک نہیں ہوتا)۔

(۴۹۶) اخبرنا ابو القاسم الحنیفی، انا ابو الحارث الطاہری، انا الحسن بن محمد بن حلیم، انا ابو البوجہ، انا صدقہ، نا وکیع، نا مسعر وسفیان عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اشرب وانا حائض فانا ولہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیضع فاه علی

موضع فی واعررق العرق فیتناولہ فیضع فاه فی موضع فی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں پانی پی کر برتن نبی کریم ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اپنا منہ مبارک میرے منہ کی جگہ پر رکھتے اور میں ہڈی پر سے گوشت چوس لیتی تو آپ ﷺ ہاتھ بڑھا کر لیتے اور اپنا منہ مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھتے۔

(۴۹۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا ابو نعیم سمع زھیرا عن منصور بن صفیة ان امہ

حدثتہ ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حدثتھا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کان یتکی فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں ٹیک

لگاتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر آپ ﷺ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔

(۴۹۸) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر انا ابو علی

اللؤلؤی، نا ابو داؤد، نا مسدد، نا اسماعیل، نا حمید الطویل عن انس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طاف علی نسائه فی غسل

واحد۔ صحیح

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس

ہو آئے اور ایک ہی غسل (آخر میں) کر لیا۔

(۴۹۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو

القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبۃ اخبرنی عمرو بن مرة سمعت

عبداللہ بن سلمۃ یقول دخلت علی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال کان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقضي الحاجة ویاکل معنا اللحم۔

ویقرأ القرآن وکان لا یحجبه او یحجزہ عن قراۃ القرآن شیء لیس

الجنابة۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے

فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت فرماتے اور (پھر) ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے اور قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔ آپ ﷺ کو تلاوت قرآن کریم سے سوائے جنابت کے اور کوئی چیز نہ روکتی۔

(۵۰۰) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، نا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا محمد بن العلاء، نا ابن ابی زائدة عن ابیہ عن خالد بن سلمة عن البھی عن عروة عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يذكر اللہ عل کل احیاءہ۔

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر وقت ذکر الہی میں مصروف رہا کرتے تھے۔

(۵۰۱) اخبرنا ابو القاسم عبداللہ بن محمد الحنیفی، انا ابو الحارث طاہر بن محمد الطاہری، نا الحسن بن محمد بن حلیم، انا ابو الموجه محمد بن عمرو، انا صدقة، انا ابن عینة عن عمرو بن دينار سمع سعید بن الحویرث سمع ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما يقول کنا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرجع من الغائط فاتی بطعام فقیل لا تتوضا فقال لم اصل فاتوضا۔ صحیح۔

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت فرما کر واپس آئے تو کھانا پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ وضو نہیں فرمائیں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں نماز نہیں ادا کرنے لگا کہ وضو کروں۔

(۵۰۲) اخبرنا عبدالوہاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربیع، نا الشافعی، انا ابراہیم بن محمد عن ابی الحویرث عن الاعرج عن ابن الصبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مررت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو یبول فسلمت علیہ فلم یرد علی حتی قام الی جدار فحتہ بعصا کانت معہ ثم وضع یدہ علی الجدار فمسح وجهہ ودراعیه ثم رد علیہ۔

❖❖ حضرت ابن الصمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آنحضرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بول (پیشاب) فرما رہے تھے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ کلمہ نہ بولا ایک دیوار کے پاس گئے اور اپنے پاس موجود عصا (لاٹھی یا ڈنڈا وغیرہ) سے اسے کریدا پھر اپنا ہاتھ مبارک اس پر رکھا اور اپنے چہرہ مبارک اور بازوؤں کا مسح کیا (تیمم کیا) پھر ان کے سلام کا جواب دیا۔



باب نمبر ۳۸

فی استطابته ﷺ

آپ ﷺ کے استنجاء (یا قضائے حاجت) کا بیان

(۵۰۳) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابو داؤد، نا مسدد، نا عیسیٰ بن یونس، نا اسماعیل بن عبدالملک عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی دور چلے جاتے تھے کہ آپ ﷺ کو کوئی بھی نہ دیکھ پاتا۔

(۵۰۴) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، نا ابوبکر احمد بن الحسن الحیرى، نا ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی، نا احمد بن حازم بن ابی عزرۃ، انا علی بن قادم، ناشعبۃ عن عبدالعزیز بن صہیب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا فرماتے۔ اے اللہ رب العزت! میں تجھ سے پناہ لیتا ہوں شیطانوں اور شیطانوں سے۔

(۵۰۵) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابو داؤد، نا عمرو بن محمد، نا ہاشم بن القاسم، نا اسرائیل عن یوسف بن ابی بردۃ عن ابیہ قال حدثنی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا خرج من الغائط قال غفرانك.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ

جب رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت فرما کر باہر نکلتے تو فرماتے (یا اللہ!) میں تیری بخشش اور معافی چاہتا ہوں۔

(۵۰۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن بشار، نا محمد بن

جعفر، نا شعبۃ عن عطاء ابن ابی میمونۃ سمع انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ

عنه يقول كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يدخل الخلاء فاحمل

انا و غلام اداة من ماء وعنزة يستنجى بالماء. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن (لوٹا وغیرہ) اور برچھی (چھوٹا نیزہ) اٹھاتے۔ آپ ﷺ پانی کے ساتھ استنجاء کرتے۔

(۵۰۷) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی

اللولوی، نا ابو داؤد نا نصر بن علی عن ابی علی الحنفی عن ہمام عن ابن

جریج عن الزہری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال كان رسول الله صلى

الله تعالى عليه وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمه.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگلی اتار کر رکھ دیتے۔

☆☆☆

باب نمبر ۳۹

فی سواکہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و تِیَامَنہ

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسواک فرمانے اور داہنی طرف استعمال فرمانے کا بیان (۵۰۸) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا حفص بن عمر، نا خالد بن عبداللہ عن حصین عن ابی وائل عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا قام للتحجد من اللیل یشوص فاه بالسواک. صحیح.

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نماز تہجد ادا کرنے کیلئے اٹھتے تو اپنا منہ مبارک مسواک کے ساتھ صاف فرماتے یا منہ میں مسواک رگڑتے۔

(۵۰۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا ابو منصور محمد بن محمد بن سبعمان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبد الجبار الریانی، نا حمید بن زنجویہ، نا یعلیٰ بن عبید، نا مسعر عن المقدام بن شریح عن ابیہ قال سالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بای شیء کان یبدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک. صحیح.

❖❖ حضرت مقدام بن شریح رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کس چیز کے ساتھ ابتداء کرتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مسواک فرماتے تھے۔

(۵۱۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو النعمان، نا حماد بن زید عن

غیلان بن جریر عن ابی بردہ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوحدتہ یستن بسواک یدہ یقول اء اء والسواک فی یدہ کانہ یتھوہ۔
صحیح۔

❖❖ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کرامی سے روایت لیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کے ساتھ دانت صاف فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اء اء کہہ رہے تھے درآنحالیہ مسواک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم قے کر رہے ہیں۔

(۵۱۱) حدثنا المطهر بن علی الفارسی، انا ابو ذر محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا ابو عبد اللہ امیتہ بن محمد الصواف، نا نصر بن علی، نا عیسیٰ بن یونس عن سعید بن ابی عروبہ عن ابی معشر عن ابراهیم عن الاسود عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانت یدہ الیمنی لظہورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسری لخلائلہ وما کان من اذی۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ مبارک طہارت اور کھانے کیلئے تھا اور بایاں ہاتھ مبارک پانچخانہ اور دیگر گندگی وغیرہ کیلئے تھا۔

(۵۱۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا سلیمان بن حرب، نا شعبہ عن الاشعث بن سلیم عن ابیہ عن مسروق عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب التین ما استطاع فی شانہ کلہ فی ظہورہ وترجلہ وتنعلہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام امور مثلاً طہارت، کنگھی کرنا اور جوتے پہننا وغیرہ میں داہنی جانب پسند فرماتے تھے۔



باب نمبر ۴۰

فی صفة صلاتہ ﷺ

آپ ﷺ کی نماز کا بیان

(۵۱۳) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز الفاشانی، انا ابو عمر القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داؤد، نا حفص بن عمر، نا شعبہ عن ابی المنہال عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الظهر اذا زالت الشمس ویصلی العصر وان احدنا یدھب الی اقصى المدینة ویرجع والشمس حیة ونسیت المغرب وکان لا یبالی فی بعض تاخیر العشاء الی ثلث اللیل قال ثم قال الی شطر اللیل قال وکان یکرہ النوم قبلھا والحديث بعدها وکان یصلی الصبح ویعرف احدنا جلسہ الذی کان یعرفہ وکان یقرأ فیھا من الستین الی المائة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل جاتا اور نماز عصر اس وقت ادا فرماتے کہ ہم میں سے کوئی آدمی مدینہ منورہ کے انتہائی سرے پر جا کر لوٹ آتا اور سورج ابھی تیز ہوتا (یعنی زردی نہ آئی ہوتی) اور مغرب کا وقت میں بھول گیا ہوں جبکہ عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ پھر فرمایا آدمی رات تک (موخر کرنے میں کوئی حرج نہیں) عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد گفتگو کرنا آپ ﷺ ناپسند فرماتے تھے اور نماز فجر اس وقت ادا فرماتے کہ ہم میں کوئی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کو پہچان لیتا تھا جسے وہ جانتا ہوتا تھا (یعنی اتنی روشنی ہو جاتی تھی) اور نماز فجر میں آپ ﷺ ساٹھ (۶۰) سے لے کر سو (۱۰۰) آیات تلاوت فرماتے تھے۔

(۵۱۴) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، نا ابو علی

اللؤلؤی، نا ابو داؤد، نا مسلم بن ابراہیم، نا شعبۂ عن سعد بن ابراہیم عن محمد بن عمر وهو ابن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال سالنا جابرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن وقت صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال کان یصلی الظهر بالهاجرة والعصر والشمس حیة والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا کثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس۔
صحیح۔

❖❖ حضرت محمد بن عمر بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (اول وقت میں) ادا کرتے، عصر اس وقت ادا کرتے جبکہ سورج ابھی تیز ہوتا، مغرب سورج کے غروب ہونے پر ادا کرتے اور عشاء جب آدمی زیادہ ہوتے تو جلدی ادا کرتے اور جب آدمی کم ہوتے تو موخر کرتے جبکہ نماز فجر تاریکی میں ادا کرتے۔

(۵۱۵) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابو داؤد، نا احمد بن حنبل، نا ابو عاصم الضحاك بن مخلد، نا عبدالحمید یعنی ابن جعفر اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی عشرة من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منهم ابو قتادة انا اعلمکم بصلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالوا فلم فواللہ ما کنت باکثرنا له تبعا ولا اقدمنا له صحبة قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قام الی الصلاة رفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه ثم یکبر حتی یقر کل عظم فی موضعه معتدلا ثم یقرأ ثم یکبر ویرفع یدیه ثم یحاذی بهما منکبیه ثم یرکم ویضع راحتیہ علی رکبتيہ ثم یعتدل فلا یصبی راسه ولا یقنع ثم یرفع راسه فیقول سمع اللہ لمن حمده ثم یرفع یدیه حتی یحاذی منکبیه معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یرفع راسه فیقول فیجا فی یدیه عن جنبیه ثم یرفع راسه ویثنی رجله الیسری فیقعد علیها ویفتح

اصابع رجليه اذا سجد ثم يسجد ثم يقول الله اكبر ويرفع ويثني رجله اليسرى فيقعد عليها حتى يرجع كل عظم الى موضعه ثم يصنع في الآخرة مثل ذلك ثم اذا قام من الركعتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي بها منكبيه كما كبر عند افتتاح الصلاة ثم يصنع ذلك في بقية صلاته حتى اذا كانت السجدة التي فيها التسليم اخر رجله اليسرى وقعد متوركا على شقه اليسر قالوا صدقت هكذا كان يصلي- صحيح-

❖❖ حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم جن میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں تم سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کیسے؟ قسم بخدا! نہ تو آپ ہم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے اور نہ ہی ہم سے پہلے آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہاں! ایسے ہی بات ہے تو انہوں نے کہا پھر بتائیے۔ تو آپ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک بلند فرماتے پھر تکبیر کہتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر مناسب طور سے ٹھہر جاتی پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ بلند کرتے پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھتے پر اعتدال برتتے تو نہ ہی سر کو جھکاتے اور نہ ہی بلند رکھتے۔ پھر سر اوپر اٹھاتے اور کہتے ”سمع الله لمن حمده“ پھر اعتدال کی حالت میں ہاتھوں کو کندھوں تک بلند فرماتے پھر اللہ اکبر کہتے، پھر زمین کی طرف (سجدے کیلئے) جھکتے تو اپنے ہاتھوں (بازوؤں) کو پہلوؤں سے دور رکھتے اور بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھتے۔ جب سجدہ کرتے تو پاؤں کی انگلیاں کھولتے پھر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور اوپر اٹھتے اور بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ پھر جب دو رکعتیں ادا کر کے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کندھوں تک بلند فرماتے جیسے نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ پھر باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے حتیٰ کہ جب وہ سجدہ کرتے کہ جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا ہے تو بایاں پاؤں پیچھے کرتے اور بائیں جانب سرین پر بیٹھتے تو ان سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے کہا کہ تو نے سچ کہا۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے۔

(۵۱۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیبی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحییٰ بن بکیر، نا الیث عن خالد عن سعید عن محمد ابن عمرو بن حلحلة عن محمد بن عمرو بن عطاء ح وحدثنا الیث عن یزید بن ابی حبيب ویزید بن محمد عن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذكرنا صلاة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ابو حبيب الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رايته اذا كبر جعل يديه حذاء منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع راسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل باطراف اصابع رجليه القبلة فاذا جلس في الركعتين جلس على رجله اليسرى ونصب اليمنى فاذا جلس في الآخرة قدم رجله اليسرى ونصب الآخرة وقعد على مقعدته. صحيح.

❖❖ حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ بیٹھے تھے تو ہم نے آپ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا۔ تو حضرت ابو حمید ماعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی نماز کو یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کے ساتھ گھٹنوں کو مضبوطی سے تھامتے اور پیٹھ جھکاتے (یا موڑتے) اور جب سر اٹھاتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آجائے۔ جب سجدہ کرتے تو ہاتھ بغیر پھیلائے زمین پر رکھتے اور سمیٹتے نہیں تھے اور پاؤں کی انگلیوں کا اگلا حصہ قبلہ کی جانب رکھتے۔ جب (پہلی) دو رکعتوں میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا کرتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں آگے کرتے، دایاں کھڑا کرتے اور سرین پر بیٹھتے۔

(۵۱۷) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی

اللولوی، نا ابو داؤد، نا احمد بن حنبل، نا عبدالملک بن عمرو اخبرني فليح

بن سليمان حدثني عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن

سعد و محمد بن مسلمۃ فذکروا صلاة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلاة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فذكر بعض هذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كأنه قابض عليهما ووتر يديه فتجافا عن جنبيه وقال ثم سجد فامكن انفه وجبهته ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه ثم رفع راسه حتى رجع كل عظم في موضعه حتى فرغ ثم جلس فافتش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى وكفه اليسرى على ركبته اليسرى وأشار باصبعه.

❖❖ حضرت عباس بن صہل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابو حمید، حضرت ابو اسید، حضرت صہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جانتا ہوں۔ پھر کچھ تذکرہ کیا پھر کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گویا کہ انہیں قبضے میں لیا ہوا ہے۔ اپنے ہاتھوں کو (رکوع میں) کمان کے چلہ کی طرح کر دیا اور انہیں پہلوؤں سے جدا رکھا۔ پھر سجدہ کیا تو اپنی ناک اور پیشانی خوب جما کر رکھی اور ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھا جبکہ ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھیں پھر سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر لوٹ آئی۔ اسی طرح کیا حتیٰ کہ فارغ ہو گئے (یعنی آخری رکعت تک اسی طرح کیا) پھر بیٹھ گئے تو اپنا پایاں پاؤں بچھیا اور دائیں پاؤں کا سینہ (اوپری حصہ) قبلہ کی طرف کیا جبکہ دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھی اور انکی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

(۵۱۸) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علي اللؤلؤي، نا ابو داؤد، نا مسدد، نا عبدالوارث بن سعيد عن حسين المعلم عن بديل بن ميسرة عن ابي الجوزا عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفتح الصلاة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العالمين وكان اذا ركع لم يشخص راسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك وكان اذا رفع راسه من الركوع لم يسجد حتى يستوي قائما وكان

إذا رفع رأسه من السجود لم يسجد حتى يستوي قاعدا وكان إذا جلس يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان يقول في كل ركعتين التحيات وكان ينهى عن عقب الشيطان وعن فرش السبع وكان يختم الصلاة بالتسليم. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نماز کی ابتداء تکبیر کے ساتھ اور قرأت کی ابتداء ”الحمد لله رب العالمين“ کے ساتھ فرماتے تھے۔ جب رکوع فرماتے تو نہ ہی سر کو اوپر اٹھاتے اور نہ ہی جھکاتے بلکہ ان دونوں کے درمیان رکھتے۔ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بالکل سیدھا کھڑے ہونے تک سجدہ نہ کرتے۔ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو بالکل سیدھا بیٹھنے تک دوسرا سجدہ نہ کرتے اور جب بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں کھڑا کرتے۔ ہر دو رکعتوں میں ”التحیات“ پڑھتے اور دونوں سرینوں کو دونوں ایڑیوں پر رکھنے اور درندوں کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کرتے تھے جبکہ نماز کا اختتام سلام کے ساتھ فرماتے تھے۔

(۵۱۹) اخبرنا ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الضبي، انا ابو محمد عبد الجبار بن محمد الجراحي، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عيسى الترمذي، نا قتيبة، نا ابو الاحوص عن سبائك بن حرب عن قبيصة بن هلب عن ابيه رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يومنا في اخذ شاله بيمنه.

❖❖ حضرت قبيصة بن هلب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہماری امامت فرمایا کرتے تھے تو اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑتے تھے۔

(۵۲۰) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج حدثني زهير بن حرب، نا عثمان، نا همام، نا محمد بن جحادة حدثني عبد الجبار بن وائل عن علقمة بن وائل ومولى لهم انها حدثاه عن ابيه وائل بن حجر رضي الله تعالى عنه انه راى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رفع يديه حين دخل في الصلاة كبر وصف همام حيال اذنيه ثم التحف بثوبه ثم وضع يده

اليمنى على اليسرى فلما اراد ان يركع اخرج يديه من الثوب ثم رفعهما ثم
كبر فرفع فلما قال سمع الله لمن حمده رفع يديه فلما سجد سجد بين كفيه.

❖❖ حضرت وائل بن حجر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو ہاتھ بلند فرما کر تکبیر کہی ”حضرت ہمام رضي الله عنه نے طریقہ بیان کیا کہ“ ہاتھوں کو کانوں تک بلند فرمایا۔ پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا، پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو ہاتھ کپڑے سے باہر نکالے اور انہیں بلند کر کے تکبیر کہی۔ جب ”سمع الله لمن حمده“ کہا تو ہاتھ بلند فرمائے اور جب سجدہ کیا تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

(۵۲۱) اخبرنا عمر بن عبدالعزيز، انا ابو القاسم بن جعفر الهاشمي، انا ابو علي محمد بن احمد اللولوي، نا ابو داود سليمان بن الاشعث، نا عبيد الله بن معاذ، نا ابي، نا عبدالعزيز بن ابي سلمة عن غبه الماجشون بن ابي سلمة عن عبدالرحمن بن الاعرج عن عبيد الله بن ابي رافع عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا قام الى الصلاة كبر ثم قال وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي جميعا لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك واذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي واذا رفع قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ملء السموات والارض وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد واذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك آمنت ولك اسلمت سجد وجهي للذي خلقه فصوره فاحسن صورته وشق سمعه وبصره وتبارك الله احسن الخالقين واذا سلم من

الصلاة قال اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت الموخر لا اله الا انت. صحيح.

❖❖ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر کہتے ”میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا ہر باطل دین سے منہ موڑنے والا ہوں اور مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے پروردگار کیلئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا میری تمام لغزشیں معاف فرما اور تو ہی لغزشوں کو معاف فرمانے والا ہے۔ سب سے بہتر اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما تو ہی بہتر اخلاق کی طرف رہنمائی فرمانے والا ہے اور برے اخلاق کو مجھ سے پھیر دے تو ہی انہیں پھیرنے والا ہے۔ میں حاضر ہوں اور تیری عبادت کے ساتھ موافقت کرتا ہوں اور ہر قسم کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تیری ہی طرف لوٹ آنے والا ہوں۔ تو بڑی برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں (تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں)“ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرماتے تو کہتے ”اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے لئے سر تسلیم خم کیا (اسلام لایا) میری سماعت و بصارت، میری ہڈیوں کے گودے اور ہڈیوں نے اور پٹھوں نے تیرے لئے عاجزی اختیار کی“۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ”اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی حمد و ثناء بیان کی۔ اے ہمارے رب! اور تیرے لئے ہی حمد و ثناء ہے۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان ہر چیز جتنی اور بعد ازاں جو چیز تو چاہے اتنی“۔ اور جب سجدہ فرماتے تو کہتے ”اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا اور تیرے سامنے سر تسلیم خم کیا۔ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے تخلیق فرمایا اور صورت بخشی اور اس کی تشکیل احسن فرمائی اور اس کی سماعت و بصارت پھاڑی (یعنی دیکھنے اور سننے کیلئے چہرے پر پھٹن بنائی) اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا سب پیدا کرنے والوں سے اچھا پیدا فرمانے والا ہے“۔ اور جب نماز میں سلام پھیرتے تو

فرماتے۔ ”اے اللہ! میری گزشتہ لغزش، بعد والی، پوشیدہ، اعلانیہ اور جو میں نے اسراف کیا اور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے سب بخش دے۔ تو ہی مقدم ہے تو ہی موخر ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

(۵۲۲) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابو داؤد، نا عبدالسلام بن مطهر، نا جعفر بن سلیمان عن علی بن علی الرفاعی عن ابی المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللہم وبحمدک تبارک اسمک وتعالی جددک ولا الہ غیرک ثم یقول لا الہ الا اللہ ثلاثا اللہ اکبر کبیرا ثلاثا اعوذ باللہ السبع العظیم من الشیطان الرجیم من ہزہ ونفثہ ونفخہ ثم یقرأ۔

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے۔ ”اے اللہ! تیری ذات پاک ہے اور تمام تعریفیں تجھے ہی سزاوار ہیں، تیرا نام بڑا برکت والا ہے اور تیری بزرگی بہت بلند و بالا ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ پھر تین مرتبہ لا الہ الا اللہ اور تین مرتبہ ”اللہ اکبر کبیرا“ کہتے اور کہتے۔ میں اللہ تعالیٰ سننے والے جاننے والے سے شیطان مردود کے کوچے، وسوسوں اور خطرات سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت فرماتے۔

(۵۲۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا موسیٰ بن اسماعیل، نا عبدالواحد بن زیاد، نا عبارة بن القعقاع، نا ابو زرعة عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسکت بین التکبیر و بین القراءة اسکاتۃ قال احسبہ ہنیۃ قلت بابی وامی یا رسول اللہ اسکاتک بین التکبیر و بین القراءة ما تقول قال اقول اللہم باعد بینی و بین خطایای کما باعدت بین المشرق و المغرب اللہم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الا بیض من الدنس اللہم اغسل خطایای بالباء و الثلج و البرد صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ تکبیر اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے ”راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہنسیہ کہہ لی یعنی تھوڑی دیر“۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموشی کے وقت آپ ﷺ کیا پڑھتے ہیں؟ تو فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ ”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری فرما دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان فرمائی ہے۔ اے اللہ! مجھے اس طرح خطاؤں سے پاک و صاف کر دے جیسے سفید کپڑے سے میل کچیل صاف کی جاتی ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔“

(۵۲۴) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا ابو القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابوداؤد، نا محمد بن ابی کثیر، انا سفیان عن سلمۃ بن کھیل عن حجر العنبر عن الحضرمی عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرا ولا الضالین قال امین ورفع بها صوته۔

❖❖ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب ”ولا الضالین“ تلاوت فرماتے تو ”آمین“ کہتے اور آمین کہتے ہوئے آواز بلند فرماتے۔

(۵۲۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا موسیٰ بن اسباعیل، نا ہمام عن یحییٰ عن عبداللہ بن ابی قتادة عن ابیہ ابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقرا فی الظهر فی الاولیین بام الكتاب وسورتین وفی الركعتین الآخریین بام الكتاب ویسمعنا الایة ویطول فی الركعة الاولى ما لا یطیل فی الركعة الثانية وهکذا فی العصر وهکذا فی الصبح۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں تلاوت فرماتے جبکہ آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ تلاوت فرماتے اور آیت ہمیں سناتے پہلی رکعت میں جتنی لمبی قرأت فرماتے دوسری رکعت میں اتنی لمبی نہ فرماتے۔ ایسے ہی عصر میں

اور اسی طرح فجر میں کرتے۔

(۵۲۶) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابو داود، نا عبداللہ بن محمد، نا ہیثم، انا منصور عن الولید بن مسلم الہجیمی عن ابی الصدیق الناجی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حزرنا قیام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الظهر والعصر فحزرنا قیامہ فی الركعتین الاولیین من الظهر قدر ثلاثین آیة قدر الم تنزیل السجدة وحزرنا قیامہ فی الآخریین علی النصف من ذلك وحزرنا قیامہ فی الاولیین من العصر علی قدر الآخریین من الظهر وحزرنا قیامہ فی الآخریین من العصر علی النصف من ذلك. صحیح.

❖❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے نماز ظہر اور عصر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کیا تو ہم نے اندازہ لگایا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام سورۃ ”الم تنزیل السجدة“ کی تیس آیات کی مقدار جتنا ہوتا ہے اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے آدھا ہوتا ہے جبکہ عصر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی آخری دو رکعتوں جتنا اور آخری دو رکعتوں میں اس سے آدھا ہوتا ہے۔

(۵۲۷) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابو داود، نا موسیٰ بن اسحاق، نا حماد عن سبک بن حرب عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقرأ فی الظهر والعصر بالسواء والطارق والسواء ذات البروج ونحوها من السور.

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورۃ طارق، سورۃ بروج اور انہی جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔

(۵۲۸) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرا فی المغرب بالطور۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۵۲۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا یحییٰ بن بکیر، نا الیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن عباس بن ام الفضل بنت الحرث رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقراء فی المغرب بالمرسلات عرفا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ام فضل بنت حرث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ والمرسلات عرفا کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۵۳۰) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا عبدة بن عبد اللہ الخزاعی، نا زید بن الحباب، نا حسین بن واقد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقراء فی العشاء بالشمس وضحاها ونحوها من السور۔

❖❖ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورہ والشمس وضحاها اور اس جیسی دیگر سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔

(۵۳۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو الولید، نا شعبۃ عن عدی قال سمعت البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی سفر فقرأ فی العشاء فی احدی الركعتین بالتین والزیتون۔ صحیح۔

❖❖ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ دوران سفر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی دو رکعتوں میں سے ایک میں سورہ والتین والزیتون تلاوت فرمائی۔

(۵۳۲) اخبرنا عبدالوہاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربیع، انا الشافعی، انا ابن عیینة عن زیاد بن علاقة عن عمه وهو قطبة بن مالك رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقرأ في الصبح والنخل باسقات. صحيح.

❖❖ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر میں سورہ والنخل باسقات کی تلاوت فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۵۳۳) اخبرنا عبدالوہاب الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، نا مسلم بن خالد وعبدالمجید بن عبدالعزیز عن ابن جریج اخبرنی محمد بن عباد بن جعفر اخبرنی ابو سلمة بن سفیان وعبدالله بن عمرو العائذی عن عبدالله بن السائب رضى الله تعالى عنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الصبح بركة فاستفتح سورة المومنين حتى اذا جاء ذكر موسى وهرون او ذكر عيسى اخذت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم سعة فرم. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اکرمہ میں ہمیں نماز فجر پڑھائی تو سورہ المومنون سے ابتداء کی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آگئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔

(۵۳۴) اخبرنا عبدالوہاب الکسائی، انا عبدالعزیز الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، نا سفیان عن مسعر عن کدام عن الولید بن سریع عن عمرو بن حرث رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقرأ في الصبح والليل اذا عسعس. صحيح.

❖❖ حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر میں ”سورہ واللیل اذا عسعس“ تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۵۳۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، نا احمد بن عبداللہ النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اساعیل، نا ابو نعیم، نا سفیان عن سعد بن

ابراہیم عن عبدالرحمن بن هرمز عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر یوم الجمعة الم
تنزیل وهل اتی علی الانسان۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے
دن نماز فجر میں ”سورۃ الم تنزیل اور سورۃ هل اتی علی الانسان“ تلاوت فرماتے تھے۔

(۵۳۶) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، نا ابو علی
اللؤلؤی، نا ابو داؤد، نا حفص بن عمر، نا شعبۃ قال قلت لسلیمان یعنی
الاعمش ادعو فی الصلاة اذا مررت بایۃ تخوف فحدثنی عن سعد بن عبیدۃ
عن مستورد عن صلیۃ بن زفر عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه صلی مع
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی
العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی وما مر بایۃ رحمة الا وقف عندها
فسال ولا بایۃ عذاب الا وقف عندها فتعوذ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ اور سجدوں میں ”سبحان ربی
الاعلیٰ“ کہا۔ اور جب بھی آیت رحمت تلاوت فرماتے تو وہاں ٹھہر کر رحمت کا سوال کرتے اور جب
آیت عذاب تلاوت فرماتے تو وہاں ٹھہر کر پناہ مانگتے۔ (اللہ تعالیٰ سے)

(۵۳۷) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، نا ابو علی
اللؤلؤی، نا ابو داؤد، نا عثمان بن ابی شیبۃ، نا جریر عن منصور عن ابی
الضحی عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک
اللهم ربنا وبحمدک اللهم اغفر لی یتاول القرآن۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع
وسجود میں یہ کلمات بکثرت کہا کرتے تھے۔ ”سبحانک اللهم ربنا وبحمدک اللهم اغفر لی“ یعنی
اے اللہ! ہمارے پروردگار تیری ذات اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔

آپ ﷺ قرآن کریم کی تفسیر اور اس کی پیروی فرماتے۔ (قرآن کریم میں ہے ”فسبح بحمد ربك واستغفره“ مترجم مدنی)۔

(۵۳۸) اخبرنا الامام الحسين بن محمد القاضي، انا ابو طاهر الزیادی، نا محمد بن عمر التاجر، نا السری بن خزیمہ، نا البعلی بن اسد، نا سلام هو ابن ابی مطیع عن قتادة عن مطرف عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقول في ركوعه وسجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع و سجود میں یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ ”سبوح قدوس رب الملائكة والروح“۔

(۵۳۹) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا بدل بن المحبر، نا شعبہ حدثنی الحكم عن ابی لیلی عن البراء رضي الله تعالى عنه قال كان ركوع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وسجوده وبين السجدين واذا رفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قريبا من السواء. صحيح.

❖❖ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا رکوع، سجدے، دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور جب رکوع سے سر اٹھاتے یہ سب سوائے قیام اور قعدہ کے تقریباً برابر ہوتے تھے۔

(۵۴۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبداللہ بن محمد البغوی، نا علی بن الجعد، نا حباد بن سلمة عن ثابت عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده يقوم حتى نقول قد اوهم وبين السجدين مثل ذلك وقال ما صليت خلف رجل اوجز صلاة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في تمام. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب ”سمع الله

لمن حمدہ“ کہتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ کو وہم ہو گیا ہے اور دو جہدوں کے درمیان بھی اسی طرح کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ساری زندگی رسول کریم ﷺ سے بڑھ کر مختصر نماز کسی کے پیچھے ادا نہیں کی۔

(۵۴۱) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، نا مروان بن محمد الدمشقی، نا سعید بن عبد العزیز عن عطیة بن قیس عن قزعة عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع راسه من الركوع قال ربنا لك الحمد مل السموات والارض ومل ما شئت من شیء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا لك عبد اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجدم منك الجدم صحيح۔

❖❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے۔ ”اے ہمارے پروردگار! آسمانوں اور زمین کو جو بھر دے تیری اتنی تعریف کرتا ہوں اور بعد ازاں جو چیز تو چاہے اسے بھر دے تیری اتنی تعریف کرتا ہوں۔ تو ہی حمد و ثناء اور بزرگی کے لائق ہے۔ جو (تیرے) بندے نے کہا تو ہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ ہم سب تیرے بندے تیرے غلام ہیں۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور تیرے سامنے تو نگر کی تو نگر کی کچھ کام نہ آئے گی۔

(۵۴۲) اخبرنا عمر بن عبد العزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داود، نا احمد بن السرح، انا ابن وهب اخبرنی یحییٰ بن ایوب عن عمارة بن غزیه عن سبی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ اللهم اغفر لی ذنبی کله دقه وجله اوله و اخره علانیته وسره صحيح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدوں میں یہ فرمایا کرتے تھے ”اے اللہ! میرے تمام گناہ چھوٹے، بڑے، پہلے، بعد والے، ظاہری اور پوشیدہ سب بخش دے۔“

(یاد رہے کہ میرے مدنی تاجدار کی سرکار رسول اکرم ﷺ تمام گناہوں اور لغزشوں سے منزہ اور پاک تھے۔ جن دعاؤں میں آپ ﷺ نے لغزشوں اور گناہوں کا ذکر فرمایا ہے وہ فقط تعلیم امت کیلئے ہیں۔ مترجم مدنی)

(۵۴۳) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابوبکر بن احمد بن الحسین الحیری، انا محمد بن احمد بن محمد بن معقل البیدانی، انا محمد بن یحییٰ، نا یزید بن ہرون، انا شریک عن عاصم بن کلب عن ابیہ عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رايت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه.

❖❖ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ سجدہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے اور جب کھڑے ہوتے تو اپنے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اوپر اٹھاتے۔

(۵۴۴) اخبرنا ابو سعد احمد بن محمد بن العباس الحمیدی، انا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحافظ، نا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب، نا علی بن الحسین الہلالی والسری بن خزیمۃ قالا، نا معلا بن اسد، نا وہیب عن عبد اللہ بن طاووس عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعة اعضاء علی الجبهة و اشار بیده الیہا والیدین والركبتین و اطراف القدمین ولا اکف الثوب ولا الشعر. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی پیشانی پر (آپ ﷺ نے ہاتھ کے ساتھ پیشانی کی طرف اشارہ فرمایا) اور دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر اور پاؤں کے کناروں پر اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کپڑے اور بالوں کو نہ اٹھاؤں۔ (یعنی انہیں بھی سجدہ کرنے دوں)۔

(۵۴۵) اخبرنا عمر بن عبد العزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی

اللؤلؤی، نا ابو داود، نا محمد بن مسعود، نا یزید بن الحباب، نا کامل ابو الغلاء حدثنی حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین اللھم اغفر لی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ فرمایا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔“

(۵۴۶) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابو داود نا مسدد، نا هشام عن خالد هو الحذاء عن ابی قلابہ عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان فی وتر من صلاتہ لم ینھض حتی یستوی قاعدا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ طاق رکعت میں ہوتے تو بالکل سیدھے بیٹھ کر ہی کھڑے ہوتے (یعنی ایک رکعت یا تین رکعت کے بعد قیام کیلئے کھڑے ہونے سے پہلے بالکل سیدھے ہو کر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے)۔

(۵۴۷) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسیٰ، نا محمود بن غیلان ویحییٰ بن موسیٰ قالا نا عبدالرزاق عن معمر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلاة وضع یدہ علی رکبتہ ووضع اصبعہ الّتی تلی الالبهام الیمنی یدعو بها ویدہ الیسری علی رکبتہ باسطھا علیہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا (دایاں) ہاتھ گھٹنے پر رکھتے اور دائیں انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی انگلی اٹھا کر دعا فرمائی جبکہ بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر پھیلا کر رکھا۔

(۵۴۸) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد

بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عبد بن حید، نا یونس بن محمد، نا حباد بن سلمۃ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ ووضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وعقد ثلاثۃ وخمسين و اشار بالسبابة. صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور تہپن کا اشارہ کرتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔ (تہپن کے اشارے سے یہ مراد ہے کہ خضر، بنصر اور وسطیٰ (انگلیاں) بند کرے اور سببہ (شہادت کی انگلی) کو چھوڑ دے اور انگوٹھے کو سیدھا اس سے لگا دے)۔

(۵۴۹) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبۃ، نا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر عن ابیہ ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قعد یدعو وضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی ویدہ الیسری علی فخذہ الیسری و اشار باصبعہ السبابة ووضع ابهامہ علی اصبعہ الوسطی ویلقم کفہ الیسری رکبتہ. صحیح۔

❖❖ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (نماز میں تشہد میں) دعا مانگنے بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ فرماتے اور انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھتے جبکہ بائیں ہتھیلی سے گھٹنا پکڑ لیتے۔

(۵۵۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا ابو الیمان، انا شعیب عن الزہری، انا عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یدعو فی الصلاۃ اللہم انی اعوذ-

بك من عذاب القبر واعوذبك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة
المحيا وفتنة الممات اللهم اني اعوذبك من البائم والمغرم فقال له قائل ما
اكثر ما تستعيز من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث وكذب ووعد
فاخلف. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نماز میں یہ دعا
مانگا کرتے تھے ”اے اللہ! میں تجھ سے عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں، میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنہ
سے پناہ مانگتا ہوں، میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری پناہ میں آتا ہوں
گناہ سے اور قرضداری سے۔“ تو ایک کہنے والے نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ اکثر
اوقات قرضداری سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ تو فرمایا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو بات کرتا ہے تو
جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

(۵۵۱) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا احمد بن الحسن الحیری، نا
ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی، نا احمد بن حازم، نا اسماعیل
بن ابان، نا ابو معشر عن موسی بن عقبہ عن عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ
عنه قال كنت اری صفحتی خدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سلم
عن یمنہ وعن شمالہ السلام علیکم ورحمة اللہ. صحيح.

❖❖ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ اپنی
دائیں اور بائیں جانب ”السلام علیکم ورحمتہ اللہ“ کہہ کر سلام پھیرتے تو میں آپ ﷺ کے رخساروں
کی اطراف دیکھا کرتا تھا۔

(۵۵۲) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز، انا القاسم بن جعفر، نا ابو علی
اللؤلؤی، نا ابو داود، نا ابو الولید الطیالسی، نا شعبہ عن سباک بن حرب
عن قبیصة بن ہلب عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه صلی مع النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وكان ینصرف عن شقیہ.

❖❖ حضرت قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی
کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے دونوں جانب نگاہ پھیری (یعنی سلام پھیرتے

وقت)۔

(۵۵۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،
نا محمد ابن اسماعیل، انا جریر بن حازم، انا ابو رجاء عن سمرۃ بن
جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا
صلی صلاتہ اقبل علینا بوجهہ صحیح۔

❖❖ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل
فرمالیتے تو ہماری طرف چہرہ مبارک کر کے بیٹھتے۔



روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور تیرے سامنے تو نگر کو تو نگر کی کچھ کام نہ آئے گی۔

(۵۵۸) اخبرنا عبدالوہاب بن محمد الکسانی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، انا ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، انا ابراہیم بن محمد حدثنی موسیٰ بن عقبہ عن ابی الزبیر انه سمع عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا يقول كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا سلم من صلاته يقول بصوته لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا حول ولا قوة الا بالله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو باواز بلند یہ فرماتے تھے ”لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك الحمد وهو على كل شيء قدير لا حول ولا قوة الا بالله ولا نعبد الا اياه له النعمة الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصين له الدين وله كره الكافرون“۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہت اور اسی کیلئے حمد و ثناء ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہ سے بچنا اور نیکی کی قدرت ہونا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ہے اور ہم اسی کی ہی عبادت کرتے ہیں۔ اسی کیلئے کرم اور فضل اور بہترین تعریف ہے۔ (اس) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کیلئے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر اسے ناپسند کریں۔

(۵۵۹) اخبرنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبداللہ بن محمد بن جعفر، نا ابوبکر بن مکرم، نا عبداللہ القواریری، نا بشر بن منصور عن سعد عن سباك بن حرب عن جابر بن سبرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى الصبح لم يبرح من مجلسه حتى تطلع الشمس حسناء۔

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز فجر ادا فرماتے تو اسی جگہ بیٹھے رہتے حتیٰ کہ سورج خوب اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

اضافہ از مترجم

رفع الیدین اذا کبر و اذا رکع و اذا رفع

تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع میں جانے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا عن عبد اللہ بن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الصلوۃ رفع یدیه حتی تکونا حذو منکبیه وکان یفعل ذلک اذا رفع راسہ من الركوع و یقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہاں تک کہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے اور جب رکوع میں جانے کے لئے سر اٹھاتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور فرماتے: سمع اللہ لمن حمدہ اور آپ سجدوں کے بیچ میں رفع الیدین نہ کرتے۔

عن ابی قلابۃ انه رای مالک بن الحویرث اذا صلی کبر و رفع یدیه و اذا اراد ان یرکع رفع یدیه و اذا رفع راسہ من الركوع رفع یدیه وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ہکذا

حضرت ابو قلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے (صحابی رسول ﷺ) مالک بن حویرث کو دیکھا۔ جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع الیدین کرتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فوائد و مسائل:

ان احادیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ واضح کیا ہے کہ حضور ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو

باتھ اٹھاتے۔ اسی طرح جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع الیدین فرماتے اور آپ ﷺ سجدہ میں جاتے وقت اور سجدہ سے اٹھتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔
مسئلہ رفع یدین:

واضح ہو کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے پر اجماع ہے لیکن رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کے متعلق اختلاف ہے (حضرت امام شافعی رحمہ اللہ و احمد رحمہ اللہ و اسحاق رحمہ اللہ و ابو ثور رحمہ اللہ و ابن جریر طبری رحمہ اللہ و مالک رحمہ اللہ و حسن بصری رحمہ اللہ و ابن سیرین رحمہ اللہ و عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ و طاؤس رحمہ اللہ و مجاہد رحمہ اللہ و قاسم بن محمد رحمہ اللہ و سالم رحمہ اللہ و قتادہ رحمہ اللہ و مکحول رحمہ اللہ و سعید بن جبیر و عبد اللہ بن مالک و سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ رفع یدین کے قائل ہیں) اور ان حضرات کی دلیل وہ احادیث ہیں۔ جن میں متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا (جیسا کہ زیر عنوان حدیثوں میں مذکور ہے) احناف کا جواب یہ ہے کہ ہمیں تسلیم ہے کہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رفع یدین کیا لیکن سوال صرف کرنے کا نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ کیا حضور ﷺ نے رفع یدین کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھا؟ تو جہاں تک دلائل کا تعلق ہے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ابتداء میں رفع یدین کیا جاتا تھا مگر اس کے بعد منسوخ ہو گیا اور وہ احادیث جو قائلین رفع یدین پیش کرتے ہیں ان میں اسی منسوخ فعل کا ذکر ہے۔

(ثانیا: یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ رفع یدین کے متعلق حضور ﷺ کی کوئی قولی حدیث نہیں ملتی۔ جتنی ملتی ہیں وہ سب کی سب فعلی ہیں لیکن رفع یدین کی ممانعت پر قولی و فعلی دونوں طرح کی حدیثیں ملتی ہیں اور حضور ﷺ نے اپنے قول و عمل سے بڑی وضاحت کے ساتھ رفع یدین کا ضابطہ بتایا ہے کہ اتنے مقامات پر رفع یدین ہونی چاہیے اور اس میں رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں ہے جس کی وجہ سے رفع یدین کی اہمیت اور کم ہو جاتی ہے)..... واضح ہو کہ رفع یدین کی جائے یا نہ کی جائے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر اکھاڑے قائم کئے جائیں اور ایک دوسرے پر زبان طعن دراز کی جائے۔ یہ ایک فروعی مسئلہ ہے۔ اور فروعات میں غلو و تشدد جائز نہیں ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔

دلائل نسخ:

”عن جابر بن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای قوماً رفعوا ایدیہم فقال قد رفعوا ایدیہم کانہا اذناہ خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ“۔

(ابوداؤد)

”حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ گویا یہ سرکش گھوڑوں کی دین ہیں۔ نماز میں سکون کرو“۔

(۲) اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا اور منع فرمایا۔ جس سے ثابت ہوا کہ رفع یدین سنت نہیں بلکہ منسوخ ہے۔ لیکن اس موقع پر کہا جاتا ہے کہ ان دونوں حدیثوں سے رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت جو رفع یدین کی جاتی ہے اس کی ممانعت نہیں کی گئی۔ بلکہ بوقت سلام جو رفع یدین کی جاتی ہے اس کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت جابر ابن سمرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

سلام والی حدیث:

(الف) ”صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنا اذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم فنظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما شانکم تشیرون بایدیکم کانہا اذناہ خیل شمس اذا سلم احدکم فلیلتفت الی صاحبہ ولا یومی بیدہ“۔

”میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ ہم ایسا کیا کرتے تھے کہ جب سلام پھیرتے تو السلام علیکم کہتے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے۔ پس ہماری طرف رسول اللہ ﷺ نے دیکھا اور فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو جیسے سرکش گھوڑوں کی دُ میں ہل رہی ہوں۔ دیکھو جب تم میں سے کوئی شخص سلام پھیرے تو اپنے برابر والے کی طرف رخ کرے اور ہاتھ سے ہرگز اشارہ نہ کرے“۔

ایک دوسری روایت کا ٹکڑا ہے:

(ب) انما یکفی احدکم ان یضع یدیہ علی فخذیہ ثم یسلم علی اخیه من علی یمینہ

وشمالہ۔

”یہ بات کافی ہے ہر ایک کے لئے کہ اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے پھر سلام پھیرے دائیں ہاتھ والے بھائی کی طرف اور اپنے بائیں ہاتھ والے کی طرف۔“

ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے جس رفع یدین کو منع فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو لوگ سلام پھیرتے وقت ہاتھوں کو اٹھا کر اشارہ کرتے تھے۔ لیکن یہ جواب نہیں بلکہ محض ایک مغالطہ ہے۔

ہمیں یہ تسلیم ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں جن پر ہم نے (الف و ب کا نشان دیا ہے) بے شک بوقت سلام لوگ جو ہاتھ اٹھاتے تھے ان کی ممانعت کی گئی ہے لیکن جو حدیثیں احناف پیش کرتے ہیں وہ سلام کے وقت رفع یدین کے متعلق ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو نماز میں رفع یدین کی ممانعت کے متعلق ہیں۔ چنانچہ ہم وہ دونوں حدیثیں دوبارہ پیش کرتے ہیں۔ بغور پڑھئے۔ حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں:

رفع یدین کی ممانعت والی حدیث:

(۱) ”قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مالي اراكم رافعي ايديكم كانها اذنان خيل شمس اسكنوا في الصلوة“۔ (مسلم۔ ابوداؤد، نسائی ترمذی)

”فرمایا کہ حضور تشریف لائے اور ہمیں رفع یدین کرتے ہوئے پا کر (فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میں تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے پاتا ہوں۔ جیسا کہ گھوڑوں کی ڈمیں ہلتی ہیں۔ تم نماز میں سکون کرو)۔ (رفع یدین نہ کیا کرو)

(۲) ”عن جابر بن سمره قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن رافعوا ايدينا في الصلوة فقال ما بالهم رافعين ايديهم في الصلوة كانها اذنان خيل شمس اسكنوا في الصلوة“۔ (نسائی، ابوداؤد و مسلم)

”حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہم پر تشریف لائے کہ ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہو گیا۔ ان کو نماز میں رفع یدین کرتے ہیں؟ جیسے گھوڑوں کی ڈمیں ہلتی ہیں۔ تم نماز میں سکون کرو)۔ (رفع یدین نہ کیا کرو)

اور نہایا میں ہے:

”وَحِينَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْوَامًا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّاسِ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهَُا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَبَسَ فَاسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ“۔ (نہایا)

”جب دیکھا نبی ﷺ نے کہ رفع یدین کرتے ہیں نماز میں رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اس پر حضور نے فرمایا۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں رفع یدین کرتے ہیں جیسا کہ گھوڑوں کی دُ میں ہلتی ہیں تم نماز میں سکون کرو۔“

اب سلام والی اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیثوں پر غور کیجئے کہ یہ دونوں ایک ہی موقع کی اور ایک ہی حکم رکھتی ہیں یا دونوں کا مفہوم اور حکم جدا جدا ہے؟

سلام والی حدیث میں ہے۔ صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں ہے: خرج علينا رسول اللہ علیہ وسلم نحن رافعوا أيدينا في الصلوة“۔ ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے کہ حضور ﷺ تشریف لائے (یعنی ہم علیحدہ علیحدہ نمازیں پڑھ رہے تھے اور اس نماز میں رفع یدین کر رہے تھے کہ) حضور ﷺ باہر سے تشریف لائے۔

سلام والی حدیث میں ہے کہ فکنا اذا سلمنا قلنا بايدنا السلام عليكم (ہم ایسا کرتے تھے کہ جب سلام پھیرتے تو السلام علیکم کہتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے)۔

اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں ہے: ”فقال ما بالهم رافعین أيديهم في الصلوة كأنها أذنان خيل شبس“۔ (باہر سے حضور ﷺ تشریف لائے) اور فرمایا کیا ہو گیا ان کو وہ نماز میں رفع یدین کرتے ہیں جیسے سرکش گھوڑوں کی دُ میں ہل رہی ہوں۔

سلام والی حدیث میں ہے۔ ”فنظر إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما شانكم تشيرون بأيديكم كأنها أذنان خيل شبس“۔ (یعنی ہم حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے (سلام کے وقت) حضور ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تشيرون بأيديكم (کہ ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو جیسے سرکش گھوڑوں کی دُ میں ہل رہی ہوں)۔

اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں ہے۔ ”أسكنوا في الصلوة“۔ نماز میں سکون کرو یعنی رفع یدین نہ کرو۔ سلام والی حدیث میں ہے: اذا سلم احدكم فليلتفت الى صاحبه ولا

یومی بیدہ..... اور ایک روایت میں ہے: انما یکفی احدکم ان یضع یدیه علی فخذیه ثم یسلم علی اخیه من علی یبینہ وشبالہ۔ کہ جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر السلام علیکم کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔ تمہارے لئے یہ کافی ہے کہ اپنے ہاتھ رانوں پر رکھو۔ پھر سلام پھیرو پہلے اپنے دائیں والے بھائی پر اور پھر بائیں والے بھائی پر۔

اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں ”أسکنوا فی الصلوۃ“ ہے کہ تم نماز میں رفع یدین مت کرو بلکہ سکون اختیار کرو۔ غرضیکہ انصاف و دیانت کے ساتھ دونوں حدیثوں پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ دونوں حدیثوں علیحدہ علیحدہ حکم رکھتی ہیں دونوں مختلف واقعوں کے متعلق ہیں۔ اس لیے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں بوقت سلام رفع یدین کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ اوپر کی تفصیل سے ظاہر ہے کہ وہ حدیث جس میں بوقت سلام اشارہ کرنے کی ممانعت ہے وہ الگ ایک حدیث ہے اور اس میں نماز کے اندر رفع یدین کا ذکر تک نہیں ہے۔ بلکہ سلام کے وقت اشارہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور سلام سے خروج عن الصلوۃ ہوتا ہے۔ یعنی سلام پھیرنے سے آدمی نماز سے خارج ہوتا ہے اور رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں اس رفع یدین سے ممانعت نہ گئی ہے جو نماز کے اندر کی جاتی تھی جس پر (دافعوا یدینا فی الصلوۃ) اور اسکنوا فی الصلوۃ کے الفاظ نص صریح ہیں۔ غرضیکہ اس تشریح سے آفتاب نیروز کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں اس رفع یدین کی ممانعت کی گئی ہے جو رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت کی جاتی تھی۔ لہذا واضح ہوا کہ رفع یدین کا حکم منسوخ ہے۔

چنانچہ عینی نے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی:

(۱) انه رای رجلا یرفع یدیه فی الصلوۃ عند الركوع وعند رفع راسه من الركوع

فقال له لا تفعل فان هذا شئ فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ترك

(یعنی ج ۲ ص ۷)

”کہ آپ نے ایک شخص کو رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ تو فرمایا ایسا نہ

کیا کرو۔ کیونکہ یہ وہ کام ہے جو حضور ﷺ نے پہلے کیا تھا پھر چھوڑ دیا۔“

دارقطنی نے ابن مسعود سے روایت کی:

(۲) ”قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم و مع ابى بكر و عمر فلم یرفعوا

ایدیہم الا عند التكبيرة الاولى في افتتاح الصلوة“۔ (دارقطنی ص ۱۱۱)

”کہ میں نے حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نمازیں پڑھیں۔

ان حضرات نے تکبیر اولیٰ کے سوا کسی اور جگہ ہاتھ نہیں اٹھائے۔“

طحاوی و ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد سے روایت کی:

(۳) ”قال صليت خلف ابن عمر فلم يكن يرفع يديه الا في التكبيرة الاولى من الصلوة“۔

”کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے نماز میں پہلی تکبیر کے سوا کسی اور

جگہ ہاتھ نہیں اٹھائے۔“

طحاوی نے حضرت اسود سے روایت کی:

(۴) ”قال رأيت عمر بن خطاب رفع يديه في اول التكبير ثم لا يعود“۔ (بیہقی)

”کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے صرف اول تکبیر میں ہاتھ اٹھائے پھر نہیں۔“

اور امام محمد بسند صحیح عاصم بن کلیب سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

(۵) ”ان عليا كان يرفع يديه اذا فتحت الصلوة ثم لا يعود“۔

”حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم شروع نماز میں رفع یدین کرتے پھر باقی نماز میں نہیں۔“

امام زیلعی نے کہا کہ مجاہد سے مروی ہے:

(۶) ”قال خدمت ابن عمر عشر سنين فما رأيت يرفع يديه في شئ من صلوة الا في

التكبيرة الاولى“۔ (نور الانوار: ص ۱۶۱)

”انہوں نے کہا میں نے ابن عمر کی دس برس تک خدمت کی تو میں نے ان کو نماز میں سوائے پہلی

تکبیر کے کسی اور جگہ رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔“

(۷) ”وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنه ان العشرة المبشرة ما كانوا يرفعون

أيديهم الا في افتتاح الصلوة“۔ (یعنی: ج ۳)

”حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ عشرہ مبشرہ رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز میں۔“

ان احادیث و آثار سے واضح ہوا کہ رفع یدین سنت باقیہ نہیں ہے اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے

اٹھتے وقت رفع یدین کرنا منسوخ ہے یہی وجہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم و علی مرتضیٰ و ابن

عمر و عشرہ مبشرہ و دیگر صحابہ کرام و تابعین عظام نے رفع یدین کو ترک کر دیا تھا نیز اس سلسلہ کی چند حدیثیں یہ بھی ہیں۔

ممانعت رفع یدین کی حدیثیں:

ترمذی اور داؤد۔ نسائی و ابن ابی شیبہ نے حضرت علقمہ سے روایت کی:

”قال قال انا ابن مسعود الا اصرى بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلم يرفع يديه الامرة واحدة مع تكبير الافتتاح و قال ترمذی هذا حديث حسن“۔

”کہ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا میں تم کو حضور کی نماز پڑھ کر دکھاؤں۔ پس آپ نے نماز پڑھی۔ اس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے اور کہیں ہاتھ نہیں اٹھائے۔“

اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں ابن حزم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ بعض محدثین نے عاصم بن کلب پر کچھ کلام کیا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ ثقہ ہیں۔ نسائی و یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ امام مسلم نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ امام مسلم نے ان سے روایت کی۔ ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا۔ ابو حاتم نے انہیں صالح کہا۔ (علامہ فیض پوری)

امام طحاوی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

”عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود“۔

”وہ حضور سے روایت کرتے کہ آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر کبھی نہیں اٹھاتے۔“

ابوداؤد نے حضرت براء ابن عازب سے روایت کی ہے کہ:

”قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیه حین افتتح الصلوة ثم لم یرفعها حتی انصرف“۔

”میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اٹھائے۔“

ابن ابی شیبہ نے بھی حضرت براء سے اسی مضمون کی حدیث روایت کی:

حدیث نمبر ۸ تا ۱۴ کو حاکم و بیہقی نے حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

”عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یرفع الایدی فی سبع مواطن عند افتتاح الصلوة واستقبال القبلة والصفاء والمروة والموقفین والجمرتین۔“

”کہ حضور ﷺ نے فرمایا سات جگہ ہاتھ اٹھائے جائیں۔ نماز شروع کرتے وقت کعبہ کے سامنے منہ کرتے وقت صفا و مروه پہاڑ پر دو موقف منیٰ و مزدلفہ اور جمروں کے سامنے۔“

اسی مضمون کی حدیث بزار نے حضرت ابن عمر سے ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے بیہقی نے ابن عباس سے۔ طبرانی و بخاری نے کتاب المفرد میں ابن عباس سے بھی روایت کی ہے۔۔۔۔۔ اس حدیث میں رفع یدین کا ایک ضابطہ بتا دیا گیا کہ صرف سات مواقع ہیں جہاں رفع یدین کی جائے اور اس میں سے ایک مقام نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہے اس کے علاوہ نماز میں کہیں بھی رفع یدین مشروع نہیں ہے۔ بیہقی و طحاوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

”انہ کان یرفع یدیه فی التكبيرة الاولى من الصلوة ثم لا یرفع فی شئی۔“

”کہ آپ نماز میں پہلی تکبیر پر ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر کسی موقع پر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔“

ابوداؤد نے حضرت براء سے روایت کیا۔

”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه الی

قرب من اذنیہ ثم لا یعود۔“

”کہ حضور ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھاتے پھر ایسا نہیں کرتے۔“

بطور نمونہ یہ چند حدیثیں پیش کی گئیں جن میں قولی و فعلی دونوں طرح کی حدیثیں موجود ہیں اور جن سے آفتاب نیروز کی طرح واضح ہوتا ہے کہ رفع یدین اب مشروع نہیں ہے اور احناف کا مسلک بفضلہ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

قرأت خلف الامام

حدیث لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحة الكتاب پر مکمل بحث اور اس سے حضرت امام شافعی کے استدلال کے جوابات:

بخاری شریف کی اس حدیث سے حضرت عبداللہ بن مبارک، اوزاعی۔ امام مالک، شافعی، واحمد و اتحق و ابو ثور و داؤد علیہم الرحمۃ نے یہ استدلال فرمایا کہ مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم مطلق ہے امام مقتدی اور منفرد سب کو شامل ہے۔

خواہ نماز جبری ہو یا سری۔ بہر صورت مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے اور اگر سورہ فاتحہ نہیں پڑھے گا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ کیونکہ حدیث میں ”لا“ قرأت کی نفی کے لئے ہے۔ لیکن امام شافعی کا استدلال درست نہیں اور اس کے متعدد معقول جوابات ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

جواب اول: قرآن مجید میں ہے: فاقروا ما تيسر من القرآن یعنی قرآن سے جو تمہیں آسان ہو پڑھو۔ اس آیت میں اوفیٰ ما يطلق عليه القرآن کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو اگر قرأت کو سورہ فاتحہ کے ساتھ مقید کر دیا جائے تو یہ مطلق پر زیادتی ہوگی اور یہ ناجائز ہے کیونکہ یہ نسخ ہے لہذا مطلق قرآن پاک کا پڑھنا فرض قرار پائے گا اور یہ بات طے شدہ ہے کہ اس آیت میں قرآن پڑھنے کے متعلق جو حکم ہے وہ نماز سے متعلق ہے پس مذکورہ بالا حدیث کا عموم قرآن کا معارض ہے لہذا سورہ فاتحہ کی خصوصیت ثابت نہیں ہوگی

جواب دوم: اور جب قرآن کی رو سے نماز میں مطلق قرآن کا پڑھنا فرض قرار پایا تو اب ضروری ہے کہ حدیث کو قرآن کے تابع کیا جائے خصوصاً اسی صورت میں جبکہ حدیث محکم نہ ہو بلکہ محتمل ہو اور یہ حدیث محتمل ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں لافنی فضیلت اور نفی کمال کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے کہ حدیث میں آیا۔

(۱) لا صلوة لجار المسجد الا في المسجد

کہ مسجد کے ہمسایہ کی نماز نہیں ہوتی مگر مسجد میں

تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر اس نے گھر میں نماز پڑھ لی۔ تو ہوگی ہی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے والا مسجد کی فضیلت سے محروم ہو جائے گا اسی طرح قرآن مجید کی اس آیت میں انهم لا ايمان لهم میں وجود ایمان کی نفی ہے۔ کیونکہ یہ بھی فرمایا ہے وان نكثوا ايمانهم من بعد عهدهم اور اس کے بعد فرمایا: لا تقاتلون قوماً نكثوا ايمانهم بلکہ معنی آیت یہ ہیں لا ايمان لهم موثقاً..... اسی طرح جامع صغیر میں تقریباً دو سو حدیثیں ایسی ہیں جن میں لفظ لا استعمال ہوا ہے کیا ہر جگہ لافنی ذات کے لئے استعمال ہوگا لہذا حدیث زیر بحث میں لافنی ذات کے لئے نہیں ہے بلکہ نفی کمال کے لئے ہے اور مطلب حدیث یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ حدیث جس میں لفظ خداج آیا ہے، وہ ہمارے جواب کی مؤید ہے یعنی حضور ﷺ نے فرمایا:

”من صلى صلوة لم يقر فيها بأمر القرآن فهي خداج“

”جس نے نماز پڑھی اور سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز خداج ہے۔“

خداج بالفتح کے معنی ناقص و نامتمام کے ہیں لہذا حدیث مذکورہ میں بھی لافنی کمال کے لئے ہی ہے۔
(جواب دوم: حدیث لا صلوة الخ سے یہ ہی تو ثابت ہوتا ہے کہ ہر نمازی کو نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص مقتدی ہو تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ لہذا جب امام الحمد پڑھے۔ تو گویا مقتدی نے بھی الحمد پڑھی لی۔ اگرچہ حکماً ہی پڑھی اور حضور کا ارشاد بھی یہ ہی ہے۔

”فقرأة الامام له قرأة۔“

”امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔“

اب اگر مقتدی بھی الحمد پڑھے تو تکرار قرأت لازم آئے گی جو غیر مشروع ہے اور منافی حکم آیت (اذا قرأ القرآن ہے)

(جواب سوم: یہ کہ حدیث لا صلوة الخ کا تعلق منفرد سے ہے مقتدی سے نہیں۔ جیسا کہ احمد بن حنبل و دیگر محققین نے فرمایا: ترمذی شریف ج ۱، ص ۵۰ اور ابوداؤد جلد اول ص ۱۳۹ پر ہے:

”واما احمد بن حنبل فقال معنى قول النبي لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب اذا كان وجده واحتج، بحديث جابر حيث قال من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القرآن فلم يصل الا ان يكون وراء الامام الخ۔“

”امام احمد بن حنبل نے فرمایا: حضور کا یہ ارشاد کہ اس کی نماز نہیں جس نے فاتحہ نہیں پڑھی۔ اس کا تعلق منفرد سے ہے یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اکیلا نماز پڑھے اس کو سورہ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے مقتدی کو نہیں اور انہوں نے حدیث جابر سے استدلال کیا جس کا مضمون یہ ہے کہ جو کوئی رکعت بغیر الحمد کے پڑھے تو نماز نہ ہوگی مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ دیکھو جابر بن عبد اللہ جو صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے حدیث لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب کا یہ مطلب متعین کیا کہ یہ حکم تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے ہے۔“ (ترمذی و ابوداؤد)

الغرض! جب خود حضور ﷺ نے یہ فرمادیا کہ امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے تو پھر قرأة خلف

۱۔ واضح ہو کہ امام احمد حنبل کے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ وہ قرأت خلف الامام کے قائل نہیں تھے اور تو اور سیدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ بھی ۵۰ سال تک جہری نمازوں میں عدم قرأت کے قائل رہے اور جب مصر تشریف لائے تو اپنی وفات سے دو سال قبل سری و جہری دونوں قسم کی نمازوں میں قرأت خلف الامام کے قائل ہوئے

الامام کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ چنانچہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ، امام ابو یوسف و محمد و احمد فی روایۃ عبد اللہ بن وہب و اشہب کا یہ ہی مسلک ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو نہ سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور نہ قرآن کا کوئی اور حصہ اور یہ بات جہری و سری دونوں نمازوں کے لئے ہے۔

مسئلہ قرأت خلف الامام:

احناف کا مسلک یہ ہے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے قرآن شریف پڑھنا ممنوع ہے نماز خواہ جہری ہو یا سری مقتدی بہر صورت سننے اور چپ رہے۔ احناف کے دلائل یہ ہیں یہ مسئلہ اگرچہ مختلف فیہ ہے اس میں اختلاف کی گنجائش بھی ہے لیکن ہمیں اس بحث سے صرف یہ واضح کرنا ہے کہ احناف صرف رائے اور قیاس کے پابند نہیں ہیں۔ جیسا کہ بعض متعصب غیر مقلدین الزام رکھتے ہیں بلکہ احناف نے جو مسلک اختیار کیا ہے اس کی بنیاد بھی کتاب و سنت ہی ہے۔ اور انہوں نے کتاب و سنت کی روشنی میں دیانت داری کے ساتھ جو کچھ سمجھا ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔

”واذا قرى القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلکم ترحمون“۔

”جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور چپ رہو تا کہ تم رحم کئے جاؤ“۔

اس آیت میں ”استمعوا و انصتوا“ امر کے صیغے ہیں اور یہ حکم مطلق ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ جب بھی قرآن پڑھا جائے خواہ نماز میں بہر صورت سامع کے لئے چپ رہنا اور سننا لازم و واجب ہے۔ نماز دو طرح کی ہوتی ہے جہری جس میں امام بلند آواز سے قرآن پڑھتا ہے لہذا جہری میں سننا اور چپ رہنا دونوں پر عمل ہوگا۔ سری جس میں امام آہستہ قرأت کرتا ہے اس میں چونکہ سننا ممکن نہیں اس لئے ”أنصتوا“ پر عمل ہوگا یعنی چپ رہنا اور امام چونکہ سری و جہری دونوں نمازوں میں قرأت کرتا ہے لہذا مقتدی کے لئے دونوں قسم کی نمازوں میں خاموش رہنا ہوگا۔

ابتداء اسلام میں بحالت نماز دنیاوی بات چیت کر لیتے تھے اور امام کے پیچھے مقتدی قرأت بھی کرتے تھے مسلم باب تحریم الکلام فی الصلوۃ میں ہے صحابہ کرام فرماتے ہیں۔

”کنانتکم فی الصلوۃ یکلم الرجل صاحبه وهو الی جنبہ فی الصلوۃ حتی

نزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام“ (مسلم)

”ہم لوگ بحالت نماز باتیں کر لیا کرتے تھے ایک شخص اپنے ساتھی سے بحالت نماز گفتگو کر لیتا۔ حتیٰ

کہ آیت قوموا للہ نازل ہوئی (کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اطاعت کرتے ہوئے کھڑے ہو) اس

پر ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور گفتگو سے منع کیا گیا۔“

”عن مجاهد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم تقرأ في الصلوة فسمع

قراءة فتي من الانصار فنزل واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا“ (بیہقی)

”حضور ﷺ قرات فرما رہے تھے کہ آپ نے ایک انصاری نو جوان کو قرآن پڑھتے سنا تو اس وقت

یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی اذا قرى القرآن الخ کہ جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور چپ رہو۔“

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ آیت قوموا للہ کے نزول کے بعد بحالت نماز گفتگو کرنے سے

منع کر دیا گیا اور آیت اذا قرى القرآن الخ کے نزول کے بعد قرات خلف الامام کی ممانعت ہو گئی۔

تفسیر عماد بن کثیر نے لکھا

”قال علي بن طلحة عن ابن عباس واذا قرى القرآن الخ يعني في الصلوة

المبضوطة“۔

”حضرت ابن عباس نے فرمایا آیت اذا قرى الخ فرض نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔“

تفسیر معالم التنزیل:

”تیس علامہ بغوی نے تحریر فرمایا کہ ذهب جماعة الى انها في القراءة في الصلوة“۔

”ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ یہ آیت دربارہ قرات نماز نازل ہوئی ہے“

اس کے بعد امام بغوی نے دوسرے اقوال لکھ کر اخیر میں فیصلہ دیا ہے

”والاول اولی وهو انها في القراءة في الصلوة“۔

”اور اول قول اولی ہے یعنی یہ کہ یہ آیت دربارہ قرات نماز نازل ہوئی ہے“

تفسیر ابن عباس:

”واذا قرى القرآن في الصلوة المكتوبة فاستمعوا له الى قراته وانصتوا

لقراته“ (تنویر مقیاس)

”جب فرض نماز میں قرآن پڑھا جائے تو اس کی قرات کو سنو اور قرآن کی قرات کے وقت خاموش رہو۔“

تفسیر ابن کثیر

علامہ ابن کثیر نے لکھا کہ جب اللہ عزوجل نے قرآن مجید کو لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت اور

بصیرت قرار دیا تو قرآن مجید کی حرمت و تعظیم کے لئے اس کی تلاوت کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا

جیسا کہ کفار قریش اور مشرکین کا قول تھا کہ قرآن مت سنو الخ ”ولکن یتاکد ذالک فی الصلوۃ المکتوبۃ اذا جهر الامام بالقراۃ کما رواہ مسلم الخ“

لیکن یہ حکم یعنی (فاستمعوا و انصتوا) فرض نماز میں جبکہ امام جہری قرأت کرتا ہو مؤکد ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں حضور ﷺ نے فرمایا۔ امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم چپ رہو۔

”عن ابی العالیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی بأصحابہ فقرا اصحابہ فنزلت هذه الایۃ فسکت القوم و قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ (ابن کثیر)

”ابو العالیہ کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے اور قرأت کرتے تو صحابہ بھی آپ کے پیچھے قرأت کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی پھر قوم تو چپ ہو گئی اور صرف حضور قراۃ فرماتے تھے۔

ان تفاسیر سے یہ واضح ہوا کہ یہ آیت دربار قرأت نماز نازل ہوئی اور مقتدیوں کو قراء خلف الامام سے منع کیا گیا۔ (رہا یہ سوال کہ ایک آیت کے متعدد شان نزول ہوتے ہیں۔ مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ آیت خطبہ و وعظ اور امام کے پیچھے جہراً قرأت کی ممانعت کے لئے نازل ہے۔ اگرچہ اس کے متعدد جواب ہیں مگر اصولی بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا شان نزول سے آیت کا دربارہ، قرأت نماز نازل ہونے کی نفی تو نہیں ہوتی۔ ثانیاً: استدلال کرنے والا تو قرآن پاک کے نظم و معنی سے استدلال کرتا ہے لہذا آیت کا مفہوم و اطلاق قرأت خلف الامام کی ممانعت کے لئے کافی ہے)۔

حدیث فقراۃ الامام له قراۃ کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے:

”قال من صلی خلف الامام فان قراۃ الامام له قراۃ“۔

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔“

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ امام کا پڑھنا مقتدی کے لئے کافی ہے۔ واضح ہو کہ اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے یعنی جابر بن عبد اللہ ابن عمر۔ ابوسعید خدری۔ ابو ہریرہ۔ ابن عباس و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور حدیث جابر کے متعدد صحیح طرق ہیں۔ جو ایک دوسرے کی مزید تقویت کا باعث بنتے

ہیں۔ اور ان سب طرق کو علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ج ۳، ص ۶۵ تا ص ۶۸ تک ذکر کیا ہے۔
قرأت خلف الامام کی ممانعت اسی صحابہ کرام سے مروی ہے:

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قرأت خلف الامام سے اسی صحابہ کرام نے منع فرمایا جن میں علی مرتضیٰ اور عبادلہ ثلاثہ (ابن عمر، ابن عباس و ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شامل ہیں اور دس صحابہ کرام قرأت خلف الامام سے شدت کے ساتھ منع کرتے تھے۔ جناب صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضیٰ، عبد الرحمن بن عوف، سعد ابن ابی وقاص عبد اللہ بن مسعود، زید بن ثابت، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ لہذا ان جلیل القدر اکابر صحابہ کا قرأت خلف الامام کی ممانعت پر اتفاق کرنا بمنزلہ اجماع ہی کے ہے۔ اسی لئے صاحب ہدایہ رحمۃ اللہ علیہ نے (باعتبار اتفاق الاکثر) یہ تحریر فرمایا ہے کہ ترک قرأت خلف الامام پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ (یعنی ج ۳، ص ۶۲)

احادیث دربارہ ممانعت قرأت خلف الامام: قرأت خلف الامام کی ممانعت پر کثیر حدیثیں
 وارد ہوئیں جن میں سے چند یہ ہیں:

”عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فلما قضی صلوٰتہ اقبل علیہم بوجہہ فقال اتقروا و خلف امامکم و الامام یقرّ فقالہا ثلاث مراتٍ فقالوا انا لنفعل فقال لا تفعلوا“۔ (طحاوی ص ۱۲۸)

”حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ حالانکہ امام بھی پڑھتا ہے (تین مرتبہ فرمایا) انہوں نے عرض کی ہاں ہم امام کے پیچھے پڑھتے ہیں حضور نے فرمایا نہ پڑھا کرو۔“
 امام بیہقی نے حضرت عمر سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی:

”فقرأ رجل من الناس فی نفسه فقال هل قرأ معی احد منکم قالہ ثلاثا فقال الرجل نعم یا رسول اللہ انا کنت اقرأ فقال اقول مالی انازع القرآن اما یکفی احدکم قرأتہ امامہ انا جعل الامام لیوتم بہ فاذا قرأ فانصتوا“۔ (بیہقی)

”تو ایک آدمی نے اپنے جی میں قرأت کی۔ اس پر حضور نے فرمایا کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی نے قرأت کی۔ تین بار فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کی میں نے قرأت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی کہتا تھا کہ قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہوں کیا تم کو امام کی قرأت کفایت نہیں کرتی۔“

امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب وہ قرأت کرے تو تم چپ رہو۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ سری نماز میں بھی مقتدی کو خاموش رہنا چاہئے نیز یہ کہ جس شخص نے قرأت خلف الامام کی تھی اس نے اپنے جی میں کی تھی تو اس حدیث میں سری نمازوں میں امام کے پیچھے اپنے جی میں پڑھنے کی ممانعت بھی واضح ہوئی)

”عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قرأتہ“۔ (طبرانی و دارقطنی)

”حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔“

”عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قرأتہ“۔ (ابن ماجہ و موطا)

حضرت جابر سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جس کے لئے امام ہو۔ تو امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔

محمد ابن منیع اور امام ابن ہمام نے کہا (یہ اسناد صحیح ہے علی شرط الشیخین اور اس کے راوی بخاری و مسلم کی شرط پر ہیں نیز اسی کو امام محمد نے کتاب الآثار میں مفصل درج کیا ہے۔ مفصل حدیث یہ ہے:

”عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجل خلفه یقرأ فجعل رجلٌ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینہاہ عن القراءة فی الصلوۃ فقال اتنہانی عن القراءة خلف نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتنازعا حتی ذکر ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی خلف امام فان قرأت الامام لہ قرأتہ“۔ (کتاب الآثار)

”جابر بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اور ایک آدمی آپ کے پیچھے پڑھتا تھا تو ایک صحابی نے اس شخص کو منع کیا۔ اس نے کہا تو مجھے نبی ﷺ کے پیچھے پڑھنے سے منع کرتا ہے؟ ان دونوں کا آپس میں تنازعہ ہوا۔ حتیٰ کہ اس واقعہ کی حضور ﷺ کو اطلاع ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو تحقیق امام کی قرأت اس (مقتدی) کی قرأت ہے۔“

”عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من صلی

رکعة فلم یقرأ بفاتحة الكتاب فلم یصل الا وراً الامام“ (طحاوی ودارقطنی)

”حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جس شخص نے ایک رکعت (میں

بھی) فاتحہ نہ پڑھی۔ اس کی نماز کامل نہیں۔ مگر امام کے پیچھے (یعنی امام کے پیچھے قرأت نہیں)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے موقوفاً روایت کیا اور کہا حسن صحیح ہے اور امام دارقطنی و طحاوی نے مرفوعاً روایت کیا۔ اسی طرح یحییٰ بن سلام اور اسماعیل سدی نے اس کو مرفوعاً روایت کیا اور یہ دونوں صدوق ہیں۔ نیز ذیل الآلی ص ۱۰۱ میں بھی یہ حدیث مرفوعاً درج ہے۔

”عن عمران بن حصین ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر فجعل رجل يقرأ خلفه بسبح اسم ربك الاعلى فلما انصرف قال ايكم قرء او ايكم القارى قال رجل انا فقال ظننت ان بعضكم خالجنها“

”عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربك الاعلى پڑھی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا کس نے پڑھا؟ یا کون پڑھنے والا ہے تو ایک آدمی نے عرض کی۔ میں ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تحقیق میں نے خیال کیا کہ تم میں سے کسی نے مجھے خلیجان میں ڈالا۔

اس حدیث کو امام نسائی نے باب ترك القراءة خلف الامام فيها لم يجهر فيه میں ذکر کیا۔ یعنی جن نمازوں میں سرّی قرات کی جاتی ہے ان نمازوں میں قرات خلف الامام کے ترک کے باب میں اس حدیث کو درج کیا۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ سرّی نمازوں بھی امام کے پیچھے قرات نہیں کرنی چاہیے۔

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ:

”قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلى بالناس ورجل يقرأ خلفه فلما

فرغ قال من ذا الذي يخالجنى سورة كذا فنهاهم عن القراءة خلف الامام“

(دارقطنی ص ۱۲۳)

حضور علیہ السلام لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ایک آدمی آپ کے پیچھے قرات کر رہا تھا جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے خلیجان میں ڈالنے والا کون تھا؟ تو آپ نے ان کو امام کے پیچھے قرات کرنے سے منع فرمایا۔

”عن ابی الاحوص عن عبد اللہ قال کانوا یقرءون خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلطتم علی القراءة“۔ (طحاوی ص ۱۱۸ الطبرانی والترز اسنادہ حسن، آثار السنن ص ۸۷)

”ابو الاحوص سے روایت ہے کہ لوگ حضور ﷺ کے پیچھے نماز میں قرأت کرتے تھے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا تم نے مجھ پر قرأت خلط ملط کر دی۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا اذا قرأ فانصتوا“۔ (نسائی)

”حضور ﷺ نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔“

مسلم شریف باب التشہد میں ہے کہ ابوبکر نے سلمان سے پوچھا کہ حدیث ابو ہریرہ کیسی ہے تو انہوں نے کہا ہو صحیح یعنی واذا قرأ فانصتوا یہ حدیث کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو صحیح حدیث ہے۔

امام بیہقی نے ابوسعید خدری سے روایت کیا:

”سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل خلف الامام لا یقرء شیئاً یجزیہ قال نعم“۔

”میں نے حضور ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا امام کے پیچھے قرأت نہ کرے کیا اس کو کفایت کرتا ہے حضور نے فرمایا: ہاں۔“

دارقطنی نے حضرت علی سے روایت کی کہ:

”قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ خلف الامام او انصت قال بل انصت فانه یکفیک“۔ (دارقطنی)

”ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کیا امام کے پیچھے قرأت کروں یا خاموش رہوں۔ حضور نے فرمایا خاموش رہو امام تیرے لئے کافی ہے۔“

امام طحاوی نے حضرت جابر سے مرفوعاً روایت کیا کہ:

”لا تقرء خلف الامام فی شئی من الصلوات“۔

”حضور ﷺ نے فرمایا: امام کے پیچھے کچھ قرأت نہ کرو نمازوں میں۔“

امام بیہقی نے کتاب القراءة میں حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا کہ:

”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن القراءة خلف الامام۔“

”رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأت سے منع فرمایا۔“

ابن اکیمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ:

”صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ صلوة نظن انها الصبح فقال هل

قرء منکم احد قال رجل انا قال انی اقول ما لی انازع القران۔“

(احمد و ترمذی، نسائی و ابن ماجہ)

”حضور ﷺ نے نماز پڑھائی ہمارا گمان ہے کہ وہ فجر کی نماز تھی۔ اس کے بعد فرمایا تم میں سے کسی

نے قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کی ہاں میں نے قرأت کی ہے اس پر آپ نے فرمایا میں بھی

کہتا تھا کہ قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہوں۔“

بیہقی نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”من کان له امام فلا یقرء ون فان قرء ته له قرأة۔“

”جس کے لئے امام ہو وہ امام کے ساتھ کچھ نہ پڑھے۔ تحقیق قرأت امام کی مقتدی کے لئے قرأت ہے۔“

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

”یکفیک قرأة الامام خافت او قرء۔“ (دارقطنی ۱۲۶)

”تیرے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے جہری نماز ہو یا سری۔“

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”کل صلوة لا یقرء فیہا بام الکتاب فہی حجاج الاصلوة خلف امام۔“ (بیہقی)

”ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے ناقص ہے مگر وہ نماز جو امام کے پیچھے پڑھی جائے۔“

شععی سے روایت ہے کہ:

”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قرءة خلف الامام۔“ (دارقطنی، بیہقی)

”حضور ﷺ نے فرمایا: امام کے پیچھے کوئی قرأت نہیں۔“

صحابہ کرام و تابعین عظام کے قرآنہ خلف الامام کے متعلق ارشادات:

صحابہ کرام و تابعین عظام کی ایک جماعت نہ صرف یہ کہ دو قرأت خلف الامام کی قائل نہ تھی بلکہ اس سے منع بھی کرتی تھی چنانچہ عبداللہ بن زید بن اسلم اپنے والد سے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ

”کان عشرة من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینہون من القراءة خلف الامام اشد النہی“۔ (بخاری ۳)

وہ صحابہ رسول قرأت خلف الامام سے سختی کے ساتھ منع فرمایا کرتے تھے۔

حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضیٰ، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص ابن مسعود زید بن ثابت، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صدق اکبر: ”عن موسیٰ بن عقبہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر

وعمر وعثمان کانوا ینہون عن القراءة خلف الامام“

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، عثمان بن عفان نے قرآنہ خلف الامام سے منع فرمایا ہے۔

حضرت فاروق اعظم:

”قال لیت فی فم الذی یقرء خلف الامام حجرأ“۔ (مسلم ۱۰۰۰)

حضرت فاروق اعظم نبیؐ نے فرمایا کاش جو امام کے پیچھے قرأت کرے اس نے منہ میں پتھر بھریں۔

حضرت علی مرتضیٰ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

”من قرء خلف الامام فیس علی فطرة“۔ (مروئی)

”جو امام کے پیچھے قرأت کرے وہ دین فطرت پر نہیں ہے۔“

”عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ قال من قرأ خلف الامام

فقد اخطأ“۔ (رواہ ابن ابی شیبہ، عبد الرزاق فی مصابیحہ)

”علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اندریم نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس نے خطا کی۔“

عبداللہ بن عمر:

”عن ابن عمر قال اذا صلی احدکم خلف الامام فحسبہ قراءة الامام واذا

صلی وحده فليقرء قال وكان عبد الله لا يقرء خلف الامام“۔ (مسلم امامک)

”حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو تمہیں امام کی قرأت کافی ہے اور جب اکیلے نماز پڑھو تو پھر قرأت کرو نافع نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔“

”قال من صلى الامام كفته قرأته۔“ (موطا: ص ۹۴)
 ”جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے اس کو امام کی قرأت کافی ہوگی۔“
 عبداللہ بن مقسم کہتے ہیں کہ:

”انه سال عبد الله بن عمرو زيد بن ثابت وجابر بن عبد الله فقالوا لا يقرء خلف الامام في شيء من الصلوات۔“ (طحاوی)
 میں نے عبداللہ بن عمرو زید بن ثابت و جابر بن عبداللہ صحابیوں سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کی جائے۔“

”ان ابن عمر كان ينهى عن القراءة خلف الامام۔“ (عبد الرزاق، جوہر النقی ص ۱۵۵)
 ”حضرت ابن عمر قرأت خلف الامام سے منع فرمایا کرتے تھے۔“

”عن ابن زكوان عن زيد بن ثابت و ابن عمر كانا لا يقرآن خلف الامام۔“
 (عبد الرزاق، جوہر النقی ص ۱۵۵)

”زکوان سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت و عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔“

”واخرج ايضا عن ابن عمر انه سئل عن القراءة خلف الامام قال تكفيك قراءة الامام۔“ (سند احمد: ج ۲، ص ۴۹)

”حضرت ابن عمر سے قرأت خلف الامام کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا تجھے امام کی قرأت کافی ہے۔“

حضرت ابن عباس ابو حمزہ کہتے ہیں کہ:

”قلت لابن عباس اقرأ والامام بين يدي فقال لا۔“ (طحاوی)

”میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ کیا میں اس صورت میں قرأت کروں جبکہ امام میرے آگے ہو آپ نے فرمایا نہیں۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا:

”قالت ليت الذی یقرء خلف الامام صلی فوہ تراباً“۔ (طحاوی: ص ۱۲۹)

”کاش کہ جو امام کے پیچھے پڑھتا ہے اس کا منہ مٹی سے بھرا جائے۔“

”قال انصت القراءة فان فی الصلوة شغلاً وسیکفیک ذلک الامام“۔

(یعنی ج ص ۶۷ طحاوی و طبرانی وابن ابی شیبہ عبد الرزاق)

”حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا قرأت کے واسطے خاموش رہو۔ تحقیق نماز میں شغل ہے اور بے شک قرأت کے لئے تجھے امام کافی ہے۔“

”واخرج عن علقمة بن قیس ان عبد الله ابن مسعود كان لا یقرء خلف الامام فیما یجهر فیہ وفیما یخافت فیہ الاولیین ولا فی الاخریین واذا صلی وحده قرأ فی الاولیین بفاتحة الكتاب و سورة ولم یقرء فی الاخریین شیئاً“۔

”علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود امام کے پیچھے نہیں پڑھتے تھے نہ جہری نمازوں میں نہ سری نمازوں میں۔ نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ پچھلی دو رکعتوں میں اور جب اکیلے نماز پڑھتے تو پہلی دو رکعتوں میں الحمد و سورہ پڑھتے اور پچھلی دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھتے تھے۔“

اس سے واضح ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے اور یہ بھی کہ پچھلی دو رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن مسعود جب اکیلے نماز پڑھتے تو پچھلی دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھتے تھے۔

سعد بن وقاص:

”قال وددت ان الذی یقرء خلف الامام فی فیہ جمرۃ“۔

(موطا امام محمد وابن ابی شیبہ و عبد الرزاق یعنی ج ص ۶۷)

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے یہ پسند ہے کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرے اُس کے منہ میں چنگاری ہو۔“

حضرت ابودرداء:

”عن کثیر بن مرہ عن ابی الدرداء قال قام رجل فقال یا رسول الله فی کل صلوۃ قرآن۔ قال نعم فقال رجل من القوم وجب هذا فقال ابوالدرداء یا

کثیر وانا الی جنبہ لا اری الامام اذا امّ القوم الا قد کفاهم۔“

(دارقطنی ص ۱۲۹، طحاوی: ص ۱۲۷)

”ابودردا کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہر نماز میں قرآن ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں۔ تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا یہ واجب ہو گیا۔ تو ابودردا نے کہا اے کثیر اور میں اس کے پہلو میں تھا۔ میں نہیں دیکھتا امام کو وہ امامت کرے۔ مگر اس کی قرأت (مقتدیوں کو) کافی ہوگی۔“

دیکھئے حضرت ابودرداء صحابی امام کی قرأت مقتدیوں کے لئے کافی قرار دے رہے ہیں اور فی کل صلوٰۃ قرآن کا مطلب انہوں نے یہ ہی سمجھا کہ امام کی قرأت مقتدیوں کے لئے کافی ہے۔ فافہم حضرت زید بن ثابت:

”انہ سال زید ابن ثابت عن القراءة مع الامام فقال لا قراءة مع الامام فی شیء۔“ (مسلم باب سجود التلاوة)

عطاء بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قرأت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: امام کے ساتھ بالکل قرأت جائز نہیں۔

قال من قرء خلف الامام فلا صلوٰۃ له (موطأ ص ۱۰۰)

”حضرت زید بن ثابت نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے پڑھے اس کی نماز نہیں۔“
علقمہ بن قیس:

”قال لان اغض علی جمرة احب الی من ان اقرء خلف الامام۔“ (موطأ ص ۹۸)
”علقمہ تابعی کہتے ہیں کہ مجھے آگ کی چنگاری منہ میں رکھنی امام کے پیچھے قرأت کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔“

ولید بن قیس:

”اقرء خلف الامام فی الظهر والعصر قال لا۔“ (ابن ابی شیبہ) (آثار السنن ص ۹۰)
”ولید بن قیس کہتے ہیں میں نے سدید بن غفلہ (تابعی یا صحابی) سے پوچھا کہ کیا میں ظہر وعصر میں امام کے پیچھے قرأت کروں تو انہوں نے کہا نہیں۔“

ابن سیرین:

”قال لا اعلم القراءة خلف الامام من السنة۔“ (ابو بکر بن ابی شیبہ، آثار السنن: ص ۹۰)
”حضرت ابن سیرین نے کہا کہ میں قرأت خلف الامام کو سنت نہیں سمجھتا۔“

یہ تمام احادیث و آثار امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت پر نص صریح ہیں۔ اور اگر عقلاً دیکھا جائے تو وہ بھی یہ چاہتی ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔
دلائل عقلیہ:

(۱) اگر مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہوتا تو جو شخص رکوع کی حالت میں امام کو پاتا ہے وہ رکعت کو نہ پاتا۔ حالانکہ یہ بات سب کے نزدیک متفقہ ہے کہ اگر امام رکوع میں چلا گیا اور کوئی شخص تکبیر تحریمہ کہہ کر ایک تسبیح کی مقدار قیام کر کے امام کے ساتھ رکوع میں چلا گیا۔ اور سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکا تو اس نے رکعت کو پالیا۔ اس سے واضح ہوا کہ امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے ورنہ اگر فرض رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔

(۲) دربار شاہی میں جب کوئی وفد حاضری دیتا ہے تو آداب دربار سب بجالاتے ہیں۔ مگر عرض معروض صرف ان کا لیڈر ہی کرتا ہے اسی طرح باجماعت نمازی بارگاہ الہی میں وفد کی شکل میں حاضری دیتے ہیں نماز کے ارکان رکوع و سجود و قیام وغیرہ سب ادا کرتے ہیں کہ یہ دربار کے آداب ہیں اسی طرح تسبیح التحیات وغیرہ سب پڑھتے ہیں کہ یہ دربار خداوندی کا سلام ہے لیکن تلاوت قرآن پاک صرف امام ہی کرتا ہے کیونکہ عرض و معروض کا حق صرف امام کو ہے پھر جس طرح کسی وفد کے امام کا کلام وفد کے تمام افراد کا کلام سمجھا جاتا ہے اسی طرح نماز میں امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(۳) حدیث مسلم سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ کا پڑھنا بھی ضروری ہے اور قائلین بھی یہ مانتے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے یہ سورہ نہ پڑھے تو جیسے سورہ میں امام کی قرأت کافی ہے فاتحہ میں بھی کافی ہونی چاہئے۔ لہذا مقتدی کو نہ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور نہ کوئی صورت۔

چند سوالات کے جوابات:

اس سلسلہ میں چند شبہات پیش کئے جاتے ہیں جو زیادہ تر موجودہ و غیر مقلد حضرات کی طرف سے کئے گئے ہیں ان کے مختصر جوابات یہ ہیں۔

(۱) آیت و اذا قرئ القرآن کا تعلق جمعہ کے خطبہ سے ہے جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے لہذا آیت میں جمعہ کے خطبہ کے وقت خاموشی سے قرآن سنیں۔

(۲) یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے بوقت تلاوت قرآن مشرکین شور مچایا کرتے تھے انہیں حکم دیا گیا کہ وہ خاموشی سے قرآن سنیں۔

(۳) بعض مفسرین نے یہ بھی لکھا کہ بعض مقتدی حضور کے پیچھے جہراً (بلند آواز) سے قرآن مجید پڑھتے تھے اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی اور مقتدی کی جہری قرأت کی ممانعت پر سب کا اتفاق ہے۔ (رسالہ فاتحہ خلف الامام مصنفہ عبد القادر صاحب روپڑی)

جواب ترتیب وار:

(۱) یہ سورہ مکیہ ہے اور جمعہ کی نماز و خطبہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں شروع ہوئی ایسی صورت میں آیت کا تعلق خطبہ سے کیونکر ہو سکتا ہے

(۲) قرآن مجید کی تلاوت بھی عبادت ہے کفار پر کوئی عبادت واجب نہیں۔ لہذا قرآن کے سننے کا وجوب بغیر ایمان لائے ان پر کیسے ہوگا۔ لہذا یہ غلط ہے کہ آیت میں خطاب کفار کو ہے ثانیاً آیت کا دوسرا ٹکڑا اس امر پر نص صریح ہے کہ اس میں خطاب صرف مسلمانوں کو ہے آخر میں فرمایا لعنکم ترحمون تاکہ تم پر رحمت کی جائے اور کافر خواہ سارا قرآن ہی حفظ کر لے اور روزانہ تلاوت کرے یا نہ جب تک ایمان نہ لائیگا اس وقت تک رحمت کا مستحق ہو ہی نہیں سکتا۔

(۳) اگر کسی مفسر نے ایسا لکھا ہے تو ہمیں مضر نہیں کیونکہ کسی آیت کا حکم شان نزول کے ساتھ خاص نہیں ہو جاتا۔ شان نزول اگر خاص بھی ہو تو بھی حکم عام رہتا ہے اور استدلال کرنے والا قرآن پاک کے نظم و معنی سے استدلال کرتا ہے یہ آیت اور اس میں استماع و انصات کا حکم مطلق ہے کسی کے ساتھ خاص نہیں ہے لہذا آیت کا حکم سب کو شامل ہوگا تو اگر بالفرض آیت خطبہ یا جہر سے ممانعت کے لئے بھی نازل ہوئی ہو تو پھر بھی حکم خاص نہیں ہوگا اور آیت عموم و اطلاق جیسے خطبہ و جہراً قرأت کی ممانعت کریگا اسی طرح آہستہ قرأت کی بھی ممانعت کریگا۔ غرضیکہ آیت کا عموم و اطلاق مقتدی کو سری و جہری نمازوں میں بھی چپ رہنے کا حکم دیتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ کیا یہ آیت قرأت خلف الامام کی ممانعت کے لئے نازل ہوئی ہے تو یہ ہم گذشتہ اوراق میں متعدد حدیثوں سے ثابت کر چکے ہیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور آپ کے پیچھے ایک مقتدی نے سبح اسم ربك پڑھی اور حضور نے اس پر انکار فرمایا۔

سوال: ترمذی میں عبادہ بن صامت کی روایت میں صریح طور پر حضور نے فرمایا ہے: قال لا

تقرء والا بام القرآن کہ امام کے پیچھے صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔ اس حدیث سے صاف و تصریح طور پر واضح ہوا کہ مقتدی کو صرف سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

جواب: اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور لکھا ہے کہ حسن ہے اسی طرح سے بہت سے علماء نے اس کو صحیح کہا اور بہتوں نے ضعیف چنانچہ علامہ زیلعی لکھتے ہیں: فاضعہ احمد و جماعة یعنی اس حدیث کو امام ضہل اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا۔ اور یحییٰ بن معین نے تصریح کی کہ جملہ استثنائیہ اس حدیث کا صحیح نہیں پس اس حالت اختلاف میں ہمیں خود بھی تحقیق کرنی چاہیے۔

اس حدیث کے طریق اسناد میں محمد بن اسحاق بن یسار جو حدیث کا راوی ہے خود مختلف فیہ ہے حضرت یحییٰ بن قطان جن کی جلالت سارے ائمہ نے نہ صرف تسلیم کی بلکہ یہاں تک کہا کہ جس کو یحییٰ چھوڑ دیں گے ہم بھی چھوڑ دیں گے نے محمد بن اسحاق کے متعلق لکھا ہے اشہد ان محمد بن اسحاق کذاب اور سلیمان تیمی نے بھی اس کو کذاب کہا اور سیدنا امام مالک نے دجال کہا و میزان الاعتدال اور دارقطنی نے کہا اس کے ساتھ حجت پکڑنا صحیح نہیں اور نسائی نے کہا قوی نہیں۔ (حاشیہ عبد العلی بح العلوم بر مسلم مطبوعہ نول کشور ص ۱۰۴) اور قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو چند لوگ ثقہ و عادل کہیں اور چند اس کو ضعیف اور ناقابل استناد قرار دیں۔ اور کوئی شخص اسباب جرح کا عارف تفصیلی وجوہات کی بنا پر اس کو ضعیف کہے تو اعتبار ضعف کا ہوگا جیسا کہ علامہ ابن حجر نے نخبۃ الفکر میں تصریح فرمائی ہے کہ:

”والجرح مقدم علی التعديل واطلق ذلك جماعة ولكن محله ان صدر مبیناً من عارف باسبابه لانه ان كان غیر مفسر لم یقدح فیمن ثبت عدالته وان صدر من غیر عارف بالاسباب لم یعتبر به ایضاً“۔ (نخبۃ الفکر)

”جرح تعدیل پر مقدم ہے اور ایک جماعت نے اس بات کو عام رکھا ہے لیکن اس کا موقع یہ ہے کہ جب وہ جرح تفسیر کے ساتھ اس شخص سے صادر ہوئی ہو جو اسباب جرح کا عارف ہے کیونکہ جرح غیر مفسر اس کے حق میں مضر نہیں جس کی عدالت ثابت ہو چکی ہو اسی طرح اگر ایسا شخص جرح کرے جو اسباب جرح کا عارف نہیں ہے تو اس جرح کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔“

اور یہ مسلم ہے کہ حضرت یحییٰ بن قطان اسباب جرح کے عارف ہیں چنانچہ تہذیب میں ہے:

”قال ابراهیم بن محمد التیمی ما رأیت اعلم بالرجال من یحیی القطان“۔

”ابراہیم تیمی نے کہا میں نے یحییٰ قطان سے زیادہ کسی کو رجال کا جاننے والا نہیں پایا۔“

اسی طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا میں نے یحییٰ قطان کا مثل نہیں دیکھا۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ

کذاب کا لفظ جرح مفسر ہے لہذا محمد بن اسحاق لامحالہ ضعیف اور غیر معتبر قرار پائے گا۔

اور قطع نظر اس کے محمد بن اسحاق کو تقریب میں مدلس بھی لکھا ہے۔ (نہایہ جلد اول: ص ۷۱)

اور مدلس ہونا ایک خاص قسم کا عیب ہے۔ علامہ عینی علیہ السلام نے لکھا۔

”وفی حدیث عبادہ محمد بن اسحاق بن یسار وهو مدلس۔“ (یعنی ج ۳)

حدیث عبادہ میں محمد بن اسحاق مدلس ہے۔

”قال النووی لیس فیہ الا التدلیس۔“ (نہایہ ج ۱، ص ۷۱)

اور یہ بھی مسلم ہے کہ مدلس جب لفظ عن سے روایت کرے تو یہ روایت متصل نہیں قرار پائے گی۔

اور حدیث عبادہ جو ترمذی وغیرہ میں مذکورہ ہے محمد بن اسحاق سے بلفظ عن مرقوم ہے لہذا یہ روایت منقطع ہوگی اور قابل حجت نہ رہے گی۔ علامہ عینی علیہ السلام نے لکھا ہے کہ:

”المدلس اذا قال عن فلان لا يحتج بحديثه عند جميع المحدثين مع انه قد

كذبه مالك و ضعفه احمد و قال لا يصح. الحديث عنه وقال ابو زرعة

الرازي لا يقضى له بشئ۔“ (یعنی ج ۳)

”مدلس جب بلفظ عن فلاں روایت کرے تو اس کی حدیث تمام محدثین کے نزدیک قابل حجت نہ ہو

گی..... اور پھر محمد بن اسحاق کو تو امام مالک نے کذاب اور امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے

کہ اس سے حدیث لینا صحیح نہیں اور ابو زرعة رازی نے اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں کیا۔“

خلاصہ کلام یہ کہ حدیث عبادہ بن صامت لائق استدلال نہیں ہے اور ممانعت کی صحیح احادیث و

آثار کو چھوڑ کر ایک ضعیف حدیث کا سہارا لینے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے؟

”عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فدخل

رجل فصلی فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرد وقال ارجع فصل فانک

لم تصل فرجع فصلی کما صلی ثم جاء فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال ارجع فصل فانک لم تصل ثلاثا فقال والذي بعثک بالحق ما احسن

غیرہ فعلتینی فقال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرا ما تیسر معک من

القرآن ثم اركم حتی تطین راکعاً ثم ارفع حتی تعتدل قائماً ثم اسجد حتی

تطہن ساجداً ثم ارفع حتی تطہن جالساً و افعل فی صلوٰتک کلہا۔
 ”حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ مسجد میں تشریف لائے اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے اس کو جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ: تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور پھر پہلے کی طرح نماز پڑھی پھر آیا اور نبی ﷺ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جالوٹ جا اور نماز پڑھ: تو نے نماز نہیں پڑھی تین بار ایسا ہوا۔ آخر اس نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھ کو سکھائیے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہو پھر جو قرآن تجھ کو یاد ہے آسانی سے پڑھ سکے پڑھ پھر رکوع کر یہاں تک کہ تو رکوع کے اندر اطمینان پکڑے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ تو بالکل برابر کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر اور سجدہ کے اندر اطمینان پکڑ، پھر سجدہ سے اٹھ: یہاں تک کہ تو بیٹھنے میں اطمینان حاصل کرے اسی طرح ساری نماز میں کرو۔“

فوائد و مسائل:

(۱) اس حدیث کو امام بخاری نے صلوٰۃ و استیذان میں ذکر کیا اور مسلم و ابوداؤد و نسائی و ترمذی نے صلوٰۃ میں ذکر کیا۔

(۲) یہ حدیث عنوان کے جزوِ خیافت کے مطابق ہے کیونکہ حضور ﷺ نے اس شخص کو نماز کا حکم دیا اور اس کی نماز نہاری (دن) کی تھی اور اصل یہ ہے کہ صلوٰۃ نہاریہ میں قرأت آہستہ کی جاتی ہے

آمین بالجہر

آمین دعا ہے اور قرآن نے آہستہ دعا مانگنے کی تلقین کی ہے:

آمین کا دعا ہونا قرآن مجید سے بھی ثابت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دعا کی۔ اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”قد اجیب دعوتکما۔“

”اللہ نے تم دونوں کی دعا قبول فرمائی۔“

دیکھئے دعا تو حضرت موسیٰ نے کی تھی اور حضرت ہارون نے صرف آمین کہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے

ہارون علیہ السلام کی آمین کو بھی دعا قرار دیا۔ لہذا ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے۔ اور دعا کو آہستہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”ادعوا ربکم تضرعًا وخفیة“۔

”اپنے رب سے عاجزی اور آہستہ سے دعا مانگو“۔

دوسری جگہ فرمایا کہ اے محبوب رسول جب لوگ تم سے میرے متعلق پوچھیں:

”فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان“۔

”تو ان سے بہت قریب ہوں جو مجھ سے دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول کرتا ہوں“۔

اس دعا کا مقصود بھی یہ ہی ہے کہ دعا میں چیخنے چلانے اور آواز بلند کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اللہ عز وجل شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے لہذا دعا آہستہ مانگی جائے۔

علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ادعوا ربکم تضرعًا وخفیة کی تفسیر میں لکھا کہ اخفا دعا میں معتبر ہے اور اس پر متعدد دلائل ہیں۔ اول تو یہ ہی آیت کہ اس میں اللہ عز وجل نے دعا کو آہستہ مانگنے کا حکم دیا ہے اور ادعوا امر کا صیغہ ہے جس کا اول درجہ استحباب کا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد فرمایا انہ لا یحب المعتدین اللہ تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا یعنی جو دعا میں تضرع اور آہستگی اور اخفا کو ترک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دوست نہیں رکھتا لہذا معنی آیت یہ ہوں گے جو لوگ دعا میں تضرع اور آہستگی کو اختیار نہیں کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول نہیں فرمائے گا لہذا انہ لا یحب المعتدین وعید شدید ہے ان لوگوں کے لئے جو آہستہ دعا نہیں کرتے اور دوسری دلیل حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا ہے جس کو قرآن مجید نے ذکر کیا اور ان کے اس فعل کی مدح فرمائی اذ نادى ربہ نداءً خفیاً اور ان کی دعا بھی خفیہ تھی یعنی انہوں نے اپنی دعایا کو سب سے چھپایا۔ اور صرف اللہ عز وجل کے حضور پیش کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خفیہ دعا کرنے کی مدح فرمائی۔ اس سے واضح ہوا کہ آمین دعا ہے اور قرآن نے آہستہ دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا امام و مقتدی کو الحمد کے بعد آہستہ آمین کہنا مستحب ہے۔

”امن ابن الزبیر ومن وراءه حتی ان للمسجد للجة“۔

”اور عبد اللہ بن زبیر اور ان کے پیچھے والوں نے آمین کہی یہاں تک کہ مسجد میں آواز بلند ہو گئی“۔

لجہ کے معنی صوت مرتفع کے ہیں یعنی آواز کا بلند ہو جانا۔ ویسے غیر مقلد حضرات اس کا ترجمہ (مسجد گونج گئی) کرتے ہیں اثر ابن زبیر سے آمین بالجہر کا استدلال متعدد وجوہ سے درست نہیں ہے اول اس روایت میں نماز کا ذکر نہیں ہے ممکن ہے خارج نماز تلاوت کی گئی ہو اور سوال نماز میں آمین بالجہر کا ہے۔ دوم مسجد اس صورت میں گونجتی ہے جبکہ اس کی عمارت پختہ ہو اور گنبد وغیرہ بھی ہو۔ مسجد

نبوی تو کچی مسجد تھی اور اس کی چھت چھپر کی تھی اس میں گونج پیدا نہیں ہو سکتی۔ سوم کسی بھی صحیح حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ صحابہ کرام نے حضور کی اقتدا میں نماز ادا کی ہو اور حضور امام ہوں اور انہوں نے بلند آواز سے آمین کہی ہو۔ اس طرح خلفاء اربعہ کا بلند آواز سے آمین کہنا یا مقتدیوں کا خلفاء اربعہ کی اقتداء میں نماز پڑھنا اور بلند آواز سے آمین کہنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے (جیسا کہ آئندہ صفحات میں تفصیلی بیان آئے گا) اگر ثابت ہے تو صرف اس قدر کہ کبھی حضور نے ذرا آواز کھینچ کر آمین کہی اور وہ بھی تعلیم امت کے لئے جیسا کہ علامہ ابن قیم نے زاد المعاد میں تصریح کی ہے اس کے علاوہ آمین کا دعا ہونا حدیث بخاری سے اور دعا کا خفیہ طور پر مانگنا قرآن پاک سے ثابت ہے۔ ایسی صورت میں اثر ابن زبیر واجب التاویل ہے اور اس کا محمل خارج نماز قرار دینا چاہئے۔

”وكان ابو هريرة ينادي الامام لا تفتني بامين“۔ (بخاری)

”اور حضرت ابو ہریرہ امام کو آواز دے کر کہتے کہ ایسا نہ ہو کہ میری آمین جاتی رہے۔“

اس تعلیق کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا کہ حضرت ابو ہریرہ بحرین میں موذن تھے تو آپ امام سے کہتے کہ جلدی نہ کرنا کہ میری آمین جاتی رہے۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ آمین کہنا سنت ہے اور صحابہ کرام کو آمین کہنے کا کیسا شوق تھا۔

آمین کہنے پر امت کا جماع ہے:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے قد اجتمعت الامة على ان المنفرد يومن (نووی ج ۱، ص ۱۷۰) اس پر امت کا اجماع ہے (سورہ فاتحہ کے بعد) منفرد آمین کہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تم سے ایک آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔

”فوافق احدهما الاخرى غفر له ما تقدم من ذنبه“۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۷۶)

”پس موافق ہو ایک ان دونوں کی دوسری کو تو اس کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ماتحت لکھا کہ دیگر احادیث یا تو امام کے بارے میں ہیں یا مقتدی یا دونوں کے متعلق لیکن اس حدیث کے لفظ (اذ قال احدکم) میں منفرد بھی داخل ہو جاتا ہے خلاصہ کلام یہ کہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا نماز پڑھنے والا سب کو الحمد کے بعد آمین کہنا سنت ہے باعث برکت موجب رحمت ہے:

”وقال نافع كان ابن عمر لا يدعه ويحضهم وسبعت منه في ذلك خبراً“۔ (بخاری)

”اور نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر آمین کو نہیں چھوڑتے تھے بلکہ لوگوں کو اس کے کہنے کی رغبت دلاتے تھے اور میں نے اس کے متعلق ان سے ایک حدیث بھی سنی ہے۔“

اس حدیث سے بھی آمین کہنے کی اہمیت و مشروعیت ثابت ہوتی ہے کہ سیدنا ابن عمر آمین کہتے تھے اور لوگوں کو بھی آمین کہنے کی تلقین کرتے تھے۔ (۲) نیز اس حدیث سے آمین کہنے کی فضیلت تو ثابت ہوتی ہے مگر آمین بالجہر ثابت نہیں ہوتی۔

آمین کہنے کی فضیلت

”عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملكة غفرله ما تقدم من ذنبه قال ابن شہاب وكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول امين“۔ (بخاری)

”حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے اور فرشتے (جو) آسمان پر آمین (کہا کرتے ہیں وہ بھی) کہیں اور پھر دونوں آمینیں موافق ہو جائیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

اس حدیث سے آمین کہنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی کہ آمین آہستہ کہی جائے کیونکہ فرشتے بھی آمین آہستہ کہتے ہیں۔ ان کی آمین ہمیں سنائی نہیں دیتی اور گناہوں کی معافی اسی کے لئے ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہو..... واضح ہو کہ موافقت سے صرف موافقت فی الوقت مراد لینے پر حدیث میں کوئی دلالت نہیں ہے کیونکہ آمین کہنے کا وقت تو وہی ہے جب امام سورہ فاتحہ ختم کرتا ہے:

”جهر الماموم بالتامين“۔

”مقتدی کا پکار کر آمین کہنا“۔

”عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا امين فانه من وافق قوله قول الملكة غفر له ما تقدم من ذنبه“۔ (بخاری)

”حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو

جائے گا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

یہ اور اسی مضمون کی متعدد حدیثوں سے جس میں (قال فقولوا کے الفاظ آتے ہیں۔ آمین بالجہر کا استدلال کیا جاتا ہے جس کی تقریر یہ ہے کہ قول کے ساتھ جب خطاب ہو اور اس میں اسرار اور اخفاء کی قید نہ ہو تو وہ جہر پر محمول ہوگا۔ لہذا حضور کا یہ فرمانا کہ فقولوا اس سے مراد یہ ہی ہے کہ آمین بلند آواز سے کہی جائے اور جب امام بلند آواز سے آمین کہے گا تو مقتدی کو بھی امام کی متابعت میں بلند آواز سے آمین کہنا لازم ہے۔

لیکن یہ استدلال درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ قولوا کے معنی بلند آواز سے کہنے کے کرنا غلط ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں ”کہو تم“ اگر یہ اصول مان لیا جائے کہ جہاں بھی لفظ قول مطلق وارد ہو اس سے جہر مراد ہوگا تو قل هو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سے بھی جہر ثابت ہوگا۔ اسی طرح احادیث میں آیا ہے۔

(۱) کہ جب صبح کو بیدار ہو تو یوں کہو

(۲) جب بستر پر سونے کے لئے جاؤ تو یہ یوں کہو

(۳) جب کھانا کھاؤ تو یوں کہو۔

(۴) اور جب قرآن ختم کرو تو یوں کہو۔

تو ان مواقع پر جس قدر دعائیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہ سب کی سب جہر پر محمول کرنی پڑیں گی۔ اسی طرح حدیث میں آیا ہے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لك الحمد اور التحیات کے متعلق بھی یہ کہنا چاہئے کہ ان کا بھی بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے لہذا لفظ قولوا سے جہر کا استدلال درست نہیں ہے اور قولوا کا مفاد صرف یہ ہے کہ آمین کہو۔ رہا یہ سوال کہ آمین جہراً کہی جائے یا سرّاً یہ متعدد حدیثوں سے واضح ہے کہ آپ نے آمین آہستہ کہی ہے۔ (جیسا کہ آئندہ صفحات میں تفصیل آرہی ہے)

مسئلہ آمین بالسر:

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ الحمد کے ختم کرنے کے بعد امام و مقتدی و منفرد کو آہستہ آمین کہنا مسنون ہے اور بلند آواز سے آمین کہنا سنت نہیں ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل یہ ہیں۔ حدیث اول: حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔

اور بلوغ المرام باب صفت الصلوٰۃ میں حدیث وائل صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یسلم عن یمینہ کے متعلق لکھا ہے رواہ ابو داؤد باسناد صحیح یعنی ابو داؤد نے اس حدیث کو باسناد حسن روایت کیا۔ پس حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث کی صحت اسناد کا حکم کرتا اس امر کو مستلزم ہے یہ حدیث متصل ہے مرسل و منقطع نہیں ہے۔ اور ابو داؤد میں یہ حدیث بطریق علقمہ عن ابیہ ہی مروی ہے اس سے ثابت ہوا کہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا مختار یہ ہی ہے کہ علقمہ کا سماع اپنے والد سے درست ہے نیز روایت علقمہ عن ابیہ تو باجماع محدثین ثابت ہے۔ امام ترمذی کتاب الحدود باب ماجاء فی المرأة حدیث علقمہ کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں کہ علقمہ بن وائل بن حجر (سمع من ابیہ وهو اکبر) نے اپنے باپ سے سنا ہے اور یہ اپنے بھائی عبد الجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ البتہ عبد الجبار کا سماع ثابت نہیں ہے۔ امام مسلم نے باب وجوب ملازمت جماعت المسلمین عند ظہور الفتن کے شروع میں حدیث محمد بن ثنی کی اسناد میں لکھا ہے عن علقمہ بن وائل الحضرمی عن ابیہ ظاہر ہے کہ امام مسلم اصول میں کوئی منقطع حدیث نہیں لاتے۔ پس امام مسلم کے نزدیک بھی سماع علقمہ عن ابیہ ثابت ہے اسی طرح اکابر محدثین امام بخاری وسمعی و ابن عبد البر وجزری و ابو المحاسن شارح ترمذی۔ قاسم بن قطلوبغا۔ علی قاری و شیخ عبد الحق محدث دیلوی کے نزدیک بھی علقمہ کا سماع عن ابیہ درست ہے واللہ عالم۔

حدیث سوم حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔

”وان الامام یقول امین“۔ (احمد و نسائی ص ۸۱، آثار السنن ج ۱، ص ۹۱)

”اور امام بھی آمین کہتا ہے۔“

اس حدیث سے واضح ہوا کہ امام بھی آمین کہتا ہے اور مقتدی کو بھی آمین کہنی چاہئے اور آمین کا وقت سورہ فاتحہ کے بعد ہے اور یہ بھی واضح ہوا کہ آمین آہستہ کہنی چاہئے کیونکہ اگر آمین بلند آواز ہوتی تو حضور کو یہ فرمانے کی ضرورت نہ تھی کہ امام بھی آمین کہتا ہے کیونکہ امام کی آمین تو خود ہی سنائی دیتی۔

حدیث چہارم: حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا:

”اربع یخفیهن الامام التعوذ والثناء والتسمیۃ والتأمین“۔ (فتح القدیر)

”چار چیزوں کو امام آہستہ کہے۔ اعوذ سبحانک اللہم، بسم اللہ اور آمین۔“

حدیث پنجم: حضرت حسن کہتے ہیں کہ سمرہ بن جندب و عمران بن حصین کا آپس میں مذاکرہ ہوا۔

سمرہ بن جندب نے حدیث بیان کی کہ میں نے حضور ﷺ سے دو سکتوں کو یاد رکھا ہے:

”سکۃ اذا اکبر وسکۃ اذا فرغ من قرأۃ غیر المفضوب علیہم ولا الضالین“۔ (ابوداؤد)
 ”ایک سکتہ جب آپ تکبیر کہتے اور دوسرا سکتہ جب آپ قرأۃ غیر المفضوب علیہم ولا الضالین سے فارغ ہوتے“۔

تو حضرت سمرہ نے ان سکتوں کو یاد رکھا اور عمران نے اس کا انکار کیا۔ تو دونوں نے ابی بن کعب کو لکھا۔ تو حضرت ابی کعب نے سمرہ کی تصدیق کی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد سکوت فرماتے تھے۔ ظاہر ہے کہ آپ کا تکبیر تحریمہ کے بعد سکوت فرمانا ثناء کو آہستہ پڑھنے کے لئے تھا اور دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد فرماتے تھے اور یہ سکتہ آمین آہستہ کہنے کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ حضور آمین آہستہ کہتے تھے ورنہ سورہ فاتحہ کے بعد سکوت فرمانے کی اور کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی..... اگر یہ کہا جائے کہ الحمد کے بعد حضور ﷺ کا سکوت فرمانا ذرا دم لینے کے لئے تھا تو اس سے لازم آئے گا کہ مقتدیوں کی آمین امام کی آمین سے پہلے واقعہ ہو کیونکہ مقتدیوں کو تو امام کے ولا الضالین ختم کرنے کے بعد آمین کہنے کا حکم ہے۔ تو اب اگر حضور نے سکوت فرمایا اور مقتدیوں نے آمین کہی تو ان کی آمین امام کی آمین سے پہلے ہو گئی۔ حالانکہ امام سے سبقت کرنا منع ہے پس ثابت ہوا کہ حضور آمین آہستہ کہتے تھے اور آمین کا آہستہ کہنا ہی مسنون و مطلوب ہے۔

حدیث ششم:

”عن ابی وائل قال کان عمر وعلی لا یجھران بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بامین“۔ (طحاوی و طبرانی)

”حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عمر و حضرت علی بسم اللہ، اعوذ، اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے“۔

یہ اور اس مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ الحمد کے بعد امام و منفرد و مقتدی کو آمین آہستہ کہنی مسنون ہے اور اکثر صحابہ کرام کا اسی پر عمل ہے۔

تصریحات:

حدیث ابوداؤد عن وائل بن حجر میں ہے: کہ حضور ﷺ نے جب ولا الضالین پڑھا تو آمین کہی و رفع بها صوتہ اور اپنی آواز بلند کی (۲) اور بعض روایات میں مذہبھا صوتہ بھی آیا ہے۔ محدثین نے اس کے

معنی اطال یعنی دراز کیا کے لکھے ہیں اور بعض محدثین نے مد سے مد عارضی جو اول کلمہ میں ہوتا ہے یا آخر کلمہ میں وہ مراد لیا ہے یعنی یہ مد مقابل حذف کے ہے خفض کے مقابل نہیں ہے لہذا اس سے جہر ثابت نہیں ہوگا۔ ورنہ امام بخاری اس حدیث کو ضرور اپنی صحیح میں درج کرتے یا کسی علت قاذحہ کے سبب انہوں نے اس کو ترک کیا ہوگا غرضیکہ وائل بن حجر کی اصل روایت میں مد ہے کمافی الترمذی جس کے معنی کھینچنے کے ہیں نہ کہ بلند آواز کے لہذا رفع بھا صوتہ کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے یا یہ روایت بامعنی ہے۔ بعض راویوں نے مد کی تفسیر رفع سے کردی اور مد کے معنی اطالت کے ہیں یا مد عارضی کے اور اگر بالفرض رفع کے بھی ہوں تو مراد اس سے اتنی بلند آواز ہے کہ صف اول میں سے جو امام کے قریب ہوں وہ سن لیں۔ اور یہ بات اخفاء کے منافی نہیں ہے۔ اس لئے کہ بسا اوقات سری نمازوں میں بھی امام سے قریب والے امام کی قرأت سن لیتے ہیں چنانچہ اس کی تائید روایت ابو ہریرہ سے ہوتی ہے جس میں یہ ہے:

”قال امین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول“۔ (ابوداؤد)

”کہ حضور نے آمین کہی۔ حتی کہ جو صف اول میں آپ سے قریب تھا اس نے سن لی۔“

(۲) واضح ہو کہ آمین و قراۃ خلف الامام و رفع یدین وغیرہ ایسے مسائل نہیں ہیں جن کی بنیاد پر ایک دوسرے پر زبان طعن دراز کی جائے اور گمراہی و بے دینی کے فتوے دیئے جائیں۔ یہ فروعی مسائل ہیں اور سلف میں بھی ان کے متعلق دورائیں تھیں اور ائمہ دین امام اعظم ابو حنیفہ و شافعی و مالک و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان بھی ان مسائل میں اختلاف رہا ہے اور ہے ہر ایک فریق نے کتاب و سنت کو سامنے رکھ کر دیانت داری سے جو کچھ سمجھا ہے اس پر عمل کیا ہے۔

غیر مقلد و ہابی ان مسائل میں جو غلو کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض تو احناف پر حدیث رسول کو پس پشت ڈال دینے تک کا الزام لگاتے ہیں یہ ان کی سخت نادانی ہے انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے ان مسائل میں غلو سے باز رہنا چاہیے۔ ہم اہل سنت و جماعت کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ آمین و رفع یدین کرنے والوں کو گمراہ سمجھتے ہیں یہ بھی غلط ہے ہم ان فروعی مسائل کی بنیاد پر کسی کو گمراہ و بے دین نہیں قرار دیتے البتہ غیر مقلد و ہابیوں سے ہمارا اصل اختلاف عقائد کا اختلاف ہے جس کی بنا پر ہم انہیں حق پر نہیں سمجھتے۔

وما توفیقی الا باللہ وهو اعلم بالصواب !

باب نمبر ۴۲

فی بیان فعله من السنن والرواتب وقيامه باللیل ﷺ

آپ ﷺ کے سنن ونوافل اور قیام اللیل کا بیان

(۵۶۰) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیبی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدد، نا یحییٰ بن سعید عن عبید اللہ اخبرنی نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدتین قبل الظهر وسجدتین بعد الظهر وسجدتین بعد المغرب وسجدتین بعد العشاء وسجدتین بعد الجمعة فاما المغرب والعشاء فی بیتہ وحدثنی اختی حفصة ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی سجدتین خفیفتین بعد ما یطلع الفجر وكانت ساعة لا ادخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد دو رکعت سنن، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت اور دو رکعت نماز جمعہ کے بعد ادا کیں۔ جہاں تک مغرب اور عشاء (کی سنتوں) کا تعلق ہے تو وہ آپ ﷺ گھر میں ادا فرماتے اور میری بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ طلوع فجر (صادق) کے بعد دو رکعت ہلکی سی ادا فرماتے اور یہ ایسا وقت ہے جس میں میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر نہیں ہوتا تھا۔

(۵۶۱) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی قبل الصلاة

رکعتین وبعدها رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد صلاة العشاء رکعتین وکان لا یصلی یوم الجمعة حتی ینصرف فیصلی رکعتین فی بیتہ۔
صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نماز سے پہلے (ظہر مراد ہے) اور نماز کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے اور مغرب کے بعد گھر میں دو رکعتیں اور اسی طرح عشاء کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے اور جمعۃ المبارک کے دن گھر لوٹنے تک نماز مکمل نہیں فرماتے تھے گھر پہنچ کر دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

(۵۶۲) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا بیان بن عمرو، نا یحییٰ بن سعید، نا ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لم یکن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شیء من النوافل اشد تعاہدا منه علی رکعتی الفجر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نوافل (سنن) میں سے فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتے تھے۔ (یعنی فجر کی دو رکعتیں کبھی نہیں بھولتے تھے)۔

(۵۶۳) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو نعیم عبدالملک بن الحسن الاسفرائینی، انا ابو عوانة یعقوب بن اسحق، نا ابوداؤد السجستانی، نا احمد بن حنبل، نا ہشیم، نا خالد عن عبداللہ بن شقیق قال سالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من التطوع فقالت کان یصلی قبل الظهر اربعا فی بیتی ثم یمخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس بالمغرب ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی بہم العشاء ثم یدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیہن الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا جالسا فاذا قرا وهو قائم رکع وسجد

وہو قائم واذا قرا وہو قاعد رکع وسجد وہو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین ثم یدرج فیصلی بالناس صلاة الفجر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم ﷺ کی نقلی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھا کر میرے گھر لوٹ آتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔ نماز مغرب لوگوں کو پڑھا کر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔ نماز عشاء انہیں پڑھاتے پھر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔ رات کے وقت آپ ﷺ وتروں سمیت نو رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ ﷺ لمبی رات قیام کی حالت میں اور بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے گزار دیتے۔ جب قیام کی حالت میں قرأت فرماتے تو قیام کی حالت میں ہی رکوع وسجود فرماتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو بیٹھ کر ہی رکوع وسجود فرماتے اور جب فجر صادق طلوع ہوتی تو دو رکعتیں ادا فرماتے اور باہر تشریف لے جا کر لوگوں کو نماز فجر پڑھاتے۔

(۵۶۴) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد، نا مسلم بن الحجاج، نا احمد بن عبداللہ بن الحکم، نا محمد بن جعفر، نا سعید بن زید بن محمد قال سمعت نافعاً یحدث عن ابن عمر عن حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفین۔ صحیح۔

❖❖ حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہوتی تو رسول اکرم ﷺ صرف دو رکعتیں ہلکی سی ادا فرماتے۔

(۵۶۵) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، نا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن انه اخبرہ انه سال عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیف كانت صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی رمضان قال فقالت ما

كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يزید فی رمضان ولا فی غیره
على احدى عشرة ركعة يصلى اربعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم يصلى
اربعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم يصلى ثلاثا قالت عائشة فقلت يا
رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال يا عائشة ان عینی تنامان ولا ینام قلبی۔
صحیح۔

❖❖ حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کیسے نماز ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے
فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ ادا نہیں فرماتے تھے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتیں ادا فرماتے ان کے حسن اور طوالت کے متعلق مت پوچھ۔ پھر چار رکعتیں ادا
فرماتے ان کے بھی حسن اور طوالت کے متعلق مت پوچھ، پھر تین رکعتیں ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے
سو جاتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔

(۵۶۶) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو نعیم
الاسفرائینی، انا ابو عوانة، نا یونس هو ابن عبدالاعلی، انا ابن وهب
اخبرنی یونس وابن ابی ذئب وعمرو بن الحرث ان ابن شهاب اخبرهم عن
عروة بن الزبیر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلاة العشاء الی الفجر
احدی عشرة رکعة یسلم فی کل رکعتین ویوتر بواحدة ویسجد سجدتین
قدر ما یقرا احدکم خمسين آية قبل ان یرفع راسه فاذا سکت البوذن عن
صلاة الفجر وتبین له الفجر قام فرکم رکعتین خفیفتین ثم اضطجع علی
شقہ الايمن حتی یاتیہ البوذن للاقامة فیخرج وبعضهم یزید علی بعض۔
صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز
عشاء سے فارغ ہونے سے لے کر نماز فجر تک کے درمیانی وقفے میں گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔ ہر

دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے۔ ایک رکعت وتر ادا فرماتے اور دو سجدے کرتے تھے ان سجدوں میں سر اٹھانے سے پہلے اتنی دیر لگاتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی آدمی پچاس آیات تلاوت کرتا ہے اور جب مؤذن نماز فجر کی اذان دے کر خاموش ہوتا اور آپ ﷺ کیلئے فجر ظاہر ہو جاتی تو اٹھ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی سی ادا فرماتے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آکر آپ ﷺ کو نماز کی اقامت کے متعلق بتاتا تو آپ ﷺ باہر تشریف لے جاتے۔ اور ان میں سے بعض نے بعض پر اضافہ کیا ہے۔ (یعنی تعداد رکعات میں)۔

(۵۶۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا اسحق، انا عبداللہ، انا اسرائیل عن ابی حصین عن یحییٰ بن وثاب عن مسروق قال سألت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باللیل فقالت سبع وتسع واحدی عشرة سوی رکعتی الفجر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ سات، نو اور گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

(۵۶۸) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن مخرمة بن سلیمان عن کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه اخبرہ انه بات عند میونة زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہی خالته قال فاضطجعت فی عرض الوسادة واضطجع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واهله فی طولها فنام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعده بقلیل استیقظ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجلس یسبح النور عن وجهہ بیدیہ ثم قرا العشر الایات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام الی شن معلقة فتوضا منها فاحسن الوضوء ثم قام یصلی قال عبداللہ فقبت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت

فقت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی فاخذ باذنی الیمنی یفتلہا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المودن فقام وصلى رکعتین خفیفَتین ثم خرج فصلی الصبح صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ فرماتے ہیں کہ میں تکیے کی چوڑائی والی طرف لیٹا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ لمبائی کے رخ لیٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے حتی کہ جب آدھی رات یا اس سے تھوڑا پہلے یا تھوڑا بعد کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھ نیند بھگانے کیلئے چہرہ انور پر پھیرنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لٹکی ہوئی پرانی مشک کی طرف گئے اور اس سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا پھر نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے تو میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اسی طرح کیا اور جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (بائیں) پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر وتر ادا فرمائے۔ پھر لیٹ گئے حتی کہ مودن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور دو ہلکی رکعتیں ادا فرمائیں پھر باہر تشریف لے گئے اور نماز فجر ادا فرمائی۔

(۵۶۹) اخبرنا الامام الحسین بن محمد القاضي، انا ابو نعیم عبد الملك بن الحسن الاسفرائینی، نا ابو عوانة یعقوب بن اسحق الحافظ، نا احمد بن عبد الجبار، نا محمد بن فضیل عن حصین بن عبد الرحمن عن حبيب بن ابی ثابت عن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس عن ابیہ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه رقد عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فراه استيقظ فتسوك ثم توضا وهو يقول : (ان فی خلق السموات والارض) (البقرة: من الاية ۱۶۴) حتی ختم السورة ثم قام فصلی رکعتین فاطال فیہما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتی نفخ ثم فعل

ذلك ثلاث مرات ست ركعات كل ذلك يستاك ثم يتوضا ثم يقرأ هولاء
الآيات ثم اوتر بثلاث ركعات ثم اتاه المودن فخرج الى الصلاة وهو يقول
اللهم اجعل في بصرى نورا وفي سبعى نورا وفي لسانى نورا ومن تحتى نورا
اللهم اعطنى نورا. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس
سوئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ بیدار ہوئے، مسواک فرمائی پھر وضو کیا اور آپ ﷺ یہ تلاوت فرما
رہے تھے۔ ”ان فی خلق السموات والارض“ (البقرہ ۱۶۴) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سورہ
ختم فرمائی پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ان میں قیام اور رکوع و سجود طویل فرمائے۔ پھر
واپس آکر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر اسی طرح بیدار ہو کر تین مرتبہ چھ رکعات ادا
فرمائیں۔ ہر دفعہ مسواک فرماتے پھر وضو کرتے اور وہی آیات تلاوت فرماتے۔ پھر تین رکعت وتر ادا
فرمائے۔ پھر موزن آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ یہ کہتے ہوئے نماز کی طرف نکلے ”اے
اللہ! میری بصارت میں نور عطا فرما میری سماعت میں اور میری زبان میں نور بنا اور میرے نیچے نور بنا۔
اللہ! مجھے نور عطا فرما۔

(۵۷۰) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو نعیم
الاسفرائینی، انا ابو عوانة، نا موسى بن سهل، نا آدم بن ابی ایاس، نا
سليمان بن حيان عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قام من
اللیل للتهجد صلی رکعتین خفیفین۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو نماز تہجد
کیلئے اٹھتے تو دو ہلکی رکعتیں ادا فرماتے۔

(۵۷۱) اخبرنا ابو الحسین الشیرزی، نا زاهر بن احمد انا ابو اسحق
الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن عبد الله بن ابی بکر عن ابیہ عن
عبد الله بن قيس بن مخرمة انه اخبره عن زيد بن خالد الجهني رضي الله
تعالى عنه انه قال لارمقن صلاة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

اللیلۃ قال فتوسدت عتبتہ او فسطاطہ فقام فصلی رکعتین خفیفَتین ثم صلی رکعتین طویلَتین طویلَتین ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلہما ثم اوتر فذلک ثلاث عشرة رکعة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رات کو تاکتا رہوں گا۔ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دہلیز یا ڈیرے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور دو ہلکی رکعتیں ادا فرمائیں پھر دو رکعتیں طویل طویل طویل ادا فرمائیں، پھر دو رکعتیں پہلی دو سے کم طویل ادا فرمائیں۔ پھر وتر ادا فرمائے۔ تو یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

(۵۷۲) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا عی بن الجعد، انا شعبۃ اخبرنی عمرو بن مرة عن ابی حمزة الانصاری یحدث عن رجل من بنی عبس عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ انتہی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین قام فی صلاتہ من اللیل فلما دخل فی الصلاة قال اللہ اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریا والعظمة ثم قراء البقرة ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثم رفع راسہ فکان قیامہ بعد الرکوع نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ بعد الرکوع یقول سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسہ فکان بین السجدتین نحوا من سجودہ یقول رب اغفر لی رب اغفر لی حتی صلی اربع رکعات قرا فیہن البقرة آل عمران والنساء والمائدة والانعام۔

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو کہا ”اللہ اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریا والعظمة“ پھر سورۃ بقرہ تلاوت فرمائی۔ پھر رکوع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع بھی قیام کے قریب تھا۔ رکوع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”سبحان ربی

الـمـظـیـم “ کہتے۔ پھر سر اٹھایا تو رکوع کے بعد قیام بھی رکوع کے قریب قریب تھا۔ اس وقت آپ ﷺ ”لربی الحمد“ کہہ رہے تھے۔ پھر سجدہ کیا تو آپ ﷺ کا سجدہ بھی رکوع کے بعد والے قیام جتنا تھا۔ آپ ﷺ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہہ رہے تھے۔ پھر سجدے سے سر اٹھایا تو سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی سجدوں جتنا تھا۔ آپ ﷺ ”رب اغفر لی رب اغفر لی“ کہہ رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے چار رکعتیں ادا فرمائیں اور ان میں سورہ بقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ اور الانعام تلاوت فرمائیں۔

(۵۷۳) اخبرنا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم علی بن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ الترمذی، نا محمد بن اسباعیل، نا عبد اللہ بن صالح حدثنی معاویۃ بن صالح عن عمرو بن قیس انه سمع عاصم بن حید قال سمعت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کنت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلۃ فاستاک ثم تویضاً ثم قام یصلی فقیمت معہ فبداء فاستفتح البقرۃ فلا یمر بایۃ رحمة الا وقف فسال ولا یمر بایۃ عذاب الا وقف فتعوذ ثم رکع فیکث راکعاً قدر قیامہ ویقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملكوت والکبریا والعظمة ثم سجد بعد رکوعہ ویقول فی سجودہ سبحان ذی الجبروت والملكوت والکبریا والعظمة ثم قرا آل عمران ثم سورة سورة یفعل مثل ذلك.

❖❖ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے مسواک فرمائی پھر وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کی۔ جب آیت رحمت تلاوت فرماتے تو ٹھہر کر رحمت کا سوال کرتے اور آیت عذاب تلاوت فرماتے تو ٹھہر کر عذاب سے پناہ مانگتے۔ پھر رکوع کیا اور رکوع کی حالت میں قیام کی مقدار ٹھہرے رہے اور رکوع میں ”سبحان ذی الجبروت والملكوت والکبریا والعظمة“ کہتے پھر رکوع کے بعد سجدہ کیا اور سجدوں میں بھی ”سبحان ذی الجبروت والملكوت والکبریا والعظمة“ کہا۔ پھر سورہ آل عمران تلاوت

کی۔ پھر اسی طرح ایک ایک سورت تلاوت فرماتے رہے۔

(۵۷۴) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابن نمیر، نا ابی، نا الاعمش عن سعد بن عبیدة عن السستورد بن الاحنف عن صلة بن زفر عن حذيفة رضى الله تعالى عنه قال صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذات ليلة فافتتح البقرة فقلت يركع عند المائة ثم مضى فقلت يصلى بها فى ركعة فمضى فقلت يركع بها ثم افتتح النساء فقرأها ثم افتتح آل عمران فقرأها يقرأ مترسلا اذا مر بآية فيها تسبيح سبح واذا مر بسؤال سال واذا مر بتعوذ تعوذ ثم ركع فجعل يقول سبحان ربي العظيم فكان ركوعه نحوا من قيامه ثم قال سمع الله لمن حمده ثم قام طويلا قريبا مما ركع ثم سجد فقال سبحان ربي الاعلى فكان سجوده قريبا من قيامه. صحيح.

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے سورۃ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ میں نے کہا کہ سو آیات پر رکوع کریں گے مگر آپ ﷺ ان سے بھی آگے گزر گئے تو میں نے کہا کہ ایک رکعت میں پوری سورت تلاوت کریں گے تو آپ ﷺ اس سے بھی آگے گزر گئے تو میں نے کہا کہ ختم ہونے پر رکوع کر لیں گے مگر آپ ﷺ نے سورۃ النساء شروع کر دی۔ پوری سورہ تلاوت کرنے کے بعد سورۃ آل عمران شروع کر دی۔ وہ بھی تلاوت کی۔ آپ ﷺ اطمینان کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے رہے۔ جب کوئی ایسی آیت تلاوت فرماتے جس میں تسبیح ہوتی تو تسبیح فرماتے اور جب سوال والی آیت تلاوت فرماتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت تلاوت کرتے تو پناہ مانگتے۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا تو ”سبحان ربی العظیم“ کہنے لگے۔ آپ ﷺ نے قیام کے قریب قریب (یعنی جتنا قیام کیا اتنا) رکوع کیا۔ پھر ”سمع الله لمن حمده“ کہا۔ پھر طویل قیام کیا جو رکوع کے قریب قریب تھا۔ پھر سجدہ کیا تو ”سبحان ربی الاعلى“ کہا اور سجدے بھی قیام جتنے طویل کئے۔

(۵۷۵) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، انا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا ابوبکر محمد بن نافع البصری، نا عبدالصمد بن عبدالوارث عن اسماعیل بن مسلم العبدی عن ابی المتوکل الناجی عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بأية من القرآن ليلة وروی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثله وقال الاية: (ان تعذبهم فانهم عبادك) (المائدة : من الاية ۱۱۸) الاية.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کی ایک آیت کے ساتھ پوری رات قیام فرمایا (یعنی پوری رات قیام میں ایک آیت تلاوت فرماتے رہے) اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے اور فرمایا وہ آیت مبارکہ یہ تھی ”ان تعذبهم فانهم عبادك“ (المائدہ ۱۱۸) یعنی اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں۔

(۵۷۶) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی محمد بن مثنیٰ العنزى، نا محمد بن ابی عدی عن سعید عن قتادة عن زراة ان سعد بن هشام بن عامر قال انطلقنا الى عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قلت يا ام المؤمنين انبئني عن خلق رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت الست تقرا القرآن قلت بلى قالت فان خلق نبي الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كان القرآن قلت يا ام المؤمنين انبئني عن وتر رسول الله فقالت كنا نعد له سواكه وطهوره فيبعثه الله ما شاء الله يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضا ويصلي تسع ركعات لا يجلس فيها الا في الثامنة فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم ينهض ولا يسلم فيصلی التاسعة ثم يقعد فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم يسلم تسليبا يسبعنا ثم يصلي ركعتين بعد ما يسلم وهو قاعد فتلك احدى عشرة ركعة يا بني فلما اسن واخذ اللحم اوتر بسبع وصنع

فی الركعتين مثل صنيعه في الاول فتلك تسع يا بني وكان نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى صلاة احب ان يداوم عليها وكان اذا غلبه نوم او وجع عن قيام الليل صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة ولا اعلم نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم قرا القرآن كله في ليله ولا صلى ليله الى الصبح ولا صام شهرا كاملا غير رمضان. صحيح.

❖❖ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو میں نے عرض کی۔ اے ام المومنین مجھے رسول اکرم ﷺ کے خلق کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں! ضرور کرتا ہوں۔ تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا خلق قرآن کریم ہی تو ہے میں نے عرض کی۔ ام المومنین! مجھے رسول اکرم ﷺ کے وتروں کے بارے میں بتائیے۔ تو فرمایا کہ ہم آپ ﷺ کے لئے مسواک اور طہارت کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے۔ تو رات کو جب اللہ تعالیٰ چاہتا آپ ﷺ کو اٹھا دیتا۔ آپ ﷺ مسواک کرتے، پھر وضو کرتے اور پھر نو رکعت نماز ادا فرماتے۔ صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر، اس کی حمد و ثناء کرتے اور اس سے دعا مانگتے پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نوویں رکعت ادا فرماتے اور بیٹھ جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد و ثناء کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سنائی دیتا۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے تو اے میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں اور جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور کمزوری ہو گئی تو سات رکعتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور اس کے بعد دو رکعتوں میں اسی طرح کرتے جیسے پہلے دو رکعتوں میں کرتے تھے۔ تو اے میرے بیٹے! یہ نو رکعتیں ہوئیں اور جب نبی کریم ﷺ کوئی نماز ادا فرماتے تو اس پر دوام پسند فرماتے تھے اور جب رات کو آپ ﷺ پر نیند کا غلبہ ہوتا یا درد وغیرہ کی وجہ سے قیام اللیل نہ کر سکتے تو صبح کے وقت بارہ رکعتیں ادا فرماتے اور میں نہیں جانتی کہ نبی کریم ﷺ نے پورا قرآن کریم ایک رات میں تلاوت کیا ہو اور نہ ہی آپ ﷺ نے پوری رات صبح تک (کبھی) نماز ادا کی اور نہ ہی سوائے رمضان المبارک کے پورا مہینہ روزے رکھے۔

(۵۷۷) اخبرنا عبدالرحمن بن عبداللہ القفال، انا ابو منصور احمد بن

الفضل البرونجردی، نا ابو احمد بکر بن محمد بن حمدان الصیرفی، نا

موسیٰ بن سهل الوشاء، نا یزید بن ہرون، نا ہشام بن عبداللہ عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ قال سالت عائشۃ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باللیل فقالت کان یصلی ثلاث عشرة رکعة یصلی ثمان رکعات ویوتر برکعة واذا سلم کبر فصلی رکعتین جالسا ویصلی رکعتین بین اذان الفجر والاقامة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔ آپ ﷺ آٹھ رکعتیں ادا فرماتے اور ایک رکعت وتر ادا فرماتے اور جب سلام پھیرتے تو تکبیر کہتے اور بیٹھ کر دو رکعتیں ادا فرماتے۔ اذان فجر اور فجر کی اقامت کے درمیان دو رکعتیں ادا فرماتے۔

(۵۷۸) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو نعیم عبدالملک بن الحسن الاسفرائینی، انا ابو عوانۃ یعقوب بن اسحق الحافظ، نا ابن ابی رجاء، نا وکیع عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرة رکعة خمس یوتر بہن لا یجلس الا فی آخرہن۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ پانچ رکعتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور ان کے آخر میں ہی بیٹھتے تھے۔

(۵۷۹) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبۃ بن سعید وبشر بن معاذ قالنا نا ابو عوانۃ عن زیاد بن علاقۃ عن البغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی انتفخت قدماء فقیل لہ اتکلف هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال اولا اکون عبدا شکورا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا

فرمائی حتیٰ کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک سوچ گئے تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ آپ ﷺ بھی یہ مشقت کرتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(۵۸۰) اخبرنا ابو عثمان الضبی، نا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن منیع، نا ابوبکر بن عیاش، نا ابو حصین عن یحییٰ بن وثاب عن مسروق انه سال عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن وتر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت من کل اللیل قد اوتر اوله واوسطه و آخره فانتھی وتره حین مات فی السحر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے وتروں کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر ادا فرمائے ہیں کبھی ابتدائی حصے میں، کبھی درمیانی حصے میں اور کبھی آخری حصے میں اور جب آپ ﷺ نے وصال فرمایا تو آپ ﷺ نے سحری کے قریب وتر پڑھے۔

(۵۸۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، نا احمد بن عبداللہ النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدد، نا یحییٰ، نا ہشام حدثنی ابی عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی وانا راقدة علی فراشه فاذا اراد ان یوتر ایقظنی فاوترت۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز ادا فرماتے تھے اور میں آپ ﷺ کے بستر پر سوئی رہتی۔ جب آپ ﷺ وتر ادا فرمانے کا ارادہ کرتے تو مجھے بیدار فرماتے تو میں وتر ادا کرتی۔

(۵۸۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، نا عبدالرحمن بن ابی شریح، نا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد زھیر بن معاویة عن ابی اسحق قال اتیت الاسود بن یزید فقلت حدثنی کہا حدثک به ام الیومنین عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت کان ینام اول اللیل ویحیی آخره

فربها كانت له الحاجة الى اهله ثم ينام قبل ان يمس ماء حتى اذا كان عند نداء الاول قالت وثب وما قالت قام فافاض عليه الباء وما قالت اغتسل وانا اعلم ما تريد وان لم يكن جنبا توجبا للصلاة. صحيح.

❖❖ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا کہ مجھ سے وہ حدیث بیان کریں جو آپ سے ام المومنین رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ کی نماز کے متعلق بیان فرمائی تو انہوں نے فرمایا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ رات کا ابتدائی حصہ سوتے تھے اور آخری حصہ جاگتے تھے۔ بعض اوقات آپ ﷺ اپنی اہلیہ سے اپنی ضرورت پوری فرماتے (یعنی ہمبستری کرتے) پھر پانی چھونے سے پہلے ہی سو جاتے یہاں تک کہ جب پہلی اذان ہو جاتی (تو فرماتی ہیں کہ) اچھل کر کھڑے ہوتے (یہ نہ فرمایا کہ) اٹھ کھڑے ہوئے پھر اپنے اوپر پانی بہایا (یہ نہ فرمایا کہ) غسل کیا اور جو تیرا ارادہ ہے وہ مجھے معلوم ہے۔ اگر آپ ﷺ جنبی نہ ہوتے تو نماز کیلئے وضو فرماتے۔

(۵۸۳) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، نا عبد الغافر بن محمد، نا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابو بكر بن ابي شيبة، نا سفيان بن عيينه عن ابي النضر عن ابي سلمة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى ركعتي الفجر فان كنت مستيقظة حدثني والا اضطجع. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں ادا فرماتے تو اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے وگرنہ لیٹ جاتے۔

(۵۸۴) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا احمد بن يونس، نا زهير، نا يحيى هو ابن سعيد عن محمد بن عبد الرحمن عن عروة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يخفف الركعتين اللتين قبل صلاة الصبح حتى اني لا قول هل قرأ بام الكتاب. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز فجر

سے پہلے دو رکعتیں اتنی ہلکی ادا فرماتے کہ میں کہتی کہ کیا آپ ﷺ نے سورۃ فاتحہ بھی پڑھتی ہے یا نہیں۔

(۵۸۵) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن البثنی، نا بدل بن المحبر، نا عبد الملك بن معدان عن عاصم بن بهدلة عن ابی وائل عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال ما احصى ما سبعت من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقرأ في الركعتين بعد المغرب وفي الركعتين قبل الفجر. (قل يا ايها الكافرون) و(قل هو الله احد).

❖❖ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اتنی دفعہ رسول اکرم ﷺ کو مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے کہ شمار نہیں کر سکتا۔

(۵۸۶) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، نا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا ابو خالد الاحمر عن عثمان بن حکیم عن سعید بن یسار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقرأ في ركعتي الفجر: (قولوا امنا بالله وما انزل الينا) والتي في آل عمران: (تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم). صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں ”قولوا آمنا بالله وما انزل الينا“ والا رکوع اور سورۃ آل عمران کا یہ رکوع ”تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم“ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔



باب نمبر ۴۳

فی قراءتہ فی صلاة اللیل وقعودہ فیہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صلوۃ اللیل میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرأت اور بیٹھنے کا بیان

(۵۸۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیبی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا آدم، نا شعبۃ، نا عمرو بن مرة سمعت ابا وائل قال جاء رجل الى ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال له قرأت الفصل اللیلۃ فی رکعة فقال اهذا کھذا الشعر لقد عرفت النظائر التي کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقرن بینہن ف ذکر عشرين سورة من الفصل سورتین فی کل رکعة وقال علقمة عشرون سورة من اول الفصل علی تالیف ابن مسعود آخرہن من الحوامیم حم الدخان وعم یتساء لون۔

❖❖ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے رات کو ایک ہی رکعت میں تمام مفصل سورتیں پڑھ ڈالیں تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! جلدی جلدی پڑھی ہوں گی جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن سورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے میں انہیں جانتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بیس مفصل سورتیں ذکر فرمائیں ہر ایک رکعت میں دو دو سورتیں۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترتیب کے مطابق پہلی مفصل سورت سے لے کر بیس سورتیں ذکر فرمائیں اور ان کے آخر میں حم الدخان اور عم یتساء لون کو ذکر کیا۔

(۵۸۸) اخبرنا ابو محمد عبداللہ بن عبدالصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبداللہ بن عبدالرحمن، انا یحییٰ بن حسان، نا عبدالرحمن بن ابی الزناد عن عمرو بن ابی عمرو عن

عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال كانت قراءة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربہا یسمعه من فی الحجرۃ وهو فی البیت۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ گھر میں قرأت فرماتے تو بعض اوقات اس آدمی کو بھی سنائی دیتی جو (مسجد کے) حجرے میں ہوتا۔

(۵۸۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم، نا ابو عیسیٰ، نا محمود، نا وکیع، نا مسعر عن ابی العلا العبدی عن یحییٰ بن جعدۃ عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اسمع قراءة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باللیل وانا علی عریشی۔

❖❖ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں رات کے وقت نبی کریم ﷺ کی قرأت کی آواز سنا کرتی تھی حالانکہ میں اپنے چھپریا سائبان میں ہوتی۔

(۵۹۰) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، انا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبۃ، نا الیث عن معاویۃ بن صالح عن عبد اللہ بن ابی قیس قال سالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیف كانت قراءة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باللیل فقالت کل ذلك قد کان یفعل ربہا اسر بالقراءة وربہا جهر فقلت الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ رات کو کس قسم کی قرأت فرمایا کرتے تھے؟ (سری یا جہری) تو انہوں نے فرمایا کہ ہر طرح کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔ بعض اوقات سری اور بعض اوقات جہری تو میں نے کہا کہ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے اس معاملے میں وسعت عطا فرمائی۔

(۵۹۱) اخبرنا ابو الحسین الشیرزی، نا زاهر بن احمد، نا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن السائب بن یزید عن المطلب بن ابی وداعۃ السہمی عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انها قالت ما رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی فی

سبحته قاعدا قط حتیٰ کان قبل وفاته بعام فکان یصلی فی سبحته قاعدا
ویقرأ بالسورة فیرتلها حتیٰ تکون اطول من اطول منها۔ صحیح۔

❖❖ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول
اکرم ﷺ کو کبھی نفلی نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ اپنے وصال مبارک سے ایک سال پہلے
آپ ﷺ نے نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا۔ آپ ﷺ سورت کو ترتیل کے ساتھ خوب ٹھہر ٹھہر
کرتلاوت فرمایا کرتے حتیٰ کہ وہ اپنے سے طویل سورت سے بھی طویل ہو جاتی۔

(۵۹۲) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق
الہاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة
زوج النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا اخبرت انہا لم تر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم یصلی صلاة اللیل قاعدا قط حتیٰ اسن وکان یقرأ قاعدا
حتىٰ اذا اراد ان یرکع قام فقرأ نحوا من ثلاثین واربعین آية ثم رکع۔
صحیح۔

❖❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے
ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر ادا فرماتے نہیں دیکھا۔
یہاں تک کہ آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے اور جب رکوع
کرنے کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو کر تیس یا چالیس کے قریب آیات تلاوت فرماتے پھر رکوع
کرتے۔

(۵۹۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم
بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا الحسن بن محمد الزعفرانی، نا الحجاج بن
محمد عن ابن جریج اخبرنی عثمان بن ابی سلیمان ان ابا سلمة بن
عبدالرحمن اخبرہ ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخبرته ان النبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یت حتیٰ کان اکثر صلاتہ وهو جالس۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وفات پائی تو
آپ ﷺ زیادہ تر بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۵۹۴) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا محمد بن احمد بن معقل البیدانی، نا محمد بن یحیی، نا سعید بن کبیر، نا عفیر، نا یحیی بن ایوب عن یحیی بن سعید عن عمرة بنت عبدالرحمن عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقرأ فی الركعتین اللتین یوتر بعدہما۔ (سبح اسم ربك الاعلی) و(قل یا ایہا الکافرون) وفی الوتر۔ (قل هو اللہ احد) و(قل اعوذ برب الفلق) و(قل اعوذ برب الناس)۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ان دو رکعتوں میں کہ جن کے بعد آپ ﷺ وتر ادا فرماتے تھے ان میں ”سبح اسم ربك الاعلی“ اور ”قل یا ایہا الکافرون“ تلاوت فرمایا کرتے تھے اور وتروں میں سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۵۹۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبۃ عن سلمۃ بن کھیل وزبید سباعہ ذرا یحدث عن ابن ابی ابزی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یوتر۔ (سبح اسم ربك الاعلی) و(قل یا ایہا الکافرون) و(قل هو اللہ احد) واذا سلم یقول سبحان الملك القدوس سبحان الملك القدوس سبحان الملك القدوس ویرفع صوته فی الثالثة ویروی هذا عن عبدالرحمن بن ابزی عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

❖❖ حضرت ابن ابی ابزی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر میں ”سبح اسم ربك الاعلی“، ”قل یا ایہا الکافرون“ اور ”قل هو اللہ احد“ پڑھا کرتے تھے اور جب سلام پھیرتے تھے تو کہتے تھے ”سبحان الملك القدوس“، ”سبحان الملك القدوس“، ”سبحان الملك القدوس“۔ تیسری دفعہ آپ ﷺ آواز بلند فرمایا کرتے تھے۔



باب نمبر ۴۴

فی قصده فی قیام اللیل و ذکرہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قیام اللیل کا قصد فرمانے اور ذکر کرنے کا بیان

(۵۹۶) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا احمد بن الحسن الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا عبد الرحیم بن منیب، نا یزید بن ہارون، انا حمید الطویل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما کنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اللیل مصلیا الا رایناہ وما نشاء ان نراہ نائبا الا رایناہ وقال کان یصوم من الشهر حتی نقول لا یفطر منه شیئا ویفطر حتی نقول لا یصوم منه شیئا. صحیح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم جب بھی رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رات کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور جب ہم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو بھی دیکھ لیتے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی مہینے میں روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزے رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔

(۵۹۷) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابی الزبیر البکی عن طاوس الیمانی عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلاة من جوف اللیل یقول اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ولك الحمد انت قیام السموات والارض ولك الحمد انت رب السموات والارض ومن فیہن انت الحق وقولك الحق

ولقاءك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك
آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصت والیک حاکت فاغفر لی ما
قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الہی لا الہ الا انت۔ صحیحہ وزاد فیہ
سلیمان بن ابی مسلم عن طاؤس والنبیون حق ومحمد حق۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آدمی رات کو نماز
ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوتے تو فرماتے ”اے اللہ! تیرے لئے ہی حمد و ثناء ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا
نور ہے اور تیرے لئے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کو قائم فرمانے والا ہے اور تیرے لئے ہی حمد ہے
تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا پروردگار ہے تو حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیری
ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لئے اسلام
لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے میں دشمنوں
کا مقابلہ کرتا ہوں اور تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔ میری اگلی کچھلی، پوشیدہ اور ظاہری
سب خطائیں بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ اور سلیمان بن ابی مسلم نے
حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہوئے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ”تمام انبیاء کرام علیہم السلام برحق ہیں اور
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں۔“

(۵۹۸) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو نعیم
الاسفرائینی، انا ابو عوانة، نا السلی، نا النضر بن محمد، نا عکرمہ بن
عمار، نا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال سالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ
عنها بم کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفتتح الصلاة من اللیل
قالت کان یقول اللهم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات
والارض عالم الغیب والشهادة انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ
یختلفون اهدنی لما اختلف فیہ من الحق بامرک انک تهدی من تشاء الی
صراط مستقیم۔ صحیحہ۔

❖❖ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کے ساتھ رات کی نماز کی ابتداء فرماتے تھے؟ تو انہوں نے

فرمایا کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے رب تعالیٰ! آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمانے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔ اپنے حکم کے ساتھ ”جس چیز میں اختلاف کیا جاتا ہے“ اس میں سے حق کی طرف میری رہنمائی فرما تو جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت عطا فرماتا ہے۔“

(۵۹۹) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز الفاشانی، انا القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی اللؤلؤی، نا ابوداود، نا محمد بن رافع، نا زید بن حباب اخبرنی معاویہ بن صالح اخبرنی ازهر بن سعید عن عاصم عن حمید قال سالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا بای شیء کان یفتح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام اللیل فقالت کان اذا قام کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وسبح عشرا وهلل عشرا واستغفر عشرا وقال اللهم اغفر لی واهدنی وارزقنی وعافنی ویتعود من ضیق المقام یوم القیامة۔

❖❖ حضرت حمید بنی تبت سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ قیام اللیل کی ابتداء کس چیز کے ساتھ فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو دس بار اللہ اکبر، دس بار الحمد للہ، دس بار سبحان اللہ، دس بار لا الہ الا اللہ اور دس بار استغفر اللہ کہتے پھر کہتے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت عطا فرما اور (علاوہ ازیں) آپ ﷺ قیامت کے دن مقام کی تنگی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔



باب نمبر ۴۵

فی صفة تطوعه بالنهار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صبح کے نوافل (یا سنن) کا بیان

(۶۰۰) اخبرنا ابو عثمان سعيد بن اساعيل الضبي، انا ابو محمد الجراحى، نا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبي، نا ابو عيسى الترمذى، نا محمد بن غيلان، نا وهب بن جرير، نا شعبة عن ابى اسحق عن عاصم بن ضمرة قال سألنا عليا رضى الله تعالى عنه عن صلاة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من النهار فقال انكم لا تطيقون ذلك فقلنا من اطاق ذاك منا فقال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند العصر صلى ركعتين واذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند الظهر صلى اربعا وصلى اربعا قبل الظهر وبعدها ركعتين وقبل العصر اربعا يفصل بين كل ركعتين بالتسليم على الملائكة المقربين والنبیین والمرسلين ومن تبعهم من المومنين والمسلمين۔

❖❖ حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صبح کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو ہم نے کہا کہ واقعی! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سورج اس جگہ اپنی اس ہیئت پر عصر کے وقت ہوتا تو رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دو رکعتیں ادا فرماتے اور جب سورج اس جگہ اپنی اس ہیئت پر ظہر کے وقت ہوتا تو چار رکعتیں ادا فرماتے اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے جبکہ عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے ہر دو رکعتوں کے درمیان ملائکہ مقربین، انبیاء کرام علیہم السلام، رسل عظام اور مومنین و مسلمین میں سے ان کے پیروکاروں پر سلام کہنے

کے ساتھ فاصلہ فرماتے۔

(۶۰۱) واخبرنا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم علی ابن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الہیثم بن کلب الشاشی، نا ابو عیسیٰ الترمذی، نا قتیبہ ابن سعید، نا مروان الفزاری عن جعفر بن برقان عن میمون بن مهران عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمان رکعات رکعتین قبل الظهر ورکعتین بعده ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء وحدثنی حفصة برکعتی الغداة ولم اکن اراہا من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ رکعتیں یاد کی ہیں۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب اور دو عشاء کے بعد جبکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے صبح کی (یعنی نماز فجر سے پہلے کی) دو رکعتیں بیان کی ہیں۔ خود میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۶۰۲) واخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن المثنیٰ، نا ابو داود، نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح عن عبد الکریم الجزری عن مجاہد عن عبد اللہ بن السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر وقال انها ساعة تفتح فیها ابواب السماء فاحب ان یصعد لی فیها عمل صالح۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے زوال شمس (سورج کے زوال) کے بعد چار رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کہ یہ ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میرا نیک عمل اوپر جائے۔

(۶۰۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم

بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن منیع، نا ہشیم، نا عبیدہ عن ابراہیم عن سهم بن منجاب عن قرثم الضبی او عن قزعة عن قرثم عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یدمن اربع رکعات عند زوال الشمس فقلت یا رسول اللہ انک تدمن هذه الاربع رکعات عند زوال الشمس فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابواب السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتی تصلی الظهر فاحب ان یصعد لی فی تلك الساعة خیر قلت افی کلھن قراءة قال نعم قلت هل فیھن تسیم فاصل قال لا وقال احمد بن منیع ثنا ابو معاویة، نا عبیدہ عن ابراہیم عن سهم بن منجاب عن قزعة عن القرثم عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نحوه۔

❖❖ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے زوال کے وقت چار رکعتیں ہمیشہ ادا فرماتے تھے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ سورج کے زوال کے وقت یہ چار رکعتیں ہمیشہ ادا فرماتے ہیں؟ کیا وجہ ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ سورج کے زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے یہاں تک کہ تم ظہر کی نماز ادا نہ کر لو تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میری طرف سے بھلائی اور خیر ہی اوپر جائے۔ میں نے عرض کی کہ کیا ان سب رکعتوں میں قرأت ہے؟ فرمایا۔ ہاں! تو میں نے عرض کی کہ کیا ان میں جدا کرنے والا فاصلہ ڈالنے والا سلام ہے۔ تو فرمایا۔ نہیں (بلکہ ایک ہی سلام کے ساتھ چار رکعتیں ہیں)۔

(۶۰۴) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، نا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمود بن غیلان، نا ابو داود الطیالسی، نا شعبۃ عن یزید الرشک قال سمعت معاذا قالت قلت لعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت نعم اربع رکعات ویزید ما شاء اللہ عز وجل۔

❖❖ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! چار

رکعتیں ادا فرماتے اور (بعض اوقات) جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا زیادہ ادا فرما لیتے تھے۔

(۶۰۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن المثنیٰ حدثنی حکیم بن معاویۃ الزیادی، نا زیاد بن عبداللہ بن الربیع الزیادی عن حمید الطویل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی الضحی ست رکعات۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز چھ رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۶۰۶) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا آدم، نا شعبۃ، نا عمرو بن مرۃ قال سمعت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ یقول ما حدثنا احد انه رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر ام ہانی فانہا قالت ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل بیتہا یوم فتح مکۃ فاغتسل وصلی ثمان رکعات فلم ار صلاة قط اخف منها غیر انه یتم الركوع والسجود۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے اور غسل فرمایا۔ پھر آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی۔ میں نے اس سے ہلکی نماز کبھی نہیں دیکھی مگر آپ ﷺ رکوع وسجود مکمل ادا فرماتے تھے۔

(۶۰۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا ابن ابی عمر، نا وکیع، نا کھس بن الحسن عن عبداللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان یجئ من مغیبہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ

بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن منیع، نا ہشیم، نا عبیدہ عن ابراہیم
عن سہم بن منجاب عن قرثع الضبی او عن قزعة عن قرثع عن ابی ایوب
الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان
یدمن اربع رکعات عند زوال الشمس فقلت یا رسول اللہ انک تدمن هذه
الاربع رکعات عند زوال الشمس فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابواب
السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتی تصلی الظهر فاحب ان یصعد لی
فی تلك الساعة خیر قلت افی کلھن قراءة قال نعم قلت هل فیھن تسلیم
فاصل قال لا وقال احمد بن منیع ثنا ابو معاویة، نا عبیدہ عن ابراہیم عن
سہم بن منجاب عن قزعة عن القرثع عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نحوه۔

❖❖ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے زوال کے
وقت چار رکعتیں ہمیشہ ادا فرماتے تھے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ سورج کے زوال کے وقت
یہ چار رکعتیں ہمیشہ ادا فرماتے ہیں؟ کیا وجہ ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ سورج کے زوال کے وقت آسمان
کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے یہاں تک کہ تم ظہر کی نماز ادا
نہ کر لو تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میری طرف سے بھلائی اور خیر ہی اوپر جائے۔ میں نے عرض
کی کہ کیا ان سب رکعتوں میں قرأت ہے؟ فرمایا۔ ہاں! تو میں نے عرض کی کہ کیا ان میں جدا کرنے
والا فاصلہ ڈالنے والا سلام ہے۔ تو فرمایا۔ نہیں (بلکہ ایک ہی سلام کے ساتھ چار رکعتیں ہیں)۔

(۶۰۴) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، نا الھیثم
بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمود بن غیلان، نا ابو داود الطیالسی، نا شعبۃ
عن یزید الرشک قال سمعت معاذة قالت قلت لعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا
اکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت نعم اربع رکعات
ویزید ما شاء اللہ عز وجل۔

❖❖ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! چار

رکعتیں ادا فرماتے اور (بعض اوقات) جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا زیادہ ادا فرما لیتے تھے۔

(۶۰۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن البثنی حدثنی حکیم بن معاویۃ الزیادی، نا زیاد بن عبداللہ بن الربیع الزیادی عن حمید الطویل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی الضحی ست رکعات۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز چھ رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۶۰۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا آدم، نا شعبۃ، نا عمرو بن مرۃ قال سمعت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ یقول ما حدثنا احد انه رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر ام ہانی فانہا قالت ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل بیتہا یوم فتح مکۃ فاغتسل وصلی ثمان رکعات فلم ار صلاة قط اخف منها غیر انه یتم الركوع والسجود۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے اور غسل فرمایا۔ پھر آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی۔ میں نے اس سے ہلکی نماز کبھی نہیں دیکھی مگر آپ ﷺ رکوع وسجود مکمل ادا فرماتے تھے۔

(۶۰۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا ابن ابی عمر، نا وکیع، نا کھس بن الحسن عن عبداللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان یجئ من مغیبہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نماز چاشت ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں! مگر اس وقت جب آپ ﷺ کہیں سے واپس آتے (تو ادا فرماتے تھے)۔

(۶۰۸) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت ما رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی سبحة الضحی قط وانی لاسبحها وان کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیدع العمل وهو یحب ان یعمل بہ خشية ان یعمل بہ الناس فیفرض علیہم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو کبھی چاشت کے نوافل ادا کرتے نہیں دیکھا۔ مگر میں وہ نوافل ادا کیا کرتی تھی۔ رسول کریم ﷺ کوئی عمل چھوڑ دیا کرتے تھے حالانکہ وہ کرنا آپ ﷺ کو پسند ہوتا تھا۔ اس خدشہ سے پیش نظر آپ ﷺ ترک فرما دیا کرتے تھے کہ لوگ بھی وہی عمل کرنے لگیں اور کہیں ان پر وہ فرض کر دیا جائے۔

(۶۰۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا زیاد بن ایوب، نا محمد بن ربیعۃ عن فضیل بن مرزوق عن عطیۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الضحی حتی نقول لا یدعها ویدعها حتی نقول لا یصلیہا۔

❖❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ چاشت کے نوافل ادا فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب کبھی نہیں چھوڑیں گے اور آپ ﷺ ترک فرما دیا کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب کبھی ادا نہیں فرمائیں گے۔

(۶۱۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا ابو عاصم عن ابن جریج عن ابن شہاب عن عبدالرحمن بن عبداللہ ابن کعب عن ابیہ وعمہ عبید اللہ بن کعب عن

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا قدم
 من سفر ضحی دخل المسجد فصلى رکعتین قبل ان یجلس۔ صحیح۔
 ❖❖ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی سفر سے چاشت کے وقت
 واپس تشریف لاتے تو مسجد میں داخل ہوتے اور بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے۔



باب نمبر ۴۶

فی فعله فی السهو صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سهو (نماز میں بھولنے) کی صورت میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے فعل کا بیان

(۶۱۱) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن داود بن الحصين عن ابی سفيان مولى ابن احمد قال سمعت ابا هريرة رضى الله تعالى عنه يقول صلى لنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلاة العصر فسلم في ركعتين فقام ذو الیدين فقال اقصر الصلاة ام نسيت يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كل ذلك لم يكن فقال قد كان بعض ذلك يا رسول الله فاقبل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على الناس فقال اصدق ذو الیدين فقالوا نعم فاتم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما بقى من صلاته ثم سجد سجدتين وهو جالس بعد التسليم. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھول گئے ہیں؟ تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ان میں سے کچھ تو ہوا ہے۔ تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دوسرے لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی۔ ہاں! تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے باقی نماز مکمل فرمائی پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو سجدے کئے۔

(۶۱۲) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو الوليد، نا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن

علقمة عن عبد الله رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقليل له ازيد في الصلاة فقال وما ذاك قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين بعدما سلم. صحيح.

❖❖ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے نماز ظہر پانچ رکعتیں ادا فرمائیں تو عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ تو فرمایا۔ کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں ادا فرمائی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔

(۶۱۳) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، نا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن يحيى بن سعيد عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله بن بحنة انه قال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قام من اثنتين من الظهر فلم يجلس فيها فلما قضى صلاته سجد سجدتين ثم سلم بعد ذلك. صحيح.

❖❖ حضرت عبد اللہ بن نحسینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں دوسری رکعت میں کھڑے ہو گئے اور ان میں تشہد نہ بیٹھے تو جب نماز مکمل کر لی تو دو سجدے کئے پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

فائدہ از مترجم: آپ ﷺ کی مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کو اگر اس حدیث مبارکہ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے کہ ”انما انسى لاسن“ یعنی میں نماز میں اس لئے بھولتا ہوں کہ تمہیں سہو کے مسائل بتاؤں۔ تو آپ ﷺ کے بھولنے میں بھی ہمارے لئے رحمت ثابت ہوتی ہے نہ کہ آپ کی شان میں کمی۔



باب نمبر ۴۷

فی صفة قراءتہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وسجودہ عند آية السجدة

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرأت اور آیت سجدہ کے وقت سجدہ کا بیان

(۶۱۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی ، نا احمد النعیبی ، انا محمد بن یوسف .
نا محمد ابن اسماعیل ، نا عمرو بن عاصم ، نا ہمام عن قتادة قال سئل انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیف كانت قراءة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال
كانت مدا ثم قرا بسم اللہ الرحمن الرحیم ید بسم اللہ ویهد بالرحمن
ویهد بالرحیم . صحیح .

❖❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی
کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرأت کیسے ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرأت مد کے ساتھ
تھی (یعنی حروف علت کو لمبا کرنا) پھر انہوں نے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھی تو ”بسم اللہ“
کو لمبا کیا ”الرحمن“ کو لمبا کیا اور ”الرحیم“ کو لمبا کیا۔ (یعنی لفظ اللہ کے الف، لفظ رحمن کے میم اور لفظ
الرحیم کے ی کو لمبا کیا)۔

(۶۱۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی ، انا احمد النعیبی ، انا محمد بن یوسف ،
نا محمد ابن اسماعیل ، نا آدم بن ابی ایاس ، نا شعبہ ، نا ابو ایاس قال
سعت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وهو علی ناقته او جملة وهو تسیر به وهو یقرأ سورة
الفتح او من سورة الفتح قراءة لينة یقرأ وهو یرجع . صحیح .

❖❖ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی اونٹنی یا
اونٹ پر سوار دیکھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے چلا رہے تھے اور سورۃ فتح یا سورۃ فتح کی کوئی آیت تلاوت فرما

رہے تھے آپ ﷺ نرمی کے ساتھ تلاوت فرما رہے تھے۔ درآنحالیکہ واپس لوٹ رہے تھے۔

(۶۱۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا علی بن حجر، نا یحییٰ بن سعید الاموی عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقطع قراءتہ یقول : (الحمد لله رب العالمین) ثم یقف ثم یقول : (الرحمن الرحیم) ثم یقف وکان یقرا (مالک يوم الدين)۔

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی تلاوت میں وقفہ فرماتے تھے۔ آپ ﷺ ”الحمد لله رب العالمین“ پڑھتے۔ پھر ٹھہرتے۔ پھر ”الرحمن الرحیم“ پڑھتے۔ پھر ٹھہرتے اور آپ ﷺ ”مالک يوم الدين“ پڑھا کرتے تھے (یعنی ملک کی بجائے مالک پڑھا کرتے تھے)۔

(۶۱۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبۃ بن سعید، نا اللیث عن ابی ملیکۃ عن یعلیٰ بن مہلک انہ سمع ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن قراءۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاذا هی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا حرفا۔

❖❖ حضرت یعلیٰ بن مہلک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ کی قرأت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نہایت خوبی کے ساتھ ایک ایک حرف الگ کر کے قرأت کرنے لگیں۔

(۶۱۸) حدثنا البہطر بن علی الفارسی، انا ابوذر محمد بن ابراہیم الصالحانی، انا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان، نا عمر بن الحسین الحلیبی، نا محمد بن قدامۃ البصیبی، نا یوسف بن الغرق عن الطیب عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقرا القرآن من ثلاث۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تین دن میں قرآن

کریم تلاوت فرمایا کرتے تھے (یعنی تین دن میں پورا قرآن کریم ختم فرمایا کرتے تھے)۔

(۶۱۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا خالد بن یزید، نا ابوبکر عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان یعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم القرآن کل عام مرة فعرض علیہ مرتین فی العام الذی قبض وکان یعتکف کل عام عشرا فاعتکف عشرين فی العام الذی قبض۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہر سال میں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کا دور کیا جاتا تھا۔ (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام سال میں ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کیا کرتے تھے) مگر جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ فرمایا اس سال دو مرتبہ دور کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے مگر جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ فرمایا اس سال بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(۶۲۰) اخبرنا ابو عثمان سعید بن اسماعیل الضبی، انا ابو محمد عبد الجبار بن محمد الجراحی، انا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبي، نا ابو عیسیٰ الترمذی، نا سفیان بن وکیع، نا عبد اللہ بن وہب عن عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی ہلال عن عمر الدمشقی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سجدت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احدى عشرة سجدة منها التي فی النجم۔

❖❖ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے (سجود تلاوت) کئے ان میں سے ایک وہ ہے جو سورۃ النجم میں ہے۔

(۶۲۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا مسدد، نا عبد الوارث، نا ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجد بالنجم وسجد معه المسلمون والبشر کون والجن والانس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ النجم کا سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ تمام مسلمانوں، مشرکوں اور جن وانس نے سجدہ کیا۔

(۶۲۲) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ، نا سفیان بن عیینہ عن ایوب بن موسیٰ عن عطاء بن میناء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سجدنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اقرا باسم ربک واذا السماء انشقت۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سورۃ ”اقراء باسم ربک“ اور سورۃ ”واذا السماء انشقت“ میں سجدہ کیا۔

(۶۲۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا مسدد، نا معتبر قال سمعت ابی حدثنی بکر عن نافع قال صلیت مع ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ العتمة فقرا : (اذا السماء انشقت) فسجد فقلت ما هذه قال سجدت بها خلف ابی القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلا ازال اسجد فیہا حتی القاہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عشاء ادا کی تو انہوں نے سورۃ ”اذا السماء انشقت“ تلاوت کی تو سجدہ کیا میں نے عرض کی یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابو القاسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیچھے اس سورت میں سجدہ کیا ہے اور میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ ﷺ سے مل جاؤں (یعنی تادم مرگ)۔

(۶۲۴) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، انا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن بشار، نا عبدالوہاب الثقفی، نا خالد الحذاء عن ابی العالیۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجهی للذی خلقہ وشق سبعة وبصرہ بحولہ وقوتہ۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ رات

کے وقت سجدہ تلاوت میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ ”میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے تخلیق فرمایا اور اپنی قوت اور قدرت کے ساتھ اس کی سماعت و بصارت پھاڑی۔ (یعنی چہرے پر آنکھیں اور کان تخلیق فرمائے)۔

(۶۲۵) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ، نا محمد بن یزید بن خنیس، نا الحسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید قال: قال لی ابن جریر اخبرنی عبید اللہ بن ابی یزید عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی رايتنی الليلة وانا نائم کانی اصلى خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودی فسبعتها وهي تقول اللهم اكتب لی بها عندک اجرا وضع عني بها وزرا واجعلها عندک ذخرا وتقبلها منی کما تقبلتها من عبدک داود قال ابن عباس فقرا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدة ثم سجد فسبعته وهو يقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! رات کو میں سویا ہوا تھا تو میں نے ایک خواب دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں۔ تو میں نے سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا۔ میں نے سنا کہ وہ درخت کہہ رہا تھا۔ ”اے اللہ! اپنے ہاں میرے لئے اس سجدے کا اجر لکھنا اور اس کے باعث مجھ سے بوجھ اتارنا اور اسے میرے لئے اپنے ہاں آخرت کا ذخیرہ بنانا اور یہ مجھ سے قبول فرمانا جیسے تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت فرمائی پھر سجدہ فرمایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے سنا جیسے اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درخت کی بات بتائی تھی۔



باب نمبر ۴۸

صفة صلاته في السفر والخوف صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نماز سفر اور نماز خوف کا بیان

(۶۲۶) اخبرنا عبد الواحد البليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا قتيبة، نا عبد الوهاب، نا ايوب عن ابي قلابة عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين قال واحسبه بات بها حتى اصب. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز ظہر چار رکعات ادا فرمائی اور ذوالحلیفہ کے مقام پر نماز عصر دو رکعت ادا فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے وہیں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

(۶۲۷) اخبرنا عبد الواحد البليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد، نا يحيى القطان عن عبيد الله اخبرني نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بني ركعتين وأبي بكر وعمر ومع عثمان صدرا من امارته ثم اتها.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں نماز ادا کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں دو رکعتیں ہی ادا فرمائیں پھر پوری نماز ادا فرمانے لگے۔

(۶۲۸) اخبرنا ابو الحسن علی بن یوسف الجوینی، انا ابو محمد محمد بن علی بن محمد بن شریک الشافعی، انا عبد اللہ بن محمد بن مسلم، نا احمد بن حرب، نا ابو معاویہ عن عاصم الاحول عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سافر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفرا فاقام تسعة عشر يوما یصلی رکعتین رکعتین قال ابن عباس فنحن نصلی ما بیننا وبين تسعة عشر رکعتین رکعتین فاذا اقمنا اکثر من ذلك صلینا اربعا. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر تشریف لے گئے تو انیس دن قیام فرمایا اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم بھی انیس دنوں کے درمیان درمیان دو دو رکعتیں نماز ادا کرتے ہیں اور جب اس سے زیادہ دن قیام کرتے ہیں تو چار رکعتیں ادا کرتے ہیں۔

(۶۲۹) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابی الزبیر البکی عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ ان معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ انہم خرجوا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام تبوک فکان رسول اللہ یجمع بین الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء قال فاخر الصلاة يوما ثم خرج فصلی الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جميعا. صحیح.

❖❖ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوہ تبوک کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر پر) نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے تھے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز موخر فرمائی پھر تشریف لائے اور ظہر اور عصر اکٹھی ادا فرمائی۔ پھر (خیمے میں) تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو مغرب اور عشاء اکٹھی ادا فرمائی۔

(۶۳۰) اخبرنا ابو الحسن عبدالوہاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز

بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربيع انا الشافعي اخبرني ابن ابي يحيى عن حسين ابن عبد الله بن عباس عن كريب عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها انه قال الا اخبركم عن صلاة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في السفر كان اذا زالت الشمس وهو في منزله جمع بين الظهر والعصر في الزوال واذا سافر قبل ان تزول الشمس اخر الظهر حتى يجمع بينها وبين العصر في وقت العصر قال واحسبه قال في المغرب والعشاء مثل ذلك.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی سفر کی نماز کے متعلق نہ بتاؤں؟ جب سورج زائل ہوتا اور آپ ﷺ اپنی منزل پر اتر چکے ہوتے تو زوال کے وقت میں ظہر اور عصر اکٹھی ادا فرماتے اور جب سورج کے زائل ہونے سے پہلے سفر فرماتے تو ظہر کو موخر فرماتے۔ یہاں تک کہ عصر کے وقت میں ظہر اور عصر اکٹھی ادا فرماتے (فرماتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ مغرب اور عشاء میں بھی اسی طرح کرتے۔

(۶۳۱) اخبرنا عبد الواحد البليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا موسى بن اسماعيل، نا جويرية بن اسماء عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنها قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي في السفر على راحلته حيث توجهت به يومى ايباء صلاة الليل الا الفرائض ويوتر على راحلته. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ دوران سفر نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر ہی نماز ادا فرماتے تھے چاہے سواری کا رخ کسی طرف بھی ہوتا۔ آپ ﷺ سوائے فرائض کے رات کی تمام نماز اشارے سے ادا فرماتے (یعنی سواری کے اوپر ہی) اور وتر بھی سواری پر ہی ادا فرماتے۔

(۶۳۲) اخبرنا ابو عثمان الضبي، انا ابو محمد الجراحي، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عيسى، نا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب، نا يزيد بن زريع، نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه رضي الله تعالى عنه ان

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صلى صلاة الخوف باحدى الطائفتين ركعة والطائفة الأخرى مواجهة العدو ثم انصرفوا فقاموا في مقام اولئك وجاءوا اولئك فصلى بهم ركعة اخرى ثم سلم عليهم فقام هؤلاء فقصوا ركعتهم وقام هؤلاء فقصوا ركعتهم. صحيح.

❖❖ حضرت سالم بن النخعي نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو گروہوں میں سے ایک کو نماز خوف کی ایک رکعت پڑھائی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ پھر پہلا گروہ دوسرے گروہ کی جگہ پر چلا گیا اور دوسرا گروہ نماز پڑھنے کیلئے آیا۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔ تو وہ کھڑے ہو گئے اور اپنی رکعت مکمل کر لی پھر پہلے گروہ نے بھی واپس آ کر اپنی رکعت مکمل کر لی (جبکہ ان کی جگہ دوسرا گروہ چلا گیا)۔

(۶۳۳) اخبرنا ابو الحسن الشيرزى، انا زاهر بن احمد، نا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن يزيد بن رومان عن صالح بن خوات عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم ذات الرقاع صلاة الخوف ان طائفة صفت معه وصفت طائفة وجاء العدو فصلى بالتى معه ركعة ثم ثبت قائما فاتوا لانفسهم ثم انصرفوا وصفوا وجاء العدو وجاءت الطائفة الأخرى فصلى لهم البركة التي بقيت ثم ثبت جالسا واتوا لانفسهم ثم سلم بهم. صحيح.

❖❖ حضرت صالح بن خوات بن النخعي نے ان میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے جنہوں نے غزوہ ذات الرقاع والے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک گروہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صف بنائی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے صف بستہ رہا تو جو گروہ آپ ﷺ کے ساتھ تھا انہیں آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھائی پھر آپ ﷺ کھڑے رہے اور انہوں نے باقی نماز مکمل کی پھر واپس جا کر دشمن کے سامنے صف بستہ ہو گئے تو دوسرا گروہ آیا۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ ﷺ بیٹھے رہے اور انہوں نے باقی نماز مکمل کی تو پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔



باب نمبر ۴۹

فی صفة صلاته و خطبته فی الجمعة صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا بیان

(۶۳۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل حدثنی شریح بن النعمان، نا فلیح بن سلیمان عن عثمان ابن عبدالرحمن بن عثمان التیمی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی الجمعة حین تہیل الشمس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز جمعہ اس وقت ادا فرمایا

کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

(۶۳۵) اخبرنا عبدالوہاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، انا ابراہیم بن محمد اخبرنی جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعة خطبتین قائما یفصل بینہما بجلوس۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعۃ المبارک کے دن دو خطبے کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ ڈالتے تھے (یعنی دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے)۔

(۶۳۶) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، انا العباس المحبوبی، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ و ہناد قالا، نا ابو الاحوص عن سباک عن

جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كنت اصلى مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فكانت صلاته قصدا وخطبته قصدا. صحيح.

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کیا کرتا تھا تو آپ ﷺ کی نماز بھی متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط ہوتا۔

(۶۳۷) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبكر بن ابي شيبة، انا ابو الاحوص عن سبائك عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كانت للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما يقرأ القرآن ويذكر الناس. صحيح.

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور ان دونوں کے درمیان میں بیٹھتے تھے۔ (آپ ﷺ خطبے میں) قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔

(۶۳۸) حدثنا ابو عمرو محمد بن عبد الرحمن النسوي، انا ابو الحسن علي بن موسى الدمشقي بها، نا ابو عمرو ومحمد بن موسى بن فضالة، نا الحسين بن محمد جمعة، نا سعيد بن منصور، نا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا خطب احمرت عيناه وعلا صوته واشتد غضبه كانه منذر جيش ثم يقول صبحتكم او مستكم الساعة ثم يقول بعثت انا والساعة كهاتين يفرق بين اصابعه السبابة والوسطى ثم يقول خير الهدى هدى محمد وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة. صحيح.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب خطبہ (وعظ) ارشاد فرماتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا جیسے کوئی دشمن کی فوج سے ڈراتا ہے۔ پھر فرماتے دیکھو! صبح کو تم پر قیامت آن پڑے یا شام کو آن پڑے۔ پھر

فرماتے کہ مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی مانند بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو جدا جدا کر کے کھڑا فرماتے۔ پھر فرماتے کہ سب سے بہتر ہدایت محمد (فداہ امی والی) کی ہدایت ہے اور سب سے برے کام وہ ہیں جو (دین میں) نئے نکالے جائیں اور ہر بدعت (نئی چیز جس کی دین میں کوئی اصل نہ ہو اور قرآن و سنت کے متصادم ہو) گمراہی ہے۔

(۶۳۹) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو محمد بن عبد اللہ بن یوسف الاصبہانی، انا ابو سعید احمد بن محمد زیاد البصری، نا الحسن بن الصیاح الزعفرانی، انا عبد الوہاب بن عبد المجید الثقفی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن عبید اللہ بن ابی رافع ان مروان استخلف ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی المدیۃ فصلی بہم ابو ہریرۃ الجمعة فقرا سورة الجمعة فی الركعة الاولى وفي الثانية : (اذا جاءك المنافقون) قال عبید اللہ فقلت له لقد قرأت سورتين سمعت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقرا بہما قال ابو ہریرۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقراء بہما۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خلیفہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا حاکم مقرر کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز جمعہ پڑھائی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں سورہ ”اذا جاءك المنافقون“ تلاوت فرمائی۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے وہی دونوں سورتیں تلاوت کی ہیں جو میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تلاوت کرتے سنی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہی دو سورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت کرتے سنا ہے۔

(۶۴۰) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ضمرۃ بن سعید البازنی عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان الضحاک بن قیس سال النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماذا کان یقرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الجمعة علی اثر سورة الجمعة فقال کان یقرا۔ (هل اتاك حديث الغاشية)

صحیح۔

❖❖ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے دن سورۃ جمعہ کے بعد کون سی سورت تلاوت فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ جمعہ کے بعد سورۃ ”ہل اتاک حدیث الغاشیة“ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۶۴۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبة عن ابراهیم بن محمد بن المنتشر سمعت ابی یحدث عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه كان یقرأ فی صلاة الجمعة. (سبح اسم ربك الاعلی) و(هل اتاک حدیث الغاشیة) قال وربها اجتمع العیدان فیکرا بهما فیها۔ صحیح۔

❖❖ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۃ ”سبح اسم ربك الاعلی“ اور سورۃ ”هل اتاک حدیث الغاشیة“ تلاوت فرمایا کرتے تھے اور بعض اوقات دو عیدیں (یعنی جمعۃ المبارک اور کوئی عید) اکٹھی ہو جاتیں تو دونوں میں یہی دو سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۵۰

فی فعلہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فی العیدین

عیدین میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فعل کا بیان

(۶۴۲) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن المثنی، نا ابو اسامة عن عبید اللہ بن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکر وعمر یصلون فی العیدین قبل الخطبة ثم یخطبون۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دونوں عیدوں کی نماز خطبہ سے پہلے ادا فرمایا کرتے تھے پھر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔

(۶۴۳) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا مسلم بن عمرو الحذاء ابو عمرو المدنی، نا عبد اللہ بن نافع عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبر فی العیدین فی الاولى سبعا قبل القراءة وفي الآخرة خمسا قبل القراءة۔

❖❖ حضرت کثیر بن عبد اللہ نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے دادا محترم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

(۶۴۴) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق

الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن حمزة بن سعيد المازنی عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سال ابا واقد الليث ما كان يقرأ به رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم الفطر والاضحى فقال كان يقرأ (ق والقرآن المجيد) و(اقتربت الساعة وانشق القمر) صحيح.

❖❖ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیث رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کیا تلاوت فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ سورہ ”ق والقرآن المجید“ اور سورہ ”اقتربت الساعة وانشق القمر“ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۶۴۵) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عيسى، نا الحسن بن الصباح البزار، نا عبدالصمد بن عبدالوارث عن ثواب بن عتبة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه بريدة رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الاضحى حتى يصلي.

❖❖ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر ہی باہر تشریف لاتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز ادا فرمانے تک کچھ نہیں کھاتے تھے۔

(۶۴۶) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا محمد بن عبدالرحيم، انا سعيد بن سليمان، انا هشيم، انا عبید اللہ بن ابی بکر بن انس عن انس رضي الله تعالى عنه كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يغدو يوم الفطر حتى ياكل تمرات وقال ابن رجاء حدثني عبید اللہ عن انس عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وياكلهن وترا. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھجوریں کھا کر ہی صبح کو تشریف لاتے تھے اور آپ ﷺ (حضرت انس) سے ہی مروی ہے کہ آپ ﷺ طاق تعداد

میں کھجور کھا کر تشریف لاتے تھے (یعنی ایک، تین، پانچ یا سات کھجوریں)۔

(۶۴۷) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو طاهر محمد بن محمد الزیادی، انا ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال، نا ابو الازهر احمد بن الازهر، نا یونس بن محمد، نا فلیح عن سعید بن الحارث عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا خرج الی العیدین رجع فی غیر الطريق الذی خرج فیہ۔ ہذا حدیث حسن غریب۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب عیدوں کی نماز ادا فرمانے جاتے تھے تو واپس لوٹتے وقت اس راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے سے واپس آتے تھے جس راستے سے آپ ﷺ نماز ادا فرمانے جاتے تھے۔

(۶۴۸) عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان یوم العید خالف الطريق۔ اخرجہ البخاری عن محمد بن سلام عن ابی تمیلۃ یحییٰ بن واضح عن فلیح بن سلیمان عن سعید بن الحارث عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن جدا جدا راستہ اختیار فرماتے تھے (یعنی جاتے ہوئے جو راستہ اختیار فرماتے واپسی پر اسی راستے سے تشریف نہ لاتے تھے)۔

(۶۴۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحییٰ بن بکیر، نا اللیث عن کثیر بن فرقد عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخبرہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینحرف بالصلی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ عید گاہ میں ہی قربانی کا جانور ذبح فرماتے اور منحرف فرماتے۔

(۶۵۰) اخبرنا ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد الداودی، انا ابو الحسن

علی بن محمد بن ابراہیم الجوهری، نا ابو العباس محمد بن احمد
 الاثرم المقری، نا عمر بن شبة، نا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادة عن
 انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یضحی
 بکبشین املحین اقرنین یطاً علی صفا حہا ویذبحہا بیدہ ویقول بسم
 اللہ الرحمن الرحیم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دو سینگوں والے چتکبرے مینڈھوں
 کی قربانی فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ (ذبح کرتے وقت) ان کی ایک جانب پاؤں رکھتے اور اپنے
 ہاتھ سے ذبح فرماتے اور کہتے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“۔

☆☆☆

باب نمبر ۵۱

فی فعلہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فی الخسوف

گرہن کی صورت میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فعل کا بیان

(۶۵۱) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو نعیم عبدالمک بن الحسن الاسفرائینی، انا ابو عوانة یعقوب بن اسحق، نا محمد بن ادريس، نا یحیی بن سالم الوحاظی، نا معاویة بن سلام عن یحیی بن ابی کثیر اخبرنی ابو سلمة بن عبدالرحمن عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال کسفت الشمس علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنودی ان الصلاة جامعة فرکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکعتین فی سجدة ثم قام فرکم رکعتین فی سجدة ثم تجلی عن الشمس قال وقالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ما سجدت سجودا قط ولا رکوعا قط کان اطول منه. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو ندا دی گئی کہ نماز ادا کی جانے والی ہے (لوگ جمع ہوئے) تو رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت میں دو رکوع کئے۔ پھر سورج صاف اور روشن ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے طویل سجدے اور رکوع نہیں کئے (جتنے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دن کئے تھے)۔

(۶۵۲) اخبرنا ابو الحسین الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشی، انا ابو مصعب عن مالک عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انها قالت خسفت

الشمس فی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس فقام فاطال القيام ثم رکع فاطال الركوع ثم قام فاطال القيام وهو دون القيام الاول ثم رکع فاطال الركوع وهو دون الركوع الاول ثم رفع فسجد ثم فعل فی الركعة الآخرة مثل ما فعل فی الاولى ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رايتم ذلك فادعوا اللہ وکبروا وتصدقوا وقال یا امة محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان یزنی عبده او تزنی امته یا امة محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتکم قليلا ولبکیتم کثیرا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ مل کر نماز ادا فرمائی۔ آپ ﷺ نے قیام کیا تو بہت طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا تو بہت طویل رکوع کیا، پھر قیام کیا تو بہت طویل مگر پہلے قیام سے کم طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا تو بہت طویل مگر پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت میں بھی کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر واپس پلٹے تو سورج صاف اور روشن ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا تو جب تم انہیں گرہن لگا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اس کی بڑائی بیان کرو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا۔ اے امت محمد ﷺ! قسم بخدا! اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے کہ اس کا بندہ یا بندی زنا کاری کرے۔ اے امت محمد ﷺ! قسم بخدا! جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم جانتے ہوتے تو تم ضرور کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

(۶۵۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا شریک بن عبداللہ عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رای ناشئا فی السماء من سحاب او ریح استقبلہ

حيث كان وان كان في الصلاة تعوذ بالله من شره فاذا مضت قال اللهم
صبر - فد.

++ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب
سکون پر ہوں یا ننگ میں آتی ہوں دیکھتے تو جہاں بھی ہوتے اگرچہ نماز ادا فرما رہے ہوتے تو اللہ تعالیٰ
اسے نیک شے سے پہنچاتے اور بارش ہوتی تو فرماتے۔ اے اللہ رب العزیز! اسے برے سے بچاؤ اور
نیک شے سے پہنچاؤ۔

باب نمبر ۵۲

فی فعلہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فی الاستسقاء ونزول المطر

بارش طلب کرنے اور بارش برسنے کی صورت میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فعل کا بیان

(۶۵۴) اخبرنا ابو عثمان سعید بن اسباعیل الضبی، انا ابو محمد

عبدالجبار بن محمد الجراحی، نا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبي، نا

ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی، نا یحییٰ بن موسیٰ، نا عبدالرزاق، نا

معمر عن الزہری عن عباد بن تیمم عن عمہ وهو عبد اللہ بن زید رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج بالناس

یستسقی فصلی بہم رکعتین جہر بالقراءة فیہما وحول ردائہ ورفع یدیه

واستسقی واستقبل القبلة. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارش طلب فرمانے کیلئے

(نماز استسقاء کیلئے) لوگوں کے ساتھ تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی اور

اپنی چادر مبارک الٹی کی اور ہاتھ بلند فرما کر بارش کیلئے دعا فرمائی اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔

(۶۵۵) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس

المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ، نا حاتم، نا اسباعیل عن ہشام بن اسحق

وهو ابن عبد اللہ بن کنانہ عن ابيہ قال ارسلنی الولید بن عقبہ وهو آمر

المدينة الى ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسالہ عن استسقاء رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتیتہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم خرج متبذلاً متواضعاً متضرعاً حتی اتی المصلی فلم یخطب خطبتکم

هذه ولكن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر وصلی رکعتین کہا کان

یصلی فی العید.

باب نمبر ۵۳

فی فعلہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بمن مرض من العیادة والدعاء

مریض کی عیادت اور اس کیلئے دعا میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فعل کا بیان

(۶۵۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا الہکی بن ابراہیم، نا الجعد عن عائشة بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان اباہا قال تشکیت بہکة شکوی شدیداً فجاء نبي النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعودنی قلت یا نبي اللہ انی اترك ما لا وانی لم اترك الا ابنة واحدة فاوصی بثلثی مالی فقال لا فقلت اوصی بالنصف قال لا فقلت فاوصی بالثلث واطرک لها الثلثین قال الثلث والثلث کثیر ثم وضع یدہ علی جبهته ثم مسح وجهی وبطنی ثم قال اللهم اشف سعدا واتم له هجرته فبا زلت اجد برده علی کبدی فیما یخال الی حتی الساعة. صحیح.

❖❖ حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے والد گرامی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں شدید بیمار ہو گیا تو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی یا نبی اللہ! میں بہت سا مال و دولت چھوڑ رہا ہوں اور میری صرف ایک ہی بیٹی ہے تو میں اپنا دو تہائی مال (صدقہ کرنے کی) وصیت کرتا ہوں۔ تو ارشاد فرمایا۔ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ نصف مال کی وصیت کرتا ہوں۔ تو فرمایا۔ نہیں۔ میں نے عرض کی ایک تہائی مال کی وصیت کرتا ہوں تو فرمایا۔ ہاں تہائی مال اور تہائی مال بہت ہے کافی ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا ہاتھ مبارک اپنی پیشانی مبارک پر رکھا پھر وہ ہاتھ میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا۔ پھر فرمایا۔ اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت مکمل فرما۔ حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں آج بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ مبارک کی ٹھنڈک

اپنے جگر پر محسوس کرتا ہوں۔

(۶۵۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو الولید، نا شعبة عن محمد بن المنکدر سمعت جابر ارضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول جاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعودنی وانا مریض لا اعقل فتوضا وصب علی من وضوئه فعقلت فقلت یا رسول اللہ لمن المیراث انما یرثنی کلالۃ فنزلت آیۃ الفرائض۔ صحیح۔

❖❖ حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ مجھے کوئی ہوش نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر انڈیلا تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری میراث کنس کیلئے ہوگی۔ میرا نہ تو باپ ہے نہ بیٹا (یعنی میں اکیلا ہی ہوں) تو اس وقت آیت میراث (آیت فرائض) نازل ہوئی۔

(۶۶۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا ابراہیم بن موسیٰ، نا ہشام، نا ابن جریج اخبرنی ابن المنکدر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عادی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکر فی بنی سبلۃ ماشیین۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل کر بنو سلمہ قبیلے میں میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔

(۶۶۱) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن البثنی العنزى، نا محمد بن جھضم، نا اسماعیل وهو ابن جعفر عن عبارة یعنی ابن غزیه عن سعید بن الحارث بن البعلی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنا جلوسا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ جاء ہ رجل من الانصار فسلم علیہ ثم ادبر فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا اخا الانصار کیف اخي سعد بن عبادة فقال صالح

فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من يعود منكم فقام وقبده معه ونحن بضعة عشر ما علينا نعال ولا خفاف ولا قلانس ولا قمص نشي في تلك السباخ حتى جئناه. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصاری بھائی! میرا بھائی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کیسے ہے؟ اس نے عرض کی اچھا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس کی عیادت کیلئے جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ہم سب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہماری تعداد تقریباً دس تھی۔ نہ ہی ہم نے جوتیاں پہنی ہوئی تھیں، نہ ہی موزے، نہ ہی ٹوپیاں اور نہ ہی قمیصیں۔ ہم شور زدہ (کھاری زمین) زمین میں چلتے ہوئے ان کے پاس گئے۔

(۶۶۲) حدثنا البطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبدالله بن محمد بن جعفر، نا عبدان، نا هشام بن عمار، نا مسلمة بن علي عن ابن جريج عن حميد عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يعود المريض الا بعد ثلاث. مسلمة ضعيف.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد ہی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (اس روایت میں ایک راوی مسلمہ بن علی ضعیف راوی ہے)۔

(۶۶۳) اخبرنا عبدالواحد البليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا معلى بن اسد، نا عبدالعزيز بن المختار، نا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم دخل على اعرابي يعود قال وكان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا دخل على مريض يعود قال لا بأس طهور ان شاء الله فقال له لا بأس طهور ان شاء الله قال قلت طهور كلا بل هي حي تفور او تشور على شيخ كبير تزيرة القبور فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم :

فنعم اذا. صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی (بدو، دیہاتی) کی عیادت کیلئے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کسی مریض کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے تھے۔ انشاء اللہ! کوئی حرج نہیں پاک ہو جاؤ گے۔ تو آپ ﷺ نے اسے بھی یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ! پاک ہو جاؤ گے۔ تو اس اعرابی نے کہا کہ آپ ﷺ کہتے ہیں کہ پاک ہو جاؤں گا۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ تو بخار ہے جو جوش مار رہا ہے یا بوڑھے آدمی پر بھڑک رہا ہے اور اسے قبروں کی زیارت کی طرف بلاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! ایسے ہی ہے۔

(۶۶۴) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو عمر بکر بن محمد المزنی، نا ابوبکر محمد بن عبد اللہ، نا الحسین بن الفضل البجلی، نا عفان، نا حماد عن حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا دخل علی مریض قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت شفاء لا یغادر سقما. صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو فرماتے۔ اے لوگوں کے پروردگار! بیماری (تکلیف) دور فرما اور شفاء عطا فرما۔ تو شفاء عطا فرمانے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی شفا دینے والا نہیں ہے۔ ایسی شفاء عطا فرما جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

(۶۶۵) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا اشتکی یقرا علی نفسه بالمعوذات وینفث فاذا اشتد وجعه کنت اقرا علیہ وامسح عنہ بیدہ رجاء برکتھا. صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے آپ پر معوذات پڑھ کر پھونکتے اور جب تکلیف زیادہ ہوتی تو میں آپ ﷺ پر پڑھتی اور

آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک آپ ﷺ پر پھیرتی اس ہاتھ کی برکت کی امید ہے۔

(۶۶۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا ابو منصور محمد بن محمد بن سلعان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبد الجبار الریانی، نا حمید بن زنجویہ، نا یعلی بن عبید، نا سفیان عن منصور عن ابی المنہال عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین ویقول اعیذکما بکلمات اللہ التامة من کل شیطان وهامة ومن کل عین لامة ویقول هکذا کان ابی ابراهیم یعوذ ابنیه اسماعیل واسحق علیہما السلام۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کو دم کرتے تو فرماتے۔ میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے جو قاتل نہ ہو اور ہر بد نظر سے جو دیوانہ بنا دیتی ہے۔ پھر فرماتے کہ میرے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو بھی اسی طرح دم فرمایا کرتے تھے۔

(۶۶۷) حدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابراهیم بن محمد بن الحسن، نا عبد الرحمن نا خالد ابو معاویة الحمصی، نا محمد بن شعیب بن شابور عن عبد اللہ بن العلا بن زر عن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رای شیئا یعجبه فخاف ان یعینه قال اللهم بارک فیہ ولا اضیره۔

❖❖ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ ﷺ کو خوش کرتی تو آپ ﷺ اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں اسے نظر نہ لگ جائے فرماتے تھے۔ اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما اور اسے کوئی نقصان نہ پہنچانا۔



باب نمبر ۵۴

فی فعلہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بمن مات من الدعاء والصلاة علیہ

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میت کیلئے دعا فرمانا اور اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا بیان (۶۶۸) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا زہیر، نا معاویہ بن عمرو، نا ابو اسحق الفزاری عن خالد الحذاء عن ابی قلابہ عن قبیصۃ بن ذویب عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغضہ ثم قال ان الروح اذا قبض تبعہ البصر فضج الناس من اہلہ فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون ثم قال اللہم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المہدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے در آنحالیکہ ان کی نگاہ ایک طرف لگ چکی تھی (یعنی وفات پا چکے تھے) تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی آنکھیں بند فرمائیں پھر ارشاد فرمایا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے۔ تو ان کے گھر والے رونے لگے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اپنے آپ کو مت کوسو مگر اچھی بات کے ساتھ ہی۔ کیونکہ جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے، اس کا درجہ مہدیین میں بلند فرما اور جو لوگ اس کے پیچھے باقی رہ گئے ہیں ان میں تو اس کا قائم مقام رہ (یعنی ان کی حفاظت فرما) اے رب العالمین! اسے اور ہمیں بخش دے اس کیلئے اس کی قبر کشادہ فرما اور اس میں اسے روشنی عطا فرما۔

(۶۶۹) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابوبکر احد بن الحسن الخیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا عبدالرحیم بن منیب، نا سفیان عن الزہری عن سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابابکر وعمر یشون امام الجنازة.

❖❖ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق کو جنازے کے آگے پیدل چلتے دیکھا ہے۔

(۶۷۰) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیہ وخرج بهم الی المصلی فصف بهم فکبر اربع تکبیرات صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن نجاشی شاہ حبشہ فوت ہوا اس دن رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو اس کی موت کی خبر دی اور ان کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے ان کی صف بندی فرمائی اور چار تکبیریں کہیں۔

(۶۷۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا موسیٰ بن اسماعیل، نا عبدالواحد، نا الشیبانی عن عامر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر بقبر دفن لیلا فقال متی دفن هذا قالوا البارحة قال افلا اذنتمونی قالوا دفناه فی ظلمة اللیل وکرهنا ان نوقظک فقام فصفنا خلفه قال ابن عباس وانا فیہم فصلی علیہ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں رات کو میت دفن کی گئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی کہ گزشتہ رات کو۔ تو فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں خبر نہ دی؟ تو انہوں نے عرض

کی کہ ہم نے اسے رات کی تاریکی میں دفن کیا تھا۔ ہم نے آپ ﷺ کو بیدار کرنا پسند نہ کیا۔ تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی ان میں موجود تھا۔ آپ ﷺ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھائی۔

(۶۷۲) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی ہرون بن سعید الایلی، انا ابن وهب اخبرنی معاویۃ بن صالح عن حبیب بن عبید عن جبیر بن نفیر سعه یقول سمعت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائه وهو یقول اللهم اغفر له وارحمہ وعافہ واعف عنه واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالہاء والثلج والبرد ونقه من الخطایا کما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خیرا من دارہ واهلا خیرا من اہلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر او من عذاب النار قال حتی تمنیت ان اکون ذلک البیت۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک میت کی نماز جنازہ ادا فرمائی تو میں نے آپ ﷺ کی دعا یاد کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے عافیت عطا فرما، اس سے درگزر فرما، اس کے اترنے کی جگہ معزز فرما، اس کے داخل ہونے کی جگہ کشادہ فرما، اسے پانی، اولوں اور برف سے دھو دے، اس کو اس طرح خطاؤں سے پاک فرما جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے، اس کے گھر سے بہتر گھر، گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب یا دوزخ کے عذاب سے پناہ عطا فرما۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ وہ میت میں ہوتا۔

(۶۷۳) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، انا اسباعیل بن جعفر عن شریک وهو ابن ابی نمر عن

عطاء وهو ابن يسار عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يخرج من آخر الليل الى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين واتاكم ما توعدون غدا موجلون وانا ان شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقيع الغرقد.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ نبیؐ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اکرم ﷺ ان کی باری پر ان کے پاس رات گزارتے تو رات کے آخر میں آپ ﷺ جنت البقیع تشریف لے جاتے اور فرماتے۔ اے گروہ مؤمنین کے گھر! تم پر سلامتی ہو۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے کل جلد ہی تمہیں عطا کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہوں گے۔ اے اللہ! جنت البقیع والوں کو بخش دے۔



باب نمبر ۵۵

فی صفتہ صومہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و فطرہ و وصالہ

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روزہ رکھنے، چھوڑنے اور صوم وصال کا بیان

(۶۷۴) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان یوم عاشورا یوما تصومہ قریش فی الجاہلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصومہ فی الجاہلیۃ فلما قدم المدیۃ صامہ وامر بصیامہ فلما فرض رمضان کان ہو الفریضۃ وترک یوم عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ یوم عاشورا ایسا دن تھا جس دن قریش زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھتے تھے۔ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی دور جاہلیت میں اس دن روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو خود بھی اس دن روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان المبارک (کے روزے) فرض ہو گئے تو وہ فریضہ ہو گیا (یعنی رمضان کا روزہ فرض ہو گیا) تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوم عاشورا کا روزہ ترک فرما دیا۔ تو (اب) جو چاہے اس دن روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(۶۷۵) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابی النصر مولیٰ عمر بن عبید اللہ عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

استكمل صيام شهر قط الا رمضان وما رايته في شهر اكثر صياما منه في شعبان۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے نہیں چھوڑیں گے اور آپ ﷺ روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے آپ ﷺ کو سوائے رمضان المبارک کے کبھی پورا مہینہ روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آپ ﷺ کو شعبان المعظم سے بڑھ کر کسی مہینے میں بکثرت روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

(۶۷۶) اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن الفضل الخرقی، انا ابو الحسن علی بن عبد اللہ الطیسفونی، انا ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر الجوهري، نا احمد بن علی الکشیہنی، نا علی بن حجر، نا اسباعیل بن جعفر، نا محمد بن عمرو بن علقمة عن ابی سلمة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم ولم اراه في شهر اكثر صياما منه في شعبان كان يصوم شعبان الا قليلا بل كان يصوم شعبان كله۔ صحيح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اتنے روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے نہیں چھوڑیں گے اور آپ ﷺ روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے آپ ﷺ کو شعبان المعظم سے بڑھ کر کسی مہینے میں بکثرت روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ شعبان المعظم کے چند روزے ہی چھوڑتے تھے بلکہ پورا شعبان المعظم ہی روزے رکھتے تھے۔

(۶۷۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، انا ابو عيسى، انا محمد بن بشار، انا عبدالحسن بن مهدى عن سفيان عن منصور بن سالم عن ابی الجعد عن ابی سلمة عن ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالت ما رايته النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان۔

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سوائے شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے لگا تار دو مہینے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

(۶۷۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، انا ابو عیسیٰ، انا قتیبہ بن سعید، انا حماد بن زید عن ایوب عن عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن صیام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر قالت وما صام رسول اللہ شہرا تاما منذ قدم المدینة الا رمضان۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ روزہ رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے سے ہی رہیں گے اور افطار (روزہ چھوڑ دیتے) فرماتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ روزے چھوڑے ہی رہیں گے اور جب سے نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں تب سے سوائے رمضان المبارک کے پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

(۶۷۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، انا ابو عیسیٰ، نا محمود، انا ابو داود، انا شعبۃ عن یزید الرشک قال سمعت معاذۃ قالت قلت لعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصوم ثلاثة ايام من کل شہر قالت نعم قلت من ایه کان یصوم قالت کان لایبالی من ایه کان یصوم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اکرم ﷺ ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! تو میں نے عرض کی کہ کس کس دن روزہ رکھتے تھے؟ تو فرمایا کہ آپ ﷺ اس بات کی پرواہ نہیں فرماتے تھے کہ کس کس دن روزہ رکھیں گے۔

(۶۸۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم

بن کلیب، انا ابو عیسیٰ، انا محمود بن غیلان، انا ابو احمد ومعاویہ بن هشام قالا انا سفیان عن منصور عن خثیمہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصوم الشهر السبت والاحد والاثنين ومن الشهر الآخر الثلاثاء والاربعاء والخمیس۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مہینے ہفتہ، اتوار اور پیر کے دن روزہ رکھتے اور دوسرے مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔

(۶۸۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، انا ابو عیسیٰ، انا القاسم بن دینار الکوفی، انا عبید اللہ بن موسیٰ وطلق بن غنام عن شیبان عن عاصم عن زر عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصوم من غرة كل شهر ثلاثة ايام وقلبا كان یفطر يوم الجمعة۔

❖❖ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہر مہینے کی ابتداء میں تین دن روزہ رکھتے تھے اور جمعۃ المبارک کے دن کم ہی روزہ چھوڑتے تھے۔

(۶۸۲) حدثنا ابو الفضل زیاد بن محمد بن زیاد الحنفی، انا ابو محمد بن ابی شریح، انا ابو محمد یحییٰ بن محمد بن صاعد، نا عمرو بن علی، انا ابو عاصم، انا محمد بن رفاعہ حدثنی سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصوم يوم الاثنين والخمیس فقلت له فقال ہما یومان تعرض فیہما الاعمال علی رب العالمین۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے تو میں نے اس کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا تو ارشاد فرمایا کہ ان دونوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔

(۶۸۳) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس

المحبوبی، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن یحییٰ، نا ابو عاصم عن محمد بن رفاعتہ عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان يعرض علي وانا صائم۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس حالت میں پیش کئے جائیں کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

(۶۸۴) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا ابو منصور محمد بن محمد بن سہعان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبد الجبار الریانی، نا حمید بن زنجویہ، نا ابو عاصم عن ابن جریج قال حدثنی عبید اللہ بن ابی یزید قال : قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتحرى صيام يوم يبتغى فضله الا صيام رمضان وهذا اليوم يوم عاشورا۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی خاص دن اس دن کی فضیلت چاہتے ہوئے روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرماتے تھے سوائے رمضان المبارک کے روزوں اور یوم عاشورہ کے روزے کے۔

(۶۸۵) اخبرنا ابو عثمان الضبی، نا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبی، نا ابو عیسیٰ، نا ابو کریب و ہناد قالا، نا وکیع عن حاجب بن عمر عن الحكم بن الاعرج قال انتهیت الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وهو متوسد رداءه فی زمزم فقلت اخبرنی عن يوم عاشورا ای يوم اصومه قال اذا رایت هلال المحرم فاعد ثم اصبح من التاسع صائبا قلت اهكذا كان يصومه محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نعم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت حکم بن اعرج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو انہوں نے اپنی چادر کا تکیہ بنایا ہوا تھا اور زمزم کے کنویں کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔

میں نے کہا کہ مجھے یوم عاشورہ کے بارے میں بتائیے کہ کس دن میں روزہ رکھوں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ جب تو محرم کا چاند دیکھے تو دن شمار کرتا رہ۔ پھر نو محرم الحرام کی صبح روزے کی حالت میں کرنا۔ میں نے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ بھی اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ تو فرمایا۔ ہاں۔

(۶۸۶) اخبرنا الامام الحسين بن محمد القاضي، نا ابو محمد عبدالله بن يوسف الاصبهاني، انا ابوبكر محمد بن الحسين القطان، انا محمد بن حيوية، انا سعيد بن ابي مريم، نا يحيى بن ايوب حدثني اسماعيل بن أمية انه سمع ابا غطفان بن طريف يقول سمعت عبدالله بن عباس رضي الله تعالى عنها يقول حين صام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم عاشورا وامر بصيامه قالوا يا رسول الله انه يوم يعظمه اليهود والنصارى فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: فاذا كان العام المقبل صمنا يوم التاسع ان شاء الله تعالى قال فلم يأت العام المقبل حتى توفي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم. صحيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ تو ایسا دن ہے جس کی تعظیم یہود و نصاریٰ کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگلے سال ہم انشاء اللہ نو تاریخ کے دن روزہ رکھیں گے۔ فرماتے ہیں کہ اگلا سال آنے سے پہلے ہی نبی کریم ﷺ پردہ فرما گئے۔

(۶۸۷) اخبرنا ابو الحسن الشيرزي، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمي، انا ابو مصعب عن مالك عن ابي النضر مولى عمر بن عبدالله بن عمير مولى عبدالله بن عباس عن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تباروا عندها يوم عرفة في رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه ام الفضل بقدر لبن وهو واقف على بعيره بعرفة فشرب منه. صحيح.

❖❖ حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ یوم عرفہ کو کچھ لوگ ان کے

پاس رسول اکرم ﷺ کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ کچھ کہنے لگے کہ آپ ﷺ کا روزہ ہے اور کچھ کہنے لگے کہ آپ ﷺ کا روزہ نہیں ہے تو حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے پاس دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ ﷺ اس وقت میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر کھڑے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے اس پیالے میں سے دودھ نوش فرمایا۔

(۶۸۸) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا ہناد، نا ابو معاویۃ عن الاعش عن ابراہیم عن الاسود عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صائئاً فی العشر قط۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اکرم ﷺ کو ذوالحجہ کے شروع کے دس دنوں میں روزہ دار نہیں دیکھا۔

(۶۸۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا عثمان بن ابی شیبۃ، نا جریر عن منصور عن ابراہیم عن علقمۃ قال سالت ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقلت یا ام المومنین کیف کان عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هل کان یخص شیئاً من الايام قالت لا کان عملہ دیمۃ وایکم یتطیع ما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتطیع۔ صحیح۔

❖❖ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو عرض کی۔ اے ام المومنین رضی اللہ عنہا! رسول اکرم ﷺ کا عمل کیسا تھا۔ کیا آپ ﷺ دنوں میں سے کوئی چیز خاص فرماتے تھے۔ تو فرمایا کہ نہیں! آپ ﷺ کا عمل دائمی ہوتا تھا اور تم میں کون اس چیز کی طاقت رکھتا ہے جس چیز کی نبی کریم ﷺ طاقت رکھتے تھے۔

(۶۹۰) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ایاکم

والوصال ایاکم والوصال قالوا فانک تواصل یا رسول اللہ
قال لست کھیئتکم انی ابیت یطعننی ربی ویسقیننی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وصلی روزوں سے بچو، وصلی روزوں سے دور رہو، وصلی روزوں سے بچو (یعنی ایسا روزہ جس میں افطار نہیں کرتے) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو وصلی روزے رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب تعالیٰ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

(۶۹۱) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیرى، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا عبدالرحیم بن منیب، نا یعلی بن عبید عن الاعش عن ابی صالح عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوصال فقلنا یا رسول اللہ الست تفعلہ فقال انی لست فی ذلک کا حد منکم انی اظل عند ربی یطعننی ربی ویسقیننی ثم قال اکلفوا من الاعمال ما تطیقون۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصلی روزے رکھنے سے منع فرمایا تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصلی روزے نہیں رکھتے۔ تو فرمایا کہ میں اس معاملے میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔ میں اپنے رب تعالیٰ کے ہاں رات گزارتا ہوں۔ وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔ پھر فرمایا کہ خود کو اتنے ہی اعمال کا مکلف بناؤ جتنے اعمال کی تم طاقت رکھتے ہو۔

(۶۹۲) اخبرنا الامام الحسین بن محمد القاضی، نا عبد اللہ بن یوسف بن بامویة، انا احمد بن سعید الاخبی بی بکة، نا عمران الخطاب، نا عمرو بن ابی سلمة عن سعید بن عبدالعزیز عن اسباعیل بن عبید اللہ عن ام الدرداء عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر وان کان احدنا لیضع یدہ علی راسہ من شدة الحر وما منا صائم الا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحة۔

صحیح۔

❖❖ حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم میں سے ہر ایک نے گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ہوا تھا اور ہم میں سے سوائے رسول اکرم ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے کوئی روزہ دار نہیں تھا۔

(۶۹۳) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن عبید اللہ بن عبداللہ بن عتیۃ بن مسعود عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج الی مگۃ عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ الکدید ثم افطر و افطر الناس معه و كانوا یأخذون بالاحداث فلاحداث من امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی طرف رمضان المبارک میں تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا۔ حتیٰ کہ جب مقام کدید تک پہنچے تو افطار فرمایا اور دوسرے لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ افطار کیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی یہ عادت تھی کہ نبی کریم ﷺ کے حکم میں سے جو نیا حکم ہوتا اسے لیتے پھر جو اس سے نیا ہوتا اسے اختیار کرتے۔

(۶۹۴) اخبرنا عبدالوہاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، انا عبدالعزیز بن محمد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج الی مگۃ عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغیم فصام الناس معه فقیل له یا رسول اللہ ان الناس قد شق علیہم الصیام فدعا بقدر من ماء بعد العصر فشرب والناس ینظرون فافطر بعض الناس وصام بعض فبلغه ان ناسا صاموا فقال اولئك العصاة۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی طرف رمضان المبارک میں تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ "کسراع الغمیم" کے مقام پر پہنچ گئے۔ دوسرے لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی روزہ رکھ لیا۔ وہاں پہنچے تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ! لوگوں پر روزے دشوار ہو گئے ہیں تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوا یا اور پی لیا۔ اس وقت دوسرے لوگ دیکھ رہے تھے تو ان میں سے کچھ لوگوں نے روزہ افطار کر لیا اور بعض روزے سے ہی رہے (یعنی انہوں نے افطار نہ کیا) آپ ﷺ کو پتہ چلا کہ کچھ لوگ ابھی روزے سے ہی ہیں تو ارشاد فرمایا کہ وہی لوگ گنہگار ہیں۔

(۶۹۵) اخبرنا ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری، انا ابو نعیم الاسفرائینی، انا ابو عوانة، نا ابو داود السجستانی، انا ابو مسدد، نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود وعلقمة عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقبل وهو صائم ولكن کان املککم لإربه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ دے لیا کرتے تھے لیکن یہ بات یاد رہے کہ آپ ﷺ اپنی خواہش اور حاجت (بعض کے نزدیک عضو خاص) پر تم سب سے زیادہ اختیار و قدرت رکھتے تھے۔

(۶۹۶) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن عبد ربہ بن سعید بن قیس عن ابی بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام عن عائشة وام سلمة زوجی النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہما قالتا ان کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیصبح جنبا من جباء غیر احتلام فی رمضان ثم یصوم ذلك الیوم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ رمضان المبارک میں ہمبستری کی وجہ سے نہ کہ اختلام کی وجہ سے حالت

جنابت میں صبح کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ اس دن روزہ رکھتے تھے۔

(۶۹۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح،
نا القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا ابو جعفر الرازی عن یزید بن ابی
زیاد عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال احتجم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو محرم صائم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کچھنے لگوائے در آنحالیکہ
آپ ﷺ نے احرام باندھا ہوا تھا اور روزہ رکھا ہوا تھا۔

(۶۹۸) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس
المحبوبی، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن بشار، نا عبدالرحمن بن مہدی، نا
سفیان بن عاصم بن عبید اللہ عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن ابیہ عامر
بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مالا احصى يتسوك وهو صائم۔

❖❖ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو
روزے کی حالت میں اتنی دفعہ مسواک کرتے دیکھا ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔

(۶۹۹) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس
المحبوبی، نا ابو عیسیٰ، نا ہناد، انا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عمارۃ بن
عمیر عن ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فقلنا یا ام المومنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
احدهما یعجل الافطار ویعجل الصلاة والآخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلاة
قالت ایہما یعجل الافطار ویعجل الصلاة قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ہکذا
صنع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والآخر ابو موسی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت مسروق رضی اللہ عنہ حضرت
مائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کی۔ اے ام المومنین! دو آدمی
رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک روزہ بھی

جلدی افطار کرتا ہے اور نماز بھی جلدی ادا کرتا ہے جبکہ دوسرا روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور نماز بھی دیر سے ادا کرتا ہے۔ تو فرمایا کہ ان میں سے کون روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور نماز جلدی ادا کرتا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ تو فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا ہے۔ دوسرے صحابی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

(۷۰۰) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن رافع، نا عبدالرزاق، نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم یکن رطبات فتبیرات فان لم یکن تبیرات حسا حسوات من ماء۔

♦♦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) ادا فرمانے سے پہلے تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کیا کرتے تھے اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں (چھوہارے) کے ساتھ افطار کیا کرتے تھے اور اگر چھوہارے بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ پی کر افطار کرتے۔

(۷۰۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا حسن بن الصباح سمع روحا قال، ناسعید عن قتادة عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورهما قام نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الصلاة فصلی قلنا لانس کم کان بین فراغهما من سحورهما ودخولهما فی الصلاة قال قدر ما یقرا الرجل خسین آية صحیح۔

♦♦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری (روزہ رکھنے کیلئے کھانا کھایا) کی۔ جب سحری کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہو کر چل دیئے اور نماز ادا فرمائی۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان کے سحری سے فراغت اور نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہونے کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟

تو فرمایا کہ اتنی مقدار کہ جتنی دیر میں کوئی آدمی پچاس آیات تلاوت کرتا ہے۔

(۷۰۲) اخبرنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابی توبہ، انا ابو طاہر محمد بن احمد بن الحارث، انا محمد بن یعقوب الکسائی، انا عبد اللہ بن محمود، انا ابراہیم بن عبد اللہ الخلال، نا عبد اللہ بن المبارک عن سفیان عن حصین عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت۔

❖❖ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ روزہ افطار فرماتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق کے ساتھ افطار کیا۔

(۷۰۳) حدثنا ابوبکر محمد بن علی الصفار، نا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، نا ابوالعباس الاصم، نا یحییٰ، نا علی بن الحسن بن شقیق، انا الحسين بن واقد عن مروان بن المقفع قال رايت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف قال وکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال ذهب الظما وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالیٰ۔

❖❖ حضرت مروان بن مقفع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مبارک مٹھی میں لیتے اور جو بال ہتھیلی سے زیادہ ہوتے انہیں کاٹ دیتے اور رسول اکرم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو کہتے کہ پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ثواب قائم رہے گا باقی رہے گا۔

(۷۰۴) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا وکیع عن طلحة بن یحییٰ عن عمة عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات یوم فقال هل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذا صائم ثم اتانا یوما آخر فقلنا یا رسول اللہ اهدی لنا حیث فقال ارینیہ

فلقد اصبحت صائبا فاکل۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ ہم نے عرض کی۔ نہیں۔ تو فرمایا تب میرا روزہ ہے۔ پھر دوسرے دن ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں حیس (وہ حلوہ جو کھجور، گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے) بطور تحفہ دیا گیا ہے۔ تو فرمایا کہ مجھے دکھاؤ۔ میں نے روزے کی حالت میں ہی صبح کی ہے (یعنی رات بھر کچھ نہیں کھایا) پھر آپ ﷺ نے وہ حلوہ کھایا۔



باب نمبر ۵۶

فی اعتکافہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واجتہادہ فی العشر الاواخر من رمضان

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اعتکاف فرمانا اور مشقت فرمانا

(۷۰۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل البخاری، نا عبداللہ بن یوسف، نا

اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یعتکف العشر

الاولاخر من رمضان حتی توفاه اللہ ثم اعتکف ازواجه من بعدہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رمضان المبارک کے

آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وفات عطا فرمادی۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اعتکاف کیا۔

(۷۰۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن المثنی، نا عبدۃ عن

ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان ویقول

تحرروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رمضان

المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے اور فرماتے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے

میں شب قدر تلاش کرو۔

(۷۰۷) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق

الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن
عمرۃ بنت عبدالرحمن عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اعتکف ادنی الی راسہ فارجلہ
وکان لا یدخل البیت الا لحاجة الانسان۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ اعتکاف فرماتے تو اپنا سر مبارک میرے قریب کرتے تو میں آپ ﷺ کو کنگھی کرتی اور آپ ﷺ صرف قضائے حاجت کیلئے ہی گھر تشریف لاتے (یاد رہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارک مسجد نبوی سے متصل تھا۔ آپ ﷺ مسجد میں کھڑے ہو کر سر مبارک آگے کرتے تھے۔ مترجم مدنی)۔

(۷۰۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا
محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا علی بن عبداللہ، نا سفیان عن
ابی یعفر عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد میزرہ واحیی
لیلہ وایقظ اہلہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا
آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اکرم ﷺ اپنی تہبند مبارک مضبوطی سے باندھ لیتے، شب بیداری
فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار فرماتے۔

(۷۰۹) اخبرنا ابو عثمان الضبی، انا ابو محمد الجراحی، انا ابو العباس
المحبوبی، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبۃ، نا عبدالواحد بن زیاد عن الحسن بن
عبداللہ عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجتہد فی العشر الاواخر ما لا
یجتہد فی غیرہا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جتنی
کوشش اور مشقت رمضان المبارک کے آخری عشرے میں فرماتے تھے اتنی اس کے علاوہ دنوں میں
نہیں فرماتے تھے۔

باب نمبر ۵۷

فی صفة حجته صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حج مبارک کا بیان

(۷۱۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عمرو بن خالد، نا زهير، نا ابو اسحق عن زيد بن ارقم رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم غزا تسع عشرة غزوة وانه حج بعدما هاجر حجة واحدة لم يحج بعدها حجة الوداع قال ابو اسحق وبهكة اخرى. صحيح.

❖❖ حضرت زيد بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انیس غزوات میں شرکت فرمائی اور آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا اس کے بعد کوئی حج نہ کیا۔ وہ حج حجۃ الوداع کہلاتا ہے۔ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں بھی ایک حج کیا تھا۔

(۷۱۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبدالله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، حدثني هذبة بن خالد، نا هبام، ناقتادة عن انس رضي الله تعالى عنه قال اعتمر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اربع عمر كلهن في ذي القعدة الا التي كانت مع حجته عمرة من الحديبية في ذي القعدة وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة وعمرة من الجعرانة حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة وعمرة مع حجته. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چار عمرے کئے۔ تمام عمرے ذیقعد کے مہینے میں کئے سوائے اس عمرہ کے جو آپ ﷺ نے حج کے ساتھ ادا کیا۔ پہلا عمرہ ذیقعد میں حدیبیہ کے مقام سے، دوسرا عمرہ اگلے سال ذیقعد میں، تیسرا عمرہ جعرانہ کے مقام سے جہاں

آپ ﷺ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا ذیقعد کے مہینے میں اور چوتھا عمرہ اپنے حج مبارک کے ساتھ ادا فرمایا۔

(۷۱۲) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت كنت اطيب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لإحرامه قبل ان يحرم ولحله قبل ان يطوف بالبيت. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ احرام باندھنا چاہتے تو میں احرام باندھنے سے پہلے آپ ﷺ کو خوشبو لگاتی اور جب آپ ﷺ احرام نہیں باندھے ہوئے ہوتے تھے تو طواف کعبہ سے پہلے آپ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی۔

(۷۱۳) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو طاهر الزيادی، انا ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال، نا ابو الازهر احمد بن الازهر العبدی، نا عبدالملك عن سفیان وسعيد بن زيد عن عطاء بن السائب عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت كاني انظر الى وبيص الطيب في مفرق رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بعد ثلاث من احرامه. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ گویا میں ابھی بھی رسول اکرم ﷺ کے احرام باندھنے کے تین دن بعد آپ ﷺ کی مانگ مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

(۷۱۴) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراهيم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا حاتم بن اسباعیل عن جعفر بن محمد عن ابیه قال دخلنا على جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه فقلت اخبرني عن حجة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم مکث تسع سنين لم يحج ثم اذن في الناس في العاشرة ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حاج فقدم المدينة بشر كثير كلهم يلتبس ان ياتم برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ويعمل مثل عمله فخرجنا معه حتى اتينا ذا الحليفة فصلى ركعتين في المسجد ثم ركب القصواء حتى اذا استوت به ناقته على البيداء فاهل بالتوحيد ليك لا شريك لك ليك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك واهل الناس بهذا الذي يهلون به قال جابر ولسنا ننوي الا الحج لسنأ نعرف العبرة حتى اذا اتينا البيت معه استلم الركن فرمل ثلاثا ومشى اربعا ثم تقدم الى مقام ابراهيم فقراء : (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى) وجعل المقام بينه وبين البيت فكان ابي يقول ولا اعلبه ذكره الا عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقرأ في الركعتين : (قل هو الله احد) و(قل يا ايها الكافرون) ثم رجع الى الركن فاستلمه ثم خرج من الباب الى الصفا فلما دنا الى الصفا قرا : (انا الصفا والمروة من شعائر الله) ابدا بها بدا الله به فبدا بالصفا فرقى عليه حتى راي البيت فاستقبل القبلة فوحد الله وكبره وقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك قال مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل الى المروة حتى انصبت قدماه في بطن الوادي حتى اذا صعدنا مشى حتى اتى المروة ففعل على المروة كما فعل على الصفا حتى اذا كان آخر طواف على المروة قال لو اني استقبلت من امرى ما استدبرت لم اسق الهدى وجعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدى فليحل وليجعلها عمرة وقدم على من اليمن ببدن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فكان جماعة الهدى الذي قدم به على من اليمن والذي اتى به رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مائة قال فحل الناس كلهم وقصروا الا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ومن كان معه هدى فلما كان يوم التروية توجهوا الى

منى فاهلوا بالحج وركب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس وامر بقبة من شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له فاتى بطن الوادى فخطب الناس وقال ان دماءكم واموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا فى شهركم هذا فى بلدكم هذا الاكل شىء من امر الجاهلية تحت قدمى موضوع ودماء الجاهلية موضوعته وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربيعتة بن الحارث كان مسترضعا فى بنى سعد فقتلته هذيل وربا الجاهلية موضوعة واول ربا اضع ربانا ربا عباس بن عبدالمطلب فانه موضوع كله فاتقوا الله فى النساء فانكم اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم تسالون عنى فما انتم قائلون قالوا نشهد قد بلغت واديت ونصحت فقال باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكتها الى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلاث مرات ثم اذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الى الصخرات وجعل حبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا واردف اسامة خلفه ودفع وقد شق للقصواء الزمام حتى ان راسها ليصيب مورك رحله ويقول بيده اليمنى ايها الناس السكينة السكينة كلنا اتى جبلا من الجبال ارخى لها قليلا حتى تصعد حتى اتى البزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء باذان واحد واقامتين ولم يسبح بينهما شيئا ثم اضطجع حتى طلع الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح باذان واقامة ثم ركب القصواء

حتى اتى المشعر الحرام فاستقبل القبلة فدعاه وكبره وهللّه ووحده فلم يزل واقفا حتى اسفر جدا فدفع قبل ان تطلع الشمس واردف الفضل بن عباس حتى اتى بطن محسر فحرك قليلا ثم سلك الطريق الوسطى التى تخرج على الجمرة الكبرى حتى اتى الجمرة التى عند الشجرة فرماها بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة منها مثل حصا الخذف رمى من بطن الوادى ثم انصرف الى المنحر فنحر ثلاثا وستين بيده ثم اعطى عليا فنحر ما غير واشركه فى هديه ثم امر من كل بدنة ببضعة فجعلت فى قدر فطبخت فاكلوا من لحمها وشربا من مرقها ثم ركب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فافاض الى البيت فصلى بكعة الظهر فاتى بنى عبدالمطلب يسقون على زمزم فقال انزعوا بنى عبدالمطلب فلولاً ان يغلبكم الناس على سقايتكم لنزعت معكم فناولوه دلوفا فشرب منه. صحيح.

❖❖ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو میں نے کہا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک کے متعلق بتائیے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو سال حج ادا نہ فرمایا۔ پھر دسویں سال لوگوں کو بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج ادا فرمانے والے ہیں تو بہت سارے لوگ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ ان سب کی یہ خواہش تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں حج ادا کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال جیسا عمل کریں۔ تو ہم سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر اپنی اوٹنی قصواء پر سوار ہو گئے اور جب مقام بیداء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹنی پہنچی تو بلند آواز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور فرمایا۔ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ حمد و ثناء اور فضل و کرم تجھے ہی سزاوار ہے اور تیری ہی بادشاہت ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور لوگوں نے بھی وہی آواز بلند کی جو وہ کرتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے صرف حج کی ہی نیت کی تھی۔ ہمیں عمرے کا علم نہیں تھا۔ حتیٰ کہ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ شریف پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو استلام کیا اور طواف کے تین چکروں میں رمل (تیزی سے اکڑ کر) کیا اور چار چکر درمیانی چال چلے پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس

تشریف لے گئے اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ”واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی“ یعنی مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔ پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے درمیان رکھا۔ یہ والد گرامی کہتے تھے کہ میں نے مقام ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سنا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز اس طرح ادا فرمائی کہ دو رکعتوں میں سورۃ اخلاص اور سورۃ الکافرون تلاوت فرمائی۔ پھر حجر اسود کی طرف واپس گئے اور اسے استلام کیا۔ پھر بیت اللہ شریف کے دروازے سے (یعنی مسجد حرام کے دروازے سے) نکل کر صفا پہاڑی کی طرف تشریف لے گئے۔ جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچے تو یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ”ان الصفا والمروة من شعائر اللہ“ یعنی صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں اسی سے ابتداء کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء فرمانے کا حکم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے ابتداء فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف کو دیکھا تو قبلہ شریف کی جانب منہ کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور بڑائی بیان فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے بادشاہت اور اسی کیلئے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام باطل لشکروں کو شکست دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے درمیان اسی طرح تین مرتبہ دعا فرمائی۔ پھر مروہ پہاڑی کی طرف اترے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قد میں شریفین نالہ کے نشیب میں اترے۔ پھر جب ہم اوپر چڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ آہستہ پیدل چلے یہاں تک کہ ہم مروہ پہاڑی کے اوپر پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروہ پر بھی ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا تھا۔ حتیٰ کہ جب مروہ پہاڑی پر آخری چکر لگایا تو فرمایا کہ اگر پہلے مجھ کو یہ خیال آتا جو بعد میں آیا ہے تو میں قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اسے عمرہ بنا لیتا۔ چنانچہ اب تم میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام کھول کر اسے عمرہ بنا لے۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میرے پاس یمن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ بھیجے گئے تھے۔ تو قربانی کے وہ جانور جو یمن سے میرے پاس بھیجے گئے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کئے گئے تھے ان کی تعداد سو تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگوں نے احرام کھول دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور جس کے پاس قربانی کا جانور تھا اس کے علاوہ سب لوگوں نے بالوں کا قصر کروایا۔ پھر جب یوم ترویہ تھا تو سب لوگ منیٰ کی طرف چلے اور حج کا احرام باندھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہو کر وہاں

تشریف لے گئے اور وہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز ادا فرمائی پھر تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو آپ ﷺ نے نمرہ پہاڑی پر اپنے لئے ایک خیمہ گاڑنے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ میدان عرفات میں پہنچ گئے۔ دیکھا تو نمرہ پہاڑی پر آپ ﷺ کیلئے خیمہ گاڑ دیا گیا تھا تو آپ ﷺ وہاں اترے۔ پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصواء منگوائی۔ اس پر کجاوہ باندھ کر آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیب میں تشریف لائے اور لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ تمہارے خون اور اموال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔ خبردار! امور جاہلیت میں سے ہر چیز میرے قدموں تلے باطل ہے لغو ہے اور زمانہ جاہلیت کے خون لغو ہیں۔ پہلا خون جسے میں اپنے خونوں میں سے لغو قرار دیتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون (قصاص مراد ہے) ہے۔ انہیں بنو سعد قبیلہ میں دودھ پلایا گیا تھا اور ہذیل قبیلہ نے انہیں قتل کیا تھا اور جاہلیت کے زمانے کا سود بھی لغو ہے اور سب سے پہلا سود جو میرے خاندان کا سود ہے یعنی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا اسے بھی میں لغو قرار دیتا ہوں وہ سارے کا سارا لغو (معاف) ہے۔ اپنی عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ سے اقرار کر کے حاصل کیا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو کلام اللہ کے ساتھ حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر کو کسی ایسے مرد کو نہ روندنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسے مارو کہ جو مار تکلیف دہ نہ ہو اور تمہارے اوپر ان کا یہ حق ہے کہ انہیں اچھے طریقے سے کھانا پینا اور لباس وغیرہ مہیا کرو۔ میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو اس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ چیز قرآن کریم ہے اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا، حق ادا کر دیا اور خیر خواہی فرمائی۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائی اور لوگوں کی طرف پلٹتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! گواہ ہونا، اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ تین مرتبہ فرمایا۔ پھر اذان کہی، پھر اقامت کہی اور ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر اقامت کہی اور نماز عصر ادا فرمائی ان دونوں نمازوں کے درمیان اور کوئی نوافل وغیرہ ادا نہ فرمائے۔ پھر آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر موقف پہنچے۔ آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصوا کا سینہ چٹانوں کی طرف کیا اور ریت پر

پیدل چلنے والوں کا راستہ اپنے سامنے رکھا اور قبلہ شریف کی طرف منہ کیا۔ پھر سورج غروب ہونے تک وہیں کھڑے رہے جب سورج غروب ہو گیا اور تھوڑی سی زردی ختم ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور چل پڑے۔ اس وقت آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصواء کی باگ زور سے کھینچی ہوئی تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کی اونٹنی کا سر کجاوے کے مورک (چمڑے کا تکیہ) تک پہنچ چکا تھا اور آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ سے اشارہ فرما کر لوگوں سے فرمایا کہ اطمینان سے چلو! اطمینان سے چلو۔ اور جب بھی آپ ﷺ کسی ٹیلے پر پہنچتے تو اونٹنی کو تھوڑی ڈھیل دیتے تاکہ وہ اوپر چڑھ جائے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ نماز مغرب اور نماز عشاء ادا فرمائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل وغیرہ ادا نہ فرمائے۔ پھر آپ ﷺ لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر صادق طلوع ہو گئی۔ جب صبح آپ ﷺ کیلئے ظاہر ہوئی تو ایک اذان اور اقامت کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر قصواء پر سوار ہوئے اور خانہ کعبہ تشریف لے گئے تو قبلہ کی جانب منہ کیا اور دعا فرمائی، تکبیر کہی، تہلیل کہی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار فرمایا۔ پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہو گئی تو طلوع سورج سے پہلے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیچھے بٹھا کر چل پڑے یہاں تک کہ وادی محسر میں پہنچ گئے۔ پھر تھوڑا سا چلے۔ پھر اس درمیانی راستے پر چل نکلے جو جمرہ کبریٰ تک جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس پہنچے جو درخت کے قریب تھا۔ تو اسے سات کنکریاں خذف کی کنکریوں کے برابر ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی (خذف سے مراد یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر اندر کی جانب چھوٹی سی کنکری رکھ کر شہادت کی انگلی سے اسے پھینک کر مارنا) آپ ﷺ نے نشیبی جانب سے کنکریاں ماریں۔ پھر قربان گاہ کی طرف تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھری عطا فرمائی تو انہوں نے باقی اونٹوں کو نحر کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی میں شریک کیا۔ پھر ہر ایک اونٹ کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا۔ وہ ٹکڑے ایک ہانڈی میں ڈال کر پکائے گئے تو آپ دونوں نے گوشت کھایا اور شور بہ پیا۔ پھر رسول اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور بیت اللہ شریف کی طرف لوٹے تو مکہ مکرمہ میں نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے جو زمزم کے کنویں سے پانی پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بنو عبدالمطلب! پانی بھر بھر کر نکالتے رہو۔ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غلبہ اور زور ڈال کر خود پانی پلانے لگیں گے تو میں خود تمہارے ساتھ پانی

پیدل چلنے والوں کا راستہ اپنے سامنے رکھا اور قبلہ شریف کی طرف منہ کیا۔ پھر سورج غروب ہونے تک وہیں کھڑے رہے جب سورج غروب ہو گیا اور تھوڑی سی زردی ختم ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور چل پڑے۔ اس وقت آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصواء کی باگ زور سے کھینچی ہوئی تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کی اونٹنی کا سر کجاوے کے مورک (چمڑے کا تکیہ) تک پہنچ چکا تھا اور آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ سے اشارہ فرما کر لوگوں سے فرمایا کہ اطمینان سے چلو! اطمینان سے چلو۔ اور جب بھی آپ ﷺ کسی ٹیلے پر پہنچتے تو اونٹنی کو تھوڑی ڈھیل دیتے تاکہ وہ اوپر چڑھ جائے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ نماز مغرب اور نماز عشاء ادا فرمائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل وغیرہ ادا نہ فرمائے۔ پھر آپ ﷺ لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر صادق طلوع ہو گئی۔ جب صبح آپ ﷺ کیلئے ظاہر ہو گئی تو ایک اذان اور اقامت کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر قصواء پر سوار ہوئے اور خانہ کعبہ تشریف لے گئے تو قبلہ کی جانب منہ کیا اور دعا فرمائی، تکبیر کہی، تہلیل کہی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار فرمایا۔ پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہو گئی تو طلوع سورج سے پہلے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیچھے بٹھا کر چل پڑے یہاں تک کہ وادی محسر میں پہنچ گئے۔ پھر تھوڑا سا چلے۔ پھر اس درمیانی راستے پر چل نکلے جو جمرہ کبریٰ تک جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس پہنچے جو درخت کے قریب تھا۔ تو اسے سات کنکریاں خذف کی کنکریوں کے برابر ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی (خذف سے مراد یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر اندر کی جانب چھوٹی سی کنکری رکھ کر شہادت کی انگلی سے اسے پھینک کر مارنا) آپ ﷺ نے نشیبی جانب سے کنکریاں ماریں۔ پھر قربان گاہ کی طرف تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھری عطا فرمائی تو انہوں نے باقی اونٹوں کو نحر کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی میں شریک کیا۔ پھر ہر ایک اونٹ کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا۔ وہ ٹکڑے ایک ہانڈی میں ڈال کر پکائے گئے تو آپ دونوں نے گوشت کھایا اور شور بہ پیا۔ پھر رسول اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور بیت اللہ شریف کی طرف لوٹے تو مکہ مکرمہ میں نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے جو زمزم کے کنویں سے پانی پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بنو عبدالمطلب! پانی بھر بھر کر نکالتے رہو۔ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غلبہ اور زور ڈال کر خود پانی پلانے لگیں گے تو میں خود تمہارے ساتھ پانی

نکالتا۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کو پانی کا ڈول پکڑایا تو آپ ﷺ نے اس میں سے پانی پیا۔

(۷۱۵) اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن الفضل الخرقی، انا ابو الحسن علی بن عبد اللہ الطیسفونی، انا عبد اللہ بن عمر الجوہری، نا احمد بن علی الکشیہنی، نا علی بن حجر، نا اسماعیل بن جعفر عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض هذا الحديث وقال لا ننوي الا الحج لا نعرف العبرة فانطلق رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى اتى الكعبة فطاف بها سبعا رمل بها ثلاثا ومشى اربعا ثم قال : (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی) فصلی رکعتین خلف المقام بینہ و بین البیت وقال فی نزولہ عن الصفا ثم مشی حتی اذا انصبت قدماہ سعی حتی اذا صعدت قدماہ مشی حتی اتی البروة۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ کا کچھ حصہ یہ ہے کہ ہم نے صرف حج کا ارادہ کیا تھا۔ ہمیں عمرے کا علم نہیں تھا تو رسول اکرم ﷺ چلے یہاں تک کہ خانہ کعبہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے سات چکر طواف کیا۔ ان میں سے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام چال چلے۔ پھر فرمایا ”واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی“ اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں اس طرح کہ مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے درمیان رکھا اور صفا پہاڑی سے اترتے ہوئے عام چال چلے یہاں تک کہ جب نشیبی زمین پر اترے تو دوڑنے لگے۔ پھر جب چڑھائی پر پہنچے تو عام چال چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر پہنچ گئے۔

(۷۱۶) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابی الاسود عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة بن الزبير عن عائشة ام المؤمنين رضی اللہ تعالیٰ عنہا انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عام حجة الوداع فبنا من اهل بعرة ومنا من اهل بحج وعبرة ومنا من اهل بالحج واهل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالحج فاما من اهل بعرة فحل واما من اهل بالحج او جمع الحج والعبرة فلن يحلوا حتى كان يوم

النحر۔ صحیح۔

(۷۱۶) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا، کسی نے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا اور کسی نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا تو جس نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا تو اس نے احرام کھول دیا اور جس نے حج کا یا حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا تھا اس نے نہ کھولا حتیٰ کہ یوم نحر آگیا۔

(۷۱۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحییٰ بن بکیر، نا الیث عن عقیل عن ابن شہاب عن سالم ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حجة الوداع بالعمرة الى الحج واهدی فساق بعد الهدی من ذی الحلیفة وبداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے عمرہ کے ساتھ حج کا فائدہ اٹھایا یعنی حج تمتع کیا اور قربانی کی۔ آپ ﷺ نے قربانی کے کچھ جانور ذی الحلیفہ سے ہانک دیئے یعنی آگے بھیج دیئے۔ آپ ﷺ نے عمرہ کا احرام باندھ کر ابتداء فرمائی پھر حج کا احرام باندھا۔

(۷۱۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا موسیٰ بن اسماعیل، نا وہیب، نا ایوب عن ابی قلابہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونحن معه بالمدينة الظهر اربعا والعصر بذی الحلیفة رکعتین لم یات بها حتیٰ اصبح ثم رکب حتیٰ استوت به علی البیداء حمد اللہ وسبح وکبر ثم اهل بحج وعمرة واهل الناس بهما فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتیٰ کان یوم الترویة اهلوا بالحج۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو

آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز ظہر چار رکعت ادا فرمائی اور ذوالحلیفہ کے مقام پر نماز عصر دو رکعت ادا فرمائی۔ آپ ﷺ وہاں سے صبح ہونے تک نہ چلے۔ پھر سوار ہوئے اور مقام بیداء پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، تسبیح و تکبیر بیان فرمائی۔ پھر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور لوگوں نے بھی حج و عمرہ کا احرام باندھا۔ جب ہم حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا تو انہوں نے احرام کھول دیئے۔ یہاں تک کہ یوم ترویہ کو انہوں نے حج کا احرام باندھا۔

(۷۱۹) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد

بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابو

الربیع الزہرانی، نا حماد نا ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما انہ کان لا یقدم مگۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ثم

یدخل مگۃ نہارا ویذکر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ فعلہ۔

صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب بھی مکہ مکرمہ آتے تو ذی طوی کے

مقام پر رات بسر کرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تو غسل فرماتے پھر صبح کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل

ہوتے اور نبی کریم ﷺ سے بھی اسی طرح کا فعل بیان فرماتے۔

(۷۲۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا الحمیدی ومحمد بن البثنی قالا،

نا سفیان بن عیینۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما جاء الی مگۃ دخلها من أعلاھا

وخرج من أسفلھا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف

لاتے تو اس کی بالائی جانب سے داخل ہوتے اور نشیبی طرف سے باہر نکلتے۔

(۷۲۱) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد

بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا اسحق

بن ابراہیم، انا یحییٰ بن آدم، نا سفیان عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما قدم
مكة اتى الحجر فاستلمه ثم مشى على يمينه فرمل ثلاثا ومشى اربعا.
صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو
سب سے پہلے حجر اسود کے پاس جا کر اسے استلام کرتے پھر دائیں جانب چلتے تو طواف کے تین
چکروں میں رمل کرتے اور چار چکروں میں عام چال چلتے۔

(۷۲۲) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا ابو محمد الحسن بن احمد
المخلدی، انا ابو العباس محمد بن اسحق السراج، نا قتیبة بن سعید، نا
اللیث عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه رضي الله تعالى عنه انه قال لم ار
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يمسح من البيت الا الركنين اليمانيين.
صحیح۔

❖❖ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے رکن یمانی اور حجر اسود کے بیت اللہ شریف کے کسی حصے پر ہاتھ پھیرتے نہیں
دیکھا۔

(۷۲۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، نا احمد النعیمی، نا محمد بن یوسف،
نا محمد بن اساعیل، نا محمد بن کثیر، انا سفیان عن الاعش عن
ابراهيم عن عابس بن ربيعة عن عمر رضي الله تعالى عنه انه جاء الى
الحجر فقبله وقال اني اعلم انك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا اني رايت النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم يقبلك ما قبلتك.

❖❖ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ
دے کر فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے۔ نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع دے سکتا ہے۔ اگر
میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(۷۲۴) اخبرنا عبدالوهاب بن محمد الكسائي، انا عبدالعزيز بن احمد
الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربيع، نا الشافعي، انا سعيد بن سالم

القداح عن ابن ذئب عن ابن شہاب عن عید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طاف بالبيت وهو علی راحلته واستلم الرکن بمحجۃ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے حجر اسود کو ٹیڑھے منہ والی لکڑی کے ساتھ چھوا۔ (استلام کیا)۔

(۷۲۵) اخبرنا عبد الواحد الملیحی، انا احمد النعیبی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا اسحق الواسطی، نا خالد یعنی ابن عبد اللہ عن خالد الحذاء عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طاف بالبيت وهو علی بعیر کلما اتی علی الرکن اشار الیہ بشیء فی یدہ وکبر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ جب بھی آپ ﷺ حجر اسود کے سامنے آتے تو جو چیز ہاتھ میں ہوتی اس کے ساتھ حجر اسود کی طرف اشارہ فرماتے اور تکبیر کہتے۔

(۷۲۶) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسین الحیری، انا ابو جعفر محمد بن علی بن ححیم الشیبانی، نا احمد بن حازم بن ابی غرزة، نا عید اللہ بن موسیٰ وجعفر بن علی قالا، نا ایمن بن نابل عن قدامة بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسعی بین الصفا والمروة علی بعیر لا ضرب ولا طرد ولا الیک الیک۔

❖❖ حضرت قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اونٹ پر سوار صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا ہے تو نہ ہی اس وقت مار کر لوگوں کو ہٹایا جاتا تھا، نہ ہی ہنکا کر اور نہ ہی ہٹو بچو کہہ کر۔

(۷۲۷) اخبرنا عبد الوہاب بن محمد الکسائی، انا عبد العزیز الخلال، نا

ابو العباس الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، انا ابراهیم بن محمد وغیرہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حجة الوداع قال فراح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الموقف بعرفة فخطب الناس الخطبة ثم اذن بلال ثم اخذ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الخطبة الثانية ففرغ من الخطبة وبلال من الاذان ثم اقام بلال فصلی الظهر ثم اقام فصلی العصر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حجة الوداع والی حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں تشریف لے گئے تو لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے سے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی۔

(۷۲۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبداللہ بن یوسف، انا مالک عن هشام بن عروة عن ابیہ عروة انه قال سئل اسامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا جالس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسير فی حجة الوداع حین دفع قال کان یسير العنق فاذا وجد فجوة نص قال هشام والنص فوق العنق۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع کے موقع پر کس طرح اونٹ کو چلاتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کو ہلکا پویہ (یعنی درمیانی چال، نہ ہی زیادہ تیز اور نہ ہی بالکل ست) چلاتے اور جب کشادگی دیکھتے تو دوڑاتے تھے۔

(۷۲۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا آدم، انا ابن ابی ذئب عن الزہری عن سالم بن عبداللہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال جمع

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المغرب والعشاء بجمعه كل واحدة منهما باقامة ولم يسبح بينهما ولا على اثر كل واحدة منهما. صحيح.

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء مزدلفہ کے مقام پر اکٹھی ادا فرمائیں۔ ان میں سے ہر ایک نماز ایک اقامت سے پورا کرنا کافی اور ان دونوں کے درمیان اور نہ ہی ان دونوں کے بعد نوافل وغیرہ ادا فرمائیں۔

(۷۳۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، ان محمد بن يوسف، نا محمد بن اساعیل، نا زهير بن حرب، نا وهب بن جرير، نا ابی عن یونس الايلي عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان اسامة بن زيد كان ردف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من عرفة الى المزدلفة الى منى قال فكلاهما قال لم يزل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يلبي حتى رمى جمرة العقبة. صحيح.

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ عرفت سے مزدلفہ تک نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے منی تک تو وہ دونوں ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پکارتے رہے۔

(۷۳۱) اخبرنا عبد الوهاب بن محمد الكسائي، انا عبدالعزيز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربيع، نا الشافعي، نا مسلم عن ابن جريج عن ابی الزبير عن جابر رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رمى الجمار مثل حصي الخذف. صحيح.

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمرات کو خذف کے برابر کنکریاں

ماریں۔

(۷۳۲) اخبرنا اساعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبكر بن ابی شيبة، نا ابو خالد الاحمر وابن ادريس عن ابن جريج عن ابی الزبير عن جابر رضي الله تعالى عنه قال رمى رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم الجمرۃ يوم النحر ضحیٰ واما بعد فاذا زالت الشمس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یوم نحر کو رمی جمار چاشت کے وقت فرمائی اور اس کے بعد باقی افعال اس وقت ادا فرمائے جب سورج ڈھل گیا۔

(۷۳۳) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، نا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن مثنیٰ، نا ابن ابی عدی عن شعبۃ عن قتادة عن ابی حسان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظهر بذی الحلیفۃ ثم دعا بناقته فاشعرها فی صفحۃ سنامها الایمن وسلت الدم وقلدها نعلین ثم ركب راحلته فلما استوت به علی البیداء اهل بالحج۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ذوالحلیفہ کے مقام پر نماز ظہر ادا فرمائی پھر اپنی اونٹنی منگوائی اور اس کی کوہان کی دائیں جانب شعار کیا (یعنی چیرا دیا) اور خون بہایا اور اس کے گلے میں جوتیاں لٹکائیں (یہ سب قربانی کے جانور کی نشانیاں ہیں) پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب مقام بیداء پر پہنچے تو حج کا احرام باندھا۔

(۷۳۴) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، نا عبدالغافر بن محمد، نا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا یحییٰ بن یحییٰ، نا ابو خیشۃ عن عبدالکریم عن متجاهد عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحمها وجلودها واجلتها وان لا اعطی الجزار منها قال نحن نعطیه من عندنا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کی قربانی کی نگرانی کروں اور اس کا گوشت، کھال اور جھول وغیرہ صدقہ کردوں اور یہ کہ قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں۔ فرماتے ہیں کہ ہم قصاب کو اس کی اجرت اپنے پاس سے ادا کرتے تھے۔

(۷۳۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اساعیل، نا عبید اللہ بن سعید، نا محمد بن بکر، نا ابن جریج اخبرنی موسی بن عقبہ عن نافع خبرہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلق فی حجة الوداع وانا من اصحابہ وقصر بعضهم صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ اور کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خلق کروایا (یعنی سرمونڈ وایا) جبکہ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے قصر کروایا (یعنی تھوڑے سے بال کٹوائے)۔

(۷۳۶) اخبرنا اساعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن موسی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عمرو الناقد، نا سفیان بن عیینہ عن ہشام بن حجیر عن طاؤس قال : قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لی معاویۃ اعلیت انی قصرت من راس النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند المروۃ بشقص۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے مروہ پہاڑی کے پاس نبی کریم ﷺ کے سر کے بال مبارک تیر کی بھال سے کترے۔

(۷۳۷) اخبرنا اساعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا یحیی بن یحیی، انا حفص بن غیاث عن ہشام عن محمد بن سیرین عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی منی فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزله بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذوا اشار الی جانبہ الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیہ الناس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ منیٰ میں تشریف لے گئے اور جمرات کے پاس جا کر انہیں کنکریاں ماریں پھر اپنی جائے قیام پر منیٰ میں تشریف لائے اور قربانی

کی پھر حجام (نائی) سے کہا کہ کاٹو اور اپنی دائیں جانب اشارہ فرمایا پھر بائیں جانب اشارہ فرمایا (جب اس نے بال مبارک کاٹ لئے) تو پھر آپ ﷺ وہ بال لوگوں کو عطا فرمانے لگے۔

(۷۳۸) اخبرنا اسباعیل، انا عبد الغافر، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان عن مسلم حدثنی محمد بن رافع، نا عبدالرزاق، نا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلى الظهر بنی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوم نحر کو طواف افاضہ کیا پھر واپس لوٹے اور منیٰ میں نماز ظہر ادا فرمائی۔

(۷۳۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا عثمان بن ابی شیبہ، نا طلحة بن یحییٰ، نا یونس عن الزہری عن سالم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه كان يرمى جبرة الدنيا بسبع حصيات يكبر على اثر كل حصاة ثم يتقدم حتى يسهل فيقوم مستقبل القبلة فيقوم طويلا ويدعو ويرفع يديه ثم يرمى الوسطى ثم ياخذ بذات الشمال فيسهل ويقوم مستقبل القبلة ثم يدعو ويرفع يديه ويقوم طويلا ثم يرمى ذات العقبة من بطن الوادي ولا يقف عندها ثم ينصرف فيقول هكذا رايت النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعلہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نزدیکی جمرہ (چھوٹا شیطان) کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ نرم مقام پر آ کر قبلہ رخ کھڑے ہو جاتے وہاں کافی دیر کھڑے رہتے پھر ہاتھ بلند فرما کر دعا فرماتے، پھر درمیانی جمرہ کو کنکریاں مارتے پھر اتر (یعنی شمال) کی طرف جھکتے اور نرم مقام میں آ کر قبلہ رخ کھڑے ہوتے پھر ہاتھ بلند فرما کر دعا فرماتے اور کافی دیر کھڑے رہتے پھر نشیبی جانب سے جمرہ عقبہ (آخری جمرہ) کو کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے پھر واپس لوٹ آتے تو فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(۷۴۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبداللہ النعیمی، انا
 مجید بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل حدثنی اصبع بن الفرّج، انا ابن
 وهب عن عمرو بن الحارث عن قتادة عن انس بن مالك رضى الله تعالى
 عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صلى الظهر والعصر والمغرب
 والعشاء ثم رقد رقدة بالمحصب ثم ركب الى البيت فطاف به. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور
 عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر تھوڑی دیر وادی محصب میں سوئے پھر سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ شریف گئے
 اور اس کا طواف کیا۔



باب نمبر ۵۸

فی صفتہ لباسہ ﷺ و ذکر قمیصہ وجبة وازارہ وردائہ وبردته

آپ ﷺ کے لباس، قمیض، جبہ، تہبند، چادر اور کالی کملی کا بیان

(۷۴۱) حدثنا المطهر بن علی بن عبيد الله الفارسي، انا ابوذر محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن حيان المعروف بابي الشيخ الحافظ، نا ابو يعلى، نا هذبة، نا همام، ناقتادة عن انس رضي الله تعالى عنه قال قلت اى اللباس كان احب او اعجب الى رسول الله قال الحبرة. صحيح.

❖❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ کون سا لباس رسول اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا یا آپ ﷺ کو خوش کرتا تھا؟ تو فرمایا کہ یمنی نقشین لباس۔

(۷۴۲) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد الحارث، نا بكر بن خلف، نا ابو تبيلة، نا عبدالمومن بن خالد الحنفی عن عبد الله بن بريدة عن امه عن ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالت كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم القميص.

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو تمام کپڑوں سے زیادہ قمیض پسند ہوتی تھی۔

(۷۴۳) اخبرنا عبدالواحد المليحي، نا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی شريح، انا ابو القاسم عبد الله بن محمد بن عبدالعزيز البغوي، نا علي بن الجعد، نا زهير عن عروة ابن عبد الله بن قشير حدثني معاوية بن قررة عن

ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی رھط
من مزینۃ فبايعوه وانه لم یطلق الا زرار فادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمست
الخاتم فبا رایت معاویۃ ولا ابنہ قط فی شتاء ولا حر الا مطلق ازرارہما۔

❖❖ حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں مزینہ
قبیلے کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تہبند باندھے ہوئے تھے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض کے گریبان
میں ہاتھ ڈالا تو میرا ہاتھ مہربوت سے چھوا (یعنی مہربوت کو لگا) تو تو کبھی بھی معاویہ اور اس کے بیٹے و
سردی میں اور نہ ہی گرمی میں دیکھے گا مگر ان دونوں نے تہبند باندھ رکھا ہوگا۔

(۷۴۴) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن
محمد بن جعفر، نا احمد بن جعفر الحال، نا محمد بن عیسیٰ الدامغانی،
نا سلمۃ بن الفضل، نا ابراہیم بن ابی یحییٰ عن عبد الملك قال سمعنا ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ما اتخذ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم قمیص لہ زر۔

❖❖ حضرت عبد الملك رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ
فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایسی قمیض نہیں بنائی گئی جس میں گھنڈی ہو۔ (ٹانگے
کیلئے یعنی بٹن وغیرہ)۔

(۷۴۵) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن
محمد بن جعفر، انا ابو یعلیٰ، نا وہب بن بقیۃ بن خالد عن مسلم الاعور
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم قمیص قطنی قصیر الطول قصیر الکبین۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک
روئی کی قمیض تھی وہ لمبائی میں بھی چھوٹی تھی اور اس کی آستینیں بھی چھوٹی تھیں۔

(۷۴۶) اخبرنا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم
علی بن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الہیثم بن کلیب الشاشی، نا ابو عیسیٰ،

نا عبد اللہ بن محمد ابن الحجاج، نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن بدیل
العقیلی عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت
کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الرصغ۔
❖❖ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض کی
آستین کلائی تک (لمبی) تھی۔

(۷۴۷) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن
محمد بن جعفر، انا زکریاء بن احمد السباحی وحدثنا عبد اللہ بن محمد
بن الحجاج الصواف بهذا الاسناد قال کان ید قمیص النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اسفل من الرصغ۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن محمد بن حجاج صواف رحمہ اللہ نے گزشتہ حدیث مبارکہ کی اسناد کے ساتھ
روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض مبارک کا ہاتھ (یعنی آستین یا بازو) کلائی سے نیچے تھا۔

(۷۴۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن
محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن محمد بن الحسن، نا الحسن بن علی بن
عفان، نا معاویۃ بن ہشام عن علی بن صالح عن مسلم عن مجاہد عن ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یلبس
قمیصا فوق الکعبین مستوی الکین باطراف اصابعہ۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو قمیض پہنتے تھے وہ ٹخنوں
سے اوپر ہوتی تھی اور اس کی آستینیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کی اطراف کے برابر ہوتی تھیں۔

(۷۴۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم
بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبد اللہ بن عبد الرحمن، انا عمرو بن عاصم، انا
حماد بن سلمۃ عن حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کان شاکیا فخرج یتوکا علی اسامۃ وعلیہ ثوب قطری قد
توشع فصلی بہم۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

اسامہ رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے قطری کیڑا اپنے کندھ پر لپیٹا ہوا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو نماز پڑھائی۔

(۷۵۰) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابو خليفة، نا داود بن شبيب، نا حماد بن سلمة عن حميد عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خرج يتوكا على اسامة وعليه برد قطري.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے قطری چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

(۷۵۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمود بن غيلان، انا عبدالرزاق، انا سفيان الثوري، نا عون بن ابي جحيفة عن ابيه ابي جحيفة رضي الله تعالى عنه قال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعليه حلة حمراء كاني انظر الى بريق ساقيه وقال سفيان نراه حبرة.

❖❖ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا در آنحالیکہ آپ ﷺ نے سرخ حلہ (پوشاک) زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ گویا میں ابھی بھی آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک (اس میں سے) دیکھ رہا ہوں۔ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ وہ یمنی پوشاک تھی۔

(۷۵۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجاني، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا علي بن خشرم، انا عيسى بن يونس عن اسرائيل عن ابي اسحق عن البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه قال ما رايت احدا من الناس احسن في حلة حمراء من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان كانت جملته لتضرب قريبا من منكبيه.

❖❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سرخ پوشاک میں نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر تمام لوگوں میں سے کوئی بھی حسین اور خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کی

زلفیں کندھوں کے قریب قریب پڑتی تھیں۔

(۷۵۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا علی بن حجر، نا شعیب بن صفوان عن عبدالمک بن عمیر عن ایاد بن لقیط العجلی عن ابی رمثة التیمی الرباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومعی ابن لی فاریتہ فقلت لها رایتہ هذا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان اخضران وله شعر قد علاه الشیب وشیبہ احمر۔

❖❖ حضرت ابو رمثہ تیمی الرباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرا بیٹا بھی میرے ساتھ تھا تو میں نے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کروایا اور جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دوسبز کپڑے تھے (یعنی پہنے ہوئے تھے) اور کچھ بالوں پر بڑھاپا غالب آچکا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کے بال سرخ تھے۔

(۷۵۴) حدثنا المظهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن یحییٰ المروزی، نا عاصم بن علی، نا عبید اللہ بن ایاد بن لقیط، نا ایاد عن ابی رمثة رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہ بردان اخضران۔

❖❖ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسبز چادریں اوڑھی ہوئی تھیں۔

(۷۵۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا یوسف بن عیسیٰ، نا وکیع، نا یونس بن ابی اسحق عن الشعبي عن عروة ابن البغیرة عن ابیہ البغیرة بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبس جبة رومية ضيقة المکین۔

❖❖ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی

جبہ زیب تن فرمایا۔

(۷۵۶) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن ابراهيم بن داود، نا محمد بن احمد بن الوليد بن برد، نا الهيثم بن جميل، نا زهير بن معاوية عن جابر الجعفي عن عامر عن دحية الكلبي رضي الله تعالى عنه انه اهدى الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جبة من الشام وخفين فلبسها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حتى تخرقا فلم يتبين او لم يعلم اذكيان هما او ميتة.

❖❖ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے شام سے ایک جبہ اور موزے لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ پیش کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ موزے پہنے اور اتنی دیر پہنے کہ وہ پھٹ گئے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پھٹنے تک پہنتے رہے) یہ ظاہر نہیں ہوا یا یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ ذبح شدہ جانور کی کھال کے تھے یا مردہ جانور کی کھال کے۔

(۷۵۷) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا يحيى بن يحيى، انا خالد بن عبد الله عن عبد الملك بن عبد الله مولى اساء بنت ابي بكر رضي الله تعالى عنهما قال اخرجت يعني اساء الى جبة طيالة كسروانية لها لبنة ديباج مكفوفين بالديباج فقالت هذه كانت عند عائشة حتى قبضت فلما قبضت قبضتها وكان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يلبسها فنحن نغسلها للمرضى نستشفى بها. صحيح.

❖❖ حضرت عبد الملک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو حضرت اساء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے غلام تھے وہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت اساء رضی اللہ عنہا نے ایک ایرانی اطلسی جبہ نکال کر مجھے دکھایا اس کا سنجاف ریشمی کپڑے کا تھا (سنجاف وہ چٹ وغیرہ جو گریبان پر لگاتے ہیں) اور دونوں کناروں پر بھی ریشمی کپڑا لگا ہوا تھا۔ پھر فرمایا کہ یہ وفات تک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ جب وہ فوت ہوئیں تو میں نے لے لیا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ ہم اسے مریضوں کو دھو کر پلاتے ہیں اور اس کے وسیلے سے شفا حاصل کرتے ہیں۔

(۷۵۸) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن ابان، نا اسماعیل بن اسحاق، نا حجاج وسلیمان بن حرب قالا، نا حماد بن سلمة عن الحجاج بن ارطاة عن ابی عمر ختن عطاء بن ابی رباح عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كانت له جبة من طیالسة مکفوفة بالديباح یلقى فیها العدو۔

♦♦ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک اٹلسی جبہ تھا جس کے دونوں کناروں پر ریشمی کپڑا لگا ہوا تھا آپ ﷺ یہ پہن کر دشمن کا سامنا فرماتے تھے۔

(۷۵۹) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا حاجب بن ابی بکر، نا احمد بن یحییٰ الصوفی، نا اسحق بن منصور، نا عبارة بن زاذان عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ذی یزن اهدی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلة اشتريت بثلاثة وثلاثين بغير افسسها مرة۔

♦♦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حمیر کے بادشاہ ذی یزن نے نبی کریم ﷺ کو ایک پوشاک تحفہ بھیجی جو تینتیس (۳۳) اونٹوں کے بدلے خریدی گئی تھی تو آپ ﷺ نے وہ ایک مرتبہ پہنی۔

(۷۶۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا قتیبہ، نا الیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اهدی لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فروج حریر فلبسه ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له ثم قال لا ينبغي هذا للمتقين۔ صحیح۔

♦♦ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو ایک ریشمی

قبا تحفہ پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے اسے پہنا پھر اس میں ہی نماز ادا فرمائی۔ پھر واپس تشریف لائے اور اسے سختی سے کھینچ کر اتار پھینکا جیسے اسے ناپسند کیا ہو۔ پھر فرمایا کہ متقین کیلئے یہ مناسب نہیں ہے۔

(۷۶۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا احمد بن یونس، نا ابراہیم بن سعد حدثنی ابن شہاب عن عروۃ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی فی خبیصة لها اعلام فنظر الی اعلامها نظرة فلما انصرف قال اذهبوا بخیصتی هذه الی ابی جہم واتونی بانبجانیة ابی جہم فانہا الہتئی انفا عن صلاتی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بیل بوئے والی چادر اوڑھ کر نماز ادا فرمائی تو اس کے بیل بوٹوں کی طرف دیکھا۔ جب واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ میری یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور ابو جہم کی سادہ چادر مجھے لادو کیونکہ اس نے ابھی ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔

(۷۶۲) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نبی کریم ﷺ کو ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کپڑے کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

(۷۶۳) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابراہیم بن محمد بن الحارث، نا صالح بن حاتم بن وردان، نا یزید بن ذریع حدثنی عبارة بن ابی حفصة عن عكرمة عن

عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثوبان خشان غلیطان فقلت یا رسول اللہ ان ثوبیک هذین خشان غلیطان ترشح فیہما فیثقلان علیک۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو موٹے کھر درے کپڑے پہنے ہوئے تھے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ دونوں کپڑے کھر درے اور موٹے ہیں ان میں پسینہ آئے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجھ ہوں گے۔

(۷۶۴) وحدثنا البطھر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن یحییٰ، نا ہناد، نا وکیع عن سفیان عن سباک بن حرب عن سوید بن قیس قال جلبت، انا ومخرمة العبدی بزا من ہجر الی مکة فاتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاشتری سراویلا وثم وزان یزن بالاجر فقال اذا وزنت فارجع۔

❖❖ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت مخرمہ عبدی رضی اللہ عنہ مقام ہجر سے کپڑا لے کر مکہ مکرمہ آئے تو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچامہ خریدا پھر تولنے والے نے اجرت کیلئے وزن کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وزن کرو تو کچھ زیادہ رکھو۔

(۷۶۵) وحدثنا البطھر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، نا اسباعیل بن ابی اسحق، نا سلیمان بن حرب، نا شعبۃ عن الاشعث بن سلیم قال سبت من عبتی تحدث عن عہا انه رای ازار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی نصف الساق۔

❖❖ حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا انہوں نے اپنے چچا جان سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند آدھی پنڈلی تک دیکھا۔

(۷۶۶) وحدثنا البطھر بن علی، نا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن محمد بن ابراہیم، نا الحسن بن علی بن شبيب، نا محمد بن عبد اللہ بن بکر، نا عبد اللہ بن میمون، نا الزبیر بن

سعيد عن محمد بن المنكدر عن جابر رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ابرز يضع صنفة ازاره على فخذه اليسرى.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت فرماتے تو اپنے تہبند کا پلو اپنی بائیں ران مبارک پر رکھتے تھے۔

(۷۶۷) وحدثنا البطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، نا اسباعيل، نا علي بن المديني، نا يحيى بن سعيد، نا محمد بن ابي يحيى عن عكرمة قال رايت ابن عباس رضي الله تعالى عنها ياتزر فيضع حاشية ازاره من مقدمه على ظهر قدمه ويرفع موخره فقلت ما هذه الازرة فقال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ياتزرها.

❖❖ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تہبند باندھتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اپنے تہبند کا اگلا پلو پاؤں کی پشت پر رکھا اور پچھلا پلو بلند رکھا۔ تو میں نے کہا کہ یہ کیسا تہبند باندھنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایسے ہی تہبند باندھتے دیکھا ہے۔

(۷۶۸) وحدثنا البطهر بن علي، نا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمود الواسطي، نا عثمان بن ابي شيبة، نا خالد بن مخلد، نا عبد الملك بن الحسن قال سمعت سهم بن المعتز يحدث عن الهجيمي انه لقي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاذا هو متزر بازار قطن قد انتشرت حاشيته.

❖❖ حضرت ہجیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے ملے تو دیکھا کہ آپ ﷺ نے روئی کا بنا ہوا تہبند باندھ رکھا تھا جس کے کنارے (پلو) الگ الگ رہتے تھے۔

(۷۶۹) وحدثنا البطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا بهلول بن اسحق الانباري، نا محمد بن معاوية النيسابوري، نا ابن لهيعة عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة بن

الزبیر قال كان طول رداء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اربعة اذرع وعرضه ذراعان ونصف وكان له ثوب اخضر يلبسه للوفد اذا قدموا عليه.

❖❖ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی چادر کی لمبائی چار ذراع (بازو، گز) اور چوڑائی اڑھائی ذراع تھی اور آپ ﷺ کے پاس ایک سبز کپڑا تھا جسے آپ ﷺ کسی وفد کے آنے پر پہنا کرتے تھے۔

(۷۷۰) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا علي ابن اسحق، نا الحسين المروزي، نا ابن المبارك، انا ابن لهيعة عن محمد بن عبدالرحمن بن نوفل انه حدث عن عروة ان ثوب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الذي كان يخرج فيه الى الوفد رداء وثوب اخضر طوله اربعة اذرع وعرضه ذراعان وشبر وهو عند الخلفاء اليوم قد كان خلق فطووه بثوب يلبسونه يوم الفطر والاضحى.

❖❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا وہ لباس جو آپ ﷺ کسی وفد کے آنے پر پہنتے تھے وہ ایک چادر اور سبز کپڑا تھا۔ اس کی لمبائی چار ذراع اور چوڑائی اڑھائی ذراع تھی۔ آج کل وہ خلفاء کے پاس ہوتا ہے۔ وہ پرانا ہو گیا تھا تو انہوں نے اس کو ایک اور کپڑے کے ساتھ ملا کر (تہہ لگا کر) لپیٹ لیا (یعنی سی لیا) وہ خلفاء اسے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر پہنتے ہیں۔

(۷۷۱) وحدثنا البطر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، انا ابراهيم بن علي العمري، نا بسطام بن جعفر، نا ابراهيم بن ابي يحيى عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جدہ عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يلبس برد حبرة في كل عيد.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ہر عید پر یمنی نقشین چادر اوڑھتے تھے۔

(۷۷۲) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد، نا علی ابن احمد بن بسطام، نا سهل بن عثمان، نا جعفر عن الحجاج بن ارطاة عن ابی جعفر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برد احمر یلبسه فی العیدین وفی الجمعة.

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرخ چادر تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدوں پر اور جمعۃ المبارک کے دن اوڑھتے تھے۔

(۷۷۳) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابراهیم بن محمد بن الحسن، نا یونس، نا ابن وہب اخبرنی مالک عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحة عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہ رداء نجرانی غلیظ الحاشیة. صحیح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نجرانی چادر جس کے کنارے موٹے (کھردرے) تھے وہ اوڑھی ہوئی تھی۔

(۷۷۴) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، نا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا بھلول الانباری، نا مصعب بن عبید اللہ الزبیری حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر عن ابیہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان مصبوغان بالزعفران رداء وعبامة.

❖❖ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کپڑے زعفران کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک چادر تھی اور دوسرا عمامہ مبارک تھا۔

(۷۷۵) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن

محمد، نا ابراہیم بن محمد بن علی الرازی، نا سلیمان بن داود القزاز، نا
الہیثم بن عدی، نا دلہم ابن صالح قال سمعت عبد اللہ بن بریدۃ عن ابيه
بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول ان النجاشی کتب الی النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم انی قد زوجتک امرأۃ من قومک وهی علی دینک امر حبیبۃ بنت
ابی سفیان واهدیت لک ہدیۃ جامعۃ قبیصا وسراویل وعطافا وخفین
ساذجین فتوضا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومسح علیہا قال سلیمان
قلت للہیثم ما العطاف قال الطیلسان۔

❖❖ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نجاشی شاہ حبشہ نے نبی کریم ﷺ کی
طرف مکتوب لکھ کر بھیجا کہ میں نے آپ ﷺ کی قوم کی ہی ایک عورت سے آپ ﷺ کا رشتہ
ازدواج باندھا اور وہ ہے بھی آپ ﷺ کے دین پر۔ یعنی حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا
اور میں نے آپ ﷺ کی طرف ایک مکمل تحفہ بھی بھیجا ہے یعنی ایک قمیض، پانجامہ، چادر اور دو سادہ
سے موزے۔ تو نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور ان موزوں پر مسح کیا۔

(۷۷۶) حدثنا البطهر بن علی، نا محمد بن ابراہیم، نا عبد اللہ بن
محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا حسین بن حسن، نا ہشیم، نا یونس
عن عبد اللہ الہجیبی عن سلیمان بن جابر او سلیم بن جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو جالس مع
اصحابہ فاذا هو محتب ببردۃ قد وقع ہدبہا علی قدمیہ۔

❖❖ حضرت سلیمان بن جابر یا سلیم بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول
اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ تشریف فرما
تھے۔ آپ ﷺ ایک چادر کے ساتھ احتباء کئے بیٹھے تھے اس کا کنارہ آپ ﷺ کے قدموں پر گرا
ہوا تھا (احتباء یہ ہے کہ گھٹنے کھڑے کر کے سرین پر بیٹھنا اور پھر گھٹنوں کو ہاتھوں کے ساتھ پکڑ لینا اور
چادر کے ساتھ اس طرح کہ اسی صورت میں بیٹھ کر اوپر چادر اوڑھ لینا)۔

(۷۷۷) وحدثنا البطهر بن علی، نا محمد بن ابراہیم، نا عبد اللہ بن
محمد، نا ابن ابی عاصم، نا ابوبکر بن ابی شیبۃ، نا یزید بن ہارون، نا

ہمام عن قتادة عن مطرف بن عبد الله عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لبس بردة سوداء فقالت عائشة ما احسنها عليك يشوب بياضك سوادها وسوادها بياضك.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کالی چادر (کالی کملی) اوڑھی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یہ چادر آپ ﷺ پر کتنی خوبصورت لگتی ہے۔ آپ ﷺ کی سفیدی اس کی سیاہی سے اور اس کی سیاہی آپ ﷺ کی سفیدی سے ملی ہوئی ہے۔

(۷۷۸) وحدثنا البطر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا عباس ابن مجاشع، نا محمد بن ابى يعقوب، نا محمد بن كثير، نا همام عن قتادة عن مطرف عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت صنعت لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بردة سوداء من صوف فلبسها فاعجبته فلما عرق فيها فوجد ريح الصوف قذفها.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کیلئے ایک کالی چادر اون سے بنائی تو آپ ﷺ نے وہ اوڑھی تو میں آپ ﷺ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ جب اس میں آپ ﷺ کو پسینہ آیا تو آپ ﷺ کو اون کی بو آئی تو آپ ﷺ نے وہ اتار پھینکی۔



باب نمبر ۵۹

فی لبسه الصوف صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اونی کپڑا پہننے کا بیان

(۷۷۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا ابو نعيم، نا زكريا عن عامر وهو الشعبي عن عروة ابن المغيرة عن ابيه المغيرة رضي الله تعالى عنه قال كنت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذات ليلة في سفر فقال امعك ماء قلت نعم فنزل عن راحلته فمشى حتى توارى عني في سواد الليل ثم جاء فافرغت عليه الاداة فغسل وجهه ويديه وعليه جبة من صوف فلم يستطع ان يخرج ذراعيه منها حتى اخرجها من اسفل الجبة فغسل ذراعيه ثم مسح براسه ثم اهويت لانزع خفيه فقال دعها فاني ادخلتها طاهرتين فمسح عليهما. صحيح.

❖❖ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک رات میں دوران سفر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں! تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی سواری سے اترے اور پیدل چل دیئے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں مجھ سے پوشیدہ ہو گئے پھر تشریف لائے تو میں نے برتن سے پانی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے انڈیلا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا چہرہ مبارک اور ہاتھ دھوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس میں سے بازو باہر نہ نکال سکے تو اس کے نیچے سے بازو باہر نکال لئے پھر بازو دھوئے پھر سر مبارک کا مسح کیا۔ میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موزے اتارنے کیلئے نیچے ہوا تو فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ میں نے ان میں پاؤں طہارت کے ساتھ داخل کئے ہیں۔ پھر ان پر بھی مسح فرمایا۔

(۷۸۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا عبدالرحمن بن ابی شريح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، نا سليمان بن المغيرة، نا حميد بن بلال عن ابی بردة قال دخلت على عائشة رضي الله تعالى عنها فاخرجت الينا ازارا غليظا مما يصنع باليمن وكساء من هذه التي تدعونها الملبدة فقالت قبض رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في هذين الثوبين. صحيح.

❖❖ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے ایک موٹا تہبند جو یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک چادر جسے تم ملبدہ کہتے ہو ہمیں نکال کر دکھائے اور فرمایا کہ ان دو کپڑوں میں رسول اکرم ﷺ نے وفات پائی۔

(۷۸۱) اخبرنا اسباعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد الفارسي، انا محمد ابن عيسى الجلودی، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبكر بن ابی شيبة، نا محمد بن بسر عن مصعب بن شيبة عن صفية بنت شيبة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علي فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال : (انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا) (الاحزاب : من الاية ۳۳) صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک صبح نبی کریم ﷺ باہر نکلے تو آپ ﷺ نے بالوں کی بنی ہوئی کالی کالی اوڑھی ہوئی تھی جس پر اونٹ کے پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے انہیں چادر کے اندر داخل فرمایا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے۔ پھر سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا آئیں تو انہیں بھی داخل فرمایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہیں بھی داخل فرمایا پھر ارشاد فرمایا ”انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا“ (احزاب ۳۳) یعنی ”اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔“

(۷۸۲) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهیم بن محمد بن الحسن، نا عبد الله بن محمد الحرانی، نا محمد بن سلیمان بن ابی داود، نا عمر بن ریح البصری، نا عبد الله بن طاوس عن ابیه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہما قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی جبة صوف لیس علیہ ازار ولا رداء ویرفع یدیه عند کل رکعة۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک اونی جبے میں نماز ادا فرما رہے تھے تو نہ ہی آپ ﷺ نے تہبند باندھا ہوا تھا اور نہ ہی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ ہر رکوع کے وقت ہاتھ بلند فرماتے تھے۔

(۷۸۳) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد، نا محمد ابن عبد الله بن رسته، نا عبد الله بن عمران الرازی، نا ابداد، نا زمعة عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنہ قال خیبت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم جبة من صوف انبار فبا اعجب بثوب ما اعجب به فجعل یسها بیده ویقول انظروا ما احسنها وفی القوم اعرابی فقال یا رسول الله هبها لی فخلعها فدفعها فی یدہ قال ثم امر بثلثه ان یحاک فتوفی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم وهو فی المحاکة۔

❖❖ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے لئے ایک کڑھائی دار اونی جبہ سیا گیا تو آپ ﷺ نے جتنا اسے پسند فرمایا اتنا کوئی کپڑا پسند نہ فرمایا۔ آپ ﷺ اسے ہاتھ مبارک سے چھوتے اور فرماتے۔ دیکھو۔ یہ کتنا خوبصورت ہے۔ وہاں لوگوں میں ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا فرمادیجیے۔ تو آپ ﷺ نے وہ جبہ اتار کر اس اعرابی کے ہاتھ میں دے دیا۔ پھر اسی جیسا جبہ بننے کا حکم دیا۔ ابھی وہ جبہ بنا ہی جا رہا تھا کہ رسول اکرم ﷺ وفات پا گئے۔

(۷۸۴) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، نا ابوبکر بن معدان، نا ابو زهرة ثابت بن السیدع
الانطاکی، نا آدم بن ابی ایاس، نا شیبان عن اشعث بن سلیم عن ابی بردة
عن ابیه ان شاء اللہ شک ابو زهرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یلبس الصوف ویرکب الحمار ویعتقل الشاة ویاتی مدعاة
الضعیف۔

❖❖ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے (انشاء اللہ! ابو زہرہ حبیب کو
آخری راوی کے متعلق شک ہے) وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونی کپڑا زیب تن فرماتے،
گدھے پر سواری فرماتے، بکریوں کا دودھ دوہتے اور کمزور (غریب آدمی) کی دعوت میں بھی تشریف
لے جاتے تھے۔



باب نمبر ۶۰

فی قوله عند لبس الجديد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیا کپڑا پہنتے وقت آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے فرمان کا بیان

(۷۸۵) حدثنا المطهر بن علي، انا عبد الله بن محمد، انا ابو يعلى، نا عبد الله بن عمر بن ابان، نا ابو اسامة، نا الجريري وهو سعيد بن اياس عن ابي نضرة عن ابي سعيد رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا استجد ثوبا ساه باسمه ازارا كان او قميصا او عبامة ثم يقول اللهم لك الحمد كما كسوتنى هذا اسالك من خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له.

❖❖ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو تہبند ہوتا، قمیض ہوتی یا عمامہ ہوتا اس کا نام لے کر یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ! تیرے لئے (ویسی ی) حمد و ثناء ہے جیسے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس کیلئے بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس کیلئے بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۷۸۶) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابو الحسين علي بن محمد بن عبد الله ابن بشران، انا اسماعيل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر رضى الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم راى على عمر قميصا ابيض فقال اجديد قبصك هذا ام غسيل قال بل غسيل فقال البس جديدا وعش حبیدا ومت شهیدا۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک

سفید قمیض پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تمہاری یہ قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی کہ دھلی ہوئی ہے۔ تو فرمایا کہ نیا کپڑا پہنو، خوش و خرم زندگی گزارو اور شہادت کی موت حاصل کرو۔

(۷۸۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا ابو الولید، نا اسحق بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص قال حدثنی ابی قال حدثنی ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بثیاب فیہا خبیصة سوداء فقال من ترون نکسو هذه الخبیصة فاسکت القوم فقال ایتونی بام خالد فاتی بی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فالبسنیہا بیدہ فقال ابلی واخلفی مرتین فجعل ينظر الی علم الخبیصة ویشیر بیدہ الی ویقول یا ام خالد هذا سنا ویا ام خالد هذا سنا والسنا بلسان الحبشته الحسن۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک کالی چادر بیل بوٹوں والی تھی۔ تو فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم یہ چادر کسے اوڑھائیں۔ لوگ خاموش ہو گئے تو فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ تو مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے وہ چادر مجھے اوڑھائی اور فرمایا بوسیدہ کر اور پرانی کر۔ ایسے دو مرتبہ فرمایا (یعنی درازی عمر کی دعا فرمائی) آپ ﷺ نے اس چادر کے بیل بوٹے دیکھ کر ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ اے ام خالد! یہ خوبصورت ہے۔ اے ام خالد! یہ پیاری ہے۔ ”سنا“ حبشی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے ”خوبصورت“۔

(۷۸۸) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید النعیمی، انا ابو الحسن محمد بن علی بن محمد بن صخر الازدی البصری، نا ابو القاسم عمر بن محمد بن یوسف الکاتب البغدادی، نا احمد بن محمد الاسدی المعروف بابن عبیرة، نا عبد القدوس بن محمد بن عبد الکبیر بن شعیب حدثنی محمد بن عبد اللہ الخزاعی حدثنی عنبة بن عبد الرحمن ح وحدثنی ابو طاهر الفارسی،

انا ابو ذر محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر ابو الشیخ
 الحافظ، انا یوسف بن محمد المودن، نا ابراهیم بن الولید الجساس، نا
 غسان ابن مالک و محمد بن عبد اللہ الخزاعی قالا، نا عنبسة بن عبد الرحمن
 القرشی، نا عبد اللہ ابن ابی الاسود الاصفہانی قال سعت انس بن مالک
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا استجد
 ثوبا لبسه یوم الجمعة فی سندہ عنبسة ضعیف۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی نیا
 کپڑا پہنتے تو جمعۃ المبارک کے دن پہنتے (اس حدیث مبارکہ کی سند میں ایک راوی عنبسة ضعیف راوی
 ہے)۔



باب نمبر ۶۱

فی ذکر عمامتہ و قلنسوتہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عمامہ اور ٹوپی کا بیان

(۷۸۹) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا ابو الشیخ الحافظ، انا ابراهیم بن محمد بن الحارث، نا سهل بن عثمان. نا وکیع عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخطب وعلیہ عمامة سوداء. صحیح.

❖❖ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(۷۹۰) اخبرنا اساعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا ابو اسامة عن مساور الوراق حدثنی جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانہ انظر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہ عمامة سوداء قد ارخی طرفیہا بین کتفیہ.

❖❖ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ گویا میں ابھی بھی رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھ رکھا تھا اور اس کے کنارے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

(۷۹۱) اخبرنا عبد اللہ بن عبدالصمد الجوزجانی، انا علی بن احمد

الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا یوسف بن موسیٰ، نا وکیع، نا ابو سلیمان وهو عبدالرحمن بن الغلیل عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عمامۃ سوداء۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا در آنحالیکہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(۷۹۲) اخبرنا عبد اللہ بن عبدالصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن بشار، نا عبدالرحمن بن مہدی عن جہال بن سلمۃ عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکۃ عام الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(۷۹۳) حدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ الحافظ حدثنی سعید بن مسلمۃ التوزی، نا ابو مصعب، نا عبدالعزیز بن محمد عن عبد اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ قال نافع وکان ابن عمر یفعل ذلک۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اپنے عمامہ (کے کنارے) کو کندھوں کے درمیان لٹکاتے (حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۷۹۴) حدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ الحافظ، نا عبدالرحمن ابن ابی حاتم، نا یونس بن عبدالاعلیٰ، انا ابن وہب حدثنی معاویۃ بن صالح عن عبدالعزیز بن مسلم عن ابی معقل عن انس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ قال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضا وعليه
عبامة قطرية.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے
دیکھا۔ آپ ﷺ نے قطری (سرخ رنگ والا) عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(۷۹۵) وحدثنا ابو طاهر، انا ابوذر، انا ابو الشيخ الحافظ، انا ابو يعلى، نا
محمد بن عقبة، نا عبد الله بن خراش عن العوام بن حوشب عن ابراهيم
التيبي عن ابن عمر رضى الله تعالى عنها قال كان النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم يلبس قلنسوة بيضاء.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

(۷۹۶) حدثنا ابو طاهر، انا ابوذر، انا ابو الشيخ، انا ابن الباغدي، نا ابن
مصفى، نا محمد بن خالد عن مفضل بن فضالة عن هشام بن عروة عن ابيه
عن عائشة رضى الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان
يلبس من القلانس فى السفر ذوات الاذنين وفى الحضر المشرة يعنى الشامية.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دوران سفر دوکانوں
والی ٹوپی (ذات الاذنين) پہنا کرتے تھے اور گھر میں مشرہ یعنی ملک شام کی بنی ہوئی ٹوپی پہنتے تھے۔

(۷۹۷) حدثنا ابو طاهر، انا ابوذر، انا ابو الشيخ، نا محمد بن عمران بن
الجنيد، نا احمد بن عيسى البقاعي وسليمان بن داود السلال قالا، نا بشر بن
يحيى البروزي، نا مسلم بن سالم عن العزرمي عن عطاء عن ابن عباس
رضى الله تعالى عنها قال كان لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
قلانس قلنسوة بيضاء مضربة وقلنسوة برد حبرة قلنسوة ذات اذنين يلبسها
فى السفر فربما وضعها بين يديه اذا صلى.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ ٹوپیاں

تھیں ایک سفید سی ٹوپی تھی، ایک یمنی چادر کی ٹوپی تھی اور ایک ٹوپی دوکانوں والی تھی جسے آپ ﷺ سفر
کے دوران پہنتے تھے اور بعض اوقات نماز ادا فرماتے ہوئے اپنے سامنے رکھ لیتے تھے۔

باب نمبر ۶۲

فی تقنعه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

آپ ﷺ کے کپڑے سے سر ڈھانپنے کا بیان

(۷۹۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحییٰ بن بکیر، نا اللیث عن عقیل قال ابن شہاب واخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عائشة زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لم اعقل ابوی قط الا وهما یدینان بدین ولم یمر علینا یوم الا یاتینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طرفی النهار بکرة وعشیا قالت فبینما نحن جلوس فی بیت ابی بکر فی نحر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر هذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقنعا فی ساعة لم یکن یاتینا فیہا فقال ابوبکر فدی له ابی وامی واللہ ما جاء به فی هذه الساعة الا امر قالت فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واستاذن فاذن له فدخل فقال لابی بکر اخرج من عندك فقال ابوبکر انما هم اهلك بابی انت یا رسول اللہ قال فانی قد اذن لی فی الخروج قال ابوبکر الصحابة بابی انت یا رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نعم فجهزنا ہما احث الجهاز ثم لحق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکر بغار فی جبل ثور فمکثا فیہ ثلاث لیل فاستاجر رسول اللہ رجلا من بنی الدیل خریتا وانطلق معہما عامر بن فہیرۃ والدلیل فاخذبہم طریق السواحل صحیح.

(۷۹۸) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مجھ کو میرے والدین کی

شناخت جب ہوئی اس وقت بھی وہ دونوں مسلمان تھے (یعنی آپ رضی اللہ عنہما کی سمجھ بوجھ والی عمر سے پہلے ہی وہ مسلمان ہو چکے تھے) اور کوئی بھی دن ہم پر گزرتا تو رسول اکرم ﷺ صبح و شام ہمارے ہاں تشریف لاتے۔ فرماتی ہیں کہ ایک دن ہم دوپہر کے ابتدائی حصے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کہنے والے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ رسول اکرم ﷺ سر پر کپڑا ڈالے اس وقت تشریف لا رہے ہیں جب آپ ﷺ ہمارے پاس نہیں آتے (یعنی پہلے تو اس وقت نہیں آتے) تھے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں۔ قسم بخدا! اس وقت آپ ﷺ کسی ضروری کام سے ہی تشریف لا رہے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ آئے تو آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ ﷺ کو اجازت دی گئی تو آپ ﷺ اندر داخل ہوئے اور فرمایا۔ ابوبکر! یہاں سے نکل چلو۔ تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان! وہ سب آپ کے اپنے ہیں۔ تو فرمایا کہ مجھے نکلنے (ہجرت کرنے) کی اجازت دے دی گئی ہے۔ تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان۔ میں بھی ساتھ جاؤں گا۔ تو فرمایا۔ ہاں! تو ہم نے جلدی جلدی انہیں تیاری کروائی۔ پھر رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جبل ثور کی غار میں پہنچ گئے تو وہاں تین راتیں ٹھہرے۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے قبیلہ بنو دیل سے ایک آدمی جو راستے کو خوب پہچاننے والا تھا اجرت پر ساتھ لیا۔ تو ان دونوں کے ساتھ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور رہبر بھی چل پڑے۔ وہ رہبر ان سب کو ساحلی راستے سے لے کر نکل گیا۔

(۷۹۹) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، نا علی بن احمد الخزاعی، نا الہیثم

بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا یوسف بن عیسیٰ، نا وکیع، نا الربیع بن صبیح عن

یزید بن ابان عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکثر القناع کان ثوبہ ثوب زیات۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اکثر سر

مبارک پر ایک کپڑا رکھتے۔ آپ ﷺ کا وہ کپڑا ایسا معلوم ہوتا جیسے کسی تیلی کا کپڑا ہو (کیونکہ

آپ ﷺ سر مبارک میں تیل بھی بہت زیادہ ڈالا کرتے تھے)۔



باب ۶۳

۶۳- باب فی خاتمہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا بیان

(۸۰۰) اخبرنا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الصمد الجوزجانی، انا ابو القاسم علی بن احمد الخزاعی، انا ابو سعید الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ الترمذی، نا محمد بن عبید المحاربی، نا عبد العزیز بن ابی حازم عن موسیٰ بن عقبہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتبا من ذهب فکان یلبسه فی یبینه فاتخذ الناس خواتیم من ذهب فطرحه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال لا البسه ابدا فطرح الناس خواتیمهم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنتے تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں کبھی بھی یہ نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(۸۰۱) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا آدم، نا شعبہ عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما اراد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یکتب الی الروم فقیل له انهم لن یقرؤوا کتابک اذا لم یکن مختوما فاتخذ خاتبا من فضة ونقشه محمد رسول اللہ فکانہا انظر الی بیاضہ فی یدہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے روم (کے بادشاہ) کی طرف مکتوب مبارک بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ وہ تب تک آپ ﷺ کا مکتوب نہیں پڑھیں گے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوگی۔ تو آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نقش ”محمد رسول اللہ“ رکھوایا۔ میں گویا آپ ﷺ کے دست اقدس میں اس کی سفیدی ابھی بھی دیکھ رہا ہوں۔

(۸۰۲) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر الجرجانی، انا عبد الغافر بن محمد الفارسی، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا سفیان بن عیینہ عن ایوب بن موسیٰ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اتخذ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتبا من ذهب ثم القاه ثم اتخذ خاتبا من ورق ونقش فیہ محمد رسول اللہ وقال لا ینقشن احد علی نقش خاتمی هذا وکان اذا لبسه جعل فیه ما یلی بطن کفه وهو الذی سقط من معقیب فی بئر اریس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی پھر وہ پھینک دی پھر چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر ”محمد رسول اللہ“ نقش کروایا اور فرمایا کہ کوئی بھی میری اس انگوٹھی کے نقش جیسا نقش نہ بنوائے۔ جب آپ ﷺ وہ انگوٹھی پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کے پیٹ (یعنی نیچے کی طرف) کی طرف رکھتے۔ اور وہ وہی انگوٹھی ہے جو معقیب کے مقام پر بئر اریس (اریس نامی کنویں) میں گر گئی تھی۔

(۸۰۳) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، نا علی بن احمد الخزاعی، نا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ، نا ابو عوانہ عن ابی بشر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتخذ خاتبا من فضة وکان یختم به ولا یلبسه۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ مہر لگایا کرتے تھے وہ پہنتے نہیں تھے۔

(۸۰۴) حدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن

محمد بن جعفر، نا اسحاق بن احمد الفارسی، نا صالح بن مسبار عن هشام بن سلیمان حدثنی ابن جریج حدثنی زیاد بن سعد ان ابن شہاب اخبرہ ان انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ انه رای فی ید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتبا من ورق یوما واحدا ثم ان الناس اصطنعوا الخواتیم ولبسوها فطرح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتبه وطرح الناس خواتیمهم۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں صرف ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہن لیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں (کہتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ میں ابن شہاب رحمہ اللہ سے سہو ہوا ہے کیونکہ پیچھے حدیث مبارکہ گزری ہے اس میں سونے کی انگوٹھی پھینکنے کا ذکر ہے اور یہی قریب الفہم بھی ہے۔ اس وجہ سے کہ چاندی مردوں پر حرام نہیں بلکہ سونا حرام ہے۔ واللہ اعلم! مترجم مدنی)

(۸۰۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا اسحق، انا معتبر سمعت حمیدا یحدث عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان خاتبه من فضة وکان فصه منه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی بھی چاندی کی تھی اور نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

(۸۰۶) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، نا علی بن احمد الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید وغیر واحد عن عبد اللہ بن وہب عن یونس عن ابن شہاب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان خاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ورق وکان فصه حبشیا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی

چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ عقیق تھا۔

(۸۰۷) وحدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابو یعلیٰ، نا عثمان بن ابی شیبہ، نا طلحہ بن یحییٰ عن یونس عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبس خاتما فی یمینہ فیہ فص حبشی وکان فصہ ما یدی کفہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی اس میں نگینہ عقیق تھا اور نگینے کا منہ ہتھیلی کی طرف تھا۔

(۸۰۸) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، نا علی بن احمد، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن یحییٰ، نا محمد بن عبد اللہ الانصاری حدثنی ابی عن ثامۃ عن انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان نقش خاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ ایک لائن ”محمد“ دوسری لائن ”رسول“ اور تیسری لائن ”اللہ“ (یعنی تین سطروں میں محمد رسول اللہ کندہ تھا)۔

(۸۰۹) حدثنا ابو طاهر الفارسی، نا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن عبد اللہ رسة وابو الحریش قالا، نا ہدبہ، نا حباد بن سلمۃ عن عبد الرحمن بن ابی نافع عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(۸۱۰) واخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا ابو الخطاب زیاد بن یحییٰ، نا عبد اللہ

بن میمون عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يتختم في يمينه. ❖❖ حضرت جابر بن عبد الله رضي الله عنه سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگلی پہنا کرتے تھے۔

(۸۱۱) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد، نا حفص بن عمر البهرقاني، نا ابن ابي اويس عن سليمان بن بلال عن يونس عن الزهري عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يتختم في يمينه ويجعل فمه في باطن كفه. ❖❖ حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ مبارک میں انگلی پہنتے اور اس کا گنبد ہتھیلی کے پیٹ کی جانب رکھتے تھے۔

(۸۱۲) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا الحسن بن محمد الاهوازي، نا معمر بن سهل، نا سلمة بن عثمان البري، نا سليمان ابو محمد القافلاني عن عبد الله بن عطاء عن ابيه عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يتختم في يمينه ثم انه حوله في يساره. ❖❖ حضرت ابن عمر رضي الله عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگلی پہنا کرتے تھے پھر اسے بائیں ہاتھ میں منتقل فرمایا۔

(۸۱۳) وحدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابن رسته، نا ابوبكر بن خلاد، نا عبدالرحمن بن مهدي، نا حماد بن زيد عن ثابت عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان خاتم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في هذه وأشار الى خنصره من يده اليسرى. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضي الله عنه سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی اس انگلی میں

تھی۔ آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کی طرف اشارہ کیا۔

(۸۱۴) وحدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا راشد بن معدان، نا محمد بن العباس بن خلف، نا عمرو بن ابی سلمة، نا سعید بن بشیر عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان خاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خنصرہ الیسری۔

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی انگوٹھی آپ ﷺ کی بائیں چھنگلیا میں ہوتی تھی۔

(۸۱۵) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، نا اسماعیل، نا نصر بن علی، نا ابی، نا عبدالعزیز بن ابی رواد عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یتختم فی یسارہ وکان فصہ فی باطن کفہ وروی ابن المبارک عن عبدالعزیز بهذا الاسناد وقال کان یتختم فی یمینہ۔

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کے پیٹ کی جانب ہوتا تھا۔ ابن مبارک نے عبدالعزیز سے انہی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ”آپ ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔“

(۸۱۶) وحدثنا ابو طاہر، اخبرنا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا القاسم بن سلیمان الثقفی، نا یعقوب الدورقی، نا عثمان بن عمر عن مالک بن مغول عن سلیمان الشیبانی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتما فلبسه ثم قال شغلنی هذا عنکم منذ الیوم نظرة الیہ والیکم نظرة ثم رمی بہ۔

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوا کر پہنی پھر فرمایا کہ آج اس نے مجھے تم سے غافل کر دیا ہے ایک نظر اس کی طرف اور ایک نظر تمہاری طرف دیکھتا ہوں پھر آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی پھینک دی۔

باب نمبر ۶۴

فی ذکر خفه ونعله صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موزوں اور نعلین مبارک کا بیان

(۸۱۷) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا ہناد بن السری، نا وکیع عن دہم بن صالح عن حجیر بن عبد اللہ عن ابن بریدۃ عن ابیہ بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النجاشی اھدی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسہما ثم توضا ومسح علیہما۔

♦♦ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجاشی شاہ حبشہ نے رسول اکرم صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں دو سیاہ موزے تحفہ بھیجے تو آپ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ پہنے پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

(۸۱۸) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو عمر بکر بن محمد المزنی، نا ابوبکر محمد بن عبد اللہ حفید العباس بن محمد، نا الحسین بن الفضل البجلی، نا عفان، نا ہمام، نا قتادۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان نعلہ لھا قبلاں۔ صحیح۔

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعلین پاک میں دو تسمے تھے۔ (یعنی وہ تسمے جو انگلیوں کے بیچ میں ہوتے ہیں)۔

(۸۱۹) حدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، نا اساعیل، نا ابوبکر بن ابی شیبۃ، نا یحییٰ بن آدم، نا حسن ابن صالح عن یزید بن ابی زیاد قال رایت نعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معصرة ملسنة لھا عقب خارج۔

❖❖ حضرت یزید بن ابی زیاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک دیکھی۔ وہ بیچ میں سے باریک اور اوپر سے نوکدار اور اس کے باہر ایڑی تھی۔ (یعنی ایڑی والی باریک نوکدار تھی)۔

(۸۲۰) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا ابو کریب محمد بن العلاء، نا وکیع عن سفیان عن خالد الحذاء عن عبد اللہ بن الحارث عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان لنعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبالان مثنی شراکھما۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے دونوں ہی تسمے لگانے کے کام آتے تھے (یعنی دونوں تسموں میں انگلیاں ڈالتے تھے)۔

(۸۲۱) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، انا علی بن احمد، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن منیع، نا ابو احمد الزبیری، عن عیسیٰ بن طہمان قال اخرج الینا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلین جردا وین لہما قبالان فحدثنی ثابت بعد عن انس انہا کانت نعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

❖❖ حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو جوتیاں نکال کر دکھائیں جن پر بال نہیں رہے تھے۔ ان کے دو تسمے تھے۔ بعد ازاں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک تھی۔

(۸۲۲) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احمد، نا ابو اسحق ابراہیم بن عبد الصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی عبید بن جریح انہ قال لعبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا ابا عبد الرحمن رایتک تصنع اربعا لم ار احدا

من اصحابك يصنعها قال ما هن يا ابن جريج قال رايتك لا تنس من الاركان الا اليمانيين ورايتك تلبس النعال السبتية ورايتك تصبغ بالصفرة ورايتك اذا كنت بمكة اهل الناس اذا راوا الهلال ولم تهلل انت حتى يكون يوم التروية فقال عبد الله بن عمر اما الاركان فاني لم ار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يستلم الا اليمانيين واما النعال السبتية فاني رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يلبس النعال السبتية التي ليس فيها شعر ويتوضا فيها فانما احب ان البسها واما الصفرة فاني رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصبغ بها فانما احب ان اصبغ بها واما الالهلال فاني لم ار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته. صحيح.

❖❖ حضرت ابو عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ اے ابو عبدالرحمن! میں نے آپ کو چار کام ایسے کرتے دیکھا ہے کہ ویسے کام میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تو فرمایا کہ کون سے کام ہیں؟ اے ابن جریج! تو عرض کی کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی چھوتے ہیں، دوسرا یہ کہ آپ سبتی جوتے (یعنی بن بالوں کے صاف چمڑے کے جوتے) پہنتے ہیں، تیسرا یہ کہ آپ اپنے بالوں یا کپڑوں کو زردی کے ساتھ رنگتے ہیں اور چوتھا یہ کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے جب چاند دیکھ لیا تو انہوں نے احرام باندھ لیا مگر آپ نے یوم ترویہ کو ہی احرام باندھا اس سے پہلے نہیں باندھا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جہاں تک ارکان کو چھونے کا تعلق ہے تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی استلام کرتے دیکھا ہے۔ سبتی جوتے اس وجہ سے پہنتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بن بال کے سبتی نعلین مبارک پہنتے اور ان میں وضو فرماتے دیکھا ہے تو میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں اور جہاں تک زردی کے ساتھ رنگائی کا تعلق ہے تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے اس وجہ سے میں بھی اسی کے ساتھ رنگنا پسند کرتا ہوں۔ رہی بات احرام باندھنے کی تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک احرام نہیں باندھتے تھے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی اٹھ کر سیدھی ہو کر چلنا شروع نہ کر دیتی۔

(۸۲۳) اخبرنا ابو عثمان سعید بن اسماعیل الضبی، انا ابو محمد عبد الجبار بن محمد الجراحی، نا ابو العباس المحبوبي، نا ابو عیسیٰ، نا علی بن حجر، نا اسماعیل بن ابراہیم عن سعید بن یزید ابی مسلمة قال قلت لانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سعید بن یزید ابو مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین مبارک پہن کر نماز ادا فرمائی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں۔

(۸۲۴) حدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ الحافظ، نا علی بن سعید، نا محمد بن سنان القزاز، نا ابو غسان العنبری، نا شعبة عن حمید بن ہلال عن عبد اللہ بن الصامت عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی نعلین مخصوصتین من جلود البقر۔

❖❖ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی نعلین میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جن میں ٹانگے لگے ہوئے تھے گائے کی کھال کے۔

(۸۲۵) اخبرنا ابو طاہر عمر بن عبد العزیز الفاشانی، انا الشریف ابو عمر القاسم ابن جعفر الهاشمی، انا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللولوی، نا ابوداود سلیمان ابن الاشعث، نا موسیٰ بن اسماعیل، نا حمادہو ابن سلمة عن ابی نعامة السعدی عن ابی نصرۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی باصحابہ اذا خلع نعلیہ فوضعہما عن یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا نعالہم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاتہ قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رایناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان جبریل اتانی فاخبرنی ان فیہما قدرا او قال اذی اذا جاء

احدکم المسجد فلینظر فان رای فی نعلیه قدرا او اذی فلیسحه ویصل فیہما۔

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ نماز ادا فرما رہے تھے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ دیئے۔ جب لوگوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز ادا فرمائی تو فرمایا کہ کس چیز نے تمہیں تمہاری جوتیاں اتارنے پر مجبور کیا؟ تو انہوں نے عرض کی کہ ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جوتیاں اتار دی ہیں تو ہم نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ان میں گندگی یا یہ فرمایا کہ نجاست لگی ہوئی تھی (تو میں نے اتار دیئے) جب تم میں سے کوئی مسجد (میں نماز ادا کرنے) آئے تو دیکھے اگر اس کی جوتیوں میں گندگی یا نجاست لگی ہو تو اسے صاف کر لے پونچھ ڈالے اور پھر ان میں نماز ادا کر لے۔

(۸۲۶) حدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا مسلم بن عمام، نا الحسن بن یحییٰ بن ہشام الرازی، نا ابو سلمة موسیٰ، نا ہارون بن موسیٰ عن حسین المعلم عن عبد اللہ بن بریدۃ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یشی حافیا وناعلا ویشرّب قائبا وقاعدا ویتفل عن یمینہ وشمالہ ویصوم فی السفر ویفطر۔

❖❖ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ننگے پاؤں بھی پیدل چلے ہیں اور جوتیاں پہن کر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر بھی پانی پیا ہے اور بیٹھ کر بھی، اپنی دائیں طرف بھی تھوک پھینکا ہے اور بائیں طرف بھی اور سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا۔

(۸۲۷) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابراہیم بن محمد بن الحارث، نا محمد بن عمرو بن جبلة، نا محمد بن مروان العقیلی عن ہشام عن محمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی حافیا ومتنعلا۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ننگے پاؤں بھی نماز ادا فرمائی ہے اور جوتیاں پہن کر بھی ادا فرمائی ہے۔

(۸۲۸) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا الفضل بن عباس، نا يحيى بن عبد الله بن بكير، نا مسلم بن خالد عن حرام بن عثمان عن ابي عتيق عن جابر رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يلبس نعله اليمنى قبل اليسرى وينزع اليسرى قبل اليمنى۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ داہنی نعل مبارک بائیں طرف والی نعل مبارک سے پہلے پہنتے تھے اور بائیں طرف والی نعل مبارک داہنی نعل مبارک سے پہلے اتارتے تھے۔

(۸۲۹) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن ابان، نا عبد الله بن اسحق المعروف ببدعة، نا يحيى بن حماد، نا شعبة عن الاعمش عن ذكوان عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا لبس ثوبا بدأ بيمينه۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کپڑا زیب تن فرماتے تو دائیں جانب سے ابتداء فرماتے تھے۔

(۸۳۰) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابن رسته، نا الناقدی، نا عبد الله بن صالح، نا ابو الفيض عن عطاء عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا لبس شيئاً من الثياب بدأ باليمين واذا نزع بدأ باليسر۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کپڑوں میں سے کوئی چیز پہنتے تو دائیں جانب سے ابتداء فرماتے اور جب اتارتے تو بائیں جانب سے ابتداء فرماتے تھے۔

(۸۳۱) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عینی، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی زہیر بن حرب، نا عمر بن یونس الحنفی، نا عکرمۃ بن عمار، نا ابو کثیر حدثنی ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا قعودا حول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بین اظهرنا فابطا علينا ففرعنا وقمنا وکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اتیت حائطاً للانصار فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ما شانک قلت ابطات علينا فخشینا ان تقطع دوننا ففرعنا فقال واعطانی نعلیه قال اذهب بنعلی فمن لقیته من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة فكان اول من لقیته عمر فقال ما هاتان النعلان یا ابا هريرة قلت نعلا رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعثنی بهما من لقیته يشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها بشرته بالجنة فقال ارجع فرجعت الی رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وركبني عمر واذا هو علی اثری قال یا رسول الله بابی انت وامی ابعت ابا هريرة بنعلیک من لقی يشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فانی اخشى ان يتكل الناس علیها فخلهم يعملون قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فخلهم. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اٹھ کر کہیں چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس آنے سے دیر کی تو ہم ڈر گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ سب سے پہلے میں ہی خوفزدہ ہوا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کیلئے نکل پڑا یہاں تک کہ ایک انصاری کے باغ میں پہنچا (وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے) تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو ارشاد فرمایا کہ تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس آنے میں دیر لگائی تو ہم ڈر گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

اکیلا پا کر جب ہم آپ کے پاس نہ ہوں آپ ﷺ کو پکڑ لے یا مار ڈالے۔ تو ہم گھبرا گئے۔ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنی نعلین مبارک دی اور فرمایا کہ میری یہ جوتی لے جاؤ اور اس باغ کے باہر جو آدمی تمہیں ملے جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے ساتھ اس کا دل بھی ایقان کی دولت سے مالا مال ہو تو اسے جنت کی بشارت دو۔ تو سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے کہا۔ اے ابو ہریرہ! یہ جوتیاں کس کی اٹھائے پھرتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ رسول اکرم ﷺ کی جوتیاں ہیں۔ آپ ﷺ نے مجھے یہ جوتیاں دے کر بھیجا ہے کہ جس آدمی سے ملوں جو مکمل یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے میں جنت کی بشارت دوں۔ تو انہوں نے کہا کہ واپس چلا جا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سوار کروایا اور میں رسول اکرم ﷺ کے پاس واپس چلا گیا۔ دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پیچھے پیچھے آگئے ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا آپ نے ابو ہریرہ کو اپنی نعلین مبارک دے کر بھیجا ہے کہ جس آدمی سے ملے جو ایقان قلب کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے جنت کی بشارت دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ایسے مت کیجیے۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ آپ ﷺ انہیں عمل کرنے کیلئے چھوڑ دیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چلو! چھوڑ دو۔



باب نمبر ۶۵

فی ذکر فراشه و وساده و لحافه و قطیفته ﷺ

آپ ﷺ کے بستر، تکیے، لحاف اور چادر (بستر کی بچھائی) کا بیان

(۸۳۲) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم

بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا علی بن حجر، نا علی بن مسهر عن هشام بن

عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت انا كان فراش رسول

الله صلى الله تعالى عليه وسلم الذي ينام عليه من آدم حشوه ليف. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا وہ بستر

جس پر آپ ﷺ سوتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔

(۸۳۳) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، نا عبد الغافر بن محمد، نا محمد

بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر

بن ابی شیبہ، نا عبدة بن سليمان عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله

تعالى عنها قالت كان وساد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الذي

يتكى عليه من ادم حشوه ليف. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا وہ تکیہ جس پر

آپ ﷺ ٹیک لگاتے تھے وہ چمڑے کا تھا اس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔

(۸۳۴) حدثنا البطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، انا احمد بن عمرو بن ابی عاصم، نا کامل بن طلحة نا

مبارك بن فضالة عن الحسن عن انس رضي الله تعالى عنه قال دخلت على

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وتحت راسه وسادة من آدم حشوها ليف.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔

(۸۳۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا ابو الخطاب زياد بن يحيى البصري، نا عبد الله بن ميهون عن جعفر بن محمد عن ابيه قال سئلت عائشة رضي الله تعالى عنها ما كان فراش رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في بيتك قالت من آدم حشوه ليف وسئلت حفصة رضي الله تعالى عنها ما كان فراش رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قالت مسح نثنيه ثنتين فينام عليه فلما كان ذات ليلة قلت لو نثنيه باربع ثنيات كان اوطا له فثيناه باربع ثنيات فلما اصبح قال ما فرشتوني الليلة قالت قلنا هو فراشك الا انا ثيناه باربع ثنيات قلنا هو اوطا لك قال رده لحاله الاولى فانه منعني وطائة صلاتي الليلة.

❖❖ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چمڑے کا بستر تھا جس میں کھجور کا پوست (چھال وغیرہ) بھرا ہوا تھا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک کمبل تھا اس کی دو تہیں ہم لگاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوتے تھے۔ ایک رات میں نے کہا کہ اگر ہم اس کی چار تہیں لگا دیں تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے زیادہ نرم ہوگا۔ تو ہم نے اس کی چار تہیں لگا دیں۔ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو تم نے میرے لئے کیا بچھونا بچھایا تھا؟ تو ہم نے عرض کی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہی تھا مگر ہم نے اس کی چار تہیں لگا دی تھیں۔ ہم نے سوچا کہ وہ آپ کے لئے زیادہ نرم ہوگا تو فرمایا کہ اسے اس کی پہلی حالت میں ہی لوٹا دو کیونکہ اس کی نرمی نے مجھے رات کو میری نماز کی ادائیگی سے روک دیا تھا۔

(۸۳۶) اخبرنا عبد الوهاب بن محمد الكسائي، انا عبد العزيز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربيع بن سليمان، انا الشافعي، انا سفيان عن ابى اسحق عن عبد الله بن شداد عن ميهونة زوج النبي رضي الله تعالى

عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي في مرط بعضه على وبعضه عليه وانا حائض. صحيح.

(۸۳۶) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایسی چادر میں نماز ادا فرمائی جو کچھ تو میرے اوپر تھی اور کچھ آپ ﷺ کے اوپر تھی در آنحالیکہ میں حائضہ تھی۔

(۸۳۷) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد الله النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا سعید بن حفص، نا شیبان عن یحیی عن ابی سلمة عن زینب بنت ابی سلمة حدثت ان ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت حضرت وانا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الخبیلة فانسلت فخرجت منها فاخذت ثياب حیضتی فلبستها فقال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انفت قلت نعم فدعانی فادخلنی معہ فی الخبیلة قالت وان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقبلها وهو صائم وکنت اغتسل والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من انا واحد من الجنابة. صحيح.

♦♦ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک کالی چادر میں لپٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض کا خون آنے لگا تو میں کھسک کر اس چادر سے باہر نکل گئی اور حیض والے کپڑے لے کر پہن لئے۔ رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ کیا تجھے حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں تو آپ ﷺ نے مجھے بلا کر اپنے ساتھ چادر کے اندر کر لیا۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بھی انہیں بوسہ دے لیا کرتے تھے اور میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

(۸۳۸) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا حباب بن محمد الشیزری، نا عثمان بن حفص، نا سلام بن ابی خبزة، نا ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملحفة موروثة تدور بین نسائه. وفي

سندہ سلام بن ابی خبزة ضعیف۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ورس میں رنگی ہوئی ایک چادر تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان گھومتی رہتی تھی (یعنی کبھی کسی کے پاس ہوتی کبھی کسی کے پاس)۔ (ورس ایک گھاس ہے زرد رنگ کی اس سے کپڑے رنگتے ہیں جبکہ بعض نے یہ کہا ہے کہ ورس سرخ رنگ کو کہتے ہیں۔ مترجم مدنی)

(۸۳۹) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد، نا محمد بن محمد بن سلیمان الواسطی، نا عبدالرحمن بن عبد اللہ الحلبي، نا سلام بن ابی خبزة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كانت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملحفة مودسة تدور بین نسائه فربما نضحت بالباء لتکون ازکی لریحها۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ورس میں رنگی ہوئی ایک چادر تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان گھومتی رہتی تھی۔ بعض اوقات اس پر پانی چھڑک لیا جاتا تا کہ اس کی بو وغیرہ بہتر ہو جائے عمدہ ہو جائے۔

(۸۴۰) وحدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر ابو الشیخ الحافظ، انا ابو یعلیٰ، نا عبد اللہ بن بکار، نا محمد بن ثابت، نا جبلة بن عطية عن اسحق بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال تضيفت میبونة وهی خالتی وهی حینئذ لا تصلى فجاءت بکساء ثم طرحته وفرشته للنبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم جاءت بنمرة فطرحتها عند راس الفراش ثم جاءت بکساء احمر فطرحته عند راس الفراش ثم اضطجعت ومدت الکساء علیها وبسطت لی بساطا الی جنبها وتوسدت معها علی وسادتها ثم جاء النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد صلی العشاء الآخرة فانتهی الی الفراش فأخذ خرقة عند راس الفراش فاتزر بها وخلع ثوبیه فعلقها ثم دخل معها فی لحافها حتی اذا کان فی آخر اللیل قام الی سقاء معلق فحرکه ثم توضأ منه فهبت ان اقوم فأصب

عليه ثم كرهت ان يراني كنت مستيقظا فجاء الى الفراش فاخذ ثوبيه
 وخلع الخرقة ثم قام الى المسجد فقام يصلي فقامت فتوصات ثم جئت فقامت
 عن يساره فناولني بيده من ورائه فقامني عن يمينه فصلي وصليت معه ثلاث
 عشرة ركعة ثم جلس فجلست الى جنبه فاصغى بخده الى خدي حتى سمعت
 نفس النائم ثم جاء بلال فقال الصلاة يا رسول الله فقام الى المسجد فدخل
 المسجد فاخذ في الركعتين واخذ بلال في الاقامة.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کا مہمان بنا۔ اس وقت وہ نماز نہیں ادا فرماتی تھیں۔ تو وہ ایک چادر لائیں اور اسے بچھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر بنایا۔ پھر ایک تکیہ (توشک) لائیں اور بستر کے سرہانے کی طرف رکھا۔ پھر ایک سرخ چادر لا کر وہ بھی ادھر ہی رکھی۔ پھر بستر پر لیٹ کر چادر اپنے اوپر کھینچ لی اور اپنے پہلو میں میرے لئے ایک بچھونا بچھایا۔ تو میں بھی ان کے ساتھ ان کے تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء ادا فرما کر تشریف لائے اور بستر کے قریب پہنچے۔ پھر بستر کے سرہانے کی طرف سے ایک کپڑا اٹھا کر تہبند باندھا اور کپڑے اتار کر لٹکا دیئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ ان کے لحاف میں داخل ہو گئے (لحاف سے مراد وہ بڑی چادر ہے جو سوتے ہوئے اوپر اوڑھتے ہیں) یہاں تک کہ جب رات کا آخری پہر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر ایک پرانی مشک جو لٹکی ہوئی تھی اس کی طرف گئے اور اسے ہلایا۔ پھر اس سے وضو فرمایا۔ میں نے سوچا کہ اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی انڈیلوں۔ پھر میں نے یہ ناپسند کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیال فرمائیں کہ میں جاگ رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر کی جانب آئے اور کپڑے پہن کر تہبند اتار دیا پھر مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے۔ تو میں نے بھی اٹھ کر وضو کیا اور جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اپنا ہاتھ لا کر مجھے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور نماز ادا فرمائی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ رکعت نماز ادا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گیا (یعنی واپس گھر تشریف لا کر لیٹے) پھر میں نے اپنا رخسار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کے قریب کر کے غور کیا تو میں نے خراٹے سنے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے تھے) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! نماز (کا وقت ہو گیا ہے) تو آپ اٹھ کر مسجد کی طرف چلے۔ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا

فرمائی اور حضرت بلالؓ نے اقامت کہی۔

(۸۵۱) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن حجاج حدثنی عبد بن حمید حدثنی یعقوب بن ابراہیم بن سعد، نا ابی عن صالح عن ابن شہاب اخبرنی محمد بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام ان عائشة زوج النبی قالت ارسل ازواج النبی فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی رسول اللہ فاستاذنت علیہ وهو مضطجع معی فی مرطی فاذن لها فقالت یا رسول اللہ ان ازواجک ارسلنی یشاکنک العبد فی بیت ابی قحافة وانا ساکتہ فقال لها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای سیدۃ الست تحیین ما احب فقالت بلی قال فاحیی ہذہ قالت فقامت وطمع حین سمعت ذلک من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرحعت الی ازواج رسول اللہ فاخبرتهن فارسل ازواج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رینت بیت جحش فاستاذنت علی رسول اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع عائشۃ فی مرطھا علی الحال الی دخلت فاطمۃ علیہا وهو بہا فاذن لها فقالت یا رسول اللہ ان ازواجک یشاکنک العبد فی بیت ابی قحافة قالت ثم وقعت بی فاستطالت علی وانا ارقب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہن یدن لی فیہا حتی عرفت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یکرہ ان انتصر قالت فلما وقعت بہا لم انشبھا حتی اثلعت علیہا قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتبسم ایہا بنت ابی بکر، صحیحہ۔

+++ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے حضرت فاطمہؓ ابراہیم رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کی طرف بھیجا۔ انہوں نے آکر آپ ﷺ سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ اس وقت میرے ساتھ میری چادر میں لپٹے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ ابو قحافہ کی بیٹی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنہا) کے معاملے میں آپ ﷺ سے انصاف کا سوال کرتی ہیں۔ میں خاموشی سے سنتی رہی۔ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا۔ بیٹی! جسے میں محبت کرتا ہوں اس سے تو محبت نہیں کرتی؟ انہوں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں! ضرور کرتی ہوں۔ تو فرمایا کہ اس سے بھی محبت کرو (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی یہ بات سنی تو اٹھ کر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس واپس گئیں اور انہیں وہی بات بتائی تو انہوں نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ تو انہوں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت بھی رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی چادر میں اسی حالت میں تھے جیسے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے آنے پر تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت مرحمت فرمائی تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ کی بیویاں ابو قحافہ کی بیٹی کے معاملے میں آپ سے انصاف کا سوال کرتی ہیں۔ پھر انہوں نے مجھے ملامت کی برا بھلا کہا اور دست درازی کی۔ میں رسول اکرم ﷺ کی طرف دیکھتی رہی کہ کیا آپ ﷺ مجھے انہیں کچھ کہنے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ حتیٰ کہ میں نے جان لیا کہ آپ ﷺ اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ میں بدلہ لوں۔ فرماتی ہیں کہ جب میں نے انہیں ملامت کرنی شروع کی تو ذرا بھی دیر نہیں ہوئی تھی کہ میں ان پر غالب آگئی۔ تو رسول اکرم ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے۔

(۸۴۲) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، نا محمد

بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن مثنیٰ،

نا یحییٰ بن سعید، نا شعبۃ، نا ابو حجرۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قطیفۃ حبراء۔

صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر انور میں ایک سرخ چادر

بچھائی گئی تھی۔

☆☆☆

باب نمبر ۶۶

فی ذکر خمرتہ و حصیرہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خمرہ اور حصیر کا بیان

”خمرہ سے مراد وہ چھوٹا جائے نماز ہے جو بورے کا یا کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ہو۔ جیسے آج کل شیعہ حضرات سجدے کی جگہ پر چھوٹی چھوٹی ٹھیکریاں وغیرہ رکھتے ہیں ویسے ہی خمرہ پر بھی دوران سجدہ صرف منہ ہی آتا ہے جبکہ حصیر بورے یا چٹائی کو کہتے ہیں۔“ (مترجم مدنی)

(۸۴۳) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، نا ہشیم عن الشیبانی عن عبید اللہ بن شداد عن میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی علی الخمرۃ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خمرہ پر نماز ادا فرماتے تھے۔

(۸۴۴) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسیٰ الصیرفی، انا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار، نا احمد بن محمد بن عیسیٰ البرقی، نا ابو حذیفۃ، نا سفیان عن الاعش عن ثابت بن عبید عن القاسم بن محمد عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لها ناولینی الخمرۃ فقالت انی حائض قال انها لیست فی یدک۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ مجھے یہ خمرہ (سجدہ گاہ) تو پکڑانا تو انہوں نے عرض کی کہ میں حائض ہوں تو فرمایا کہ تیرا حیض تیرے

ہاتھ میں نہیں ہے۔

(۸۴۵) انا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، نا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن حباد، نا ابو معاویہ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی حصیر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بوریے پر نماز ادا فرمائی۔

(۸۴۶) اخبرنا عمر بن عبدالعزیز الفاشانی، انا القاسم بن جعفر الهاشمی، انا ابو علی اللولوی، نا ابو داود السجستانی، نا عبید اللہ بن عمر وعثمان بن ابی شیبہ قالا انا ابو احمد الزبیری عن یونس بن الحارث عن ابن عوف عن ابیہ عن المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی علی الحصیر والفروۃ المدبوغة۔

❖❖ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ بوریے اور دباغت کی گئی کھال (پوستین) پر نماز ادا فرماتے تھے۔

(۸۴۷) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان جدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لطعام صنعتہ فاکل منه ثم قال قوموا فلاصلی لکم قال انس فقت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بہاء فقام علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصففت، انا والیتیم وراءہ والعجوز من ورائنا فصلی لنا رکعتین ثم انصرف۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے کھانا تیار کر کے نبی کریم ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ آپ ﷺ نے اس سے کھانا کھایا پھر فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بوریے کی

طرف بڑھا وہ بور یہ لمبا عرصہ بچھانے کی وجہ سے سیاہ پڑ چکا تھا۔ تو میں نے اس پر پانی چھڑک دیا۔ رسول اکرم ﷺ اس پر کھڑے ہوئے۔ میں نے اور یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور دادی جان ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ تو آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر واپس تشریف لے گئے۔

(۸۴۸) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا شیبان بن فروخ، نا عبدالوارث، نا عبدالوارث عن ابی التیاح عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسن الناس خلقا فربما تحضر الصلاة وهو فی بیتنا فیامر بالبساط الذی تحته فیکنس ثم ینضح ثم یوم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونقوم خلفه فیصلی بنا قال وکان بساطهم من جرید النخل۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ بہترین خلق والے تھے۔ بعض اوقات نماز کا وقت ہو جاتا درآنحالیکہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما ہوتے تو آپ ﷺ جس بچھونے پر بیٹھے ہوتے وہی بچھانے کا حکم دیتے تو اس پر جھاڑو مار کر پانی چھڑکا جاتا۔ پھر آپ ﷺ امامت فرماتے اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ ہمارے ساتھ نماز ادا فرماتے (فرماتے ہیں کہ) ان کا بچھونا کھجور کے پتوں کا بنا ہوا تھا۔

(۸۴۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا محمد بن ابی بکر، نا معمر عن عبید اللہ عن سعید ابن ابی سعید عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یحتجر حصیرا باللیل فیصلی ویسطہ بالنهار فیجلس علیہ فجعل الناس یثوبون الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیصلون حتی کثروا فاقبل فقال یا ایہا الناس خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یبل حتی تملوا وان احب الاعمال الی اللہ ما دام وان قل۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت بوریہ حجرے کی طرح بنا کر نماز ادا فرماتے اور دن کو بچھا کر اس پر بیٹھتے تھے تو دوسرے لوگ بھی آپ ﷺ کے پاس لوٹ کر آنے لگے اور نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ بہت زیادہ ہو گئے تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے (یعنی حجرے سے) اور فرمایا۔ اے لوگو! اتنے ہی اعمال کیا کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتائے گا حتیٰ کہ تم اکتا جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو وہی اعمال زیادہ پسند ہوتے ہیں جو ہمیشہ کئے جائیں (یعنی جن پر دوام اختیار کیا جائے) اگرچہ کم ہی ہوں۔

(۸۵۰) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی زہیر بن حرب، نا عمر بن یونس الحنفی، نا عکرمۃ بن عمار عن سہاک ابی زمیل حدثنی عبد اللہ بن عباس حدثنی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو مضطجع علی حصیر فاذا علیہ ازارہ ولس علیہ غیرہ واذا الحصیر قد اثر فی جنبہ فنظرت ببصری فی خزائنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاذا انا بقبضۃ من شعیر نحو الصاع ومثلها قرظا فی ناحیۃ الغرفۃ واذا افیق معلق فابتدرت عینای قال ما یشکک یا بن الخطاب قلت یا نبی اللہ ومالی لا ابکی وهذا الحصیر قد اثر فی جنبک وهذه خزائنک لا اری فیہا الا ما اری وذلك قیصر وکسری فی الثبار والانیار وانت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصفوته فقال یا بن الخطاب الا ترضی ان تكون لنا الآخرة ولهم الدنيا قلت بلی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت ایک بوریے پر لیٹے ہوئے تھے اور صرف تہبند باندھ رکھا تھا اس کے علاوہ آپ ﷺ کے پاس کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اس بوریے کے نشان آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر پڑے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کی الماری (یا وہ برتن وغیرہ جہاں گندم رکھی جاتی ہے) میں نظر دوڑائی تو اس میں مٹھی بھر جو دیکھے تقریباً ایک صاع تھے اور کمرے کے ایک کونے میں انہی جتنا قرظ پڑا

ہوا تھا (قرظ ایک درخت ہے جس کے پتوں کے ساتھ چمڑا صاف کرتے ہیں، یہاں پتے ہی مراد ہیں) اور ایک پرانی مشک لٹکی ہوئی تھی (یہ تھی کل کائنات والہی دو جہاں کی عالیہ الصلوٰۃ والسلام) یہ سب دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابن خطاب تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں نہ روؤں۔ حالانکہ اس بوریے کے نشان آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر پڑ چکے ہیں اور اس الماری میں جو کچھ مجھے دکھائی دیا ہے وہ ہی میں نے دیکھا ہے اور ایک وہ ہیں قیصر و کسریٰ! وہ تو خوب عیش و عشرت میں ہیں۔ حالانکہ آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں (پھر بھی آپ ﷺ کی یہ حالت ہے) تو ارشاد فرمایا۔ اے ابن خطاب کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کیلئے دنیا ہو۔ میں نے عرض کی۔ کیوں نہیں۔ راضی ہوں۔



باب نمبر ۶۷

فی ذکر منبرہ و کرسیہ و سریرہ ﷺ

آپ ﷺ کے منبر، کرسی اور تخت کا بیان

(۸۵۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا علی بن عبد اللہ، نا سفیان، نا ابو حازم قال سالوا سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ من ای شیء المنبر فقال ما بقی فی الناس اعلم منی هو من اثل الغابة عملہ فلان مولی فلانة لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقام علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین عمل ووضع فاستقبل القبلة کبر وقام الناس خلفه فقرا ورکع الناس خلفه ثم رفع ثم رجع القهقري فسجد علی الارض ثم عاد الی المنبر ثم قرأ ثم رکع ثم رفع راسه ثم رجع القهقري حتی سجد بالارض فهذا شأنه. صحیح۔

❖❖ حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ (نبی کریم ﷺ کا) منبر کس چیز کا بنا ہوا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے اس کے بارے میں زیادہ جاننے والا میرے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا۔ وہ غابہ جھاڑی کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا۔ اسے فلاں آدمی جو فلاں عورت کا غلام تھا اس نے رسول اکرم ﷺ کیلئے بنایا تھا۔ جب وہ بنا کر رکھا گیا تو رسول اکرم ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔ پھر تکبیر کہی تو دوسرے لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے قرأت کی پھر رکوع کیا تو دوسرے لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر آپ ﷺ اوپر اٹھے اور الٹے پاؤں منبر سے اترے اور زمین پر سجدہ کیا۔ پھر دوبارہ منبر پر چڑھ کر قرأت کی، رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور الٹے پاؤں منبر سے اترے اور زمین پر سجدہ

کیا۔ یہ تھا آپ ﷺ کا طریقہ۔

(۸۵۲) حدثنا ابو طاهر الفارسی، نا محمد بن ابراهیم الصالحانی، نا عبد اللہ بن محمد بن جعفر ابو الشیخ الحافظ، نا ابو حفص السلی، نا حوثرة بن اشرس، نا ابراهیم بن زید عن اسحق بن سويد العدوی ان ابا رفاعة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو جالس علی کرسی خلعت قوائمه حديدا۔

❖❖ حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کرسی پر تشریف فرما تھے۔ میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے تھے۔

(۸۵۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عثمان بن ابی شیبہ، نا جریر عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت اعدلتھونا بالکلب والحصار لقد رايتنی مضطجعة علی السریر فیجئ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیتوسط السریر فیصلی فاكره ان اسنحه فانسل من قبل رجلی السریر حتی انسل من لحافی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ تم نے تو ہمیں (یعنی عورتوں کو) کتے اور گدھے کے برابر قرار دے دیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ میں ایک چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور چارپائی کو بیچ میں رکھ کر نماز ادا فرمانے لگے۔ تو میں نے یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ میں نماز میں آپ ﷺ کے سامنے آؤں میں چارپائی کی پائنتی کی طرف کھسک جاتی تھی کہ میں اپنی چادر سے کھسک جاتی۔ (واقعہ یہ ہوا تھا کہ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے یہ کہا کہ عورت کے سامنے سے گزرنے کی صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے گدھے اور کتے کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے فاسد ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر قرار دے دیا ہے۔ مترجم مدنی)۔

(۸۵۴) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابو یعلی، نا ابو یوسف الجیزی، نا مومل، نا مبارك

بن فضالة عن الحسن عن انس رضي الله تعالى عنه قال كنا عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعنده عمر بن الخطاب ورسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على سرير شريط ليس بين جنب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وبين الشريط شيء وكان ارق الناس بشرة فانحرف انحرافة وقد اثر الشريط ببطن جلده او بجنبه فبكى عمر فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما يبكيك قال اما والله ما ابكي ان لا اكون اعلم انك اكرم على الله عز وجل من قيصر وكسرى انها يعيشان فيها يعيشان فيه من الدنيا وانت رسول الله بالمكان الذي ارى فقال يا عمر اما ترضى ان تكون لنا الآخرة ولهم الدنيا قال بلى قال فانه كذلك.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اون یا کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو اور ان رسیوں کے درمیان کوئی چیز نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ نرم جلد والے تھے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹنے کیلئے پلٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد مبارک یا پہلو مبارک پر ان رسیوں کے نشان پڑ چکے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں روتے ہو؟ انہوں نے عرض کی۔ قسم بخدا! کیوں نہ روتا۔ حالانکہ مجھ سے زیادہ یہ بات جاننے والا کوئی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ہاں قیصر و کسریٰ سے معزز ہیں۔ وہ تو دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اس جگہ ہیں جو میں دیکھ رہا ہوں۔ تو ارشاد فرمایا۔ اے عمر! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کیلئے دنیا ہو۔ تو انہوں نے عرض کی۔ کیوں نہیں! راضی ہوں۔ تو فرمایا کہ تو بس اسی طرح ہے۔

(۸۵۵) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ الحافظ، نا الحسن بن محمد بن ابی هريرة، نا عبد الله بن عبد الوهاب، نا علي بن الحسن العسقلاني، نا يحيى بن حسان عن محمد بن مهاجر عن عمرو بن مهاجر قال كان متاع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عند

عمر بن عبدالعزیز فی بیت ينظر الیه کل یوم قال وکان ربہا اجتمعت الیہ قریش فادخلهم فی ذلک البیت ثم استقبل ذلک المتاع فبقول هذا میراث من اکرکم اللہ بہ واعزکم اللہ بہ قال وکان سریرا مرمولا بشریط ومرفقة من آدم محشوة بلیف وخفیہ وقدحا وقطیفة صوف کانہا جرمقانیة قال ورمحا وکانة فیہا اسهم وکان فی القطیفة اثر وسخ راسہ فاصیب رجل فطلبوا ان یغسلوا بعض ذلک الوسخ فیستعط بہ فذکر ذلک لعمر فسعط فبرأ۔

❖❖ حضرت عمرو بن مہاجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سارو سامان حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کمرے میں پڑا ہوا تھا۔ روزانہ اس کی زیارت کی جاتی تھی۔ ایک دفعہ قبیلہ قریش کے کچھ آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ انہیں اس کمرے میں لے گئے پھر اس سامان کے پاس گئے اور فرمایا۔ یہ اس پاکیزہ ذات کی میراث ہے جو تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مکرم اور معزز تھے۔ فرماتے ہیں کہ وہ سامان ان چیزوں پر مشتمل تھا۔ ایک چارپائی تھی جو کھجور کے پتوں کے ساتھ بنی ہوئی تھی، ایک چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، دو موزے، ایک پیالہ اور ایک اونی چادر تھی جیسے جرمقانی چادر ہوتی ہے، ایک نیزہ تھا اور ایک ترکش تھا جس میں کچھ تیر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی میل کا نشان تھا۔ ایک آدمی کو کوئی جسمانی صدمہ پہنچا اور وہ بیہوش ہو گیا تو لوگوں نے یہ مطالبہ کیا کہ اس نشان کا کچھ حصہ دھو کر اس آدمی کے ناک میں ٹپکایا جائے۔ اس بات کا تذکرہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے دھو کر اس کے ناک میں پانی ٹپکایا تو وہ صحت یاب ہو گیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۲۸

فی ذکر قبته ﷺ

آپ ﷺ کے قبہ (ڈیرہ) کا بیان

(۸۵۶) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابو یحییٰ، نا ہناد، نا حاتم عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بقبة من شعر فضربت له بنمرة.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بالوں سے بنا ہوا ایک قبہ گاڑنے کا حکم دیا تو نمرہ پہاڑی پر آپ ﷺ کیلئے قبہ گاڑا گیا۔

(۸۵۷) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی محمد بن عبد الاعلیٰ حدثنی المعتبر حدثنی عبارة بن غزوة الانصاری قال سمعت محمد بن ابراهیم یحدث عن ابی سلمة عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکف فی قبة ترکیة علی سدتھا حصیر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک ترکی قبہ میں اعتکاف فرمایا۔ اس کے دروازے یا سائبان پر بوریہ لٹکا ہوا تھا۔

(۸۵۸) اخبرنا عبد الواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، اخبرنا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا محمد بن عرعة حدثنی عمر بن ابی زائدة عن عون بن ابی جحيفة عن ابیہ ابی

جحفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قبة حمراء من آدم ورايت بلالا اخذ وضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورايت الناس یبتدرون ذاك الوضوء فمن اصاب شیئا تسع به ومن لم یصب منه شیئا اخذ من بلل ید صاحبه ثم رايت بلالا اخذ عنزة فركزها وخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حلة حمراء مشبرا صلی الی العنزة بالناس رکعتین ورايت الناس والدواب یهدون بین یدی العنزة صحیح۔

❖❖ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سرخ رنگ کے قبة میں جو چمڑے کا بنا ہوا تھا اس میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا برتن اٹھائے وضو کر رہے تھے اور میں نے دیکھا کہ لوگ اس وضو کے پانی کو جلدی جلدی حاصل کر رہے تھے تو جسے تھوڑا بہت پانی مل جاتا وہ اسے اپنے آپ پر پھیر لیتا اور جسے نہ ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری لیتا (اور چہرے یا جسم پر مل لیتا) پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک چھوٹا نیزہ اٹھایا اور زمین پر گاڑ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ حلہ پہن کر باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اٹھایا ہوا تھا (یعنی حلے کے کنارے اوپر کئے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نیزے کے سامنے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ لوگ اور جانور اس نیزے کے آگے سے گزر رہے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور سترہ نیزہ گاڑا ہوا تھا)۔

(۸۵۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا ابو الیمان، انا شعیب، انا الزھری اخبرنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان ناسا من الانصار قالوا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش البائة من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائهم قال انس فحدث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببقالتهم فارسل الی الانصار فجمعهم فی قبة من آدم فقال ما کان حدیث بلغنی

عنکم فقال فقهاؤهم اما ذوو راينا يا رسول الله فلم يقولوا شيئا واما اناس منا حديثه اسنانهم فقالوا يغفر الله لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يعطى قریشا ويترك الانصار وسيوفنا تقطر من دمائهم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : انى اعطى رجالا حديثى عهد بكفر اما ترضون ان يذهب الناس بالاموال وترجعون الى رحالكم برسول الله فوالله ما تنقلبون به خير مما ينقلبون به قالوا بلى يا رسول الله قد رضينا فقال لهم انكم سترون بعدى اثره شديدة فاصبروا حتى تلقوا الله ورسوله على الحوض. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو ہوازن قبیلہ کے اموال میں سے مال غنیمت عطا فرمایا جتنا عطا فرمایا تو آپ ﷺ قبیلہ قریش کے کچھ آدمیوں کو سواونٹ عطا فرمانے لگے تو انصار میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو معاف فرمائے آپ ﷺ قریش کو عطا فرما رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی کافروں کے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ان کی یہ بات بیان کی گئی تو آپ ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا پھر انہیں چمڑے کے ایک قبے میں جمع کر کے فرمایا کہ وہ کیا بات تھی جو مجھ تک تمہارے متعلق پہنچی ہے۔ تو ان میں سے دانا اور فقہاء انصاری بولے۔ یا رسول اللہ! جہاں تک عمر رسیدہ اور صاحب مرتبہ لوگوں کا تعلق ہے تو ہم نے دیکھا ہے کہ ان لوگوں نے کچھ نہیں کیا اور جہاں تک تعلق ہے ہمارے جوانوں کا۔ تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو معاف فرمائے آپ ﷺ قریش کو عطا فرما رہے ہیں اور انصار کو چھوڑ رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی ان کے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان لوگوں کو عطا کر رہا ہوں جن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ تازہ ہے (یعنی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں ان کی تالیف قلوب کیلئے عطا کر رہا ہوں) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال و اسباب لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس جاؤ۔ قسم بخدا! جس کے ساتھ تم واپس پلٹو گے وہ اس سے بہتر ہے جس کے ساتھ دوسرے لوگ واپس پلٹیں گے۔ تو انہوں نے عرض کی۔ کیوں نہیں! یا رسول اللہ! ہم راضی ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا

کہ تم عنقریب میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر بلا استحقاق فضیلت دی جائے گی تو تم صبر کئے رہنا یہاں تک کہ تم حوض کوثر پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ملاقات کرو۔

(۸۶۰) اخبرنا عبد الواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف.

نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن یسار، نا غندر، نا شعبۃ عن ابی اسحق

عن عمرو بن مہیون عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قبة فقال اترضون ان تكونوا ربع اهل

الجنة قلنا نعم قال اترضون ان تكونوا ثلث اهل الجنة قلنا نعم قال والذی

نفس محمد بیدہ انی لارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة وذلك ان الجنة لا

یدخلها الا نفس مسلمة وما انتم فی اهل الشرك الا كالشجرة البیضاء فی

جلد الثور الاسود او كالشجرة السوداء فی جلد الثور الاحمر. صحیح.

❖❖ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک قبہ میں رسول اکرم ﷺ کے

ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم جنتیوں میں سے

چوتھائی حصہ ہو جاؤ (یعنی جنت کا چوتھائی حصہ تمہارا ہو) ہم نے عرض کی۔ ہاں۔ تو فرمایا کیا تم اس بات

پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ ہو جاؤ۔ ہم نے عرض کی۔ ہاں۔ تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس

کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے اور یہ بات

بھی ہے کہ جنت میں صرف مسلمان جان ہی داخل ہوگی اور تم اہل شرک میں نہیں ہو مگر ایسے جیسے کالے

رنگ کے بیل کی کھال میں ایک سفید بال یا جیسے سرخ رنگ والے بیل کی کھال میں ایک سیاہ بال۔

(یعنی نہ ہونے کے برابر تم میں مشرک ہوں گے)۔

☆☆☆

باب نمبر ۶۹

فی ذکر عزتہ و حربتہ و عصاہ و قضیبہ ﷺ

آپ ﷺ کے چھوٹے نیزے، برچھی، عصا اور چھڑی کا بیان

(۸۶۱) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیبی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا الحسن بن منصور، نا حجاج بن محمد الاعور، نا شعبۃ عن الحكم سعت ابا جحيفة رضى الله تعالى عنه قال خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضا ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة. صحيح.

✽✽ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ دوپہر کے وقت صاف سطح زمین والے علاقے کی طرف (بطحاء) تشریف لے گئے۔ پھر وضو فرما کر دو رکعت نماز ظہر ادا فرمائی، پھر دو رکعت نماز عصر ادا فرمائی در آنحالیکہ آپ ﷺ کے سامنے چھوٹا نیزہ (بطور سترہ) گڑا ہوا تھا۔

(۸۶۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیبی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا ابراهیم بن المنذر، نا الولید، نا ابو عمرو حدثنی نافع عن ابن عمر رضى الله تعالى عنها قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يغدو الى المصلى والعنزة بين يديه تحمل وتنصب بالمصلى بين يديه فيصلى اليها. صحيح.

✽✽ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت عید گاہ تشریف لے جاتے۔ ایک چھوٹا نیزہ آپ ﷺ کے آگے آگے وہاں اٹھا کر لے جایا جاتا اور عید گاہ میں آپ ﷺ کے آگے کھڑا کیا جاتا تو آپ ﷺ اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے۔

(۸۶۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیبی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا اسحق بن منصور، نا عبد اللہ بن نمیر، نا عبد اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا خرج يوم العيد امر بالحربة فتوضع بين يديه فيصلی اليها والناس وراءه وكان يفعل ذلك في السفر فمن ثم اتخذها الامراء صحيح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن باہر تشریف لاتے تو برجھی لانے کا حکم دیتے۔ وہ لا کر آپ کے سامنے گاڑی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے جبکہ دوسرے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران بھی ایسے ہی کرتے۔ وہ برجھی کبھی کسی کے پاس رہی کبھی کسی کے پاس۔ پھر وہ حکام نے لے لی۔

(۸۶۴) اخبرنا ابو سعيد عبد الله بن احمد الطاهري، انا جدی ابو سهل عبد الصمد ابن عبد الرحمن البزاز، انا ابوبكر محمد بن زكريا العذافري، انا اسحق بن ابراهيم بن عباد الدبري، نا عبدالرزاق، انا معمر عن منصور عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه قال خرجنا على جنازة فيينا نحن بالبقيع اذ خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وبهيدة مخرصة فجاء فجلس ثم نكت بها في الارض ساعة ثم قال ما من نفس منقوسة الا قد كتب مكانها من الجنة او النار والا قد كتب شقية او سعيدة قال فقال رجل افلا نتكل على كتابنا يا رسول الله وندع العمل قال لا ولكن اعملوا فكل ميسر اما اهل الشقاء فييسرون لعل اهل الشقاء واما اهل السعادة فييسرون لعل اهل السعادة قال ثم تلا هذه الآية : (فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره ليسرى واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى) (الليل : ۵ : ۱۰) صحيح۔

❖❖ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ ادا کرنے کیلئے

نکلے تو جبکہ ہم جنت البقیع میں تھے نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ ﷺ آکر بیٹھ گئے پھر کچھ دیر وہ چھڑی زمین پر مارتے رہے پھر فرمایا کہ ہر جان کی جگہ جنت یا دوزخ میں لکھ دی گئی ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ بد بخت ہے یا خوش بخت۔ تو ایک آدمی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے لکھے پر ہی بھروسہ نہ کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں۔ تو ارشاد فرمایا۔ نہیں بلکہ عمل کرو۔ ہر ایک کیلئے اسی کام کو آسان کیا جائے گا (جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے) اگر بد بختوں میں سے ہوگا تو بد بختوں والے اعمال اس کیلئے آسان ہوں گے اور اگر خوش بختوں میں سے ہوگا تو خوش بختوں والے اعمال اس کیلئے آسان کئے جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ ”فاما من اعطی واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى و كذب بالحسنى فسنيسره للعسرى“ (اللیل ۱۰ تا ۱۵) یعنی تو وہ جس نے دی اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔

(۸۶۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا احمد بن صالح ويحيى بن سليمان قالا، نا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال طاف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في حجة الوداع على بعير يستلم الركن بمحجن. صحيح.

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے ایک اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا۔ آپ ﷺ حجر اسود کو ایک ٹیڑھے منہ والی چھڑی کے ساتھ استلام فرماتے تھے چھوتے تھے۔

(۸۶۶) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا سعيد بن ابی مریم، نا ابراهيم بن سوید حدثني عمرو بن ابی عمرو مولى المطلب اخبرني سعيد بن جبیر حدثني ابن عباس رضي الله تعالى عنها انه دفع مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم عرفة

فسمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وراءہ زجرا شديدا وضربا للابل
فاشار بسوطه اليهم وقال ايها الناس عليكم بالسكينة فان البر ليس
بالايضاع. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ یوم عرفہ کو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹوں کو سختی کے ساتھ جھڑکنے اور مارنے کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان لوگوں کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ اشارہ کر کے فرمایا۔ اے لوگو! سکون اختیار کرو کیونکہ تیز ہانکنے
میں ثواب نہیں ہے۔

(۸۶۷) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد
بن عيسى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا هرون
بن معروف، نا حاتم بن اسماعيل عن يعقوب بن مجاهد ابى حذرة عن
عبادة بن الوليد بن عباد بن الصامت قال خرجت انا وابى نطلب العلم
فمضينا حتى اتينا جابر بن عبد الله في مسجده فقال اتانا رسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم في مسجدا هذا وفي يده عرجون من طاب فراى في
قبلة المسجد نخامة فحكها بالعرجون ثم اقبل علينا فقال ايكم يحب ان
يعرض الله عنه ان احدكم اذا قام يصلى فان الله قبل وجهه فلا يبصقن
قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره تحت رجله اليسرى فان عجلت
به بادرة فليقل بثوبه هكذا ثم طوى ثوبه بعضه على بعض فقال اردوني
عنبرا فقام فتى من الحى يشد الى اهله فجاء بخلوق في راحته فاخذته
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فجعله على راس العرجون ثم لطح
به على اثر النخامة. صحيح.

❖❖ حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اور
میرے والد گرامی علم کی طلب میں نکلے تو چلتے چلتے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی مسجد
میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ اس
وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ والی دیوار میں بلغم

یکھی تو آپ ﷺ نے اس شاخ سے اسے کھرچ دیا پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائے۔ تم میں سے جب کوئی نماز ادا کرنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ رب العزت اس کے سامنے ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنے سامنے اور دائیں جانب مت تھو کو بلکہ اپنی بائیں جانب بائیں پاؤں کے نیچے تھو کنا چاہئے اور اگر کوئی ضرورت جلدی سے اس پر آن پڑے تو اپنا کپڑا اس طرح کر لے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے کپڑے کا کچھ حصہ دوسرے حصہ پر لپیٹا (یعنی تہہ لگائی) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے عنبر (خوشبو) دو۔ تو قبیلے کا ایک نوجوان اٹھا اور بھاگتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور کچھ خوشبو اپنی ہتھیلی میں لے کر آیا۔ رسول اکرم ﷺ نے وہ خوشبو لے کر اس شاخ کے سرے پر رکھی پھر بلغم کے نشان پر مل دی۔

(۸۶۸) حدثنا البطهر بن علی الفارسی، نا محمد بن ابراہیم الصالحانی، انا عبد اللہ ابن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، نا اسماعیل بن اسحق، نا ابن ابی اویس، نا سلیمان بن بلال، نا محمد بن عجلان عن عیاض عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یستحب العراجین ولا یزال فی یدہ منها شیء فدخل یوما المسجد وفی یدہ العرجون فرای نخامة فی القبلة فحکھا بالعرجون۔

❖❖ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کھجور کی شاخیں پسند فرماتے تھے اور ہمیشہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں کوئی شاخ ہوتی۔ ایک دن آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت بھی آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی تو آپ ﷺ نے قبلہ والی دیوار میں بلغم لگی یکھی تو آپ ﷺ نے اس شاخ کے ساتھ اسے کھرچ ڈالا۔

(۸۶۹) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا ابو الیمان، نا شعيب عن عبد اللہ بن ابی حسین، نا نافع بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم مسیلة الکذاب علی عهد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجعل یقول ان جعل لی محمد الامر من بعدہ تبعته وقدامہا فی بشر کثیر من قومه فاقبل الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومعه ثابت بن قیس وفی ید رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قطعة جريد حتى وقف على مسيلة في اصحابه فقال لو سالتني هذه القطعة ما اعطيتها ولن تعدوا امر الله فيك ولن ادبرت ليعقرنك الله. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں مسلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر حضرت محمد ﷺ اپنے بعد نبوت مجھے دے دیں تو میں ان کی اتباع کروں گا۔ اس کے ساتھ اس کے قبیلہ کے بہت سے لوگ بھی آئے۔ تو رسول اکرم ﷺ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کے پاس تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ہری شاخ تھی۔ آپ ﷺ اس کے ساتھیوں میں اس کے سامنے گئے اور فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو میں یہ بھی تجھے نہیں دوں گا اور تو اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہیں ٹال سکتا جو اس نے تیرے بارے میں لکھ دیا ہے اور اگر تو (اسلام سے) پیٹھ پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک فرمادے گا۔

(۸۷۰) اخبرنا عبدالواحد، انا احمد بن عبد الله النعیمی، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدد، نا یحیی عن عثمان بن عتاب، انا ابو عثمان النهدي عن ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه كان مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حائط من حیطان المدینة وفي يد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عود يضرب به بين الماء والطين فجاء رجل يستفتح فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : افتح وبشره بالجنة فاذا عبر ففتحت له وبشرته بالجنة ثم استفتح رجل آخر وكان متكئا فجلس فقال افتح وبشره بالجنة على بلوی تصيبه او تكون فذهبت فاذا عثمان ففتحت له وبشرته بالجنة واخبرته بالذی قال : قال الله المستعان. صحيح.

❖❖ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک چار دیواری والے باغ میں تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جو آپ ﷺ پانی اور مٹی میں مار رہے تھے۔ تو کسی آدمی نے باغ کا دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ تو میں نے ان کیلئے دروازہ کھول کر انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور

آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو ارشاد فرمایا کہ کھول اور اسے جنت کی بشارت دے۔ تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کیلئے بھی دروازہ کھول کر انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ اس وقت آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے تو سیدھے ہو کر بیٹھ کر فرمایا کہ کھول دے اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دے گو ان پر ایک مصیبت آئے گی یعنی بلوہ ہوگا۔ میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ تو میں نے ان کیلئے بھی دروازہ کھولا، جنت کی بشارت دی اور جو کچھ آپ ﷺ نے فرمایا تھا ان سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مددگار ہے۔

(۸۷۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا صدقہ بن الفضل، انا ابن عیینہ عن ابن ابی نجیع عن مجاہد عن ابی معمر عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکة بوم الفتح وحول البيت ستون وثلاثائة نصب فجعل يطعنها بعود فی یدہ ویقول : (جاء الحق وزهق الباطل) (الاسراء : من الایة ۸۱) جاء الحق وما یبدی الباطل وما یعید۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت تھے تو آپ ﷺ اپنے ہاتھ میں موجود لکڑی کے ساتھ انہیں گرا گرا کر فرمانے لگے ”جاء الحق وزهق الباطل“ (الاسراء ۸۱) یعنی حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ (یعنی جدھر سے آیا تھا ادھر ہی چلا گیا تھا)۔

(۸۷۲) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا یحیی، نا وکیع عن الاعش عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حرث المدینة وهو متوکی علی عسیب فمر بقوم من الیہود فقال بعضهم لبعض سلوه عن الروح وقال بعضهم لا تسالوه فسالوه عن الروح فقام متوکیا علی العسیب وانا خلفه فظننت انه یوحی الیہ

فقال : (ويسألونك عن الروح قل الروح من امر ربي وما اوتيتهم من العلم الا قليلا) (الاسراء : ۸۵) صحيح۔

❖❖ حضرت عبداللہ ﷺ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں پیدل چل رہا تھا۔ آپ ﷺ اس وقت کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیک لگا کر چل رہے تھے تو کچھ یہودیوں کے پاس سے گزرے تو ان میں سے کچھ یہودیوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو جبکہ کچھ نے یہ کہا کہ مت پوچھو تو انہوں نے آپ ﷺ سے روح کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ اس چھڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ میں اس وقت آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا تھا تو میں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”ويسألونك عن الروح قل الروح من امر ربي وما اوتيتهم من العلم الا قليلا“ (الاسراء ۸۵) یعنی اے محبوب! وہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (یاد رہے کہ سورہ بنی اسرائیل کو ہی سورہ الاسراء بھی کہا جاتا ہے۔ مترجم مدنی)

(۸۷۳) حدثنا البطر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحسن، نا ابو عبد الحميد الحراني، نا عثمان بن عبد الرحمن عن البعلی بن هلال عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال التوكو على العصاء من اخلاق الانبياء كان لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عصا يتوكا عليها ويامر بالتوكي على العصاء عثمان بن عبد الرحمن ومعلی بن هلال ضعيفان۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ عصا پر ٹیک لگانا عادات انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک عصا مبارک تھا جس پر آپ ﷺ ٹیک لگاتے تھے اور عصا پر ٹیک لگانے کا حکم دیا کرتے تھے۔ ”اس حدیث مبارکہ کی سند میں دو راوی عثمان بن عبد الرحمن اور معلی بن ہلال ضعیف راوی ہیں۔“

باب نمبر ۷۰

فی ذکر رمحه وسیفه وقوسه ونبله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نیزہ (بھالا)، تلوار، کمان اور تیر کا بیان

(۸۷۴) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا ابو ذر محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد ابن جعفر، نا عمر بن محمد القافلانی، نا عبد الله بن شبيب حدثني يحيى بن ابراهیم بن ابی قتيلة حدثني عبدالرحمن بن زيد عن ابیه عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال كان للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم رمح او عصا يركز له فيصلى اليها.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک نیزہ یا عصا تھا جو آپ ﷺ کیلئے گاڑ دیا جاتا تو آپ ﷺ اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے۔

(۸۷۵) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا محمود الواسطی، نا زکریا بن یحیی زحمویہ، نا عبدالرحمن بن ابی الزناد عن ابی الزناد عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم غنم سيفه ذا الفقار يوم بدر وهو الذى رأى فيه الرؤيا يوم احد.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے دن اپنی تلوار ذوالفقار نامی بطور مال غنیمت حاصل کی اور یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے غزوہ احد کے دن خواب دیکھا۔

(۸۷۶) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابو بکر بن ابی الشیخ الواسطی، نا محمد بن ابان، نا جریر

بن حازم عن قتادة عن انس رضي الله تعالى عنه قال كانت قبعة سيف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فضة.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی

کا تھا۔

(۸۷۷) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحسن، نا اسحق بن ابراهيم الصواف، نا يحيى بن كثير العنبري، نا عثمان بن سعد عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان سيف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان حنفيا وكانت قبيعته من فضة.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک حنفی تھی (احنف بن قیس کی طرف منسوب ہے) اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(۸۷۸) حدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحسن، نا محمد بن صدران، نا طالب بن حجير، نا هود العصري عن جده مزيدة ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم دخل مكة يوم الفتح وعلى سيفه ذهب وفضة قال طالب فسأله عن الفضة فقال كانت قبعة السيف فضة.

❖❖ حضرت مزیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک سونے اور چاندی کی تھی۔ حضرت طالب بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مزیدہ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت ہود عصری رضی اللہ عنہ سے چاندی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(۸۷۹) حدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد الفارسي، نا محمد بن مهران الجبال، نا محمد بن جبیر عن ابی الحکم الصیقل عن مرزوق قال صقلت سيف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذا الفقار فبيعته فضة وفي وسطه بكرة او بكرات فضة

وفی قیدہ حلقة فضة.

❖❖ حضرت مرزوق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ذوالفقار صیقل کی تو دیکھا کہ اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور اس کے درمیان میں نئی چمکدار چاندی تھی اور اس کے بند (جہاں سے تلوار کو پکڑتے ہیں) میں چاندی کا حلقہ تھا۔

(۸۸۰) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا احمد بن عمر، نا اسماعيل، نا ابوبكر، نا وكيع عن اسرايل عن جابر عن عامر قال اخرج الينا علي بن الحسين رضي الله تعالى عنها سيف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاذا قبيعته والحلقتان اللتان فيها الحبائل فضة كان سيفاً لمنبه بن الحجاج السهمي اتخذه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لنفسه يوم بدر.

❖❖ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار نکال کر دکھائی تو اس کا قبضہ اور دونوں حلقے جن میں ایک تسمہ (یعنی جس کے ساتھ تلوار لٹکاتے ہیں) تھا سب چاندی کے تھے۔ وہ تلوار منبہ بن حجاج سہمی کی تھی۔ غزوہ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے لئے رکھ لیا۔

(۸۸۱) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد، نا اسحق بن احمد الفارسي، نا محمد بن هرون، نا معاوية بن عمرو، نا ابو اسحق الفزاري عن الحسن بن عمارة عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يخطبهم في السفر متوكئاً على قوس قائماً.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو ایک کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر وعظ فرماتے تھے۔

(۸۸۲) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا احمد بن عمر، نا اسماعيل، نا نصر بن علي، نا وكيع وعبد الله بن داود عن ابي جنابة عن يزيد ابن البراء عن ابيه البراء رضي الله تعالى عنه ان النبي

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہم یوم عید وهو معتبد علی قوس او عصا۔
 ❖❖ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید کے دن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے خطبہ ارشاد فرمایا اور آنحالیکہ آپ ﷺ نے ایک کمان یا عصا پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔

(۸۸۳) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا شیبان بن فروخ، نا سلیمان بن المغیرۃ، نا ثابت البنانی عن عبد اللہ بن رباح قال : قال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبيت قال فاتی علی صنم الی جنب البيت وفی ید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوس وهو اخذ بسیۃ القوس فلما اتی علی الصنم جعل یطعن فی عینہ ویقول : (جاء الحق وزہق الباطل) (الاسراء : من الایۃ ۸۱) صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حجر اسود کی طرف تشریف لے گئے تو اسے استلام کیا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا تو ایک بت جو کہ خانہ کعبہ کے پہلو میں رکھا ہوا تھا اس کے پاس گئے۔ اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں کمان تھی اور آپ ﷺ اس کا جھکا ہوا کنارہ تھامے ہوئے تھے تو جب آپ ﷺ اس بت کے پاس گئے تو اس کی آنکھوں میں (اس کمان کے ساتھ) کو نچا دینے لگے (یعنی وہ کمان اس کی آنکھ پر رکھ کر دباتے اور دھکیلتے) اور فرمایا ”جاء الحق وزہق الباطل“ (الاسراء ۸۱) یعنی حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔

(۸۸۴) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبد اللہ بن محمد، نا مروان بن معاویۃ، نا ہاشم بن ہاشم السعدی قال سمعت سعید بن المسیب یقول سمعت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نثل لی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنا ننتہ یوم احد فقال ارم فداک ابی وامی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن رسول اکرم ﷺ اپنے ترکش میں سے تیر نکال نکال کر مجھے پکڑاتے جاتے اور فرماتے۔ تیر مارو۔ میرے ماں باپ تجھ پر

قربان!

(۸۸۵) حدثنا المطهر بن علی، نا محمد بن ابراهیم، نا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن العباس، نا عباس الدوری، نا عبد الحمید بن صالح، نا حباب بن علی عن ادريس عن الحكم عن يحيى بن الجزار عن علي رضي الله تعالى عنه قال كان للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم قوس يقال له المرتجز وبغلة يقال لها الدلدل وحصار يقال له عفیر وسيفه ذوالفقار ودرعه ذو الفضول وناقته القصوى.

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ایک کمان تھی جسے ”مرتجز“ کہا جاتا تھا، ایک نچر تھا جسے ”دلدل“ کہا جاتا تھا، ایک گدھا تھا جسے ”عفیر“ کہا جاتا تھا، ایک تلوار ”ذوالفقار“ نامی، زرہ ذوالفضول نامی اور ایک اونٹنی ”قصوا“ نامی تھی۔



باب نمبر ۱۷

فی ذکر مغفرہ و درعہ و الترس ﷺ

آپ ﷺ کے خود، زرہ اور ڈھال کا بیان

(۸۸۶) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، نا ابو علی زاهر بن احمد، انا ابو اسحق ابراہیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل مکة عام الفتح وعلى راسه البغفر فلما نزعہ جاء رجل فقال يا رسول الله ابن خطل متعلق باستار الكعبة فقال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوه قال ابن شهاب ولم يكن رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يومئذ محرما. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود تھا۔ جب آپ ﷺ نے وہ خود اتارا تو ایک آدمی آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! ابن خطل خانہ کعبہ کے پردے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے (یعنی غلاف کعبہ کے ساتھ) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے (وہیں) قتل کر دو۔ ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

(۸۸۷) اخبرنا ابو عبدالرحمن صاعد بن عبد اللہ المقری، انا ابو طاہر محمد بن محمش الزیادی، انا ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البزاز، نا یحییٰ بن الربیع البکی، نا سفیان بن عیینة عن یزید بن خصيفة عن السائب بن یزید ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظاهر يوم احد بين الدرعين.

❖❖ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن رسول اکرم ﷺ نے دوزرہیں اوپر تلے پہنیں۔

(۸۸۸) اخبرنا ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد الداودی، انا ابو الحسن احمد بن محمد بن موسی بن الصلت، نا ابو اسحق ابراہیم بن عبدالصمد الهاشمی، نا ابو سعید الاشج، نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحق عن یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن الزبیر عن الزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم احد درعان فنهض الی الصخرة فلم یستطع فقعد طلحة تحته حتی استوی علی الصخرة قال الزبیر فسمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول اوجب طلحة۔

❖❖ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن رسول اکرم ﷺ نے دوزرہیں پہن رکھی تھیں۔ تو آپ ﷺ ایک چٹان پر چڑھنے کیلئے اٹھے تو نہ چڑھ سکے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے نیچے بیٹھے یہاں تک کہ آپ ﷺ چٹان کے اوپر چڑھ گئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے اپنے لئے (جنت) واجب کر لی۔

(۸۸۹) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن عمر، انا اسباعیل، نا ابوبکر، نا وکیع، نا اسرائیل عن جابر عن عامر قال اخرج الینا علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما درع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاذا هی یبانیة رقیقة ذات زرافین فاذا علقت بزرافینہا شمرت واذا ارسلت مست الارض۔

❖❖ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اکرم ﷺ کی زرہ مبارک نکال کر دکھائی تو ہم نے دیکھا کہ وہ یمنی باریک زرہ تھی جس کی دوزنجیریں تھیں جب ان زنجیروں کو لٹکایا جاتا تو پیٹ سے لگ جاتی اور جب زنجیروں کو چھوڑ دیا جاتا تو زمین کو چھونے لگتی۔

(۸۹۰) حدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا احمد ابن عمر، نا اسماعيل بن اسحق، نا اسماعيل ابى اويس حدثنى سليمان بن بلال عن جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن على بن الحسين بن على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنهم قال كانت فى درع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حلقتان من فضة عند موضع الثنى وفى ظهره حلقتان من فضة ايضا وقال لبستها فخطت الارض.

❖❖ حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ میں پیڑو کے قریب (جہاں سے زرہ موڑتے ہیں) دو چاندی کے حلقے تھے۔ اسی طرح پچھلی طرف بھی چاندی کے دو حلقے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ زرہ پہنی تو اس نے زمین پر لکیر کھینچ دی (یعنی اتنی لمبی تھی)۔

(۸۹۱) اخبرنا عبدالواحد البليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا احمد بن محمد، انا عبد الله، انا الاوزاعي عن اسحق بن عبد الله بن ابى طلحة عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال كان ابو طلحة يترس مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بترس واحد وكان ابو طلحة حسن الرمي فكان اذا رمى تشرف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فينظر الى موضع نبلة. صحيح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال کے ساتھ آڑ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی ابو طلحہ) اچھے تیر انداز تھے تو جب وہ تیر مارتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آنکھ اٹھا کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں پڑتا ہے۔



باب نمبر ۷۲

فی ذکر رایتہ ولوائہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پرچم اور جھنڈے کا بیان

(۸۹۲) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد ابن یوسف، نا محمد بن اساعیل، نا ابو اسامة عن هشام عن ابیہ عروۃ قال لما سار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام الفتح فاسلم ابو سفیان فحبسه العباس فجعلت القبائل تهر مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتیبۃ کتیبۃ علی ابی سفیان ثم جاءت کتیبۃ وہی اقل الکتاب فیہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ وراية النبی مع الزبیر بن العوام قال وامر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ترکز رایتہ بالحجون قال عروۃ فاخبرنی نافع بن جبیر بن مطعم قال سعت العباس یقول للزبیر بن العوام یا ابا عبد اللہ ہا هنا امرک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ترکز الراية. صحیح.

❖❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلے تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ اسلام قبول کر چکے تھے اور انہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے قید کیا ہوا تھا تو تمام قبیلے گروہ در گروہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ابوسفیان کے سامنے سے گزرنے لگے۔ پھر ایک گروہ آیا جو دوسرے تمام گروہوں سے چھوٹا تھا۔ ان میں رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پرچم تھا۔ جو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا۔ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ آپ کا پرچم خون پہاڑ پر گاڑا جائے۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے

ہوئے سنا ہے کہ اے ابو عبد اللہ! رسول اکرم ﷺ نے تجھے اس جگہ پر چم گاڑنے کا حکم دیا تھا۔

(۸۹۳) حدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ الحافظ، انا ابو یعلیٰ البوصلی، نا ابراہیم بن الحجاج الشامی ناحیان بن عبید اللہ بن حیان ابو زہیر العدوی، نا ابو مجلز عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رایۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانت سوداء ولواءہ ابیض۔

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا پرچم سیاہ تھا اور جھنڈا (پھریرہ) سفید تھا۔

(۸۹۴) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ احمد بن زنجویہ المخرمی، نا محمد بن ابی السری العسقلانی، نا عباس بن طالب عن حیان بن عبید اللہ عن ابی مجلز عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کانت رایۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوداء ولواءہ ابیض مکتوب علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا پرچم سیاہ تھا اور جھنڈا سفید تھا۔ اس کے اوپر ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ لکھا ہوا تھا۔

(۸۹۵) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ الحافظ، نا اسحق بن احمد الفارسی، نا سعید بن عنبسۃ، نا ابن ادیس عن محمد بن اسحق عن عبد اللہ بن ابی بکر عن عمرۃ اظنہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان لواء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابیض وکانت رایۃ سوداء من مرط لعائشۃ مرحل۔

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا جھنڈا سفید تھا اور پرچم سیاہ تھا جو کہ آپ رضی اللہ عنہا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی چادر جس پر کجاوے کی تصویر تھی اس کا بنا ہوا تھا۔

(۸۹۶) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ، نا عبد اللہ

بن محمد ابن زکریا، نا محمد بن بکیر، نا یحیی بن ابی زائدة حدثنی ابو یعقوب الثقفی حدثنی یونس بن عبید مولى محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن القاسم الی البراء بن عازب اساله عن رایة رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ما كانت قال كانت سوداء مربعة من نبرة.

❖❖ حضرت یونس بن عبید رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ کے غلام تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم کے متعلق پوچھنے کیلئے بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سیاہ رنگ کا چوکور کڑھائی دار چادر کا تھا۔

(۸۹۷) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ، نا جبیر بن ہرون، نا علی الطنافسی، نا وکیع، نا سفیان عن ابی الفضل عن الحسن قال كانت رایة رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم سوداء تسمى العقاب.

❖❖ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم سیاہ تھا۔ اسے ”عقاب“ کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔

(۸۹۸) وحدثنا ابو طاہر، نا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ، نا بھلول الانباری عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ شیبہ عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان صاحب رایة رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یوم بدر وفي المواطن کلها صاحب رایة المهاجرین علی وصاحب رایة الانصار سعد بن عبادہ.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور تمام مقامات پر مہاجرین کے علمبردار حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوتے اور انصار کے علمبردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہوتے تھے۔



باب نمبر ۷۳

فی ذکر شعارہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحرب

دوران جنگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعار کا بیان

”شعار“ اس لفظ یا فقرے کو کہا جاتا ہے جو ایک فوج والے آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کیلئے مقرر کر لیتے ہیں تاکہ دوست دشمن کی تمیز ہو جائے۔ موجودہ دور میں اسے کوڈ ورڈ (Code Word) کہا جاتا ہے۔ (مترجم مدنی)

(۸۹۹) حدثنا ابو طاہر، نا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ اخبرنا ابو خلیفۃ، نا ابو داود الطیالسی، نا عکرمۃ بن عمار حدثنی ایاس بن سلمۃ بن الاکوع حدثنی ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان شعار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت امت۔

❖❖ حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ (یا اس طرح ہے کہ) حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد گرامیؓ نے بیان کیا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شعار ”اُمّت اُمّت“ تھا۔

(۹۰۰) وحدثنا ابو طاہر، نا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ، نا احمد بن عمر، نا اسباعیل بن اسحق، نا یحییٰ الحبان، نا سعید بن خثیم عن یزید بن علی قال کان شعار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا منصور امت۔

❖❖ حضرت یزید بن علیؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شعار ”یا منصور امت“ تھا۔

(۹۰۱) وحدثنا ابو طاہر، نا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ، نا احمد بن عمر، نا اسباعیل بن اسحق، نا یحییٰ الحبان، نا منصور الغیاط وکان

جليسا لشريك عن عبد الله بن عمر بن علي قال كان شعار النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يا آل كل خير۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شعار یہ تھا ”یا آل کل خیر“۔

(۹۰۲) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ، نا جبير نا الطنافسي، نا وكيع، نا سفيان عن ابى اسحق عن البهلب بن ابى صفرة عن سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول ان بيتكم العدو فان شعاركم حم لا ينصرون۔

❖❖ حضرت مہلب بن ابی صفرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دشمن تم پر شبنون مارے (یعنی رات کو حملہ کرے) تو تمہارا شعار ”حم لا ينصرون“ ہوگا۔

(۹۰۳) وحدثنا ابو طاهر، نا محمد بن ابراهيم، نا ابو الشيخ، نا جبير بن هرون، نا على الطنافسي، نا وكيع عن شريك عن ابى اسحق ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بعث سرية في عشرة فيهم طلحة فقال شعاركم يا عشرة۔

❖❖ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت دس آدمیوں کو جنگ کیلئے بھیجا ان میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا شعار ”یا عشرة“ یعنی اے دس آدمیو! ہوگا۔



باب نمبر ۷۷

فی ذکر خیلہ و سرجہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھوڑے اور زین کا بیان

(۹۰۴) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا عبدالرحیم بن منیب، نا الفضل بن موسی، نا سفیان عن یونس بن عبید عن عمرو بن سعید عن ابی زرعة عن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو یلوی ناصیة فرسه ویقول الخیل معقود فی نواصیہا الخیر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھوڑے کی پیشانی سے لپٹے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت اور بھلائی بندھی ہوئی ہے۔

(۹۰۵) حدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا عبد اللہ بن الحسین بن زہیر النیسابوری، نا احمد بن حفص، نا ابی، نا ابراہیم بن طہمان عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لم یکن شیء احب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد النساء من الخیل۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی۔

(۹۰۶) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا ابو الشیخ، انا ابراہیم

بن محمد ابن الحسن، نا ابراہیم بن عیسیٰ بن ایوب بمصر، نا یحییٰ بن حسان، نا سلیمان بن موسیٰ، نا ابراہیم بن الفضل عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان احب الخیل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاشقر الاغر الادھم المحجل فی الشق الایمن۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ وہ گھوڑا پسند ہوتا جس کی سرخی پر تیرگی ہو، پیشانی سفید ہو، کالا مشکلی ہو اور دائیں جانب والے حصے کے پاؤں میں سفیدی ہو۔

(۹۰۷) اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن الحسن المروزی، انا ابو العباس احمد بن محمد ابن سراج الطحان، انا ابو احمد محمد بن قریش بن سلیمان، انا ابو الحسن علی بن عبدالعزیز المکی، انا ابو عبید القاسم بن سلام حدثنی یحییٰ بن سعید عن سفیان الثوری عن مسلم بن عبدالرحمن عن ابی زعة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه کرہ الشکال فی الخیل۔ صحیح۔ قال ابو عبید الشکال هو ان یکون ثلاث قوائم محجلة وواحدة مطلقة او ثلاث قوائم مطلقة وواحدة محجلة اخذ منه الشکال الذی یشکل به الخیل لان الشکال یکون فی ثلاث قوائم۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے میں شکال کو ناپسند فرماتے تھے۔ (شکال سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے کے تین پیروں میں سفیدی ہو اور ایک پیر خالی یا اس کے برعکس ہو۔ مترجم مدنی)۔

(۹۰۸) عن ابی بن عباس بن سهل عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حائطنا فرس یقال له اللخیف قال ابو عبد اللہ ویروی اللخیف۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابی بن عباس بن سهل نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہمارے باغ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جسے ”لخیف“ کہا

جاتا تھا اور ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”لخيف“ بھی روایت کیا گیا ہے۔

(۹۰۹) واخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا آدم، نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا رضي الله تعالى عنه يقول كان فزع بالمدينة فاستعار النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فرسا من ابي طلحة يقال له المندوب فركب فلما رجع قال ما راينا من شيء وان وجدناه لبحرا. صحيح.

❖❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں دشمن کا خوف طاری ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے ایک گھوڑا مستعار لیا جسے ”مندوب“ کہا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو کر گئے جب واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ ہم نے تو کوئی چیز نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا ہم نے سمندر پایا ہے (یعنی سمندر کی طرح تیز ہے حالانکہ وہ بہت سست تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری فرمانے کے بعد وہ واقعی سمندر ہو گیا)۔

(۹۱۰) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن احمد بن تميم، نا ابن حبيد، نا سلمة بن الفضيل عن ابي اسحق عن يزيد بن ابي حبيب عن مربد بن عبد الله عن عبد الله زريق الغافقي عن علي رضي الله تعالى عنه قال كان اسم فرس النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المرتجز واسم بغلته البيضاء دلدل واسم حماره عفير واسم درعه ذات الفضول.

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کا نام ”مرتجز“، سفید خچر کا نام ”دلدل“، گدھے کا نام ”عفیر“ اور زرہ کا نام ”ذات الفضول“ تھا۔
نوٹ: ۸۸۵ نمبر حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان کا نام ”مرتجز“ مروی ہے جبکہ اس حدیث مبارکہ میں گھوڑے کا نام ”مرتجز“ مروی ہے اور میرے خیال سے یہی قریب الفہم بھی ہے۔
مترجم مدنی۔

(۹۱۱) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشيرزي، انا زاهر بن احمد،

انا ابو اسحق ابراهیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سابق بین الخیل التي قد اضررت من الحفياء الى ثنية الوداع وكان امدھا ثنية الوداع وسابق بین الخیل التي لم تضرب من الثنية الى مسجد بنی زریق وكان عبد اللہ فیہن سابق بها۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مقام حفیا سے لے کر ثنیۃ الوداع تک ان گھوڑوں کے درمیان دوڑ لگوائی جو شرط کیلئے تیار کئے گئے تھے اور دوڑ کی آخری حد ”ثنیۃ الوداع“ کا مقام تھا اور جو گھوڑے شرط کیلئے تیاری نہیں کئے گئے تھے ان کے درمیان ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنی زریق تک دوڑ لگوائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا۔

(۹۱۲) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا جبیر بن ہارون، نا علی الطنافسی، نا النعمان بن محمد، نا حماد بن سلمة عن یعلی بن عطاء عن عبد اللہ بن یسار ابی ہمام عن ابی عبدالرحمن الفہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال شهدت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم خیبر فی یوم صائف شدید الحر فقال یا بلال اسرج لی فرسی فاخرج سرجا رقیقا من لبد لیس فیھا اشر ولا بطر۔

❖❖ حضرت ابو عبدالرحمن فہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے دن ایک سخت گرمی والے دن میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حاضر تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے بلال! میرے گھوڑے پر زین ڈالو۔ تو انہوں نے ایک زین نکالی جو پتلی سی تھی پیوند لگی ہوئی تھی اور اس میں کوئی فخر و غرور والی چیز نہیں تھی۔



باب نمبر ۷۵

فی ذکر بغلته وحمارہ ﷺ

آپ ﷺ کے خچر اور گدھے کا بیان

(۹۱۳) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی ابو طاہر احمد بن عمرو بن سرح، انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شہاب حدثنی کبیر بن عباس بن عبدالمطلب قال : قال عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ شهدت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم حنین انا وابو سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم نفارقه ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی بغلة له بیضاء اهداها له فروة بن نفاثة الجذامی فلما التقى المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یرکض بغلة قبل الکفار قال عباس وانا اخذ بعنان بغلة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکفها ارادة ان لا تسرع وابو سفیان آخذ بרכاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال رسول اللہ : ای عباس ناد اصحاب السيرة فقال عباس وكان رجلا صیتا فقلت باعلی صوتی این اصحاب السيرة قال فواللہ لکان عطفتهم حين سمعوا صوتی عطفة البقر علی اولادها فقال یا لبيک یا لبيک قال فاقتلوا والکفار فنظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو علی بغلة کالمتطاول علیها الی قتالهم فقال هذا حين حمى الوطيس قال ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حصيات فرمى

بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا درب محمد فوالله ما هو الا ان رماهم بحصياته فما زلت اري حدهم قليلا وامرهم مدبرا. صحيح.

❖❖ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ حنین کے موقع پر رسول اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا تو میں اور حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے جدا نہیں ہوئے۔ آپ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے جو آپ ﷺ کو فروہ بن نفاشہ جذامی نے بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ جب مسلمان اور کفار آمنے سامنے ہوئے تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے تو رسول اکرم ﷺ اپنے خچر کو کفار کی طرف پاؤں مار مار کر لے جانے لگے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے خچر کی باگ پکڑی ہوئی تھی اور میں اسے اس ارادے سے کھینچ رہا تھا کہ وہ تیز نہ ہو جائے اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کی رکاب پکڑ رکھی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے عباس! اصحاب سمرہ (یعنی بیعت رضوان) کو بلاؤ۔ (سمرہ ایک کانٹے دار درخت ہوتا ہے اس کے نیچے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی) حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت بلند آواز والے آدمی تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بلند آواز کے ساتھ کہا کہ بیعت رضوان والے کہاں ہیں؟ تو قسم بخدا! جب انہوں نے میری آواز سنی تو اس طرح واپس لوٹے جیسے گائے اپنے بچے کے پاس لوٹی ہے اور کہا ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ پھر وہ اور کفار باہم جنگ کرنے لگے تو رسول اکرم ﷺ خچر پر بلند ہو کر ان کی لڑائی دیکھنے لگے اور فرمایا کہ اس وقت تنور گرم ہوا ہے (یعنی اب خوب لڑائی شروع ہوئی ہے) پھر آپ ﷺ نے کچھ کنکریاں پکڑ کر کافروں کے منہ پر ماریں اور فرمایا۔ قسم رب محمد ﷺ کی! انہوں نے شکست پائی۔ تو قسم بخدا! بس آپ ﷺ کے انہیں کنکریاں مارنے کی ہی دیر ہوئی اور میں برابر دیکھتا رہا کہ ان کی دھار کند ہو گئی تھی اور ان کا معاملہ پیٹھ پھیرنے والا ہو گیا تھا (یعنی انہیں فوراً شکست ہو گئی)۔

(۹۱۴) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ الحافظ، نا ابراهيم بن علي، نا محمد بن زياد الزیادی، نا سفيان عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال اهدى النجاشي الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بغلة وكان يركبها وبعث اليه بقدر فكان يشرب منه.

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نجاشی شاہ حبشہ نے رسول اکرم ﷺ کی طرف ایک نجر بطور تحفہ بھیجا۔ آپ ﷺ اس پر سواری فرماتے تھے اور ایک پیالہ بھیجا تو آپ ﷺ اس میں (پانی وغیرہ) پیتے تھے۔

(۹۱۵) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا اسحق بن ابراهيم سمع يحيى بن آدم، حدثنا ابو الاحوص عن ابى اسحاق عن عمرو بن ميمون عن معاذ رضى الله تعالى عنه قال كنت ردف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على حمار يقال له عفير فقال يا معاذ هل تدري ما حق الله على عباده وما حق العباد على الله قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله على عباده ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئاً وحق العباد على الله ان لا يعذب من لا يشرك به شيئاً فقلت يا رسول الله افلا ابشر به الناس فقال لا تبشرهم فيتكلموا. صحيح.

♦♦ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا جسے عفیر کہا جاتا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ جس بندے نے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا وہ اسے عذاب نہ دے۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں بندوں کو اس بات کی خوشخبری نہ دے دوں۔ تو فرمایا انہیں خوشخبری مت دینا ورنہ وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔

(۹۱۶) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا ابو الشيخ، نا

عمر بن زيد بن اسلم عن ابيه عن ابن عمر رضى الله تعالى عنها قال خرج

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على حمار يقال له اليعفور.

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ یعفور نامی گدھے پر

سوار ہو کر باہر تشریف لائے۔

(۹۱۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدد، نا معتبر قال سمعت ابا یقول ان انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو اتیت عبد اللہ بن ابی فانطلق الیہ النبی وركب حمارا وانطلق المسلمون یمشون معه وهی ارض سنخة فلما اتاه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال الیک عنی واللہ لقد آذانی نثن حبارک فقال رجل من الانصار منهم واللہ لحمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطیب ریحا منك. صحیح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کاش! آپ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) کے پاس تشریف لے چلیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کی طرف چلے۔ مسلمان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیدل چل پڑے۔ وہ زمین بدبودار تھی (یعنی جس میں سے گزر کر جا رہے تھے) تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس لعین کے پاس پہنچے تو بولا۔ مجھ سے دور رہئے! قسم بخدا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کی بونجھے تکلیف دیتی ہے (جہنمی پیپ تو تیرے لئے خوشبودار ہوگی۔ لعین آدمی!) تو مسلمانوں میں سے ایک انصاری آدمی نے کہا قسم بخدا! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے کہیں زیادہ بہتر، عمدہ اور پاکیزہ خوشبودار ہے۔

(۹۱۸) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابی الحباب سعید بن یسار عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی علی حمار وهو متوجه الی خیبر. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے دیکھا ہے اور اس گدھے کا منہ خیبر کی طرف تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ خیبر کی طرف تھا۔

(۹۱۹) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابو العباس احمد بن محمد الخزاعی، نا القعنبی، نا

علی بن عباس عن مسلم الاعور عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال
رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بخيبر على حمار على اكاف
ليف وخطام ليف.

❖❖ حضرت انس بن مالك رضي الله عنه سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ خیبر کے مقام پر میں نے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر سوار دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پوست کی زین پر بیٹھے ہوئے تھے اور کھجور
کے پوست کی ہی نکیل (باگ) تھی۔



باب نمبر ۷۶

فی ذکر ناقته ﷺ

آپ ﷺ کی اونٹنی کا بیان

(۹۲۰) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن عبد الله بن رسته، نا عبد الله بن معاذ، نا ابی عن حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كانت ناقة للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسمى العضباء وكانت لا تسبق فجاء اعرابی علی قعود له فسبق فشق ذلك علی المسلمین فقال مالکم فقالوا سبقت العضباء فقال انه حق علی اللہ عز وجل ان لا یرتفع شیء من الدنیا الا وضعه. صحیح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام ”عضباء“ تھا۔ اس سے آگے نہیں نکلا جاتا تھا (یعنی دوڑ میں اس سے آگے کوئی نہیں نکلتا تھا) تو ایک بدو نو جوان نراونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس سے آگے نکل گیا تو مسلمانوں پر یہ چیز بہت شاق گزری تو اس بدو نے کہا کہ تمہیں کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ تو عضباء سے آگے نکل گیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ اللہ رب العزت پر یہ بات حق ہے کہ وہ جس چیز کو بھی دنیا میں بلندی عطا فرمائے گا اسے پستی بھی عطا فرمائے گا۔

(۹۲۱) وحدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا زید بن عبد العزيز الموصلی، نا ابن المقری، نا عبد الله بن رجاء، نا موسی بن عقبہ عن عبد الله بن دینار عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم فتح مکة علی ناقته القصواء.

❖❖ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی ”قصواء“ پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

(۹۲۲) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا حاتم بن اسماعیل عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخلنا علی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذن ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاج فخرجنا معه حتی اذا اتی ذا الحلیفۃ فصلی رکعتین فی المسجد ثم ركب القصواء حتی اذا استوت به ناقتہ علی البیداء اهل بالتوحید صحیح۔

❖❖ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کروائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج پر جانے والے ہیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل پڑے۔ حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مقام بیداء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر پہنچ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بلند آواز سے پکاری (یعنی تلبیہ کہا)۔

(۹۲۳) اخبرنا عبد الواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبید بن اسماعیل عن ابی اسامۃ عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه کان اذا ادخل رجلہ فی الغرز واستوت ناقتہ قائمۃ اهل من عند مسجد ذی الحلیفۃ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پاؤں مبارک اونٹنی کی رکاب میں رکھتے اور اونٹنی بالکل سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تہلیل (تلبیہ) پکارنے لگتے۔

(۹۲۴) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، نا ابو محمد عبد

اللہ بن یوسف بن محمد بن بامویۃ، نا ابو العباس محمد بن یعقوب، نا محمد بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، نا ابن وہب اخبرنی سفیان الثوری انه سمع ابا عمران وهو ایمن بن نائل يحدث ان قدامة بن عمار الکلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ علی ناقة صہباء لا ضرب ولا طرد ولا الیک۔

❖❖ حضرت قدامہ بن عمار کلابی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ”صہباء“ نامی اونٹنی پر رمی جمار کرتے دیکھا ہے تو (اس وقت) نہ ہی مار کر ہٹایا جاتا تھا نہ ہی ہانک کر اور نہ ہی ہٹو! بچو! کہہ کر۔

(۹۲۵) حدثنا ابو طاهر الفارسی، نا محمد بن ابراہیم، نا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن محمد البغوی، نا عبید اللہ العیشی، نا حباد بن سلمۃ عن علی بن زید عن ابی الہلیح عن روح بن عائذ عن ابی العوام عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت ردیف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جبل احمر۔

❖❖ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں سرخ اونٹ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوا۔

(۹۲۶) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، نا احمد بن عبد اللہ النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا قتیبۃ بن سعید، نا حاتم عن یزید بن ابی عبید قال سمعت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول خرجت قبل ان یوذن بالاولی وکانت لقاح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترعی بذی قرد قال فلقیننی غلام لعبد الرحمن بن عوف فقال اخذت لقاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت من اخذها قال غطفان قال فصرخت ثلاث صرخات یا صباحاہ قال فاسمعت بین لابتی البدینۃ ثم اندفعت علی وجهی حتی ادركتهم وقد اخذوا یتقون من الباء فجعلت ارمیهم بنبلی وکنت رامیاً واقول نا ابن الاکوع الیوم یوم الرضیع وارتجز

حتى استنقذت اللقاح منهم واستلبت منهم ثلاثين بردة قال وجاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم والناس فقلت يا نبي الله قد حبيت القوم الباء وهم عطاش فابعث اليهم الساعة فقال يا ابن الاكوع ملكت فاسجحه قال ثم رجعنا فاردفني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على ناقته حتى دخلنا المدينة. صحيح.

❖❖ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں (صبح کے وقت) پہلی اذان دیئے جانے سے پہلے باہر نکلا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوہیل اونٹنیاں (یعنی وہ اونٹنیاں جنہوں نے قریب قریب ہی بچہ جنا ہوا اور دودھ بہت ہو) مقام ذی قرد میں چرائی جاتی تھیں۔ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا تو اس نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوہیل اونٹنیاں ڈاکو ہنکا کر لے گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ کون انہیں لے گیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ غطفان قبیلہ والے۔ تو میں نے تین آوازیں دیں۔ اے قوم والو! میں نے مدینہ منورہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان اپنی آواز سنا دی پھر میں اپنے چہرے کی سیدھ میں چل پڑا حتیٰ کہ میں نے انہیں دیکھ لیا وہ پانی پینے لگے تھے تو میں انہیں تیر مارنے لگا اور میں ایک اچھا تیر انداز تھا۔ ساتھ ہی میں یہ کہنے لگا کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے اور میں رجز پڑھتا رہا حتیٰ کہ میں نے دوہیل اونٹنیاں ان سے چھڑالیں اور ان سے تمیں (۳۰) چادریں چھین لیں۔ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے لوگ آئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے ان لوگوں کو پانی سے روک دیا تھا اور وہ پیاسے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی ان کی طرف لشکر بھیجے تو ارشاد فرمایا۔ اے ابن اکوع! تم مالک بن گئے ہو اب نرمی اور مہربانی کرو (یعنی ہمارا مال واپس آگیا اب جانے دو) تو ہم پھر واپس چل پڑے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار فرمایا حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔



باب نمبر ۷۷

فی صفة اكله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے کھانا تناول فرمانے کا بیان

(۹۲۷) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، نا ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی، انا احمد بن حازم بن ابی غرزة، انا جعفر بن عون عن مسعر عن علی بن الاقمر عن ابی جحيفة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا اكل متكئا. صحيح.

❖❖ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

(۹۲۸) اخبرنا عبد الله بن عبد الصمد الجوزجانی، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن منیع، نا الفضل بن دکین، نا مصعب بن سلیم قال سمعت انس بن مالک رضى الله تعالى عنه يقول اتى النبی صلى الله تعالى عليه وسلم بتمر فرايته ياكل وهو مقع من الجوع. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو کھجور پیش کی گئی تو میں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو (وہ کھجوریں) کھاتے ہوئے دیکھا در آنحالیکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے۔

(۹۲۹) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا ابو الشیخ، انا محمد بن احمد بن معدان، نا ابراهیم بن سعید الجوهري، نا ابن الطباع،

نا معاذ بن محمد بن معاذ بن ابی بن کعب عن ابیہ عن جدہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجثو علی رکتیہ وکان لا یتکی۔

❖❖ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کھانا تناول فرماتے ہوئے) گھٹنوں کے بل بیٹھا کرتے تھے اور ٹیک نہیں لگاتے تھے۔

(۹۳۰) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، نا عبد اللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، نا شعبة عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتہاہ اکلہ والا ترکہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے کا عیب بیان نہیں فرمایا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا لگتا تو تناول فرمالیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

(۹۳۱) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، نا ابو الشیخ الحافظ، نا اسحق بن احمد الفارسی، نا عبدالرحمن بن عمر، نا ابو قتیبہ، نا رجل من بنی ثور عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اکل الطعام یا کل مما یلیہ واذا اتی بالتمر اجال یدہ فیہ۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنے سامنے سے کھاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوریں پیش کی جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک ان میں گردش کرتا۔

(۹۳۲) اخبرنا عبد اللہ بن عبدالصمد الجوزجانی، نا علی بن احمد الخزاعی، نا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید، نا ابن لہیعۃ عن یزید بن ابی حبیب عن راشد الیافعی عن حبیب بن اوس عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یوما فقرب طعام فلم ار طعاما کان اعظم برکة منه اول ما اکلنا ولا اقل
برکة فی آخره قلنا یا رسول اللہ کیف هذا قال انا ذکرنا اسم اللہ حین
اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ فاکل معه الشیطان۔

❖❖ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے تو کھانا لایا گیا۔ میں نے اس کے ابتدائی حصے جیسا بڑی برکت والا کوئی کھانا نہیں دیکھا جو ہم نے کھایا اور اس کے آخری حصے جیسا کم برکت والا کھانا بھی نہیں دیکھا۔ تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوا؟ (یعنی ابتداء میں تو بڑی برکت تھی جبکہ آخر میں بہت کم برکت ہوئی) تو ارشاد فرمایا کہ جب ہم نے کھانا کھایا تو ہم نے بسم اللہ پڑھی تھی پھر ایک ایسا آدمی کھانے بیٹھا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کے ساتھ شیطان بھی کھاتا رہا۔

(۹۳۳) واخبرنا عبد اللہ بن عبدالصمد، انا علی بن احمد، انا الہیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا ابوبکر محمد بن ابان، نا وکیع، نا هشام الدستوائی عن بدیل بن میسرۃ العقیلی عن عبد اللہ بن عبید بن عیر عن ام کلثوم عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کل طعاما فی ستة من اصحابه فجاء اعرابی فاکله بلقمتین فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو سبی کفاکم۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے چھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے تو ایک بدو آیا۔ تو اسے بھی دو لقمے کھلائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ بدو بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کیلئے کافی ہوتا۔

(۹۳۴) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن عبد اللہ بن رستہ، نا ابراہیم بن المستر، نا عفان بن مسلم، نا حماد ابن سلمۃ عن حمید عن ابی المتوکل عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا اذا اکلنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعاما لا نبداً حتی یکون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یبدأ۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ

کھانا کھاتے تو رسول اکرم ﷺ کے ابتداء فرمانے تک ہم کھانے کی ابتداء نہیں کرتے تھے۔

(۹۳۵) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا

عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابو خالد موسی بن محمد الانصاری، نا

علی بن حرب، نا ابو معاویة عن هشام بن عروة عن عبدالرحمن بن سعد

عن ابن کعب عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاکل بثلاثة اصابع ولا یسح یدہ حتی یلعقہا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تین انگلیوں

کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے اور جب تک انگلیاں چاٹ نہ لیتے تھے ہاتھ پونچھتے نہ تھے۔

(۹۳۶) اخبرنا عبد اللہ بن عبدالصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا

الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا الحسن بن علی الخلال، نا عفان، نا حماد

بن سلمة عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم اذا اکل طعاما لعق اصابعه الثلاث۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے

تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے تھے۔

(۹۳۷) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، نا عبد اللہ بن

محمد بن جعفر، نا عمران بن موسی بن فضالة، نا عمرو بن عثمان، نا

عبدالمجید بن ابی رواد، نا ابن جریج عن هشام بن عروة عن محمد بن

کعب بن عجرة عن ابيه کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاکل باصابعه الثلاث الابهام والתי تليها

والوسطی ورايته یلعق اصابعه الثلاث قبل ان یسحها۔

❖❖ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو تین

انگلیوں یعنی انگوٹھا، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ کھانا تناول فرماتے دیکھا ہے اور میں نے

آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنی تینوں انگلیاں پونچھنے سے پہلے چاٹتے تھے۔

(۹۳۸) اخبرنا عبد اللہ بن عبدالصمد، انا علی بن احمد، انا الہیثم بن

کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن بشار، نا معاذ بن ہشام حدثنی ابی عن یونس عن قتادة عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما اکل نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی خوان ولا فی سکرجة ولا خبز له مرقق قال فقلت لقتادة فعلام كانوا یا کلون قال علی هذه السفر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکی یا میز پر اور تشری (چھوٹی پیالی جس میں اچار یا سلاد وغیرہ رکھتے ہیں) میں کبھی نہیں کھایا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چپاتی پکائی گئی۔ حضرت یونس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ پھر وہ کس پر کھانا کھاتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس دسترخوان پر یعنی جو زمین پر بچھایا جاتا ہے۔

(۳۳۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن سنان، نا ہمام عن قتادة قال کنا عند انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنده خباز له فقال ما اکل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خبزا مرققا ولا شاة مسبوطة حتی لقی اللہ عز وجل۔ صحیح۔

❖❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اس وقت ان کا نابائی بھی ان کے پاس تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمانے تک (یعنی وفات تک) نہ تو میدے کی چپاتی کھائی اور نہ ہی کھال سمیت بھنی ہوئی بکری۔

(۹۴۰) واخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا قتیبہ بن سعد، نا یعقوب عن ابی حازم قال سالت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ هل اکل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النقی فقال سهل ما رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النقی من حین ابتعثہ اللہ تعالیٰ حتی قبضہ اللہ تعالیٰ قال فقلت هل كانت لكم فی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مناخل قال ما رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منخلا من حین ابتعثہ

اللہ تعالیٰ حتیٰ قبضہ اللہ تعالیٰ قال کیف کنتم تاکلون الشعیر غیر منخول
قال کنا نطحنہ وننفخہ فیطیر ما طار وما بقی ثریناہ فاکلناہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ (پسا ہوا اور چھنا ہوا آٹا وغیرہ) کھایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا
کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تب سے وفات تک کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میدہ نہیں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمہارے پاس چھلنیاں
تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تب سے وفات
تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چھلنی نہیں دیکھی۔ تو میں نے کہا کہ پھر تم کیسے بغیر چھانے جو کھا لیا کرتے
تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم جو پیستے اور انہیں پھونک مارتے تو جو چیز اڑ جاتی سواڑ جاتی اور جو باقی
رہتی ہم اسے گوندھ کر پکا لیتے اور کھا لیتے۔

☆☆☆

باب نمبر ۷۸

فی ذکر طعامه وادامه ﷺ وما كان يحب منه

آپ ﷺ کے کھانے، سالن اور جو چیز اس میں سے پسند ہوتی اس کا بیان

(۹۴۱) اخبرنا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الصمد الجوزجانی، انا ابو

القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا الحسن بن محمد

الزعفرانی، نا حجاج بن محمد قال : قال ابن جریج اخبرنی محمد بن

یوسف ان عطاء بن یسار اخبرہ ان ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخبرته

انہا قربت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنباً مشویاً فاکل منه ثم

قام الی الصلاة وما تواضاً۔

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک بھنی ہوئی

پسلی پیش کی تو آپ ﷺ نے اس سے گوشت تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں فرمایا۔

(۹۴۲) اخبرنا ابو الفتح نصر بن علی الحاکم، انا ابو سعید محمد بن

موسیٰ الصیرفی، نا ابو العباس الاصم، نا محمد بن اسحق الصنعانی، انا ابن

ابی مریم، انا عبد اللہ بن لہیعة عن سلیمان بن زیاد عن عبد اللہ بن

الحارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم بخبز ولحم وهو فی المسجد فاکل واکلنا معه ثم آذنه

الموذن بالصلاة فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی وصلینا ولم نزد

علی ان مسحنا یدینا بالحصباء۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن حارث بن جز زبیدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول

اکرم ﷺ کی خدمت میں روٹی اور گوشت پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ نے بھی کھایا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھایا۔ پھر موزن نے آپ ﷺ کو نماز کیلئے بلایا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور نماز ادا فرمائی اور ہم نے بھی نماز ادا کی۔ تو ہم نے کنکریوں کے ساتھ ہاتھ پونچھنے سے زیادہ کوئی کام نہ کیا (یعنی وضو نہیں کیا)۔

(۹۴۳) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکل کتف شاة ثم صلی ولم يتوضا. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بکری کے کندھے کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

(۹۴۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا ابو الیمان، انا شعیب عن الزہری اخبر جعفر بن عمرو بن امیة ان اباہ عمرو بن امیة اخبرہ انه رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحتز من کتف شاة فی یدہ فدعی الی الصلاة فلقاها والسکین الذی یحتزبها ثم قام فصلی ولم يتوضا. صحیح.

❖❖ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بکری کے کندھے کا گوشت ہاتھ میں پکڑ کر (چھری کے ساتھ) کاٹ کر کھا رہے تھے تو آپ ﷺ کو نماز کیلئے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے وہ گوشت اور چھری جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے وہ رکھ دی اور کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

(۹۴۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، انا ابن ابی عمر، نا سفیان ہو ابن عیینہ، نا عبد اللہ بن محمد بن عقیل سمع جابرا ح قال سفیان وحدثناہ محمد بن المنکدر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا معه فدخل علی امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاکل

منها و اتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توجزا للظهر و صلى ثم انصرف
فاتيته بعلاته من علالتة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوجزا.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ باہر نکلے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ ایک انصاری عورت کے پاس گئے اس نے آپ ﷺ کیلئے بکری ذبح کر کے گوشت پکایا تو آپ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا۔ پھر وہ ایک طباق پکی کھجوروں کا لے کر حاضر خدمت ہوئی تو آپ ﷺ نے کھجوریں بھی کھائیں پھر نماز ظہر ادا کرنے کیلئے وضو فرمایا اور نماز ادا کی پھر واپس چلے تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس بکری کا بچا ہوا گوشت لے کر حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے وہ تناول فرمایا پھر نماز عصر ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

(۹۴۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا واصل بن عبد الاعلى، نا محمد بن الفضيل عن ابى حيان التميمي عن ابى زرعة عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال اتى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو گوشت بھیجا گیا تو آپ ﷺ کو بازو پیش کیا گیا اور بازو کا گوشت آپ ﷺ پسند فرماتے تھے تو آپ ﷺ نے اس میں سے منہ مبارک کے ساتھ نوچ کر گوشت کھایا۔

(۹۴۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، انا ابو عيسى، نا الحسن بن محمد الزعفراني، نا يحيى بن عباد، نا فليح بن سليمان حدثني رجل من بني عباد يقال له عبد الوهاب بن يحيى بن عباد عن عبد الله بن الزبير عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت ما كان الذراع باجب اللحم الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ولكنه كان لا يجد اللحم الا غبا وكان يعجل اليها لانها اعجلها نضجا.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو بازو کا گوشت سب سے زیادہ پسندیدہ ہوتا تھا لیکن کبھی کبھار ہی آپ ﷺ کو گوشت ملتا (اور برب ملتا) تو

آپ ﷺ جلدی سے ان کی طرف (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) بھیج دیتے کیونکہ وہ اسے بہت جلد (خوش مزہ) پکا دیتی تھیں۔

(۹۴۸) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم، نا ابو زرعة، نا مالک بن اسباعیل، نا زهیر، نا ابو اسحق عن سعید بن عیاض عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان احب العراق الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذراع الشاة وکنا نراه یسم فی ذراع الشاة وکنا نری ان اليهود هم الذین سبه۔

♦♦ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو گوشت دار ہڈیوں میں سے سب سے زیادہ بکری کا بازو پسند تھا۔ ہم یہ خیال کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو بکری کے بازو میں ہی زہر دیا گیا تھا اور ہم یہ بھی سوچتے تھے کہ یہودیوں نے ہی آپ ﷺ کو زہر دیا تھا۔

(۹۴۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن بشار، نا مسلم بن ابراهیم، نا ابان بن یزید عن قتادة عن شهر بن حوشب عن ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال طبخت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدرا وکان تعجبه الذراع فناولته الذراع ثم قال ناولنی الذراع فقلت یا رسول اللہ وکم للشاة من ذراع فقال والذي نفسی بیده لو سکت لناولتنی الذراع ما دعوت۔

♦♦ حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کیلئے (گوشت کی) ہنڈیا پکائی۔ آپ ﷺ بازو کا گوشت پسند فرماتے تھے تو میں نے بازو ہی آپ ﷺ کو پیش کئے (آپ ﷺ نے وہ تناول فرما کر) پھر فرمایا کہ مجھے بازو دو تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! بکری کے بازو ہوتے ہی کتنے ہیں (یعنی جو تھے وہ پیش کر چکا ہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں مانگتا رہتا تو مجھے بازو پکڑا تا رہتا۔

(۹۵۰) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن

محمد بن جعفر، نا عبدان، نا طالوت بن عباد، نا سعید بن راشد، نا محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یعجبه فی الشاة الا الکتف۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے گوشت میں سے صرف شانے کا گوشت پسند ہوتا تھا۔

(۹۵۱) وحدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابو العباس احمد بن محمد البزاز، نا عبد اللہ بن محمد بن ابان، نا وکیع عن مسعر عن شیخ من فہم قال سمعت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحم فجعل القوم یلقونہ اللحم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطیب اللحم لحم الظهر ورواہ یحییٰ بن سعید عن مسعر عن شیخ من فہم اسبہ محمد بن عبد الرحمن۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ٹکڑے کاٹ کاٹ کر) گوشت دینے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ اور بہترین گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔

(۹۵۲) حدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد، انا ابو یعلیٰ، انا ابراہیم بن الحجاج، نا وہیب عن ایوب عن ابی قلابۃ عن زہد قال کنا عند ابی موسیٰ فاتی بلحم دجاج فقال ابو موسیٰ ہلم فکل فانی رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاکلہ۔

❖❖ حضرت زہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو مرغی کا گوشت لایا گیا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگے آؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت تناول فرماتے دیکھا ہے۔

(۹۵۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا الفضل بن سہل الاعرج البغدادی، نا ابراہیم بن

عبدالرحمن بن مہدی عن ابراہیم بن عمر بن سفینۃ عن ابیہ عن جدد
سفینۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اکلتم مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم لحم حباری۔

❖❖ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ساتھ
حباری (سرخاب) کا گوشت کھایا ہے۔

(۹۵۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا
محمد بن یوسف، انا محمد بن اسباعیل، نا مسدد، نا یحییٰ عن ابن جریج
اخبرنی عمرو انه سمع جابرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول عزوت جيش
الخطب وامر ابو عبیدۃ فجعنا جوعا شديدا فالقى البحر حوتا ميتا لم نر
مثه يقال له العنبر فاكلنا منه نصف شهر فاخذ ابو عبیدۃ عظم من
عظامه فمر الراكب تحته واخبرنی ابو الزبير انه سمع جابرا يقول قال ابو
عبیدۃ كلوا فلما قدمنا ذكرنا ذلك للنبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال
كلوا رزقا اخرجہ اللہ اطعمونا ان كان معكم فاتاد بعضهم فاكهه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں جیش الخطب نامی لشکر میں شامل تھا۔ حضرت ابو
عبیدہ رضی اللہ عنہ سالار لشکر تھے تو ہمیں شدید بھوک لگی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پھینکی۔ اس جیسی مچھلی ہم
نے کبھی نہیں دیکھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ تو ہم نے آدھا مہینہ اس کا گوشت کھایا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی پکڑی تو ایک گھڑ سوار اس کے نیچے سے نزر گیا جبکہ حضرت ابو
زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”حضرت
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کھاؤ، تو جب ہم واپس گئے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رزق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا اسے کھاؤ اور اگر تمہارے پاس
موجود ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ تو اس کا کچھ گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول
فرمایا۔

(۹۵۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،
نا محمد ابن اسباعیل، نا محمد بن ابی بکر، نا فضیل بن سلیمان عن ابی

حازم عن عبيد الله بن ابي قتادة عن ابيه ابي قتادة رضى الله تعالى عنه انه خرج مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فتخلف ابو قتادة مع بعض اصحابه وهم محرمون وهو غير محرم فراوا حبارا وحشيا قبل ان يراه فلما راه تركوه حتى راه ابو قتادة فركب فرسا له يقال لها الجرادة فسألهم ان يناولوه سوطه فابوا فتناولوه فحمل فعقره ثم اكل فاكلوا فندموا فلما ادركوه قال هل معكم منه شيء قال معنا رجله فاخذها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فاكلها. صحيح.

❖❖ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (باہر) نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے۔ وہ سب احرام باندھے ہوئے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ بغیر احرام کے تھے تو انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا آپ رضی اللہ عنہ کو نظر نہ آیا۔ جب انہوں نے دیکھ لیا تو اسے چھوڑ گئے (شکار نہیں کیا) حتیٰ کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا تو آپ رضی اللہ عنہ جرادہ نامی گھوڑے پر سوار ہوئے اور ان سے کہا کہ مجھے میرا کوڑا پکڑاؤ۔ تو انہوں نے انکار کر دیا تو انہوں نے خود پکڑ کر اٹھا لیا اور پھر اس گدھے کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر (اسے پکا کر) کھایا تو ان سب نے بھی کھایا اور شرمندہ ہوئے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس اس گوشت میں سے کوئی چیز ہے؟ تو عرض کی کہ ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑ کر اس سے گوشت تناول فرمایا۔

(۹۵۶) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا سليمان بن حرب، نا شعبة عن هشام بن زيد عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال انفجنا ارنبا بدر الظهران فسقى الناس فغلبوا فادركتها فاخذتها فاتيت بها ابا طلحة فذبحها وبعث الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بوركها وفخذيها قال فخذيها لا شك فيه قبله قلت واكل منه قال واكل منه ثم قال بعد قبله. صحيح.

❖❖ حضرت ہشام بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ

ہم نے مر الظہر ان کے مقام پر ایک خرگوش بھگایا تو دوسرے لوگ پانی پلانے لگے (جانوروں کو) اور مغلوب ہو گئے تو میں نے اسے دیکھ کر پکڑ لیا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا تو انہوں نے ذبح کر لیا (اور پکایا) اور اس کی سرین (یعنی پچھلے حصے کا گوشت) اور رانیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجیں۔ فرماتے ہیں کہ رانیں بھیجیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمائیں۔ میں نے کہا کہ کیا وہ تناول فرمائیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا اور تناول بھی فرمائیں پھر بعد ازاں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمائیں۔

(۹۵۷) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ ابنہ سمع انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول ان خياطا دعا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لطعام صنعه قال انس فذهبت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقرب اليه خبزا من شعير ومرقا فيه دباء وقد يد قال انس فرايت رسول الله يتبع الدباء حول الصحيفة قال فلم ازل احب الدباء بعد ذلك اليوم۔ صحيح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے کھانا تیار کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور شوربہ جس میں کدو اور سکھایا ہوا گوشت تھا وہ پیش کیا۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے کے کونوں سے کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے تو اس دن کے بعد کدو مجھے ہمیشہ کیلئے محبوب ہو گیا۔

(۹۵۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن بشار، نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدي قالا، نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يعجبه الدباء فاتي بطعام ودعى له فجعلت اتبعه فاضع بين يديه لما اعلم انه يحبه۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند

فرماتے تھے۔ تو کھانا لایا گیا اور آپ ﷺ کو دعوت دی گئی تو میں کدو تلاش کر کے آپ ﷺ کے سامنے رکھنے لگا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ ﷺ اسے پسند فرماتے ہیں۔

(۹۵۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، نا الهیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید، نا حفص بن غیاث عن اسباعیل بن ابی خالد عن حکیم ابن جابر عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرایت عنده دباء یقطع فقلت ما هذا قال نکثر به طعامنا۔

❖❖ حضرت حکیم ابن جابر نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ کدو کاٹا جا رہا تھا تو میں نے عرض کی یہ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہم اپنے کھانے میں بکثرت اس کا استعمال کرتے ہیں۔

(۹۶۰) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمود بن محمد الواسطی، نا زکریا بن یحییٰ بن زحمویہ، نا عثمان بن مسلم، نا ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یحب القرع وکان اذا وضع بین یدیه ثرید علیہ قرع یلتقط القرع قال انس فانا احب القرع لحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کدو پسند فرماتے تھے اور جب آپ ﷺ کے سامنے ثرید (شوربے میں روٹی ٹکڑے کر کے ڈالنا) رکھا جاتا جس پر کدو ہوتا تو آپ ﷺ کدو (کے ٹکڑے) چن لیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی پسندیدگی کی وجہ سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

(۹۶۱) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن یحییٰ، نا محمد بن عباد، نا عبدالعزیز بن مہران الزہری، نا ابن ابی ذئب عن عبد اللہ بن السائب بن خباب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم یا کل من قدید فی طبق فقام الی فخارة فیها ماء فشرب۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن سائب بن خباب نے اپنے والد کرائی سے اور انہوں نے اپنے والد جان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تھال میں سلکھایا ہوا گوشت تناول فرماتے دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مٹی کے گھڑے کی طرف گئے جس میں پانی تھا تو اس سے پانی پیا۔

(۹۶۲) وحدثنا ابو ظاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن مقین البغدادی، نا محمود بن غیلان، نا علی بن الحسن، نا الحسین بن واقد، انا الزبیر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اكلت القدید مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوکھا گوشت (قدید) کھایا ہے (قدید اصل میں وہ گوشت ہوتا ہے جو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سوکھا جاتا ہے پھر ضرورت کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ مترجم)۔

(۹۶۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا الحسین بن محمد البصری، نا الفضیل بن سلیمان، نا فائد مولیٰ عبید اللہ بن علی بن ابی رافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال حدثنی عبید اللہ بن علی عن جدته سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اتوها فقالوا لها اصنعي لنا طعاما ما كان يعجب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ويحسن اكله فقالت يا بني لا تشتهيہ اليوم قال بلی اصنعيہ لنا قال فقامت فاخذت شیئا من الشعیر وطبخته ثم جعلته فی قدر وصبت علیہ من زیت ودقت الفلفل والتوابل وقربته الیہم فقالت هذا ما كان يعجب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ويحسن اكله۔

❖❖ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لئے وہ کھانا تیار کیجیے جو رسول

اکرم ﷺ کو پسند تھا اور جو کھانا آپ ﷺ کو اچھا لگتا تھا تو انہوں نے کہا۔ اے بیٹے! آج اس کھانے کی خواہش مت کر تو کہا کیوں نہیں! ضرور ہمارے لئے تیار کیجیے۔ تو انہوں نے کچھ جو لئے اور انہیں پکا کر ایک ہانڈی میں رکھا اور ان پر کچھ تیل انڈیلا اور مرچیں اور گرم مصالحہ کوٹ کر اس میں ڈالا اور ان سب کو پیش کر کے فرمایا کہ یہی وہ کھانا ہے جو نبی کریم ﷺ کو پسند تھا اور یہ کھانا آپ ﷺ کو اچھا لگتا تھا۔

(۹۶۴) واخبر ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم، انا الہیثم، نا ابو عیسیٰ حدثنی عباس بن محمد الدوری، نا یونس بن محمد، نا فلیح بن سلیمان عن عثمان بن عبدالرحمن عن یعقوب بن ابی یعقوب عن ام المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومعه علی ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کل وعلی معه یا کل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لعلی مه یا علی فانک ناقة قال فجلس علی ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کل قالت فجعلت لهم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا علی من هذا فاصب فانه اوفق لك۔

❖❖ حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہماری کھجور کے کچھ خوشے (ابھی) لٹکے ہوئے تھے تو رسول اکرم ﷺ کھجوریں کھانے لگے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھانے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے علی! کھجوریں زیادہ مت کھاؤ کیونکہ تم ابھی ناتواں ہو (بیماری کی نقاہت ابھی باقی ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کھاتے رہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے گھر والوں کے لئے چقدر اور جو تیار کر کے رکھے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے علی! اس میں سے انڈیل لو (اور کھاؤ) کیونکہ یہ تمہارے لئے زیادہ موافق ہے۔

(۹۶۵) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، نا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید نا عبدالعزیز بن محمد عن سهل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه رای رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تویضا من تور اقط ثم راد اکل من کتف شاة
ثم صلی ولم یتویضا۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ پنیر کھا کر وضو فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بری
شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

(۹۶۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، ان الہیثم
بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمود بن غیلان، نا بشر بن النمری عن سفین
عن طلحة بن یحیی عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المومنین رضی
اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یرحم ینی فیقول
اعندک غداء فاقول لا فیقول انی صائم قالت وانا انی یوما فقت یا رسول اللہ
انه اهدیت لنا هدیة قال وما هی قلت حیس قال اما انی اصبحت صائما قالت
ثم اکل صحیح۔

(۹۶۶) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ کیا تمہارے پاس صبح کا کھانا (ناشتہ) ہے؟ تو
میں عرض کرتی نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ (پھر) میرا روزہ ہے۔ فرماتی ہیں کہ ایک دن
آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہمیں تحفہ بھیجا گیا ہے۔
ارشاد فرمایا کیا ہے؟ میں نے عرض کی حیس (ایک قسم کا حلہ) ہے تو فرمایا کہ میرا صبح سے روزہ ہی تھا
(یعنی رات بھر کچھ نہیں کھایا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حیس تناول فرمایا۔

(۹۶۷) حدثنا ابو طاہر الفارسی، نا محمد بن ابراہیم، نا عبد اللہ بن
محمد بن جعفر، نا ابو العباس احمد بن محمد بن علی، نا الحسن بن
عرفة، نا المبارک بن سعید عن عمرو بن سعید الثوری عن عکرمۃ عن ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم الثرید من التمر وهو الحیس۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ کھانا کھجور

کاثرید تھا اور کھجور کاثرید جیس ہی ہوتا ہے۔

(۹۶۸) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن مثنیٰ، نا محمد بن جعفر، نا شعبة عن سباک بن حرب عن جابر بن سبرة عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی بطعام اکل منه وبعث بفضلہ الی وانه بعث الی یوما بفضلہ لم یاکل منها لان فیہا ثوما فسالتہ احرام هو فقال لا ولكن اکرهه من اجل ریحہ قال فانی اکره ما کرهته۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے تناول فرماتے اور جو باقی بچتا وہ میری طرف بھیج دیتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ماندہ کھانا بھیجا تو اس میں سے (کچھ) نہیں کھایا تھا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لہسن حرام ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ نہیں! لیکن میں اسے اس کی بو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا اسے میں بھی پسند نہیں کرتا۔

(۹۶۹) اخبر ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبد اللہ هو ابن عبد الرحمن، انا سعید بن سلیمان عن عباد بن العوام عن حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یعجبه الثفل قال عبد اللہ یعنی ما بقی من الطعام۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثفل پسند تھا۔ (یعنی وہ کھانا جو دگ و غیرہ میں نیچے بچ جاتا ہے)۔

(۹۷۰) حدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن یحییٰ، نا سعید بن عنبسة، نا بقیة عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن ابی زیاد وهو خیار بن سلمة قال سالت

عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت حين سئل عن اكل البصل آخر طعام اكله رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم طعام فيه بصل.

❖❖ حضرت ابو زیاد خیار بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (پیاز کھانے کے متعلق) سوال کیا تو جب ان سے پیاز کھانے کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز موجود تھا۔

(۹۷۱) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا ابو كريب محمد بن العلاء، نا ابوبكر بن عياش عن ثابت ابى حمزة الثمالي عن الشعبي عن ام هاني رضي الله تعالى عنها قالت دخل على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال اعندك شيء قلت لا الا خبز يابس واخل فقال هاتي ما افقر بيت من ادم فيه خل.

❖❖ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس (کھانے کو) کوئی چیز ہے؟ تو میں نے عرض کی کہ ایک خشک روٹی اور سرکے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ تو فرمایا کہ وہی لے آؤ۔ وہ گھر سالن کا محتاج نہ ہوگا جس میں سرکہ ہو۔

(۹۷۲) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابوبكر بن ابى شيبة، نا يزيد بن هارون، نا حجاج بن ابى زينب حدثني ابو سفيان سمعت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال مر بي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاشار الي فقمت اليه فاخذ بيدي حتى اتى بعض حجر نسائه فدخل ثم اذن لي فدخلت الحجاب فقال هل من غداء قالوا نعم فاتي بثلاثة اقراص فوضعن على نبي فاخذ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قرصا فوضعه بين يديه واخذ قرصا آخر فوضعه بين يدي ثم اخذ الثالث فكسر باثنين فجعل نصفه بين يديه ونصفه بين يدي ثم قال هل من ادم قالوا لا الا شيء من خل قال هاتوه فنعم الادم هو. صحيح.

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میری طرف اشارہ فرمایا۔ میں اٹھ کر آپ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا یہاں تک کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں پہنچ گئے اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر مجھے اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی تو میں بھی پردے کے اندر داخل ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا کوئی کھانا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی (یعنی گھر والوں نے) ہاں۔ پھر تین روٹیاں لا کر اونچی جگہ پر رکھ دی گئیں تو رسول اکرم ﷺ نے ایک روٹی پکڑ کر اپنے سامنے رکھی اور ایک پکڑ کر میرے سامنے رکھی۔ پھر تیسری روٹی کے دو ٹکڑے کئے اور آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے۔ پھر فرمایا کیا سالن ہے؟ تو انہوں نے عرض کی کہ تھوڑے سے سر کے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ تو فرمایا کہ وہی لے آؤ وہ کتنا ہی اچھا سالن ہے۔

(۹۷۳) اخبرنا محمد بن الحسن البروزی، انا ابو العباس الطحان، انا ابو احمد محمد ابن قریش بن سلیمان، نا علی بن عبدالعزیز، انا ابو عبید القاسم بن سلام حدثنیہ یزید ہو ابن ہرون عن حجاج بن ابی زینب عن ابی سفیان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعم الادام الخل۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ کتنا ہی اچھا سالن ہے۔

(۹۷۴) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبد اللہ بن عبدالرحمن، نا عمر بن حفص بن غیاث، نا ابی عن محمد بن ابی یحییٰ الاسلمی عن یزید بن ابی انیسۃ الاعور عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رايت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ کسرة من خبز الشعیر فوضع علیہا تمرۃ فقال هذه ادام هذه واکل۔

❖❖ حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر ارشاد فرمایا۔ یہ

اس کا سالن ہے۔

(۹۷۵) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا اسحق بن ابراہیم الحنظلی عن ابی امامة عن هشام قال اخبرنی ابی عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب الحواء والعسل۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ شہید (مٹھائی) اور شہد پسند فرماتے تھے۔

(۹۷۶) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، انا محمد بن اسماعیل، نا آدم، نا شعبہ، نا جعفر بن ایاس قال سمعت سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول اهدت ام حفید خالة ابن عباس الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقطا وسننا واضبا فاکل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الاقط والسنن وترك الاضب تقززا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ام حفید رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ) نے نبی کریم ﷺ کو پیئر، گھی اور گوہ بطور ہدیہ بھیجی تو آپ ﷺ نے پیئر اور گھی کھا لیا اور گوہ کو نفرت فرماتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(۹۷۷) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن یحییٰ بن سعید عن بشیر بن یسار مولى ابن حارثة ان سوید بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبر انه خرج مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصہباء وہی من ادنی خیبر نزل فصلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یوت الا بالسویق فامر به فثری فاکل نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واکلنا ثم قام الی المغرب فبضض ومضضنا ثم صلی ولم یتوضا۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سدید بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے سال وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب خیبر کے قریب مقام صہباء پر پہنچے تو آپ ﷺ نے قیام فرمایا اور نماز عصر ادا فرمائی پھر زادراہ (توشہ) منگوا یا تو صرف ستو ہی حاضر کئے گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں بھگوانے کا حکم دیا۔ جب بھگودئیے گئے تو آپ ﷺ نے بھی کھائے اور ہم نے بھی کھائے۔ پھر آپ ﷺ نماز مغرب ادا فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے تو کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔



باب نمبر ۷۹

فی اكله التمر والفاكهة صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے کھجور اور پھل تناول فرمانے کا بیان

(۹۷۸) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن العباس بن ایوب، نا محمد بن عبد الله بن میمون، نا ابن عیینة، نا مولانا من فوق مسعر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما اکل رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکلین فی يوم الا واحد اهما تہر۔ صحیح۔

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو ان دونوں میں سے ایک (کھانا) کھجور ہوتی۔

(۹۷۹) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، انا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابن ابی عمر، نا سفیان بن عیینة عن مصعب بن سلیم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتمر فجعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقسه وهو محتفز یا کل منه اکلا ذریعا۔ صحیح۔

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کھجوریں تقسیم فرمانے لگے درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی کی حالت میں (یعنی اکڑوں) بیٹھے تھے اور ان میں سے جلدی جلدی کھا رہے تھے۔

(۹۸۰) اخبرنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا

عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عمران بن موسیٰ بن فضالة، حدثنا ابن منصف، نا العباس بن الولید، نا شعبة عن یزید بن خبیر قال سمعت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول دخل علينا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتاه ابي بتمر وسويق فجعل يا كل التمر ويلقى النوى على ظهر اصبعيه ثم يلقيه يعني السبابة والوسطى۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میرے والد گرامی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوریں اور ستوپیش کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں کھانے لگے اور گٹھلی کو اپنی انگلیوں یعنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی پشت پر رکھ کر پھینک دیتے۔

(۹۸۱) وحدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا بنان بن احمد القطان، نا داود بن رشيد، نا عبيد بن القاسم، نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ياكل الطعام مما يليه حتى اذا جاء التمر جالت يده۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے کھانا تناول فرماتے تھے حتیٰ کہ جب کھجوریں آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک (ادھر ادھر) گردش کرنے لگتا۔

(۹۸۲) وحدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا علي بن سعيد العسكري، نا علي بن سهل بن المغيرة نا ابو غسان، نا اسرائيل عن مسلم الاور عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال كنت اذا قدمت الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رطباً اكل الرطب وترك المذنب۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پکی کھجور (رطب) بڑھاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پکی کھجور تناول فرماتے اور نیم پختہ کھجور چھوڑ دیتے تھے۔

(۹۸۳) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد

بن جعفر، نا ابن رستہ، نا بکر بن خلف، نا مسلم بن قتیبہ عن هشام عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتمر عتیق فجعل یفتشه۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پرانی کھجوریں پیش کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چیر چیر کرتا دل فرمانے لگے۔

(۹۸۴) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیبی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا ابن الولید ابو عوانہ عن ابی بشر عن مجاہد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنت عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو یاکل جبارا فقال من الشجر شجرة کالرجل الیوم من فاردت ان اقول النخلة فاذا انا احدثهم قال هی النخلة۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کا گابھ تناول فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت مومن مرد کی مانند ہے (وہ کونسا ہے؟) تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں بتاؤں کہ وہ درخت کھجور ہے میں ان سے بیان کرنے ہی والا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور ہے۔

(۹۸۵) وحدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن محمد الرازی، نا ابو زرعة، انا یحییٰ بن عبد الحمید، نا عبد السلام عن عطاء بن السائب عن ابن جبیر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکان ینبذ الینا التمر تمر العجوة وکنا عزابا فکان اذا قرن فقال انی قد قرنت فاقرنوا۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عجوة کھجوریں ہماری طرف پھینکتے۔ ہم اس وقت مجرد تھے (یعنی ہمارے بیوی بچے نہیں تھے) تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دودو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھاتے تو ارشاد فرماتے کہ میں دودو کھجوریں ملا کر کھا رہا ہوں تم بھی دودو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھاؤ۔

(۹۸۶) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، نا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبدالعزیز بن عبد اللہ حدثنی ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاکل الرطب بالقثاء۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکی کھجوریں ککڑی کے ساتھ ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۹۸۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبدة بن عبد اللہ الخزاعی، نا معاویة بن ہشام عن سفیان عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یاکل البطیخ بالرطب۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خر بوزہ، پکی کھجور کے ساتھ (ملا کر) تناول فرماتے تھے۔

(۹۸۸) حدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن العباس الطیالسی، نا محمد بن عمرو بن العباس، نا یوسف بن عطیة، نا مطر الوراق عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأخذ الرطب بیہینہ والبطیخ بیسارہ فیاکل الرطب بالبطیخ وکان احب الفاکہة الیہ۔ یوسف بن عطیة ضعیف۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پکی کھجوریں دائیں ہاتھ میں پکڑتے اور خر بوزہ بائیں ہاتھ میں پکڑتے اور پکی کھجور خر بوزے کے ساتھ تناول فرماتے اور خر بوزہ تمام پھلوں سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ (اس حدیث مبارکہ کی سند میں یوسف بن عطیہ ضعیف راوی ہیں)۔

(۹۸۹) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا عبدالسلام بن محمد، نا اسحق ابن حکیم، نا الحسن بن علی بن عفان، نا یحییٰ بن ہاشم، نا

ہشام بن عروہ عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ياكل البطيخ بالرطب والقثاء بالملح. يحيى بن هاشم ضعيف.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ خر بوزہ پکی کھجور کے ساتھ اور ککڑی نمک کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔ (اس حدیث مبارکہ کی سند میں یحییٰ بن ہاشم ضعیف راوی ہیں)۔

(۹۹۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا على بن حجر، نا شريك عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الربيع بنت معوذ بن عفراء رضي الله تعالى عنها قالت اتيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بقناع من رطب واجر زغب فاعطاني ملء كفه حليا او قالت ذهباً.

❖❖ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پکی کھجوروں کا ایک طباق (تھال) اور چھوٹی چھوٹی ککڑیاں جن پر خفیف سارواں تھا پیش کیں تو آپ ﷺ نے مجھے ہتھیلی بھر زیورات یا فرمایا کہ سونا عطا فرمایا۔

(۹۹۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا سعيد بن عفير، نا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب اخبرني ابو سلمة اخبرني جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بدر الظهران نجتنى الكباش فقال عليكم بالاسود منه فانه اطيب فقل اكنت ترعى الغنم قال نعم وهل نبى الارعاها. صحيح.

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم مرا الظہر ان کے مقام پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ پیلو کے پکے پکے چل رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کالی کالی پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتی ہے تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ کیا آپ ﷺ بکریاں چرایا کرتے تھے تو ارشاد فرمایا۔ ہاں! اور ہر ایک نبی علیہ السلام نے بکریاں چرائی ہیں۔

باب نمبر ۸۰

فی صفة شربه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسقيه غيره

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پانی وغیرہ پینے اور دوسروں کو پلانے کا بیان

(۹۹۲) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى الجلودى، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا يحيى بن يحيى، نا عبد الوارث بن سعيد عن ابى عصام عن انس رضى الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتنفس فى الشرب ثلاثا ويقول انه اروى وابرا وامرا قال انس وانا اتنفس فى الشراب ثلاثا. صحيح.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پانی پینے کے دوران تین سانس لیتے اور فرماتے کہ (اس طرح پینا) یہ آدمی کو خوب سیراب کرتا ہے، بیماری سے بچاتا ہے اور خوب ہضم ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی تین سانسوں میں پانی پیتا ہوں۔

(۹۹۳) حدثنا المطهر بن على الفارسي، انا محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا عبد الله ابن محمد بن جعفر المعروف بابى الشيخ، نا ابو يعلى، نا ابراهيم بن الحجاج، نا عبد الوارث، نا ابو عصام عن انس رضى الله تعالى عنه قال كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يتنفس فى الشراب ثلاثا ويقول هو اهنأ وابرا واشفى قال انس وانا اتنفس فى الشراب ثلاثا.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تین سانسوں میں پانی پیتے اور فرماتے کہ ایسا کرنے سے پانی بہت خوشگوار ہوگا، بیماری سے بچائے گا اور خوب شفا دے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی تین سانسوں میں پانی پیتا ہوں۔

(۹۹۴) حدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا عبد الله بن محمد البغوی، نا محمد بن جعفر الوركاني، نا سعيد بن ميسرة النكري عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه انه رأى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يشرب جرعة ثم قطع ثم سبي ثم جرعة ثم قطع ثم سبي ثم جرعة ثم قطع ثم سبي ثلاثا حتى فرغ فلما شرب حمد الله عليه. سعيد بن ميسرة ضعيف.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھونٹ پانی پیا۔ پھر چھوڑ کر بسم اللہ پڑھی، پھر ایک گھونٹ پی کر چھوڑا اور بسم اللہ پڑھی پھر ایک گھونٹ پیا اور چھوڑ کر بسم اللہ پڑھی۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا یہاں تک کہ فارغ ہو گئے۔ تو جب پانی پی لیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی۔ (اس حدیث مبارکہ کی سند میں سعید بن میسرہ ضعیف راوی ہیں)۔

(۹۹۵) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عمر بن الحسن الحلبي، نا ابو خيثمة مصعب بن سعيد البصيصي، نا عيسى بن يونس عن البعلی بن عرفان عن شقيق عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا شرب تنفس على الاناء ثلاثة انفاس يحمد الله على كل نفس ويشكره عند آخرهن البعلی بن عرفان ضعيف.

❖❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تو برتن پر تین سانس لیتے۔ ہر دفعہ سانس لینے پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرماتے اور ان کے آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے۔

(۹۹۶) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد الله بن محمد، نا ابن رسته، نا شيبان بن فروخ، نا طلحة بن زيد، نا عبد الله بن محمد عن يزيد بن الاصم عن خالته ميمونة رضي الله تعالى عنها قالت كنت آتي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالماء فيضعه على فيه فيسبي

اللہ ویشکر ثم یرفع فیشکر یفعل ذلك ثلاثا لا یعرب ولا یلهث، طلحة بن زید ضعیف۔

❖❖ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کو پانی پیش کرتی تو آپ ﷺ برتن اپنے منہ مبارک پر رکھ کر بسم اللہ پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے پھر برتن اٹھاتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے۔ آپ ﷺ تین مرتبہ ایسے کرتے۔ آپ ﷺ نے نہ ہی جانوروں کی طرح منہ لگا کر اور نہ ہی کتے کی طرح شڑپ شڑپ کر کے پانی پیا۔

(۹۹۷) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد، نا القاسم بن فورک، نا علی بن سہل الرملی، نا مروان عن رشدين بن کرب عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرب ماء فتنفس مرتین۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی پیا تو دو مرتبہ سانس لیا۔ (۹۹۸) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی سریج، انا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، نا شریک بن عبد اللہ عن عاصم الاحول عن الشعبي عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدلو من ماء زمزم فشرب وهو قائم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو آب زم زم کا ڈول پیش کیا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا۔

(۹۹۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیبی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا آدم، نا شعبہ، نا عبد الملك بن میسرۃ سبعت النزال بن سبرۃ یحدث عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی الظهر ثم قعد فی حوايج الناس فی رحبة الکوفة حتی حضرت صلاة العصر ثم اتی بباء فشرب وغسل وجهه ویديه وذكر راسه ورجليه ثم قام فشرب فضله وهو قائم ثم قال ان ناسا یکرهون الشرب قائما وان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم صنع مثل ما صنعت. صحیح.

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نماز ظہر ادا فرمائی پھر کوفہ کی مسجد جو رجبہ کے مقام پر تھی وہاں بیٹھ کر لوگوں کی ضرورتیں پوری فرمانے لگے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا تو آپ رضی اللہ عنہ کو پانی پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی پیا پھر چہرہ اور ہاتھ دھوئے (راوی ذکر کرتے ہیں کہ) سر اور پیر بھی دھوئے پھر کھڑے ہو کر باقی ماندہ پانی پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں حالانکہ جیسے میں نے کیا ہے ایسے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا ہے۔

(۱۰۰۰) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد الجوزجانی، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا ابن ابی عمر، نا سفیان عن یزید بن یزید بن جابر عن عبد الرحمن بن ابی عمر عن جدته كبشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فشرب من في قربة معلقة قائبا فقلت الى فيها فقطعته.

❖❖ حضرت كبشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے (منہ مبارک لگا کر) کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں نے اٹھ کر اس مشک کا منہ کاٹ لیا (اور حصول برکت کیلئے اپنے پاس سنبھال لیا)۔

(۱۰۰۱) واخبرنا عبد الله بن عبد الصمد، انا علی بن احمد، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ بن سعید، نا محمد بن جعفر عن حسین المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله تعالى عنه قال رايت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يشرب قائبا وقاعدا.

❖❖ حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں حالتوں میں) پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۰۰۲) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم، نا ابو عتبة الحمصي، نا بقیة، نا الزبیدی، نا مکحول ان مسروق حدثهم عن عائشة رضي الله

تعالیٰ عنها ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرب قائما وقاعدا
وصلی حافیا ومتنعلا وانصرف عن یمنہ وعن شمالہ۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر
بھی پانی پیا ہے اور بیٹھ کر بھی، آپ ﷺ نے ننگے پاؤں بھی نماز ادا فرمائی ہے اور جوتی سمیت بھی
اور آپ ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) دائیں طرف بھی گئے ہیں اور بائیں طرف بھی۔

(۱۰۰۳) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن
محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن محمد الرازی، نا ابو زرعة، نا عبد الحمید
بن صالح، نا ابو اسحق الخیسی عن یزید الرقاشی عن انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسقی
اصحابہ فقالوا یا رسول اللہ لو شربت فقال ساقی القوم آخرهم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنے
ساتھیوں کو پانی پلا رہے تھے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کاش آپ ﷺ (پہلے) پییں۔ تو
ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو پلانے والا ان سب سے آخر میں پیتا ہے۔

(۱۰۰۴) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احمد،
انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی
بلبن قد شیب بباء وعن یمنہ اعرابی وعن یسارہ ابوبکر فشرب ثم اعطی
الاعرابی وقال الایمن فالایمن۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ
پیش کیا گیا جس میں پانی ملا یا گیا تھا (یعنی پنجابی میں جسے کچی لسی کہا جاتا ہے ویسا دودھ) آپ ﷺ
کے دائیں جانب ایک اعرابی بیٹھا اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ تو آپ ﷺ نے
کچھ دودھ پی کر اس اعرابی کو عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ دائیں جانب پہلے پھر دائیں جانب پہلے۔ (یعنی
پہلے دائیں جانب والے پھر دائیں جانب والوں کے بعد بائیں جانب والے)۔

(۱۰۰۵) واخبرنا ابو الحسن الشیرزی، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق

الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالك عن ابی حازم بن دينار عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اتى بشراب وعن يمينه غلام وعن يساره الاشياخ فقال للغلام اتاذن لي ان اعطي هؤلاء فقال لا والله يا رسول الله لا اوثر بنصيبى منك احدا قال فتله رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى يده: صحيح.

❖❖ حضرت سهل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شربت وغیرہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف ایک بچہ بیٹھا تھا اور بائیں جانب بزرگ حضرات تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے سے کہا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں (تم سے پہلے) انہیں شربت دوں؟ تو اس نے عرض کی۔ نہیں! قسم بخدا! یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنے حصے پر کسی ایک کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شربت اس بچے کے ہاتھ میں دے دیا۔



باب نمبر ۸۱

فی ذکر شرابہ صلی اللہ علیہ وسلم وما کان یحب منہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پینے کی چیزوں اور ان میں سے پسندیدہ چیز کا بیان (۱۰۰۶) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحییٰ بن صالح، نا فلیح بن سلیمان عن سعید بن الحارث عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل علی رجل من الانصار ومعه صاحب له فسلم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحبه فرد الرجل فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان کان عندک ماء بات فی شنة والا کرعنا والرجل یحول الماء فی حائط فقال الرجل یا رسول اللہ عندی ماء بات فانطلق الی العریش فسکب فی قدح ماء ثم حلب علیہ من داجن فشرب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم اعاد فشرب الرجل الذی جاء معه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نے اسے سلام کہا۔ اس نے جواب عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس ایسا پانی ہے جو رات سے پرانی مشک میں پڑا ہوا ہے تو پلاؤ ورنہ ہم منہ لگا کر ہی پانی پی لیتے ہیں۔ وہ انصاری اس وقت کنویں سے باغیچے میں پانی نکال رہا تھا۔ تو اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا پڑا ہوا پانی موجود ہے پھر وہ ایک چھپر کی طرف گیا اور ایک پیالے میں پانی انڈیلا پھر اس میں گھریلو بکری کا دودھ دوبا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پی کر واپس کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی

نے بھی پیا۔

(۱۰۰۷) اخبرنا عبد الله بن عبد الصمد الجوزجانی، نا علی بن احمد الخزاعی، انا الهیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن منیع، نا اسماعیل بن ابراہیم، نا علی بن زید عن عمر هو ابن ابی حرملة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا وخالد بن الولید علی میمونة فجاءتنا باناء من لبن فشرب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا علی یمینہ وخالد علی شمالہ فقال لہ الشربة لك فان شئت آثرت بها خالدا فقلت ما كنت لاوثر علی سورک احدا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اطعمہ اللہ طعاما فلیقل اللہم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منه ومن سقاہ لبنا فلیقل اللہم بارک لنا فیہ وزدنا منه فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس شیء یجزی مکان الطعام والشراب غیر اللبن۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے تو انہوں نے ہمیں دودھ کا برتن دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دودھ پیا۔ اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ بائیں جانب تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پینے کی باری تو تمہاری ہے لیکن اگر تو چاہے تو میں تجھ سے پہلے خالد کو دودھ دے دوں تو میں نے عرض کی کہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے (یعنی باقی بچے ہوئے) پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کوئی کھانا کھلائے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ اے اللہ! اس میں ہمارے لئے برکت ڈال اور اس سے بہتر کھانا کھلا اور جسے دودھ پلائے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ اے اللہ! اس میں ہمارے لئے برکت ڈال اور ہمیں مزید عطا فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے دودھ کے ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو کھانے اور پینے کی جگہ پر کفایت کرے (یعنی ان دونوں کی کمی دودھ پوری کر دیتا ہے)۔

(۱۰۰۸) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاہر

بن احمد السرخسی، انا ابوبکر محمد بن سہل القہستانی، نا عمار بن

رجاء، نا یحییٰ بن آدم، نا سفیان بن عیینہ عن معمر عن الزہری عن عروۃ
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان احب الشراب الی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحلو البارد۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو پینے کی
چیزوں میں سے سب سے زیادہ وہ چیز پسند ہوتی جو شیریں اور ٹھنڈی ہوتی۔

(۱۰۰۹) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد الفاضل وابو حامد
احمد بن عبید اللہ الصالحی قالا، نا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، نا
محمد بن احمد بن محمد بن معقل البیدانی، نا ابو عبد اللہ محمد بن
یحییٰ، نا ابو عاصم عن الازاعی اخبرنی الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم شرب لبنا فدعا بماء فتبعض وقال ان له سببا صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دودھ پیا تو پانی منگوا کر
کلی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

(۱۰۱۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، نا الہیثم
بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبد اللہ بن عبد الرحمن، نا عمرو بن عاصم، نا
حماد بن سلمۃ، نا حمید وثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقد سقیت
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بهذا القدح الشراب کله الماء والنبیذ
والعسل واللبن صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اس پیالے
کے ساتھ ہر چیز یعنی پانی، نبیذ، شہد اور دودھ پلایا ہے۔

(۱۰۱۱) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، نا عبد الغافر بن محمد الفارسی،
نا محمد ابن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن
الحجاج، نا محمد بن البثنی العنبری، نا عبد الوہاب الثقفی عن یونس عن
الحسن عن امہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنا نبذل لرسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سقاء یو کا اعلاہ ولہ عزلاء ننبذہ غدوة فیشر بہ
عشاء وننبذہ عشاء فیشر بہ غدوة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے
لئے ایک مشک میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے اس کے اوپری حصے کا منہ باندھ دیا گیا ہوتا تھا اور اس کے
نچلے حصے میں بڑا دہانہ تھا۔ ہم آپ ﷺ کیلئے اس میں صبح کے وقت نبیذ بناتے تو آپ ﷺ رات
کے وقت پیتے اور رات کے وقت نبیذ بناتے تو آپ ﷺ صبح کے وقت پیتے۔

(۱۰۱۲) حدثنا البطر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراہیم
الصالحانی، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، انا عبد
اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، نا علی بن الجعد اخبرنی القاسم بن
الفضل عن ثمامة بن حزن القشیری قال سالت عائشة رضی اللہ عنہا عن
النبیذ فدعت جارية حبشية فقالت سل هذه فانها كانت تنبذ لرسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسالتها فقالت كنت انبذ لرسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فی سقاء من اللیل واوکیہ فاذا اصبح شرب منه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک حبشی لونڈی کو بلوایا اور فرمایا کہ اس
سے پوچھو کیونکہ یہی نبی کریم کے لئے نبیذ تیار کرتی تھی تو میں نے ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا کہ
میں رسول اکرم ﷺ کے لئے ایک مشک میں رات کے وقت نبیذ بھگوتی اور اس کا منہ باندھ دیتی۔
جب صبح ہوتی تو آپ ﷺ اس سے نبیذ پیتے تھے۔

(۱۰۱۳) اخبرنا اساعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا
محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن
الحجاج، نا عبید اللہ بن معاذ العنبری، نا ابی، نا شعبۃ عن یحییٰ بن عبید
ابی عمر البهرانی قال سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول کان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینبذ لہ اول اللیل فیشر بہ اذا اصبح
یومہ ذلک واللیلۃ الی تجیی والغد واللیلۃ الآخری والغد الی العصر فان بقی

شیء سقاء الخادم او امر به فصب. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے لئے رات کے ابتدائی حصے میں نبیز بھگوئی جاتی تو آپ ﷺ اس دن کی صبح، اگلی رات، اس سے اگلے دن، دوسری رات اور اس سے اگلے دن کی عصر تک وہ نبیز پیتے تھے۔ اگر کوئی چیز باقی بچ جاتی تو آپ ﷺ اپنے خادم کو پلاتے یا انڈیلنے کا حکم دے دیتے۔

(۱۰۱۴) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا عبد الله بن محمد بن ناجية، نا محمد بن مرزوق، نا عبيد بن عقيل، نا ابو عمرو بن العلاء عن ابى الزبير عن جابر رضى الله تعالى عنه ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان ينبذ له فى تور من حجارة فيشربه من يومه ومن الغد وبعد الغد الى نصف النهار ثم يامر ان يهراق واما ان يشربه بعض الخدم.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لئے ایک پتھر یلے گھڑے میں نبیز تیار کی جاتی تو آپ ﷺ اس دن، اس سے اگلے دن اور اس سے اگلے دن کے نصف حصے تک اس نبیز کو پیتے تھے۔ پھر آپ ﷺ اسے بہانے کا حکم دے دیتے وگرنہ کچھ خادم وہ پی لیتے تھے۔

(۱۰۱۵) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، انا ابو الحريش احمد بن عيسى الكلابي، نا مسروق بن المربان، نا شريك عن مسعر عن زيد الفقير وموسى بن عبد الله عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت كنت اطرح فى نبذ النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قبضة من الزبيب يلتقط حموضته.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کی نبیز میں مٹھی بھر کشمش (سونگی، میوہ) ڈال دیتی تھی جو اس کی کھٹاس ختم کر دیتی تھی۔

نوٹ: نبیز سے مراد وہ شربت ہے جو کھجور، انگور، شہد، جو اور گندم سے بنایا جاتا ہے خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو اور احادیث مبارکہ میں اس نبیز کا ذکر گزر چکا ہے اس سے مراد ہے کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں جب پانی میٹھا ہو جائے تو اس کو پی لیں۔ جب تک کہ اس میں نشہ نہ آیا ہو، مترجم۔

باب نمبر ۸۲

فی استعذاب الماء

شیریں پانی کی تلاش کا بیان

(۱۰۱۶) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحاق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحة انه سمع انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول كان ابو طلحة اكثر انصاري بالمدينة مالا وكان احب ماله اليه بيرحاء وكانت مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب قال انس فلما نزلت هذه الآية : (لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون) (آل عمران : من الآية ۹۲) قال ابو طلحة يا رسول الله ان الله تعالى يقول : (لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون) وان احب اموالي الى بيرحاء وانها صدقة لله ارجو برها وذخرها عند الله فضعها يا رسول الله حيث شئت فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : بخ ذلك مال رابع وقد سمعت ما قلت فيها اني اري ان تجعلها في الاقربين فقال ابو طلحة افعل يا رسول الله فقصها ابو طلحة في اقاربه وبنی عنه صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے انصار میں سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ مالدار تھے اور انہیں اپنے تمام مال و دولت سے زیادہ بیرحاء نامی باغ پسند تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے اور اس میں سے شیریں پانی پیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ”لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون“ (آل عمران ۹۲) یعنی ”تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو“۔ تو

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ رب العزت کا فرمان عالیشان ہے کہ تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے مال و دولت میں سے بیرحاء نامی باغ سب سے زیادہ پسند ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کیلئے صدقہ ہے۔ میں اس کی بھلائی کی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے ذخیرہ رہنے کی امید کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ ﷺ جہاں چاہیں اسے رکھیں (یعنی راہ خدا میں جہاں چاہیں خرچ فرمائیں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا واہ! واہ! (شاباش) وہ بہت نفع بخش مال ہے اور جو تو نے کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ تو اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دے۔ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ایسے ہی کروں گا تو انہوں نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

(۱۰۱۷) حدثنا ابو طاہر الفارسی، نا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابوبکر الفریابی، نا قتیبہ بن سعید، نا عبد العزیز بن محمد عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يستعذب له الباء من بئر سقیا۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے لئے سقیا نامی کنویں سے شیریں پانی لایا جاتا تھا۔

(۱۰۱۸) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن محمد الرازی، نا ابو زرعة، نا عتیق بن یعقوب، نا محمد بن عبید اللہ، انا المنذر وعبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان يستعذب لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من السقیا والسقیا من طرف الحرة عند ارض بنی فلان۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے لئے شیریں پانی سقیا سے لایا جاتا تھا اور سقیا فلاں قبیلے کی زمین کے پاس مقام حرہ کی جانب ایک کنواں ہے۔

(۱۰۱۹) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد،

نا عبد اللہ بن محمد الرازی، نا ابو زرعة، نا مہدی بن جعفر، نا حاتم بن
اسماعیل عن یعقوب بن مجاہد ابی حزرۃ عن عبادۃ بن الولید بن عبادۃ
بن الصامت عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رجل من
الانصار یبرد لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الباء فی اشجاب لہ
علی حبارۃ من جریدہ صحیحہ۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی پرانی مشکوں میں لکڑی کی ایک تپائی پر پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔

☆☆☆

باب نمبر ۸۳

فی قدحہ و صحفہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیالی اور پیالے کا بیان

در اصل ”قدح“ بھی پیالے کو کہتے ہیں اور ”صحف“ بھی پیالے کو کہتے ہیں۔ اکثر ”قدح“ لکڑی کے پیالے کو کہا جاتا ہے جو چھوٹا ہوتا ہے۔ سب سے بڑے پیالے کو ”جفنہ“ کہتے ہیں۔ ”قصعة“ جو دس آدمیوں کو سیراب کر دے، پھر ”صحفہ“ جس سے پانچ آدمی سیراب ہو سکیں اور پھر ”میکلۃ“ جس سے دو یا تین آدمی سیراب ہو سکیں اور اس کے بعد ”صحیفۃ“ اس پیالہ کو کہتے ہیں جس سے ایک آدمی سیر ہو سکے۔ (مترجم مدنی)

(۱۰۲۰) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد الجوزجانی، نا علی بن حمد الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا الحسین بن الاسود البغدادی، نا عمرو بن محمد عن عیسیٰ بن طہمان قال اخرج الینا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدح خشب غلیظ مضرب بحدید فقال یا ثابت هذا قدح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

❖❖ حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک موٹی لکڑی کا پیالہ نکال کر دکھایا جس پر لوہا منڈھا ہوا تھا اور فرمایا۔ اے ثابت! یہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیالہ ہے۔

(۱۰۲۱) حدثنا المطهر بن علی الفارسی، انا محمد بن ابراہیم الصالحانی، انا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ، نا عبد اللہ بن محمد البغوی، نا عثمان بن ابی شیبۃ، نا حسین بن علی الجعفی عن اخیه محمد بن علی عن محمد بن اساعیل قال دخلت

علی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرایت فی بیتہ قدحا من خشب فقال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشرب فیہ ویتوضا۔

❖❖ حضرت محمد بن اسماعیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو میں نے ان کے گھر میں لکڑی کا ایک پیالہ دیکھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں پانی پیتے تھے اور وضو فرماتے تھے۔

(۱۰۲۲) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن یحیی البصری، نا عبد الاعلی بن حماد، نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سقیتم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بهذا القدح الباء واللبن والنبیذ فلولاً انی رايت اصابعه فی هذه الحلقة لجعلت علیها الذهب والفضة۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیالے کے ساتھ پانی، دودھ اور نبیذ پلائی ہے۔ اگر میں نے اس حلقہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیں مبارک لگی نہ دیکھی ہوتیں تو میں اس پر سونا اور چاندی چڑھا دیتا۔

(۱۰۲۳) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد، نا علی ابن سعید العسکری، نا هلال بن العلاء، نا محمد بن مصعب، نا همام بن سلمة عن هشام بن زید عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كنت اسقى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی هذا القدح اللبن والعسل والسویق والنبیذ والباء البارد۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اس پیالے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ، شہد، ستو، نبیذ اور ٹھنڈا پانی پلایا کرتا تھا۔

(۱۰۲۴) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبدان عن ابی حمزة عن عاصم عن ابن سیرین عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان قدح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکسر فاتخذ مکان الشعب سلسلة من فضة قال

عاصم رايت القدح و شربت منه۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا پیالہ مبارک ٹوٹ گیا تو انہوں نے پھٹن کی جگہ چاندی کی ایک زنجیر لگا دی۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا ہے اور اس سے پانی پیا ہے۔

(۱۰۲۵) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل نا الحسن بن مدرک، نا يحيى بن حماد، نا ابو عوانة عن عاصم الاحول قال رايت قدح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عند انس بن مالك وكان قد انصدع فسلسله بفضة قال وهو قدح جيد عريض من نضار قال : قال انس لقد سقيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في هذا القدح اكثر من كذا وكذا قال وقال ابن سيرين انه كان فيه حلقة من حديد فاراد انس ان يجعل مكانها حلقة من ذهب او فضة فقال له ابو طلحة لا يغيرن شيئا صنعه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فتركه. صحيح۔

❖❖ حضرت عاصم الاحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ کا پیالہ دیکھا۔ وہ ٹوٹ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چاندی کی زنجیر لگا دی تھی۔ فرماتے ہیں کہ وہ پیالہ عمدہ اور چوڑا تھا اور نضار درخت کی لکڑی کا بنا ہوا تھا (نضار، بعض کے نزدیک جھاؤ کی لکڑی، بعض کے نزدیک بیری کی، بعض کے نزدیک سرخ لکڑی اور کرمانی کہتے ہیں کہ شمشاد درخت کی لکڑی، واللہ اعلم!) فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اس پیالے میں اتنی اتنی دفعہ سے زیادہ مرتبہ پلایا ہے۔ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس پیالے میں ایک لوہے کا حلقہ (کڑا وغیرہ) تھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کی جگہ سونے یا چاندی کا کڑا لگانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ جو چیز رسول اکرم ﷺ نے بنائی ہے اسے مت بدلو۔ تو انہوں نے ارادہ ترک فرمادیا۔

(۱۰۲۶) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد الفارسي واحمد بن جعفر الجبال قال

ثنا ابن زرعة، نا زيد بن الحباب، نا مندل عن محمد بن اسحق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان صاحب اسكندرية بعث الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلى الله تعالى عليه وسلم بقدر قوارير فكان يشرب منه.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سکندریہ کے بادشاہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شیشے کا پیالہ بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں (پانی وغیرہ) پیتے تھے۔

(۱۰۲۷) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد الفارسي، انا محمد ابن عيسى الجلودي، انا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن الحجاج، نا يحيى بن يحيى، نا ابو خيثمة عن ابى الزبير عن جابر رضي الله تعالى عنه قال كان ينبذ لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في سقاء فاذا لم يجدوا سقاء ينبذ له في تور من حجارة.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک میں نبیذ تیار کی جاتی تھی تو جب انہیں مشک نہ ملتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے ایک لوٹے یا پیالے میں نبیذ بنائی جاتی۔

(۱۰۲۸) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن مقاتل، انا عبد الله بن المبارك، انا اسماعيل ابن ابى خالد عن الشعبي عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن سودة زوج النبي رضي الله تعالى عنها قالت ماتت لنا شاة فدبغنا مسكها ثم ما زلنا نبذ فيه حتى صارت شاة. صحيح.

❖❖ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مرگئی تو ہم نے اس کی کھال کی دباغت کی پھر ہم اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہوگئی۔

(۱۰۲۹) واخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا آدم بن ابى اياس، نا ابن ابى

ذئب عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنت اغتسل انا والنبي صلى الله تعالى عليه وسلم من اناء واحد من قدح يقال له الفرق. صحيح ورواه سفيان عن الزهري الفرق ثلاثة اصوع.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے پیالے سے غسل کیا کرتے تھے۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا ہے۔ (فرق۔ اس برتن میں بارہ مد یا سولہ رطل یا تین صاع پانی آتا ہے جبکہ بعض نے کہا ہے کہ فرق پانچ قسط کا ہوتا ہے اور ایک قسط نصف صاع کی اور فرق بسکون راء۔ ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہے مترجم مدنی)۔ حضرت سفيان بن عيينہ نے امام زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۳۰) واخبرنا عبد الواحد البليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا محمد بن بشار، نا عبد الاعلى، نا هشام بن حسان ان هشام بن عروة حدث عن ابيه ان عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قد كان يوضع لي ولرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هذا البركن فنشرع فيه جميعا. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے اور رسول اکرم ﷺ کے لئے یہ کوٹھڑیا طشت رکھا جاتا تھا تو ہم دونوں اس میں سے پانی لے کر نہانا شروع کرتے (دونوں کے ہاتھ ایک ہی برتن میں پڑتے)۔

(۱۰۳۱) واخبرنا عبد الواحد البليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا احمد بن يونس، نا عبد العزيز بن ابي سلمة، نا عمرو ابن يحيى عن ابيه عن عبد الله بن زيد رضي الله تعالى عنه قال اتى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاخرجنا له ماء في تور من صفر فتوضا فغسل وجهه ثلاثا ويديه مرتين ومسح براسه فاقبل به وادبر وغسل رجليه. صحيح.

❖❖ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے

تو ہم نے پیتل کے ایک لوٹے میں آپ ﷺ کو پانی پیش کیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو تین مرتبہ چہرہ مبارک دھویا، دو مرتبہ ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح فرمایا تو آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے ہاتھ لائے اور پھر دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔

(۱۰۳۲) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسحاق، نا عبد اللہ بن منیر سمع یزید قال انا حید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حضرت الصلاة فقام من كان قریب الدار من المسجد يتوضا وبقی قوم فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمخضب من حجارة فيه ماء فوضع كفه فصغر المخضب ان یسط یدہ فیہ فضم اصابعه فوضعها فی المخضب فتوضا القوم کلهم جمیعا قلت کم كانوا قال ثمانون رجلا. صحیح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوا تو وہ آدمی جس کا گھر مسجد کے قریب تھا وہ وضو کرنے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا اور کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ تو نبی کریم ﷺ پتھروں کے ایک گنگال کے پاس گئے اس میں کچھ پانی تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس میں ہتھیلی رکھی تو وہ چھوٹا پڑ گیا کہ آپ کا ہاتھ اس میں پھیل سکے۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ملا کر اس میں رکھیں تو تمام لوگوں نے اس سے وضو کر لیا۔ حضرت حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اسی (۸۰) آدمی تھے۔

(۱۰۳۳) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا الحوطی، نا ابو عمرو بن سعید، نا محمد بن عبد الرحمن بن عرق قال سمعت عبد اللہ بن بسر یقول کانت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصعة یقال لها الغراء یحملها اربعة رجال. ❖❖ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا ایک بڑا پیالہ (قصعہ جو دس آدمیوں کو سیراب کر دے) تھا جسے غراء کہا جاتا تھا۔ اسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔

(۱۰۳۴) وحدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن

محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، نا محمد بن مصفی، نا یحیی بن سعید
القطان عن محمد بن عبدالرحمن الرحبی عن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جفنة لها اربع
حلق.

❖❖ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک
بہت بڑا پیالہ (ٹب وغیرہ) تھا۔ اس کے چار حلقے تھے۔

☆☆☆

باب نمبر ۸۴

فی قوله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عند الفراغ من الاكل ودعائه للمضيف

کھانے سے فراغت کے وقت آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان اور میزبان کیلئے دعا کا بیان

(۱۰۳۵) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد الله

النعمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو معین، نا سفیان

عن ثور عن خالد بن معدان عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رفع مائدته قال الحمد لله كثيرا طيبا

مبارکا فيه غير مكفی ولا مودع ولا مستغنی عنه ربنا. صحیح.

❖❖ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنا دسترخوان اٹھاتے تو

فرماتے تمام تعریفیں اللہ رب العزت کیلئے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور ان تعریفوں میں برکت ہو۔ یہ کھانا

نہ لوٹایا گیا نہ الٹا گیا نہ اس کی خواہش اور طلب چھوڑی گئی۔ اے ہمارے پروردگار (یا اس طرح ہے کہ)

(ہمارے پروردگار کی) تعریف نہ چھوڑی گئی ہے اور نہ رخصت کی گئی ہے اور نہ ہی اس کی تعریف سے

بے پروا ہی ہو سکتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار۔

(۱۰۳۶) اخبرنا عبد الله بن عبد الصمد الجوزجانی، انا علی بن احمد

الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمود بن غیلان، نا ابو

احمد الزبیری، نا سفیان عن ابی ہاشم عن اسماعیل بن ریحاح عن ریحاح بن

عبیدة عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامه قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا

وجعلنا مسلمین۔

❖❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کھانے

سے فارغ ہوتے تو فرماتے۔ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۱۰۳۷) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا بھلول الانباری، نا محمد بن حیویہ، نا لیث عن زھرة بن معبد عن ابی عبدالرحمن الحبلی عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اکل وشرب قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وسوغه وجعل له مخرجاً۔

❖❖ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا لیتے اور پانی پی لیتے تو فرماتے۔ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور اسے حلق سے نیچے اتارا (یا ہضم کیا) اور اس کے نکلنے کیلئے راستہ بنایا۔

(۱۰۳۸) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا جبیر بن ہارون بن سلیمان، نا عبدالاعلیٰ بن حماد النرسی، نا بشر بن منصور عن زھیر بن محمد عن سھیل بن صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعاہ رجل الی طعام فذهبنا معہ فلما طعم وغسل یدہ او قال یدیہ قال الحمد لله الذی یطعم ولا یطعم من علینا فھدانا واطعمنا وسقانا وکل بلاء حسن ابلانا الحمد لله غیر مودع ولا مکافا ولا مکفور ولا مستغنی عنہ ربنا الحمد لله الذی اطعم الطعام وسقی من الشراب وکسی من العری وھدی من الضلالۃ وبصر من العی الحمد لله الذی فضلنی علی کثیر من خلقه تفضیلاً الحمد لله رب العالمین۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی نے کھانے کی دعوت دی تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھالیا اور ہاتھ دھولیا یا یہ فرمایا کہ ہاتھ دھولے۔ تو پھر یہ فرمایا کہ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے جو کھلاتا ہے اور اسے نہیں کھلایا جاتا (یعنی وہ کھانے سے پاک ہے) اس نے ہم پر احسان فرمایا تو ہمیں ہدایت عطا فرمائی، ہمیں

کھلایا، پلایا اور ہر ایک اچھی نعمت ہم کو عطا فرمائی۔ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں۔ نہ ہی ہم اس کی اطاعت چھوڑنے والے ہیں نہ ہی اس کی تعریف چھوڑنے والے ہیں، نہ ہی ناشکرے ہیں اور نہ ہی اس سے بے پرواہ ہونے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا، عریانی سے لباس پہنایا، گمراہی سے ہدایت عطا فرمائی اور اندھے پن سے بصارت عطا فرمائی۔ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے مجھے اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر فضیلت عطا فرمائی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۱۰۳۹) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین

علی بن محمد ابن عبد اللہ بن بشران، انا ابو علی اسماعیل بن محمد

الصفار، نا ابوبکر احمد بن منصور الرمادی، انا عبدالرزاق، انا معمر عن

ثابت عن انس او غیرہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استاذن

علی سعد بن عبادۃ فقال السلام علیکم ورحمة اللہ فقال سعد وعلیکم

السلام ورحمة اللہ ولم یسمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی سلم ثلاثا

ورد علیہ سعد ثلاثا ولم یسبعہ فرجع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتبعہ

سعد فقال یا رسول اللہ بابی انت ما سلبت تسلیمة الاہی باذنی ولقد رددت

علیک ولم اسمعک احببت ان استکثر من سلامک ومن البرکة ثم دخلوا

البيت فقرب له زبیا فاکل نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما فرغ قال

اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکة وافطر عندکم الصائمون۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یا کسی اور نے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد

بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے (اندر جانے کی) اجازت طلب فرمائی تو فرمایا ”السلام علیکم ورحمة اللہ“۔ تو حضرت

سعد رضی اللہ عنہ نے ”وعلیکم السلام ورحمة اللہ“ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز نہ سنی یہاں تک کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ سلام کہا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ سلام کا جواب عرض کیا (مگر آواز

دھیمی رکھی) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز نہ سنائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس چل پڑے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فوراً

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی

دفعہ سلام کہا میں نے سن لیا تھا اور جواب بھی عرض کیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز نہیں سنائی تھی کیونکہ

مجھے یہ پسند تھا کہ میں زیادہ سے زیادہ آپ ﷺ سے سلام حاصل کروں اور آپ ﷺ سے برکت حاصل کروں۔ پھر آپ دونوں گھر کے اندر داخل ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کشمش پیش کی۔ آپ ﷺ نے وہ کھائی اور جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا، تمہارے لئے ملائکہ نے دعائے رحمت کی اور تمہارے ہاں روزہ داروں نے روزہ افطار کیا۔

(۱۰۴۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا محمد بن المثنی، نا خالد هو ابن الحارث، نا حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتته بتمر وسن فقال اعيدوا سنکم فی سقائه وتبرکم فی وعائه فانی صائم ثم قام الی ناحية من البيت فصلى غیر المكتوبة فدعا لام سلیم واهل بیتها فقالت ام سلیم یا رسول اللہ ان لی خویصة قال ما هی قالت خادمک انس فما ترک خیر آخرة ولا دنیا الا دعا لی به اللهم ارزقه مالا وولدا وبارک له فانی لمن اکثر الانصار مالا وحدثنی ابنتی امینة انه دفن لصلبه مقدم الحجاج البصرة بضع وعشرون ومائة. صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھجوریں اور گھی پیش کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنا گھی مشکیزے میں ڈال لو اور اپنی کھجوریں تھیلے میں ڈال لو کیونکہ میرا روزہ ہے۔ پھر آپ ﷺ گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہوئے اور فرضی نماز کے علاوہ کوئی نماز ادا فرمائی پھر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے گھر والوں کیلئے دعا فرمائی۔ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ہاں ایک خاص چیز ہے (اس کیلئے بھی دعا فرمائیں) تو ارشاد فرمایا وہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کا خادم انس رضی اللہ عنہ۔ تو آپ ﷺ نے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کی دعا میرے لئے فرمائی اور فرمایا۔ اے اللہ! اسے مال اور اولاد عطا فرما اور اسے برکت عطا فرما۔ تو میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ہوں۔ ”میری بیٹی امینہ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حجاج بصرہ آیا تو ان کی سگی اولاد میں سے ایک سو بیس سے زیادہ دفن کئے جا چکے تھے۔“ (یہ حضرت حمید رضی اللہ عنہ کا قول ہے)۔

(۱۰۴۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن سلام، نا
عبدالوہاب عن خالد الحذاء عن انس بن سیرین عن انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زار اہل بیت من
الانصار فطعم عندهم طعاما فلما اراد ان يخرج امر بهکان من البيت فنضحه
له علی بساط فصلى عليه ودعا لهم. صحیح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر
والوں سے ملاقات کیلئے تشریف لے گئے تو ان کے ہاں کھانا تناول فرمایا اور باہر نکلنے کا ارادہ فرمایا تو
گھر کے ایک کونے میں (کوئی چیز بچھانے کا) حکم دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک بچھونے پر پانی چھڑکا
گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا فرمائی اور ان کیلئے دعا فرمائی۔

(۱۰۴۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا
محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج
حدثني محمد بن البثني العنزي، نا محمد بن جعفر، نا شعبة عن يزيد بن
خخير عن عبد الله بن بسر رضي الله تعالى عنه قال نزل رسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم على ابي قال فقربنا اليه طعاما ورطبة فاكل منها ثم
اتي بتمر فكان ياكله ويلقى النوى بين اصبعيه ويجمع السبابة والوسطى ثم
اتي بشراب فشربه ثم ناوله الذي على يمينه قال فقام ابي واخذ بدجام دابة
ادع الله لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم. صحیح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
والد گرامی کے پاس قیام فرمایا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا اور تر کھجوریں پیش کیں۔ پھر خشک کھجوریں
(چھوہارے) لائی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھا کر اس کی گٹھلی اپنی انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکتے اور
انگشت شہادت اور درمیانی انگلی اکٹھی فرماتے۔ پھر پینے کیلئے شربت وغیرہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کچھ پی لیا پھر اسے عطا فرمایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب بیٹھا تھا۔ (جب تشریف لے جانے
لگے) تو میرے والد گرامی کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے جانور کی لگام پکڑ لی کہ ہمارے
لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں تو ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! جو تو نے انہیں رزق عطا فرمایا ہے اس میں ان
کیلئے برکت فرما اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

باب نمبر ۸۵

فی ضیافتہ و ولیمتہ ﷺ

آپ ﷺ کی ضیافت اور ولیمہ کا بیان

(۱۰۴۳) اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا اسحاق، نا عبد اللہ بن بکر السہمی، نا حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اولم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین بنی بزینب بنت جحش فاشبع الناس خبزا ولحما ثم خرج الی حجر امہات المومنین کما کان یصنع صبیحة بنائه فیسلم علیہن ویدعو لهن ویسلمن علیہ ویدعون له. صحیح.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزاری تو ولیمہ کیا۔ تو تمام لوگوں کو روٹی اور گوشت سے سیر کیا۔ پھر آپ ﷺ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے جیسا کہ آپ ﷺ زفاف والی رات کی صبح کو کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ انہیں سلام کہتے اور ان کیلئے دعا فرماتے اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن آپ ﷺ کو سلام عرض کرتیں اور آپ ﷺ کیلئے دعا فرماتیں۔

(۱۰۴۴) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا سلیمان بن حرب، نا حصاد عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما اولم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شیء من نسائه ما اولم علی زینب اولم بشاة. صحیح.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جس چیز کے

ساتھ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ولیمہ کیا اس چیز کے ساتھ کسی زوجہ محترمہ کا ولیمہ نہیں کیا۔
آپ ﷺ نے بکری کے ساتھ (ان کا) ولیمہ کیا۔

(۱۰۴۵) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، انا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا قتیبہ بن سعید، نا جعفر یعنی ابن سلیمان عن الجعد بن عثمان عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل باہلہ قال فصنعت امی ام سلیم حیسا فجعلته فی تور فقالت یا انس اذهب بهذا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقل بعثت بهذا الیک امی وهی تقرئک السلام وتقول ان هذا لك منا قليل یا رسول اللہ قال فذهبت به الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت ان امی تقرئک السلام وتقول ان هذا لك منا قليل فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لی فلانا وفلانا ومن لقیتم وسمی رجالا قال فدعوت من سمی ومن لقیتم قال قلت لانس عدد کم كانوا قال زهاء ثلاثائة وقال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا انس هات التور قال فدخلوا حتی امتلات الصفة والحجرة فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ليتخلق عشرة عشرة ولیا کل کل انسان مما یلیه قال فاکلوا حتی شبعوا قال فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتی اكلوا کلهم فقال یا انس ارفع قال فرفعت فبا ادری حین وضعت. کان اکثر ام حین رفعت. صحیح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے نکاح فرمایا (شادی کی) اور اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ زفاف گزاری تو میری والدہ محترمہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حلیں تیار کیا اور ایک چھوٹے پیالے میں رکھ کر کہا۔ اے انس! یہ رسول اکرم ﷺ کے پاس لے جاؤ اور عرض کرو کہ یہ میری والدہ نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے اور وہ آپ ﷺ کو سلام عرض کرتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ ﷺ کیلئے چھوٹا سا تحفہ ہے یا رسول اللہ! تو میں وہ حبیس لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری والدہ آپ ﷺ کو سلام

عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہماری طرف سے یہ آپ ﷺ کیلئے چھوٹا سا تحفہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر فرمایا کہ جاؤ اور فلاں فلاں آدمی کو اور جو تمہیں ملے انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ آپ ﷺ نے کچھ آدمیوں کا نام لیا۔ تو میں نے انہیں جن کا نام آپ ﷺ نے لیا تھا اور جو مجھے ملے سب کو بلا لیا۔ (حضرت محمد بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ اندازاً تین سو آدمی ہوں گے۔ جب میں نے سب کو بلا لیا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا۔ اے انس! وہ پیالہ لاؤ۔ فرماتے ہیں کہ جب وہ سب آدمی اندر داخل ہوئے تو چبوترہ اور حجرہ مبارک بھر گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ بنالیں اور ہر آدمی اپنے سامنے سے کھائے۔ فرماتے ہیں کہ ان سب نے کھایا حتیٰ کہ خوب سیر ہو گئے۔ ایک گروہ جاتا اور ایک گروہ اندر داخل ہوتا تھا یہاں تک کہ سب نے کھالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے انس رضی اللہ عنہ! پیالہ اٹھا لو۔ تو میں نے پیالہ اٹھا لیا۔ میں نہیں جانتا کہ جب میں نے وہ پیالہ رکھا تھا تو زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تب زیادہ تھا۔ (یعنی اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی تھی)۔

(۱۰۴۶) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا مسدد عن عبدالوارث عن شعيب عن انس رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اعتق صفيته وجعل عتقها صداقتها واولم عليها بحيس۔ صحيح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور حیس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

(۱۰۴۷) اخبرنا ابو عبد الله محمد بن الفضل الخرقی، انا ابو الحسن علی بن عبد الله الطيسفونی، انا عبد الله بن عمر الجوهري، نا احمد بن علی الكشيہنی، نا علی بن حجر، نا اسماعیل بن جعفر، نا حميد عن انس رضي الله تعالى عنه قال اقام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بين خيبر والمدينة ثلاثا يبنى عليه بصفية بنت حبي قال فدعوت المسلمين الى وليته فما كان فيها من خبز ولا لحم امر بالانطاع فالقى فيها من التمر والاقط والسن فكانت تلك وليته فقال المسلمون احدي امهات المومنين او ما

ملکت یمنہ قالوا ان حجبها فہی من امہات المومنین وان لم یحجبها
فہی ما ملکت یمنہ فلما ارتحل وطالها خلفہ ومد الحجاب بینہا و بین
الناس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین راتیں قیام فرمایا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزاری تو میں نے مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت دی۔ اس ولیمہ میں نہ ہی روٹی تھی اور نہ ہی گوشت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے بچھونے بچھانے کا حکم دیا اور ان پر ہجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا تو یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔ مسلمانوں نے کہا کہ کیا یہ بھی امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے ایک ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی ہیں۔ تو کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر انہیں پردہ کروایا گیا تو یہ بھی امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے ہوں گی اور اگر پردہ نہ کروایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی ہوں گی۔ تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ فرمائی تو اپنے پیچھے ان کیلئے جگہ تیار فرمائی (یعنی سواری پر) اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ کھینچ دیا۔

(۱۰۴۸) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی انا
محمد بن یوسف، نا محمد بن اساعیل، نا محمد بن یوسف، نا سفیان عن
منصور بن صفیہ عن امہ صفیہ بنت شیبہ قالت اولم النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم علی بعض نسائه ببدین من شعر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دود جو کے ساتھ اپنی کچھ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا ولیمہ کیا۔

☆☆☆

باب نمبر ۸۶

فی نکاحہ ﷺ و مباشرتہ و حبه للنساء

آپ ﷺ کے نکاح، مباشرت اور عورتوں کیلئے محبت کا بیان

(۱۰۴۹) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ابو کریب محمد بن العلاء، نا ابو اسامة، نا هشام عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما غرت علی امرأة ما غرت علی خدیجة ولقد هلکت قبل ان یتزوجنی بثلاث سنین لما کنت اسبعہ یدکرہا ولقد امرہ ربہ ان یشرہا بیت من قصب فی الجنة وان کان لیدبح الشاة ثم یشدہا الی خلائلہا۔ صحیح۔

✽✽ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جتنی غیرت مجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی اتنی کسی بھی عورت پر نہیں آئی۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ کے مجھ سے عقد فرمانے سے تین سال پہلے وہ فوت ہو گئیں تھیں (اس کی وجہ یہ تھی) کیونکہ میں آپ ﷺ کو ان کا تذکرہ کرتے انہیں یاد کرتے سنا کرتی تھی اور آپ ﷺ کے رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہ حکم دیا تھا کہ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دیں جو خول دار موتیوں کا ہوگا اور آپ ﷺ ایک بکری ذبح فرماتے پھر وہ ان کی سہیلیوں کی طرف بطور تحفہ بھیج دیتے تھے۔

نوٹ: ”محیط“ میں ہے کہ ”قصب“ سے مراد لمبا جواہر اور باریک ملائم کپڑے کتان کے اور تازہ و شاداب موتی اور زمرہ تازہ مرصع بہ یا قوت ہے۔

(۱۰۵۰) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا

محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا عبید بن اسباعیل، نا ابو اسامة

عن هشام عن ابيه عروة قال توفيت خديجة قبل مخرج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الى المدينة بثلاث سنين فلبث سنتين او قريبا من ذلك ونكح عائشة وهي بنت ست سنين ثم بنى بها وهي بنت تسع. صحيح.

❖❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمانے سے تین سال پہلے وفات پائیں۔ آپ ﷺ نے تقریباً دو سال وہاں قیام فرمایا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عقد فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی پھر جب ان کی عمر نو سال ہو گئی تو آپ ﷺ نے ان سے صحبت کی۔

(۱۰۵۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد، نا حباد بن زيد عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال لي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اريتك في المنام يجيئ بك الملك في سرقة من حرير فقال لي هذه امراتك فكشفت عن وجهك الثوب فاذا انت هي فقلت ان يكن هذا من عند الله يفضله. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی۔ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر لایا اور مجھے کہا کہ یہ آپ کی بیوی ہے تو میں نے تیرے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اسے نافذ کر دو (یعنی ہمیں منظور ہے)۔

(۱۰۵۲) اخبرنا عبد الوهاب بن محمد الكسائي، انا عبدالعزيز بن احمد الخلال، نا ابو العباس الاصم، نا الربيع بن سليمان، نا الشافعي، نا مسلم عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قبض عن تسع نسوة وكان يقسم منهن لثمان. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے وقت آپ ﷺ کی نوا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تھیں اور ان میں سے آٹھ کیلئے آپ ﷺ نے

باری مقرر فرمائی ہوئی تھی۔

(۱۰۵۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا مالک بن اسباعیل، نا زہیر عن هشام عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان سودۃ بنت زمعة وهبت يومها لعائشة وكان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقسم لعائشة بیومها ویوم سودۃ. صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا (بخش دیا تھا) نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی باری اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن تشریف لے جاتے تھے۔

(۱۰۵۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، نا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا حبان بن موسیٰ، نا عبد اللہ، نا یونس عن الزہری عن عروۃ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نساہ فایتھن خرج سہبھا خرج بہا معہ وكان یقسم لكل امرأۃ منھن یومھا ولیلتها غیر ان سودۃ بنت زمعة وهبت یومھا ولیلتها لعائشة تبتغی بذلك رضاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ تو ان میں سے جس کے نام کا بھی قرعہ نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے اور آپ ﷺ نے سوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے تمام ازواج کیلئے ان کے دن اور رات کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دن اور رات کی باری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔ اس سے وہ رسول اکرم ﷺ کی رضا چاہتی تھیں۔

(۱۰۵۵) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق

الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عند عبد الملک بن ابی بکر عن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین تزوج ام سلمة واصبحت عنده قال لها ليس بك على اهلك هو ان ان شئت سبعت عندك وسبعت عندهن وان شئت ثلثت عندك ودرت فقلت ثلث. صحیح۔

❖❖ حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عقد فرمایا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تیرے خاوند کی نگاہ میں تجھ کو کوئی ذلت نہیں۔ اگر تو چاہتی ہے کہ میں سات دن تک تیرے پاس رہوں تو پھر باقی ازواج کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا اور اگر تو چاہے تو میں تین دن تیرے پاس رہتا ہوں اور پھر ہر ایک کے پاس ایک ایک دن کا دورہ کروں گا تو انہوں نے عرض کی کہ تین دن میرے پاس رہیں۔

(۱۰۵۶) اخبرنا عبد الواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن بشار، نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتادة عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدور علی نساءہ فی الساعة الواحدة من اللیل والنهار وهن احدى عشرة قلت لانس او کان یطیقه قال کنا نتحدث انه اعطی قوة ثلاثین۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کی ایک ہی گھڑی میں اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس سے ہو آتے تھے اور اس وقت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد گیارہ تھی (ہو آنے سے مراد یہ ہے کہ صحبت فرماتے تھے)۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں اتنی طاقت تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس مردوں جتنی قوت عطا کی گئی تھی۔

(۱۰۵۷) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابو طاہر

الرمادی، نا ابوبکر احمد بن اسحق بن ایوب، نا علی بن الحسین بن الجنید، نا النفیلی عن مسکین ابن بکیر، نا شعبة عن هشام بن زید عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائه بغسل واحد صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس سے ہو آتے تھے اور ایک ہی غسل فرماتے تھے۔

(۱۰۵۸) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم الصالحانی، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن شعیب التاجر، نا عبد السلام بن عاصم، نا معاذ بن هشام، نا ابی عن قتادة عن الحسن عن حطان عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الکفیت قلت للحسن ما الکفیت قال الجماع۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفیت عطا کیا گیا تھا۔ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ”کفیت“ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ قوت جماع مراد ہے۔

(۱۰۵۹) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عمرو بن علی، نا عبد الاعلیٰ، نا هشام بن ابی عبد اللہ عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رای امرأة فاتی امراته زینب وهی تمس منیئة لها فقضى حاجته ثم خرج الى اصحابه فقال ان المرأة تقبل فی صورة شیطان وتدبر فی صورة شیطان فاذا ابصر احدکم امرأة فلیات اهلہ فان ذلك یرد ما فی نفسه صحیح۔

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے در آنحالیکہ وہ اپنے چمڑے کو مل رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنی ضرورت پوری فرمائی (یعنی صحبت فرمائی) پھر

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ عورت سامنے بھی شیطان کی صورت میں آتی ہے اور پیٹھ پھیرتی ہے تو بھی شیطان کی صورت میں ہوتی ہے (یعنی اسے سامنے سے دیکھیں تو بھی شہوت آتی ہے اور پیچھے سے دیکھیں تو بھی شہوت آتی ہے) جب تم میں سے کوئی کسی (غیر) عورت کو دیکھے تو اپنی بیوی کے پاس چلا جائے کیونکہ اس سے اس آدمی کے نفسانی خیالات ختم ہو جائیں گے۔

(۱۰۶۰) حدثنا المطهر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، انا ابو يعلى، نا مجاهد بن موسى، نا محمد بن القاسم الاسدي، نا كامل ابو العلاء عن ابي صالح اراه عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال قالت عائشة رضي الله تعالى عنها ما اتى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم احدا من نسائه الا مقنعا يرخى الثوب على راسه وما رايت من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ولا راى منى۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنی جس زوجہ محترمہ کے پاس گئے آپ ﷺ نے سر پر کپڑا رکھ کر لٹکایا ہوتا اور نہ ہی میں نے رسول اکرم ﷺ کی شرمگاہ دیکھی ہے اور نہ ہی آپ ﷺ نے میری۔

(۱۰۶۱) اخبرنا الامام ابو علي الحسين بن محمد القاضي، نا ابو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد بن بامويه الاصبهاني، انا ابوبكر محمد بن الحسين القطان، نا علي بن الحسن بن ابي عيسى، نا موسى بن اسماعيل نا سلام ابو المنذر عن ثابت البناني عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : حبيب الى من الدنيا الطيب والنساء وجعلت قرة عيني في الصلاة۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس دنیا میں سے صرف خوشبو اور عورتیں میرے لئے پسند کی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

(۱۰۶۲) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، نا ابراہیم بن محمد بن الحسن، نا احمد بن الولید بن برد، نا ابن ابی فدیك عن زکریاء بن ابراہیم بن عبد اللہ بن مطیع عن ابيه قال سمعت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما يقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما اعطيت من دنیا کم هذه الا نساء کم۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اس دنیا میں سے مجھے صرف تمہاری عورتیں ہی عطا کی گئی ہیں۔

(۱۰۶۳) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، نا زاهر بن احمد، نا جعفر بن محمد بن المغلس، نا ہرون بن اسحق، نا یحییٰ بن محمد الفارسی، نا عبدالعزیز بن محمد عن یزید ابن عبد اللہ بن الہاد عن محمد بن ابراہیم عن ابی سلمة قال سالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کم کان صداق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت کان صداقہ لازواجه اثنتی عشر اوقیة ونش قالت اتدری ما النش قلت لا قالت نصف وقیة فتلك خمس مائة درهم هذا صداق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لازواجه۔

❖❖ حضرت ابو سلمہ بنی النخعا سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر کی رقم کتنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کیلئے مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش چاندی تھا۔ پھر فرمایا کہ کیا تمہیں ”نش“ کے متعلق علم ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ تو فرمایا کہ ”نش“ آدھا اوقیہ ہوتا ہے۔ تو یہ سارا پانچ سو درہم ہوا۔ یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر تھا اپنی ازواجِ مطہرات کیلئے۔



باب نمبر ۸۷

فی تطیبہ و محبتہ ﷺ للطیب

آپ ﷺ کے خوشبو لگانے اور خوشبو سے محبت کا بیان

(۱۰۶۴) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ

النعمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، انا اسحق بن نصر، نا

یحیی بن آدم، نا اسرائیل عن ابی اسحق عن عبدالرحمن بن الاسود عن

ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اطیب النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم باطیب ما نجد حتی اجد و بیص الطیب فی راسہ ولحیتہ صحیحہ۔

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کو

سب سے عمدہ خوشبو جو ہمیں ملتی وہ خوشبو لگاتی تھی۔ یہاں تک کہ میں خوشبو کی چمک آپ ﷺ کے مبارک اور داڑھی مبارک میں دیکھتی تھی۔

(۱۰۶۵) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا

محمد بن عیسی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا

ہرون بن سعید الایلی، انا ابن وہب اخبرنی مخرمة عن ابیہ عن نافع قال

کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا استجمر استجمر بالوة غیر مطراة

وبکافور یطرحہ مع الالوة ثم قال هکذا یستجمر رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم صحیحہ۔

♦♦ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے تو

لوبان (عود) کا دھواں لیتے جو دوسری خوشبو کے ساتھ نہ ملا ہوتا اور کافور کے ساتھ دھونی لیتے تو اسے

لوبان کے ساتھ ملا کر (انگیٹھی وغیرہ میں) پھینکتے۔ پھر فرماتے کہ اسی طرح رسول اکرم ﷺ دھونی لیا

کرتے تھے۔

(۱۰۶۶) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا ابو نصر التمار، نا ابو جزی نصر بن طریف عن الولید بن ابی رهم عن یوسف بن ابی برزہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان احب الطیب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العود

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو تمام خوشبوؤں سے زیادہ لوبان پسند تھا۔

(۱۰۶۷) اخبرنا عبد اللہ بن عبدالصمد الجوزجانی، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن رافع وغیر واحد قالوا، نا ابو احمد الزبیری، نا شیبان عن عبد اللہ بن المختار عن موسیٰ بن انس عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سگة يتطيب منها۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک خوشبو تھی۔ آپ ﷺ اس میں سے خوشبو لگاتے تھے۔

(۱۰۶۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا ابو معین، نا عزرة بن ثابت الانصاری حدثنی ثامہ بن عبد اللہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه کان لا یرد الطیب وزعم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ خوشبو نہیں لوٹاتے تھے (یعنی خوشبو کا تحفہ رد نہیں کرتے تھے) اور ان کا یہ خیال تھا کہ نبی کریم ﷺ بھی خوشبور نہیں فرماتے تھے۔

(۱۰۶۹) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد، انا المبارک بن فضالة عن اسماعیل بن عبد اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما رای رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض علیہ طیب فردہ۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے کبھی ایسے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو پیش کی گئی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رد فرمادی ہو۔

(۱۰۷۰) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا احمد بن الحسن الحیری،

نا ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی، نا ابوبکر محمد بن یعقوب

الدينوري، نا داود بن احمد بن حبان البرقی، نا موسیٰ بن ایوب ح وحدثنا

البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر،

انا ابن ابی عاصم، انا ابن عوف، نا موسیٰ بن ایوب، نا خدش بن مهاجر

عن الاوزاعي عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت

كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يكره ان يخرج الي اصحابه

تفل الريح وكان اذا كان من آخر الليل مس طيبا۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس

بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے پاس جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بو آ رہی ہو۔ جب رات کا آخری پہر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگاتے (یہ فقط تعلیم امت کیلئے تھا کیونکہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو بھی دنیا کی تمام عطریات اور خوشبوؤں پر حاوی تھی۔ مترجم مدنی)۔

(۱۰۷۱) حدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد

بن جعفر، نا اسحق بن احمد، نا ابو زرعة، نا موسیٰ بن اسماعیل ابوبشر

المزلق صاحب البصري، نا ثابت عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال

كان لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اناء من الليل يعرض عليه سواكه

فاذا قام من الليل خلا واستنجى واستاك ثم يطلب الطيب في جميع رباة نسائه۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

رات کی ایک ایسی ساعت تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک پیش کی جاتی تھی تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو

اٹھتے تو قضائے حاجت فرماتے، استنجاء فرماتے پھر مسواک کرتے پھر خوشبو طلب فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے تمام گھروں میں ایسے ہی کرتے تھے۔

باب نمبر ۸۸

فی ترجیلہ الشعر وتعهده وتدهنه ﷺ

آپ ﷺ کے بالوں میں کنگھی فرمانے، اہتمام فرمانے اور تیل لگانے کا بیان

(۱۰۷۲) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن هشام بن عروہ عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنت ارجل راس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وانا حائض. صحيح.

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کو کنگھی کیا کرتی در آنحالیکہ میں حائضہ ہوتی۔

(۱۰۷۳) اخبرنا عبد الله بن عبد الصمد الجوزجانی، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا یوسف بن عیسیٰ، نا وکیع، نا الربیع بن صبیح عن زید بن ابان عن انس بن مالک رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يكثر دهن راسه وتسريح لحيته ويكثر القناء كان ثوبه ثوب زيات.

♦♦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنے سر مبارک پر بہت سا تیل لگاتے اور اپنی ریش مبارک کو بھی بہت زیادہ سنوارتے اور اکثر سر پر ایک کپڑا رکھتے۔ آپ ﷺ کا (وہ) کپڑا ایسے لگتا جیسے کسی تیلی کا کپڑا ہوا۔

(۱۰۷۴) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا مسلم بن سعید، نا مجاشع بن عمرو، نا وکیع عن الربیع بن صبیح عن یزید الرقاشی عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يكثر تسريح راسه ولحيته بالماء ثم يتقنع
كان ثوبه ثوب زيات. قال الشيخ الامام الاجل رضى الله تعالى عنه وعن
والديه لعل الصواب يتقنع.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر اپنے سر مبارک
(کے بالوں) اور ریش مبارک کو پانی کے ساتھ سنوارتے تھے پھر اپنے سر مبارک پر ایک کپڑا رکھتے وہ
ایسے لگتا جیسے کسی تیلی کا کپڑا ہو۔

(۱۰۷۵) وحديثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن
محمد بن جعفر، نا ابن ابى عاصم، نا ابوبكر بن ابى شيبة، نا عبد الله بن
موسى عن اسراييل عن سبائك عن جابر بن سبرة رضى الله تعالى عنه قال
كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قد شط مقدم راسه ولحيته
وكان اذا مشط مقدم راسه وادهن لم يتبين.

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے سر مبارک
(کے بالوں کا) اور ریش مبارک کا اگلا حصہ سفید ہو گیا تھا اور جب آپ ﷺ سر مبارک کے اگلے
حصے میں کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو وہ سفید بال ظاہر نہیں ہوتے تھے۔ (یعنی بہت کم سفیدی تھی)۔

(۱۰۷۶) حدثنا المطهر بن علي، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابو
القاسم البغوي، نا ابو نصر التمار، نا ابو جزى نصر بن طريف عن الوليد
بن ابى رهم عن يوسف بن ابى بردة عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت
كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يغسل راسه بالسدر ويدهن
بالكاذي.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنا سر
مبارک بیری کے پتوں کے ساتھ دھوتے اور کیوڑے کا تیل لگاتے تھے۔

(۱۰۷۷) وحديثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن
محمد بن جعفر، نا احمد بن محمد بن علي الخزاعي، نا مسلم بن
ابراهيم، نا حباد بن سلبة عن فرقد عن سعيد بن جبیر عن ابن عمر رضى

اللہ تعالیٰ عنہا قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادهن بزیت غیر مقتت ای غیر مطیب۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا تیل (سر پر) لگاتے دیکھا جو خوشبودار نہ تھا۔

(۱۰۷۸) وحدثنا البطھر بن علی، انا محمد بن ابراھیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابن عاصم، نا المقدمی، نا فضیل بن سلیمان عن موسی بن عقبہ عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی المدینة بعد ما ترجل وادهن۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے اور تیل لگانے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے گئے۔

(۱۰۷۹) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الھیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن یحییٰ بن ابی عمر البکی، نا سفیان بن عیینہ عن ابن ابی نجیع عن مجاہد عن ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علینا مکة قدمة وله اربع غدائر۔

❖❖ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر چار چوٹیاں تھیں (یعنی سر مبارک کے بال چار زلفوں میں بٹ لئے تھے)۔

(۱۰۸۰) اخبرنا عبد الواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا احمد بن یونس، نا ابراھیم بن سعد، نا ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب موافقة اهل الکتاب فیما لم یومر فیہ وکان اهل الکتاب یسدلون اشعارهم وکان المشرکون یفرقون رؤسهم فسدل رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد صحیحہ۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں میں اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہ دیا گیا ہوتا اور اہل کتاب اپنے بالوں کو پیشانی پر لٹکا لیتے تھے جبکہ مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیشانی مبارک پر بال لٹکاتے تھے پھر بعد ازاں مانگ نکالنے لگے۔

(۱۰۸۱) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، انا ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال، انا ابو الازھر احمد بن الازھر، نا یعقوب بن ابراہیم بن سعد، نا ابی عن ابی اسحق حدثنی محمد بن جعفر بن الزبیر عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت اذا فرقت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدعت فرقه عن یافوخہ وارسلت ناصیتہ بین عینیہ۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانگ نکالتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ چند یا پر سے دو حصے کر دیتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کے بال دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑ دیتی۔

(۱۰۸۲) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا الحسن بن عرفۃ، نا عبد السلام بن حرب عن یزید بن ابی خالد عن ابی العلاء الازدی عن حمید بن عبد الرحمن عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یترجل غبا۔

(۱۰۸۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن چھوڑ کر کنگھی فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی ایک دن کنگھی فرماتے پھر درمیان میں ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن کنگھی فرماتے)

☆☆☆

باب نمبر ۸۹

فی مشطہ و مراۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مدرّاه

آپ ﷺ کی کنگھی، آئینے اور پشت خار کا بیان

مدری اور مدرّاه یعنی پشت خار سے مراد ایک لمبی ڈنڈی دار کنگھی ہے جس کے ساتھ پیٹھ یا سر کھجاتے اور کنگھی کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ (مترجم مدنی)

(۱۰۸۳) حدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، انا ابن مصفی، نا بقیة، نا عمر بن خالد عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعه من اللیل وضع له طهوره وسواکه ومشطه فاذا اہبه اللہ من اللیل استاک وتوضا وامشط قال ورايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمشط بشط من عاج.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب رات کو اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کیلئے آپ کی طہارت کا پانی، مسواک اور کنگھی رکھ دی جاتی تو جب اللہ تعالیٰ رات کو آپ ﷺ کو بیدار فرماتا تو آپ ﷺ مسواک کرتے، وضو فرماتے اور کنگھی کرتے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ہاتھی دانت کی کنگھی کے ساتھ کنگھی کرتے دیکھا ہے۔

(۱۰۸۴) وحدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد، نا عیسیٰ بن محمد الرازی، نا عمرو بن اسحق نا محمد بن جعفر الاوصابی، نا ابن حیر عن ابراهیم بن ابی عبلة قال سمعت ام الدرداء قالت سالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا وقالت کنت ازود رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فی مغزاة له ازوده دهنا ومشطا ومراة ومقصین ومکحلة
وسواکا۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے سفر جہاد پر جاتے ہوئے آپ ﷺ کیلئے زادراہ تیار کرتی تو زادراہ میں تیل، کنگھی، آمینہ، دو تراشے (یعنی ناخن تراش اور مونچھ تراش) سرے دانی اور مسواک رکھتی۔

(۱۰۸۵) حدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابن منیع، نا سلیمان بن عمر الرقی، نا بقیة، نا اسباعیل مولیٰ کندة عن موسیٰ بن عقبہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان ينظر فی البراة وهو محرم۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت احرام میں شیشے میں دیکھا کرتے تھے۔

(۱۰۸۶) وحدثنا البطر بن علی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد، انا ابو یعلیٰ، نا عمرو بن حصین، نا یحییٰ بن العلاء عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نظر فی البراة قال الحمد لله الذی حسن خلقی وخلقی وزان منی ما شان من غیري۔ ویحییٰ بن العلاء ضعیف۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب آئینے میں دیکھتے تو فرماتے تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے میری تخلیق اور خلق اچھا کیا اور مجھے زیب وزینت بخشی ہر اس چیز سے جو میرے علاوہ دوسروں میں عیب دار ہے۔

(۱۰۸۷) وبهذا الاسناد قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا

اکتحل جعل فی کل عین اثنین وواحدا بینہما۔

(۱۰۸۷) انہی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول

اکرم ﷺ جب سرمہ ڈالتے تو ہر آنکھ میں دو دو (سلائیاں) ڈال کر ایک سلائی ان دونوں کے درمیان تقسیم فرماتے۔

(۱۰۸۸) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا عبدالرحمن بن داود الفارسي، نا عثمان بن خرداد، نا مسلم بن قادم، نا ابو معاوية هاشم بن عيسى اليزني الحمصي، نا الحارث بن مسلم عن الزهري عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا نظر في البراة قال الحمد لله الذي سوى خلقي فعدله وكرم صورة وجهي وحسنها وجعلني من المسلمين.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے۔ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے میری تخلیق فرمائی تو مناسب الاعضاء تخلیق فرمایا۔ میرے چہرے کی صورت کو معزز کیا اور اسے خوبصورت بنایا اور مجھے مسلمانوں میں شامل فرمایا۔

(۱۰۸۹) وحدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد، نا محمد ابن خلف، نا وكيع، نا الحسين بن السكن القرشي، نا ابان بن سفيان، نا ابو هلال عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا نظر في البراة قال اللهم كما حسنت خلقي فحسن خلقي وابان بن سفيان- ضعيف.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے۔ اے اللہ! جیسے تو نے میری تخلیق خوبصورت فرمائی تو ایسے ہی میرا خلق بھی خوبصورت فرمادے۔

(۱۰۹۰) اخبرنا عبدالواحد البليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا قتيبة بن سعيد، نا ليث عن ابن شهاب ان سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالى عنه اخبره ان رجلا اطلع في حجرة في باب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ومع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مدرى يحك به راسه فلما راه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال لو اعلم انك تنظرني لطعنت به في عينك وقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : انما جعل الاذن من قبل البصر. صحيح

❖❖ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کے حجرے کے دروازے سے جھانکا آپ ﷺ اس وقت پشت خار کے ساتھ اپنا سر مبارک کھجا رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں اس پشت خار کے ساتھ تیری آنکھ میں کو نچا مارتا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اجازت مانگنے کا حکم اسی لئے دیا گیا ہے کہ دیکھا نہ جائے (یا اس طرح ہے کہ) دیکھنے سے پہلے اجازت مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔



باب نمبر ۹۰

فی اکتحاله ﷺ

آپ ﷺ کے سرمہ لگانے کا بیان

(۱۰۹۱) اخبرنا عبد الله بن عبد الصمد، انا علي بن احمد الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن حصيد الرازي، نا ابو داود الطيالسي عن عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانه يجلو البصر وينبت الشعر وزعم ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل بها كل ليلة ثلاثة في هذه وثلاثة في هذه.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اثم سرمہ لگاؤ کیونکہ وہ بصارت کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ ہر رات تین سلائیاں اس آنکھ میں سرمہ لگاتے اور تین سلائیاں اس آنکھ میں۔

(۱۰۹۲) واخبرنا عبد الله بن عبد الصمد، انا علي بن احمد الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا عبد الله بن الصباح الهاشمي البصري، نا عبيد الله بن موسى. انا اسرائيل عن عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يكتحل قبل ان ينام بالاثمد ثلاثا في كل عين.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین سلائیاں اثم سرمہ لگاتے۔

(۱۰۹۳) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابو یعلیٰ الموصلی، نا موسیٰ بن محمد بن حسان، نا یزید بن ہارون، انا عباد ابن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال كانت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکحلة یکتحل بها عند النوم ثلاثا فی کل عین۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت ہر آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگاتے۔

(۱۰۹۴) وحدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن شعیب، نا یعقوب بن اسحق الدشتکی، نا محمد بن القاسم الاسدی، نا محمد بن عبد اللہ عن صفوان عن انس قال کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کحل اسود اذا اوی الی فراشه کحل فی هذه العین ثلاثا وفي هذه العین ثلاثا۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کالا سرمہ تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو تین سلائیاں اس آنکھ میں اور تین اس آنکھ میں سرمہ لگاتے۔

(۱۰۹۵) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن احمد بن الولید الثقفی، نا ابراهیم بن یونس الحرمی، نا عثمان بن عمر، نا عبد الحمید بن جعفر عن عمران بن انس عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یکتحل فی عینہ الیمنی ثلاثا وفي اليسری ثنتين بالاثد۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں آنکھ مبارک میں تین اور بائیں آنکھ مبارک میں دو مرتبہ اٹھ سرمہ لگاتے۔



باب نمبر ۹۱

فی حمامتہ ﷺ واخذہ شعرہ وظفرہ

آپ ﷺ کے چھنے لگوانے اور بال اور ناخن کٹوانے کا بیان

(۱۰۹۶) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا ابو علی زاهر بن احمد، انا ابو اسحق ابراہیم بن عبدالصمد الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن حمید الطویل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حجم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو طیبہ فامرہ بصاع من تمر وامر اہلہ ان یخففوا عنہ من خراجہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابو طیبہ رضی اللہ عنہ سے چھنے لگوائے تو انہیں ایک صاع کھجوریں عطا فرمانے کا حکم دیا اور ان کے گھر والوں (مراد مالک ہیں یہ غلام تھے) کو حکم دیا کہ ان کے محصول (روزانہ آمدنی) میں ان سے تخفیف کریں۔

(۱۰۹۷) اخبرنا ابو الحسن عبدالوہاب بن محمد الکسائی، انا عبدالعزیز بن احمد الخلال، نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم، انا الربیع، انا الشافعی، نا عبدالوہاب الثقفی عن حمید عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قیل لہ احتجم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نعم حجه ابو طیبہ فاعطاه صاعین وامر موالیہ ان یخففوا عنہ من ضربتہ وقال ان امثل ما تداویتم بہ الحمامة والقسط البحرى لصبيانکم من العذرة ولا تعذبوہم بالغیر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ نے چھنے لگوائے ہیں تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں! آپ ﷺ کو حضرت ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے چھنے لگائے تو

آپ ﷺ نے انہیں دو صاع (کھجوریں وغیرہ) عطا فرمائیں اور ان کے مالکوں کو حکم دیا کہ ان کے محصول میں ان سے کمی کریں اور ارشاد فرمایا کہ سب سے عمدہ دوا جس سے تم اپنے بچوں کا عذرہ (حلق) کا کو بڑھ جانا) بیماری میں علاج کرتے ہو وہ کھینچنے لگوانا اور سمندری عود (عود ہندی) ہے اور اپنے بچوں کو حلق کا کوادبا کر تکلیف مت دو۔

(۱۰۹۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا اسباعیل حدثنی سلیمان بن بلال عن علقمة انه سمع عبدالرحمن الاعرج انه سمع عبد اللہ بن بحینۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احتجم بلحی جبل فی طریق مکة وهو محرم فی وسط راسہ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن نحسین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے راستے میں لحي جبل کے مقام پر سر مبارک کے درمیان میں کھینچنے لگوائے در آنحالیکہ آپ ﷺ نے احرام باندھا ہوا تھا۔

(۱۰۹۹) اخبرنا ابوبکر محمد بن حسان بن محمد الملقاباذی، انا السید ابو الحسن محمد بن الحسین العلوی الحسنی، نا ابوبکر محمد بن احمد بن دلویۃ الدقاق، نا ابو الازھر احمد بن الازھر، نا عبدالرزاق، نا معمر عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احتجم وهو محرم علی ظهر قدمہ من وجع کان بہ۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پاؤں مبارک میں درد کی وجہ سے پاؤں کی پشت پر کھینچنے لگوائے در آنحالیکہ آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے تھے۔

(۱۱۰۰) اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد، انا علی بن احمد الخزاعی، انا الھیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبدالعزیز بن محمد العطار البصری، نا عمرو بن عاصم، نا ہمام وجریر بن حازم قالا، نا قتادة عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحتجم فی الاخذعین والکاھل وکان یحتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی

وعشرین۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں رگوں اور دونوں کندھوں کے درمیان میں کچھنے لگواتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سترہ (۱۷)، انیس (۱۹) اور اکیس (۲۱) تاریخ کو کچھنے لگواتے تھے۔

(۱۱۰۱) اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن علي الكوركاني الطوسي بها، نا ابو طاهر الزیادی، نا ابوبکر محمد بن عمر بن حفص، نا ابراہیم بن عبد الله الشعبي، نا عون بن عبارة، نا عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يستحب الحجامة لسبع عشرة وتسع عشرة وواحد وعشرين۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو کچھنے لگوانا پسند فرماتے تھے۔

(۱۱۰۲) حدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، نا عبد الله بن محمد بن جعفر المعروف بابي الشيخ، نا عبدان بن احمد، نا عبدالرحمن بن عيسى، نا عبد الملك بن سلمة القرشي البصري، نا المنذر بن عبد الله الحزامي عن موسى بن عقبة قال سمعت بسر بن سعيد يقول سمعت زید بن ثابت رضي الله تعالى عنه يقول رايت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم احتجم في المسجد عبد الملك بن سلمة ضعيف۔

❖❖ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں کچھنے لگواتے ہوئے دیکھا ہے (اس حدیث مبارکہ کی سند میں عبد الملک بن سلمہ ضعیف راوی ہیں)۔

(۱۱۰۳) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا علي بن سعيد، نا الحسن بن ناصح البخزمي، نا يوسف بن زياد، نا يعقوب بن الوليد الازدي، نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا احتجم او اخذ من شعره او من ظفره بعث به الى البقيع فدفنه. في سنده يعقوب بن

الولید ضعیف وفی سندہ یوسف بن زیاد لیس بقوی۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پچھتے مواتے یا بال اور ناخن کٹواتے تو جنت البقیع میں بھیج دیتے اور وہاں دفن کر دیئے جاتے (یعنی خون، بال یا ناخن وغیرہ دفن دیئے جاتے) اس حدیث مبارکہ کی سند میں یعقوب بن ولید ضعیف راوی اور یوسف بن زیاد قوی راوی نہیں ہیں۔

(۱۱۰۴) وحدثنا ابو طاھر، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابن ابی عاصم، نا فضیل بن سہل، نا یحییٰ بن ابی بکیر الاغر، نا الحسن بن صالح عن سباک عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجز شاربہ وکان ابراہیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجز شاربہ۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنی مونچھیں کاٹتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی مونچھیں کاٹتے تھے۔

(۱۱۰۵) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان عن مسلم بن الحجاج، نا ابن ابی عمر، نا سفیان قال سمعت هشام بن حسان یخبر عن ابن سیرین عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما رمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمرۃ ونحر نسکھ وحلق ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ ثم دعا ابا طلحۃ الانصاری فاعطاه ایاہ ثم ناولہ الشق الایسر فقال احلق فحلقہ فاعطاه ابا طلحۃ فقال اقسہ بین الناس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ نے رمی جمار کر لی، قربانی ذبح فرمائی اور سر مبارک کے بال منڈوائے تو آپ ﷺ نے حجام کو (پہلے) سر مبارک کے دائیں جانب پکڑائی تو اس نے حلق کیا (یعنی بال مونڈے) پھر آپ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں وہ بال مبارک عطا فرمائے پھر بائیں جانب حجام کے سامنے کی اور فرمایا۔ مونڈ دو تو اس نے مونڈ دیئے۔ آپ ﷺ نے وہ بال مبارک بھی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے

اور ارشاد فرمایا کہ یہ لوگوں میں تقسیم کر دو۔

(۱۱۰۶) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا ابن ابی عاصم، انا الحسن بن علی الحلوانی، نا عمرو بن محمد، نا محمد بن القاسم الاسدی، نا محمد بن سلیمان المسولی، نا عبد اللہ بن سلمة بن وهرام عن ابیه عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یأخذ اظفاره وشاربه کل جمعة.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر جمعہ المبارک کو اپنے ناخن اور مونچھیں کترواتے تھے۔

(۱۱۰۷) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، نا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، انا بھلول الانباری، نا عتیق بن یعقوب، نا ابراهیم بن قدامة عن ابی قدامة عن ابی عبد اللہ الاغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقص شاربه ویأخذ من اظفاره قبل ان یروح الی صلاة الجمعة.

❖❖ حضرت ابو عبداللہ اغر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے جانے سے پہلے اپنی مونچھیں کاٹتے اور ناخن کترواتے تھے۔

(۱۱۰۸) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا ابراهیم بن محمد بن الحسن، نا ابو عمار الحسین بن حریث، نا علی بن الحسین بن شقیق عن ابی حمزة عن مسلم البلالی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یتنور فاذا کثر شعره حلقه.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (سر کے بالوں پر) نورہ نہیں لگاتے تھے (یعنی بال صفا پاؤڈر) اور جب آپ ﷺ کے بال مبارک بڑھ جاتے تو مونڈوا دیتے۔

(۱۱۰۹) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراهیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا

یحییٰ بن یحییٰ، انا جعفر ابن سلیمان عن ابی عمران الجونی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وقت لنا فی قص الشارب و تقییم الاظفار و نتف الابط و حلق العانة ان لا نترك اكثر من اربعین لیلة. صحیحہ.

✱✱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے مونچھیں ہٹنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے میں وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ نہ چھوڑیں۔



باب نمبر ۹۲

فی سفرہ صلی اللہ علیہ وسلم واستقبالہ ورجوعہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر پر جانے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال اور واپس آنے کا بیان

(۱۱۱۰) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبد اللہ بن محمد بن ہشام، انا معمر عن الزہری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج يوم الخميس في غزوة تبوك وكان يحب ان يخرج يوم الخميس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے وقت جمعرات کے دن سفر پر نکلے (یعنی تبوک تشریف لے جانے کیلئے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

(۱۱۱۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا احمد بن محمد، انا عبد اللہ، انا یونس عن الزہری اخبرنی عبدالرحمن ابن کعب بن مالک ان کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول لقل ما كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يخرج اذا خرج في سفر الا يوم الخميس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن کے علاوہ کسی دن سفر پر تشریف لے گئے ہوں۔

(۱۱۱۲) حدثنا المطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن

محمد بن جعفر، نا عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم، نا ابو زرعة، نا محمد بن امیة بن آدم القریشی، نا عثمان بن المخارق العامری عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسافر فی الاثنین والخمیس۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سو موار اور جمعرات کو سفر فرماتے تھے۔

(۱۱۱۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا عبد اللہ بن محمد، نا سفیان عن الزہری عن السائب ابن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذکر انی خرجت مع الصبیان نتلقى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ثنیۃ الوداع مقدمہ من غزوة تبوک۔ صحیح۔

❖❖ حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں بھی بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع کی طرف نبی کریم ﷺ سے ملاقات کیلئے گیا تھا جب آپ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔

(۱۱۱۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مسدوع بن یزید بن زریع، نا خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکة استقبلہ اغیلۃ بنی عبدالمطلب فحمل واحدا بین یدیه وآخر خلفه۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنو عبدالمطلب کے دو چھوٹے چھوٹے بچوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ تو آپ ﷺ نے ایک کو اپنے سامنے (سواری پر) بٹھالیا اور ایک کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

(۱۱۱۵) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین بن بشران، انا اسماعیل ابن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق،

انا معمر عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدينة لعبت الحبشة بحراہم فرحا بقدمہ۔
 ❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشی میں حبشیوں نے اپنے حربوں (برچھے) کے ساتھ کھیل کھیلایا۔

(۱۱۱۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا موسیٰ بن اسماعیل، نا ہمام عن اسحق بن عبد اللہ ابن ابی طلحة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یطرق اہلہ کان لا یدخل الا غدوة او عشية۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہیں آتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف صبح کے وقت یا شام کے وقت ہی گھر میں داخل ہوتے تھے (یعنی جب سفر سے واپس تشریف لاتے)۔

(۱۱۱۷) حدثنا البطھر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا جبیر بن ہارون، نا علی الطنافسی، انا ابو اسامة عن ابن جریج عن الزہری عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الی فی الضحیٰ فیبدا بالمسجد فیرکع فیہ رکعتین ثم یجلس ثم یدخل بیتہ۔

❖❖ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت ہی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے اور پہلے مسجد میں جاتے وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر اپنے گھر داخل ہوتے۔

(۱۱۱۸) وحدثنا البطھر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن الحسن بن عبد الجبار، نا الحکم بن موسیٰ،

نا الولید بن مسلم عن عبدالرحمن بن تیمم عن الزہری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قدم من سفر بداء بالمسجد فصلى فيه ثم يقعد ما قدر له في مسائل الناس وسلامهم۔

❖❖ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کے مسائل اور انہیں سلام کہنے کی مقدار وہاں بیٹھتے۔

(۱۱۱۹) وحدثنا البطهر بن علي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا حسن بن هارون بن سليمان، نا داود بن رشيد، نا بقية عن محمد بن عبدالرحمن اليحصبي عن عبد الله بن بسر صاحب النبي رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اتى المنزل لم ياتيه من قبل الباب ولكن ياتيه من قبل جانبه حتى يستاذن ورواه مومل بن الفضل عن بقية وزاد وذلك ان الدور لم يكن عليها يومئذ ستور۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لے جاتے تو دروازے کے سامنے کی طرف سے اندر نہ جاتے بلکہ دروازے کی ایک طرف تشریف لے جاتے اور اجازت طلب فرماتے (پھر اندر تشریف لے جاتے) یہی حدیث مبارکہ اتنے اضافے کے ساتھ مومل بن فضل نے بقیہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ اس وقت گھروں (کے دروازوں) پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

(۱۱۲۰) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا محمد، نا وكيع عن شعبة عن محارب بن دثار عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لما قدم المدينة نحر جزورا او بقرة۔ صحيح۔

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے کی قربانی کی۔ (نحر کی یا ذبح فرمائی)۔

باب نمبر ۹۳

فی ما کان یقولہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا سَافَرَ اَوْ قَفَلَ

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفر پر جانے اور واپس لوٹتے وقت کے فرمان کا بیان (۱۱۲۱) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو الحسین علی بن محمد ابن بشران، انا اسباعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، نا معمر عن ابی اسحق اخبرنی علی بن ربیعۃ انه شهد علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین ركب فلما وضع رجله فی الركاب قال بسم اللہ فلما استوی قال الحمد للہ ثم قال : (سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون) (الزخرف : ۱۳، ۱۴) ثم حمد ثلاثا وکبر ثلاثا ثم قال : لا اله الا اللہ ظلمت نفسی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقیل ما یضحکک یا امیر المومنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعل مثل ما فعلت وقال مثل ما قلت ثم ضحك فقلت ما یضحکک یا نبی اللہ قال العبد او قال عجبت للعبد اذا قال لا اله الا انت ظلمت نفسی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت یعلم انه لا یغفر الذنوب الا هو۔

❖❖ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو سوار ہوتے ہوئے دیکھا تو جب آپ رضی اللہ عنہ نے رکاب میں پاؤں رکھا تو ”بسم اللہ“ کہا جب اوپر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو ”الحمد للہ“ کہا۔ پھر کہا ”سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون“ (الزخرف ۱۳، ۱۴) یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر فرمایا اور ہم کو اس پر قدرت نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب تعالیٰ کی طرف پلٹنا

ہے۔ پھر تین مرتبہ ”الحمد للہ“ اور تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہا۔ پھر کہا کہ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہوں کو بخشتے والا ہے یہ کہہ کر آپ ﷺ مسکرائے۔ تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ امیر المومنین! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا اور یہی کہتے سنا ہے جو میں نے کہا پھر نبی کریم ﷺ مسکرائے تو میں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ کو کس چیز نے ہنسایا؟ تو فرمایا کہ بندے نے۔ یا یہ فرمایا کہ مجھے بندے پر حیرانگی ہوئی کہ جب وہ کہتا ہے کہ (اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے تو اسے یہ علم ہوتا ہے کہ گناہوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا۔

(۱۱۲۲) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا ہارون بن عبد اللہ، نا حجاج بن محمد قال : قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر ان علیاً الازدی اخبرہ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما علیہم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعرہ خارجا الی السفر کبر ثلاثا ثم قال (سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون) اللهم انا نسالك من سفرنا هذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علينا سفرنا هذا واطولنا بعده اللهم انت صاحب فی السفر والخلیفة فی الہل اللهم انی اعوذک من وعثاء السفر وکآبة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاہل واذا رجع قالہن وزاد فیہن آیون تائبون عابدون لربنا حامدون۔

❖ حضرت علی ازدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر نکلنے کے وقت اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہتے پھر فرماتے ”سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون“ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر فرمایا اور ہم کو اس پر قدرت نہ تھی اور بیشک ہمیں

اپنے رب تعالیٰ کی طرف پلٹنا ہے۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر سے تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تجھے راضی کر دے۔ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارا یہ سفر آسان فرما اور اس کی دوری ہمارے لئے سمیٹ دے۔ اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور (ہمارے پیچھے ہمارے) گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف سے، نگاہ کے رنج سے اور مال و عیال میں بری حالت میں لوٹنے سے۔ اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لاتے تو اس وقت بھی مذکورہ بالا کلمات کہتے اور اتنا اضافہ فرماتے کہ ”ہم واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت گزار ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے ہیں۔“

(۱۱۲۳) اخبرنا ابو سعید عبد اللہ بن احمد الظاہری، انا جدی عبد الصمد بن عبد الرحمن البزاز، انا محمد بن زکریا العذافری، انا اسحق بن ابراہیم الدبری، نا عبد الرزاق، انا معمر عن عاصم الاحول عن عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا خرج مسافرا یقول اللہم انی اعوذ بک من وعشاء السفر وکآبة المنقلب والحدور بعد الکور وسوء المنظر فی الہل والہال۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کسی سفر پر نکلتے تو فرماتے۔ ”اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے، تو نگری کے بعد محتاجی سے اور اہل و عیال اور مال میں نگاہ کی برائی سے (یعنی اہل و عیال اور مال کو بری حالت میں دیکھنے سے پناہ مانگتا ہوں)۔“

(۱۱۲۴) حدثنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو سعید محمد بن موسیٰ الصیرفی قال انا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار، نا ابو سعید الحسن بن علی التستری بتستر، نا أبی، نا قتادة بن الفضل بن عبد اللہ بن قتادة الرهاوی حدثنی الفضل بن عبد اللہ بن قتادة عن عمہ هشام بن قتادة عن قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما عقد لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی قومی اخذت بیدہ فودعته فقال لی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم جعل اللہ التقویٰ زادک وغفر ذنبک ووجهک للخیر حیث ما تكون۔

❖❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے میری قوم سے معاہدہ کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو الوداع کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اس طرح دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاری تیرا زاد راہ بنائے، تیرے گناہ بخش دے اور جہاں بھی تو ہو تجھے بھلائی کی طرف متوجہ فرمائے۔

(۱۱۲۵) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، نا ابو الحسن محمد بن الحسین بن داود العلوی، نا ابو عبد اللہ بن یعقوب بن اسحق الکرمانی، نا محمد بن ابی یعقوب الکرمانی، نا وکیع بن الجراح، نا اسامة بن زید عن سعید المقبری عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه قال اراد رجل سفرا فاتی رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله اوصني فقال اوصيك بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما مضى قال اللهم ازوله الارض وهون عليه السفر۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سفر پر جانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیں تو فرمایا میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور ہر بلندی پر تکبیر کہنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جب وہ آدمی آگے چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! زمین کو اس کیلئے سمیٹ دے اور اس پر سفر آسان فرما۔

(۱۱۲۶) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، نا عبد الغافر بن محمد، نا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی ابو طاہر، نا عبد اللہ ابن وہب اخبرنی سلیمان بن بلال عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه ان النبی صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا كان في سفر واسحر يقول سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا ربنا صاحبنا وافضل علينا عايذا بالله من النار۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب کسی سفر میں ہوتے اور سحر کے وقت اٹھتے تو فرماتے۔ سننے والے نے سن لیا جو ہم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور جو اس نے ہر اچھی نعمت ہمیں عطا فرمائی (اس کی تعریف کی) اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنا ساتھ عطا فرما اور ہم پر فضل و کرم فرما (ہم) اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں دوزخ سے۔

(۱۱۲۷) اخبرنا ابو الحسن علی بن یوسف الجوینی، انا ابو محمد محمد بن علی بن محمد بن شریک الشافعی، انا عبد اللہ بن محمد بن مسلم ابوبکر الجوربذی، نا احمد بن الفرح الحمصی، نا بقیة، نا صفوان عن شریح وهو ابن عبید عن الزبیر بن الولید عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه كان اذا سافر فاقبل الليل قال يا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یجب علیک واعوذ من اسد واسود ومن الحیة والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ سفر فرماتے اور رات آجاتی تو فرماتے۔ اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار ”اللہ تعالیٰ“ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، جو کچھ تجھ میں ہے اس کے شر سے، جو کچھ تجھ میں تخلیق کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو کچھ تجھ پر لازم ہے اس کے شر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں شیر سے، کالے ناگ سے، ہر سانپ سے، بچھو سے، زمین کے رہنے والوں سے (یعنی جن بھوت) اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے (ان سب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔

(۱۱۲۸) اخبرنا ابو الحسن الشیرزی، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او غیرہ یکبر علی کل شرف من الارض ثلاث تکبیرات ثم یقول لا اله الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدير آیون تاییون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعده ونصر عبده

وہزم الاحزاب وحدہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب کسی غزوے سے، حج سے یا کہیں اور سے واپس تشریف لاتے تو زمین کی ہر بلندی پر تین تکبیریں کہتے پھر فرماتے۔ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کیلئے ہی بادشاہت اور اسی کیلئے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت گزار ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس یکتا نے تمام لشکروں کو شکست عطا فرمائی۔

☆☆☆

باب نمبر ۹۴

فی استحبابہ الفال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نیک فال پسند فرمانے کا بیان

(۱۱۲۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم البغوی، نا علی بن الجعد اخبرنی ابو جعفر الرازی عن لیث عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتفاءل ولا یتطیر وکان یحب الاسم الحسن۔

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیک فال لیتے تھے اور بدشگون نہیں لیتے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔

(۱۱۳۰) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو عمر بکر بن محمد المزنی، انا ابو بکر محمد بن عبد اللہ حفید العباس بن محمد، نا ابو علی الحسین بن الفضل البجلی، نا عفان، نا ہمام، نا قتادۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الکلبۃ الطیبۃ الکلمۃ الحسنۃ۔

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی اور نہ ہی بدشگون کوئی چیز ہے اور مجھے فال اچھی لگتی ہے یعنی عمدہ کلمہ، بہتر اور اچھا کلمہ۔

(۱۱۳۱) حدثنا ابو طاہر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا احمد بن علی الخزاعی، نا مسلم بن ابراہیم، نا ہشام عن قتادۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم : يعجبني الفال الصالح والفال الصالح الكلمة الحسنة.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نیک فال مجھے اچھی لگتی ہے اور نیک فال سے مراد اچھا کلمہ ہے۔

(۱۱۳۲) اخبرنا ابو عبد الله محمد بن الحسن الميربند كشائي المروزي .
نا ابوبكر عبد الله بن احمد القفال، نا ابو احمد محمد بن احمد بن
يعقوب الفقيه، نا ابو عبد الرحمن عبد الله بن محمود، نا الحسين بن
حرب الخزاعي ابو عمار، نا اوس بن عبد الله بن بريدة عن عبد الله بن
بريدة رضي الله تعالى عنه ان نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان لا
يتطير ولكن يتفاءل قال وكانت قريش جعلت مائة من الابل لمن اخذ نبى
الله صلى الله تعالى عليه وسلم فيرده عليهم حيث توجه الى المدينة فركب
بريدة في سبعين راكبا من اهل بيته في بنى سهم فتلقي نبى الله صلى الله
تعالى عليه وسلم فقال من انت قال انا بريدة فالتفت الى ابى بكر فقال يا ابا
بكر برد امرنا واصلح ثم قال ومن قال من اسلم قال لابي بكر سلينا ثم قال
من قال من بنى سهم قال خرج سهمك فقال بريدة للنبي صلى الله تعالى
عليه وسلم فمن انت قال انا محمد عبد الله ورسوله فقال بريدة اشهد ان لا
اله الا الله واشهد انك عبده ورسوله فاسلم بريدة واسلم الذين معه جميعا
فلما اصبح قال بريدة للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا تدخل يعنى المدينة
الا ومعك لواء فحل عبامة ثم شدها في رمحه ثم مشى بين يديه فقال يا
نبى الله تنزل على فقال ان ناقتى هذه مامورة فسارت حتى وقفت على باب
ابى ايوب فقال بريدة الحمد لله الذى اسلمت بنو سهم طائعين غير
مكرهين.

❖❖ حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بدشگون نہیں لیتے تھے لیکن نیک فال لیتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ قریش نے اس آدمی کیلئے سواونٹ انعام کا اعلان کیا جو نبی کریم ﷺ کو مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے پکڑ کر ان کے پاس لے جائے۔ تو بریدہ نائی آدمی

بنو سہم قبیلے میں سے اپنی قوم کے ستر (۷۰) شہسوار لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ تو اس کی ملاقات نبی کریم ﷺ سے ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں بریدہ ہوں۔ تو آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے ابوبکر! ہمارا کام جم گیا اور درست ہو گیا (یعنی برد امرنا۔ فرما کر نیک فال لی) پھر فرمایا۔ کس قبیلے سے ہو؟ اس نے کہا کہ ”اسلم“ قبیلے سے۔ تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم سلامت (محفوظ) رہے (یعنی سلمنا فرمایا) پھر فرمایا کہ کس قبیلہ کی شاخ سے ہو؟ اس نے کہا کہ بنو سہم قبیلہ سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا پانسہ نکلا تو جیتا۔ (خرج سہمک فرمایا) تب بریدہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ کون ہیں؟ تو فرمایا کہ میں محمد اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ تو بریدہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو (اس طرح) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور جو ان کے ساتھ تھے ان سب نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ مدینہ منورہ میں سوائے ایک پرچم کے داخل نہ ہوں (یعنی ایک پرچم آپ ﷺ کے پاس ہونا چاہئے) پھر اپنا عمامہ کھولا اور اسے اپنے نیزے کے ساتھ باندھ کر آپ ﷺ کے آگے چلنے لگے۔ پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے ہاں قیام فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع ہے۔ تو وہ اونٹنی چلتی رہی یہاں تک کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر ٹھہر گئی تو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے بنو سہم قبیلے کو اسلام کی دولت سے نوازا در آنحالیکہ وہ خوش خوش تھے انہیں مجبور نہیں کیا گیا تھا۔

(۱۱۳۳) حدثنا ابو طاهر الفارسی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن

محمد بن جعفر، نا عبد الرحمن بن داود، نا ابو زرعة الدمشقی، نا یحییٰ بن

صالح، نا سعید بن بشیر عن قتادة عن مطرف بن عبد اللہ عن ابیہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا سال عن

اسم الرجل فان کان حسنا عرف ذلك فی وجهه وان کان سیئا عرف ذلك

فی وجهه واذا سال عن اسم القرية فکذلك. ویروی هذا الحدیث عبد اللہ

بن بریدۃ عن أبيه عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم.

❖❖ حضرت مطرف بن عبد اللہ نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کے نام کے متعلق پوچھتے تو اگر وہ (نام) اچھا ہوتا تو اس کے (اچھے ہونے کے) متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے پتہ چل جاتا تھا اور اگر برا ہوتا تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے پتہ چل جاتا تھا اور جب کسی گاؤں (یا شہر) کے نام کے متعلق پوچھتے تو تب بھی اسی طرح ہوتا۔ ”یہی حدیث حضرت عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔“

(۱۱۳۴) وحدثنا ابو طاهر الفارسي، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا ابراهيم بن محمد بن الحارث، نا محمد بن بكار الصيرفي، انا ابن ابى فديك عن هرون بن عبد الله عن كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف عن ابيه عن جدّه عوف رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه خرج يقول ها خضرة فقال يا لبيك نحن اخذنا فالك من فيك اخرجوا بنا الى خضرة فخرجوا اليها فباسل فيها سيف حتى اخذها.

❖❖ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر نکلے کہ دیکھو (یا لے لو) سرسبز و شاداب زمین! تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی ہم حاضر ہیں۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیک فال حاصل کر لی۔ ہمارے ساتھ چلو سرسبز و شاداب زمین کی طرف تو وہ سب اس کی طرف گئے۔ وہاں کوئی تلوار نہ سونتی گئی یہاں تک کہ اسے حاصل کر لیا۔

(۱۱۳۵) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد بن جعفر، نا محمد بن يحيى، نا حميد بن مسعدة، نا حسان بن ابراهيم عن سعيد بن مسروق عن يوسف بن ابى بردة عن ابيه عن عائشة رضى الله تعالى عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال الطير يجرى بقدر و كان يعجبه الفال الحسن.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ براشگون اندازے کے ساتھ یا تقدیر کے ساتھ چلتا ہے اور آپ ﷺ کو اچھی فال پسند تھی۔

(۱۱۳۶) وحدثنا ابو طاہر، نا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن یحییٰ بن مندہ، نا احمد بن المقدام، نا عمر بن علی المقدمی قال سمعت هشام بن عروۃ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغیر الاسم القبیح الی الاسم الحسن۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ برے نام کو اچھے نام سے بدل دیتے تھے۔

(۱۱۳۷) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد، نا سلم بن عصام، نا عبدة الصفار، نا جعفر بن عون، انا عمر بن راشد عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا بعثتم الی رسول فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم۔ عمر بن راشد ضعیف۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میری طرف قاصد بھیجو تو خوبصورت چہرے اور اچھے نام والا قاصد بھیجو۔ اس حدیث مبارکہ کی سند میں عمر بن راشد ضعیف راوی ہیں۔

(۱۱۳۸) وحدثنا ابو طاہر، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا محمد بن احمد بن معدان، نا حمزة بن نصیر العسال، نا عبد اللہ بن محمد بن البغیرۃ، نا موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من یبلغنا لقحتنا هذه فقام رجل فقال له ما اسک قال صخر قال اجلس ثم قال من یبلغنا لقحتنا هذه فقام رجل فقال ما اسک قال یعیش قال احلب۔

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون ہماری اس دوہیل اونٹنی کو دودھ کر ہمیں توشہ مہیا کرتا ہے۔ تو ایک آدمی کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ صخر۔ تو فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا کہ کون ہماری اس دوہیل اونٹنی کو دودھ کر ہمیں توشہ مہیا کرے گا۔ تو ایک اور آدمی کھڑا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا یعیش۔ تو فرمایا۔ دودھ دو ہو۔ (یعنی صخر چٹان کو کہتے ہیں اور یعیش زندگی گزارنے کو کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صخر کو چھوڑ کر یعیش پسند فرمایا۔ مترجم مدنی)۔

(۱۱۳۹) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا ابن ابی عاصم، نا عمرو بن مرزوق، نا عمران القطان عن قتادة عن زرارة عن سعد بن هشام عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت ذكر عند النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رجل يقال له شهاب فقال صلى الله تعالى عليه وسلم انت هشام.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جسے شہاب کہا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے) فرمایا کہ تو هشام ہے۔ (۱۱۴۰) وحدثنا ابو طاهر، انا محمد بن ابراهيم، انا عبد الله بن محمد، نا عبد الله بن العباس الطيالسي، نا عثمان بن يحيى القرقيناتي، نا سفيان بن عيينة عن عمر بن ذر عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بعث عليا الى قوم يقاتلهم ثم ارسل خلفه رجلا فقال لا تناده من ورائه وقل له لا تقاتلهم حتى تدعوهم.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف ان سے جنگ کیلئے بھیجا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک آدمی بھیجا اور فرمایا کہ اسے پیچھے سے آواز مت دینا اور اسے کہنا کہ انہیں دعوت اسلام دینے تک ان سے جنگ مت لڑنا۔

(۱۱۴۱) اخبرنا اسماعيل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عيسى الجلودي، نا ابراهيم بن محمد بن سفيان، نا مسلم بن

الحجاج، نا عبد الله بن مسلمة بن قعنب، نا حباد بن سلمة عن ثابت البناني عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : رايت ذات ليلة فيما يرى النائم كانا في دار عقبة بن رافع فاتينا برطب من رطب ابن طاب ابن طاب رجل صالح بالمدينة فاولت الرفعة لنا في الدنيا والعاقبة في الآخرة وان ديننا قد طاب. صحيح.

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو میں نے ایک خواب دیکھا کہ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمیں ابن طاب کھجوریں پیش کی گئیں۔ ابن طاب مدینہ منورہ کا ایک صالح اور نیک آدمی تھا۔ تو میں نے اس خواب کی تعبیر کی ہے کہ ہمیں دنیا میں بلند مرتبہ اور آخرت میں نیک انجام حاصل ہوگا اور یہ کہ ہمارا دین مکمل ہو گیا ہے۔

(۱۱۴۲) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابي شريح، انا ابو القاسم عبد الله بن عبدالعزيز البغوي، نا علي بن الجعد، انا شريك بن عبد الله عن يعلى بن عطاء عن عمرو بن الشريد عن ابيه الشريد رضي الله تعالى عنه قال قدم على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رجل من ثقيف مجذوم ليبايعه فذكرت ذلك للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال ائته فاخبره فاني قد بايعته فليرجع. صحيح.

❖❖ حضرت شریذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف کا ایک جذامی (کوڑھ کے مرض والا) آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کیلئے حاضر ہوا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ میں نے اس سے بیعت کر لی۔ اب وہ واپس چلا جائے۔

نوٹ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے اسے اپنے پاس نہ بلایا کہ دوسرے لوگ اسے حقیر سمجھیں گے تو اسے دکھ ہوگا۔ یا اس وجہ سے کہ ضعیف یقین آدمی کو کہیں جذام نہ ہو جائے اور وہ یہ نہ سمجھے کہ اس جذامی سے ہاتھ ملانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ (از مترجم مدنی)

(۱۱۴۳) وروی باسناد غریب عن محمد بن المنكدر عن جابر رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اخذ بيد مجذوم

فوضعها معه في القصعة فقال كل ثقة بالله وتوكل عليه.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جذامی (کوڑھی) کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے پیالے میں اپنے ساتھ شریک کر لیا اور فرمایا کہ کھاؤ! اللہ تعالیٰ پر یقین اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے۔



باب نمبر ۹۵

فی دعواتہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعاؤں کا بیان

(۱۱۴۴) اخبرنا ابو عمر عبدالواحد بن احمد الملیحی، انا ابو منصور محمد بن محمد ابن سمان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار الریانی، نا حمید بن زنجویہ، نا وھب بن جریر، نا شعبۃ عن عمرو بن مرة عن ابی بردۃ انه سمع الاغر یحدث عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه سمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول یا ایھا الناس توبوا الی ربکم فانی اتوب الی ربی کل یوم مائة مرة۔ صحیح

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے لوگو! اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ میں ہر روز سو دفعہ اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

(۱۱۴۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا ابو منصور السمانی، نا ابو جعفر الریانی، نا حمید بن زنجویہ، نا سلیمان بن حرب، نا ہمام بن زید عن ثابت عن ابی بردۃ عن الاغر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انه لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائة مرة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت اغر مزن بن النضر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میرے دل پر جھانیں (خیالات) آجاتی ہے اور میں ہر دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

(۱۱۴۶) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا حاجب بن احمد الطوسی، نا محمد بن یحیی، نا یزید بن ہارون، نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ کل یوم مائة مرة. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

(۱۱۴۷) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی، انا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، انا محمد بن احمد بن محمد بن مغفل البیدانی، نا محمد بن یحیی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن الزہری عن ابی سلمة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لاستغفر اللہ فی الیوم واتوب سبعین مرة. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ہر دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

(۱۱۴۸) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا محمد بن البثنی حدثنی عبدالاعلی، نا داود عن عامر عن مسروق عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ قالت فقلت یا رسول اللہ اراک تکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ فقال خبرنی ربی انی ساری علامة فی امتی فاذا رایتها اکثرت من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ فقد رایتها : (اذا جاء نصر اللہ والفتح) (النصر : ۱) الی آخر اسورة. صحیح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت

یہ کلمات کہا کرتے تھے کہ ”سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ“ یعنی ”اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے، تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔“ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کو دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ ان کلمات کی کثرت فرماتے ہیں۔ ”سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ“ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھے بتایا ہے کہ میں عنقریب اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا تو جب میں اسے (امت کو) دیکھتا ہوں تو یہ کلمات ”سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ“ بکثرت کہتا ہوں اور میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے یعنی سورہ ”اذا جاء نصر اللہ والفتح“۔

(۱۱۴۹) اخبرنا ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد الداودی، انا ابو محمد

عبد اللہ بن احمد بن حمویہ السرخسی، انا ابو اسحق ابراہیم بن خزیم

الشاشی، نا ابو محمد عبد بن حمید الکشی حدثنی ابن ابی شیبہ، نا عبد اللہ

بن نمیر عن مالک بن مغول عن محمد بن سوقة عن نافع عن ابن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی

المجلس يقول رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور مائة مرة.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم مجلس میں رسول اکرم ﷺ کے یہ

کلمات سو مرتبہ شمار کرتے تھے۔ ”رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور“ یعنی اے

میرے رب تعالیٰ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما (مجھ پر نظر رحمت فرما) بیشک تو ہی توبہ قبول

فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(۱۱۵۰) اخبرنا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد الحنیفی، انا ابوبکر احمد

بن الحسن الحیری، انا ابو جعفر عبد اللہ بن اساعیل الهاشمی، نا احمد

بن عبد الجبار العطاری، نا ابو معاویہ عن الاعش عن ابی صالح عن ابی

هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

: لان اقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر احب الی ما

طلعت علیہ الشمس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

مجھے یہ کلمات کہنا ہر اس چیز سے زیادہ پسند ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

(۱۱۵۱) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا ابو منصور محمد بن

محمد بن سیمان، نا ابو جعفر محمد بن احمد بن عبد الجبار، نا حمید بن

زنجویہ، نا علی بن البدنی نا ابن عیینہ عن محمد بن عبدالرحمن مولیٰ آل

طلحة قال سمعت کریبا ابا رشیدین یحدث عن ابن عباس عن جویریة

بنت الحارث بن ابی ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم خرج ذات غداة من عندها وكان اسمها برة فحوله رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسماها جویریة وكره ان یقال خرج من عند

برة فخرج وهی فی المسجد فرجع بعد ما تعالیٰ النهار فقال ما زلت فی

مجلسك هذا منذ خرجت بعد قالت نعم فقال لقد قلت بعدك اربع كلمات

ثلاث مرات لو وزن بكلماتك لوزنتهن سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقه

ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ

ایک صبح ان کے پاس سے باہر نکلے ان کا نام (پہلے) برہ تھا تو آپ ﷺ نے بدل کر جویریہ رکھ دیا

اور اس بات کو ناپسند فرمایا کہ یہ کہا جائے کہ برہ کے پاس سے باہر نکلا۔ آپ ﷺ باہر نکلے تو اس

وقت وہ مسجد میں بیٹھی تھیں۔ پھر آپ ﷺ اس وقت واپس تشریف لائے جب دن کافی روشن ہو چکا

تھا اور فرمایا کہ جب سے میں یہاں سے باہر نکلا ہوں تب سے تم اسی جگہ بیٹھی ہو (یعنی نماز و وظائف

میں مشغول ہو) انہوں نے عرض کی۔ ہاں! تو ارشاد فرمایا کہ میں نے تیرے بعد چار کلمات تین دفعہ

کہے ہیں اگر ان کلمات کو تیرے کلمات سے تولا جائے تو وہ برابر ہو جائیں گے۔ ”سبحان اللہ

وبحمدہ عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته“ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک

ہے اور اسی کیلئے تعریفیں ہیں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، جتنی سے وہ راضی ہو، اس کے عرش عظیم

کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

(۱۱۵۲) حدثنا ابو الفضل زياد بن محمد الحنفی، انا ابو معاذ الشاه بن عبدالرحمن المزنی، انا ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن مبشر الواسطی، نا ابو الاشعث احمد بن المقدام العجلی، نا عثام بن علی، نا الاعمش عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو رضى الله تعالى عنها قال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يعقد التسبيح.

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو تسبیح کا شمار انگلیوں پر کرتے دیکھا ہے۔

(۱۱۵۳) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا ابو محمد الحسن بن احمد المخلدي، انا ابو العباس محمد بن اسحق الثقفي السراج، نا عبدالاعلی بن حباد، نا وهيب بن خالد، نا سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اصبحت قال اللهم بك اصبحتنا وبك امسينا وبك نحيا وبك نموت واليك المصير واذا امسى قال اللهم بك امسينا وبك نحيا وبك نموت واليك المصير.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو نبی کریم ﷺ یہ فرماتے کہ اے اللہ! تیرے طفیل ہم نے صبح کی، تیرے طفیل ہم نے شام کی، تیری ہی وجہ سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی وجہ سے ہمیں موت آئے گی اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اور جب شام ہوتی تو آپ ﷺ یہ فرماتے کہ۔ اے اللہ! تیرے ہی طفیل ہم نے شام کی، تیری ہی وجہ سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی وجہ سے ہمیں موت آئے گی اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

(۱۱۵۴) اخبرنا ابو محمد عبد الله بن عبد الصمد الجوزجاني، انا ابو القاسم علی ابن احمد الخزاعي، انا الهيثم بن كليب، نا ابو عيسى، نا قتيبة، نا الفضل بن فضالة عن عقيل عن الزهري عن عروة عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اوى الى فراشه كل ليلة جمع كفيه فنفت فيها وقرا: (قل هو الله احد) و(قل اعوذ برب الفلق) و(قل اعوذ برب الناس) ثم مسح بها ما استطاع من جسده

یبدأ بهما رأسه ووجهه واما اقبل من جسده يصنع ذلك ثلاث مرات. صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب روزانہ رات کو اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھ کر ہتھیلیاں اکٹھی کر کے ان میں پھونک مارتے پھر وہ دونوں ہتھیلیاں جہاں تک ہو سکتا اپنے جسم مبارک پر پھیرتے۔ آپ ﷺ سر مبارک اور چہرہ انور سے ابتداء فرماتے پھر سامنے کے جسم مبارک پر پھیرتے (پھر جہاں تک ہو سکتا) آپ ﷺ تین مرتبہ اس طرح کرتے۔

(۱۱۵۵) حدثنا البطر بن علي الفارسي، انا ابو ذر محمد بن ابراهيم الصالحاني، انا ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر المعروف بابي الشيخ، نا جعفر بن احمد بن فارس، نا عمرو بن محمد بن عرعرة، نا معمر بن سليمان وفضيل بن عياض جميعا عن ليث يعني ابن ابي سليم عن ابي الزبير عن جابر رضي الله تعالى عنه قال قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ تنزيل السجدة وتبارك.

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورۃ تنزیل السجدہ اور سورۃ تبارک الذی تلاوت فرما کر ہی سوتے تھے۔

(۱۱۵۶) اخبرنا عبدالواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، نا محمد ابن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا موسى، نا ابو عوانة عن عبد الملك يعني ابن عمير عن ربعي عن حذيفة رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اخذ مضجعه من الليل وضع يده تحت خده ثم يقول اللهم باسمك اموت واحيا واذا استيقظ قال الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور. صحيح.

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو اپنا ہاتھ مبارک رخسار کے نیچے رکھتے پھر فرماتے ”اللهم باسمك اموت واحيا“ اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرتا ہوں (سوتا ہوں) اور زندہ ہوتا ہوں (جاگتا ہوں) اور جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تو فرماتے ”الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه

النشور“ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ فرمایا اور مرنے کے بعد اٹھ کر اسی کے پاس آنا ہے۔

(۱۱۵۷) اخبرنا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد الحنفی، نا ابوبکر احمد بن الحسن الحیری، نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصب، نا محمد بن اسحق الصغانی، نا عفان، نا حماد بن سلمة، نا ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشه قال الحمد لله الذی اطعنا وسقانا وكفانا وآوانا وکم من لا كاف له ولا مووی. صحیح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر مبارک پر جاتے تو فرماتے ”الحمد لله الذی اطعنا وسقانا وكفانا وآوانا وکم من لا كاف له ولا مووی“ تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، ہم کو کافی ہوا اور ہمیں ٹھکانا دیا اور کتنے ہی ایسے ہیں جن کیلئے کوئی کافی ہونے والا نہیں اور نہ ہی ٹھکانہ دینے والا۔

(۱۱۵۸) حدثنا البطر بن علی بن عبد اللہ الفارسی، نا ابو ذر محمد بن ابراهیم الصالحانی، نا عبد اللہ بن محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد الفارسی، نا سلیمان بن داود بن صالح، نا عبد الصمد قال سمعت ابی یقول، نا الحسين بن واقد عن ابن ریدة حدثنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول اذا تبوا مضجعه الحمد لله الذی کفانی وآوانی واطعنی وسقانی ومن علی فاضل واعطانی فاجزل الحمد لله علی کل حال اللهم رب کل شیء ومالك کل شیء واله کل شیء ولك کل شیء اعوذ بک من النار.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے ”الحمد لله الذی کفانی وآوانی واطعنی وسقانی ومن علی فاضل واعطانی فاجزل الحمد لله علی کل حال اللهم رب کل شیء ومالك کل شیء واله کل شیء ولك کل شیء اعوذ بک من النار“ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو

مجھے کافی ہوا، مجھے ٹھکانہ دیا، مجھے کھلایا اور پلایا، مجھ پر احسان فرمایا تو بہت احسان کیا اور مجھے عطا فرمایا تو بہت عطا کیا۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہر حالت میں۔ اے اللہ! تمام چیزوں کے پروردگار تمام چیزوں کے مالک، تمام چیزوں کے معبود اور تیرے ہی لئے تمام چیزیں ہیں میں تجھ سے دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۱۵۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، انا محمد بن اسماعیل، نا مسدد، نا عبدالواحد بن زیاد، نا العلاء بن السیب حدثنی ابی عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا آوی الی فراشه نام علی شقه الایمن ثم قال اللهم انی اسلمت نفسی الیک ووجهت وجهی الیک وفوضت امری الیک والجات ظہری الیک رغبة ورہبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت وقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قالہن ثم مات تحت لیلة مات علی الفطرة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو دائیں پہلو پر لیٹ کر فرماتے ”اللهم انی اسلمت نفسی الیک ووجهت وجهی الیک وفوضت امری الیک والجات ظہری الیک رغبة ورہبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت“ اے اللہ! میں نے اپنا آپ تیرے حوالے کیا، اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پشت تجھ پر لگا دی (یعنی تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے) تیرے حضور عاجزی اور خوف کے ساتھ، تجھ سے بھاگ کر کوئی پناہ یا نجات کی جگہ نہیں ہے مگر تیری ہی طرف۔ میں تیری نازل شدہ کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے یہ کلمات کہے پھر اسی رات فوت ہو گیا تو اس کی وفات فطرت اسلام پر ہوئی (یعنی ایمان کی حالت میں اسے وفات نصیب ہوئی)۔

(۱۱۶۰) حدثنا البطھر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن

محمد بن جعفر، نا اسحق بن احمد نا محمد بن ابان البلخی، نا ابو ہمام
یعنی الہوازی عن ثور عن خالد بن معدان عن ابی زہیر الانباری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اخذ
مضجہ قال اللهم اغفر لی واخسا شیطانی وفک رہانی وثقل میزانی
واجعلنی فی الندی الاعلیٰ۔

❖❖ حضرت ابو زہیر انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر
تشریف لے جاتے تو فرماتے۔ ”اللهم اغفر لی واخسا شیطانی وفک رہانی وثقل میزانی
واجعلنی فی الندی الاعلیٰ“ اے اللہ! مجھے بخش دے، میرا شیطان ہانک دے (دور فرما) میری
گرویاں چھڑا دے (اپنے حقوق سے مجھے سبکدوش فرما) میرا میزان عمل بھاری فرما اور مجھے بلند
مصاحبوں میں رکھ۔

(۱۱۶۱) حدثنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم، انا عبد اللہ بن
محمد بن جعفر، انا احمد بن ہرون البردعی، نا احمد بن منصور، انا ابو
الجواب، نا عمار بن ذریق عن ابی اسحق عن الحارث وابی میسرۃ عن علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه کان
يقول عند مضجعه اللهم انی اعوذ بوجهک الکریم وبکلماتک التامة من
شر ما انت اخذ بناصيته اللهم انت تكشف المغرم والمائم اللهم لا يهزم
جندک ولا يخلف وعدک ولا ينفع ذا الجد منك الجد سبحانهک اللهم
وبحمدک۔

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر کے پاس
یہ کلمات کہتے تھے ”اللهم انی اعوذ بوجهک الکریم وبکلماتک التامة من شر ما انت اخذ
بناصيته اللهم انت تكشف المغرم والمائم اللهم لا يهزم جندک ولا يخلف وعدک ولا
ينفع ذا الجد منك الجد سبحانهک اللهم وبحمدک۔ اے اللہ! میں تیرے روئے کریم اور
تیرے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں اس کے شر سے جسے تو اس کی پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ!
تو ہی نقصان اور گناہ کو دفع کر سکتا ہے۔ اے اللہ! تیرا شکر شکست نہیں کھاتا اور تو اپنے وعدے کے

خلاف نہیں کرتا اور تیرے سامنے تو نگر کی تو نگر کی کچھ کام نہ آئے گی۔ تیری ذات پا۔ ب۔ اے اللہ اور تمام تعریفیں تجھے ہی سزاوار ہیں۔

(۱۱۶۲) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، ان محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان عن مسلم بن الحجاج، نا ابوبکر بن ابی شیبہ، نا حسین بن علی عن زائدة عن الحسن بن عبید اللہ عن ابراہیم بن سوید عن عبدالرحمن ابن یزید عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا امسى قال امسینا وامسى الملک لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شریک له اللهم انی اسالک من خیر هذه اللیلة وخیر ما فیها واعوذ بک من شرها وشر ما فیها اللهم انی اعوذ بک من الکسل والهرم وسوء الکبر وفتنة الدنیا وعذاب القبر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ”امسینا وامسى الملک لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شریک له اللهم انی اسالک من خیر هذه اللیلة وخیر ما فیها واعوذ بک من شرها وشر ما فیها اللهم انی اعوذ بک من الکسل والهرم وسوء الکبر وفتنة الدنیا وعذاب القبر“ ہم نے شام کی اور اللہ تعالیٰ کے سارے ملک نے شام کی، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس رات کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سستی سے، پھونس بڑھاپے سے، خراب بوڑھی عمر سے، دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

(۱۱۶۳) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عثمان بن ابی شیبہ، نا جریر عن الحسن بن عبید اللہ عن ابراہیم بن سوید باسناده وقال رب اسالک خیر ما فی هذه اللیلة وخیر ما بعدها واعوذ بک

من شر ما فی هذه الليلة وشر ما بعدها رب اعوذبك من الكسل وسوء
الكبر رب اعوذبك من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلك
ایضاً اصبحنا واصبح الملك لله. صحیح.

❖❖ حضرت ابراہیم بن سوید رضی اللہ عنہ نے انہی اسناد کے ساتھ اس طرح روایت کیا ہے کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے ”رب اسالك خير ما فی هذه الليلة وخير ما بعدها واعوذبك
من شر ما فی هذه الليلة وشر ما بعدها . رب اعوذبك من الكسل وسوء الكبر رب
اعوذبك من عذاب فی النار وعذاب فی القبر“ یعنی اے میرے رب! میں تجھ سے جو کچھ اس
رات میں ہے اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس
رات میں جو کچھ ہے اس کے شر سے اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کے شر سے، اے میرے رب! میں
تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور خراب بوڑھی عمر سے، اے میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں
آگ میں عذاب سے اور قبر میں عذاب سے۔ (یہ کلمات شام کے وقت کہتے) اور جب صبح ہوتی تو
اس وقت بھی یہ کلمات کہتے ”اصبحنا واصبح الملك لله“ آخر تک۔ یعنی ہم نے صبح کی اور اللہ تعالیٰ
کے سارے ملک نے صبح کی۔

(۱۱۶۴) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن
يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا مسدد، نا يحيى عن هشام بن ابى عبد
الله عن قتادة عن ابى العالية عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما ان رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقول عند الكرب لا اله الا الله العظيم
الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات ورب
الارض رب العرش الكريم. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور تکلیف کے وقت یہ دعا
فرماتے۔ ”لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله
رب السموات ورب الارض رب العرش الكريم“۔ اللہ تعالیٰ جو عظمت والا بردبار ہے اس کے
سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ جو عرش عظیم کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ جو آسمانوں کا
رب اور زمین کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی عرش کریم کا رب ہے (یا اس طرح کہ)

عرش کا رب بہت کریم ہے۔“

(۱۱۶۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الزغرتائی، نا ابو محمد زنجویہ بن محمد، نا محمد بن رافع، نا العقدی هو ابو عامر، نا سلیمان بن سفیان حدثنی بلال بن یحیی بن طلحة بن عبید اللہ عن ابيه عن جده رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رای الهلال قال اللهم اھلہ علینا بالیمین والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ۔

❖❖ حضرت بلال بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہوئے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چاند (پہلی رات کا) دیکھتے تو فرماتے ”اللھم اھلہ علینا بالیمین والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ“ اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال (اے لوگو! یا اے چاند!) میرا اور تمہارا رب تعالیٰ اللہ جل جلالہ ہی ہے۔

(۱۱۶۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا خالد بن مخلد، نا سلیمان حدثنی عمرو بن ابی عمرو قال سمعت انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول اللهم انی اعوذک من الھم والحزن والعجز والکسل والجبن والبخل و ضلع الدین وغلبة الرجال۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”اللھم انی اعوذک من الھم والحزن والعجز والکسل والجبن والبخل و ضلع الدین وغلبة الرجال“ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں رنج سے، غم سے، عاجزی سے، سستی سے، بزدلی (نامردی) سے، بخل سے، قرض کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبہ (ظلم) سے۔

(۱۱۶۷) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا مسدد، نا المعتز قال سمعت ابی قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کان نبی اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم يقول اللهم انی اعوذ بك من العجز والكسل والجبن والهرم واعوذبك من عذاب القبر واعوذبك من فتنة المحيا والممات۔
صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”اللهم انی اعوذبك من العجز والكسل والجبن والهرم واعوذبك من عذاب القبر واعوذبك من فتنة المحيا والممات“ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے اور پھونس بڑھاپے سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

(۱۱۶۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا یحییٰ بن موسیٰ، نا وکیع، نا هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان يقول اللهم انی اعوذبك من الكسل والهرم والمغرم والمائم اللهم انی اعوذبك من عذاب النار وفتنة النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنة الغنى وشر فتنة الفقر ومن شر فتنة المسيح الدجال اللهم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی کما ينقى الثوب الابيض من الدنس وباعد بینی وبين خطایای کما باعدت بن المشرق والمغرب۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”اللهم انی اعوذبك من الكسل والهرم والمغرم والمائم اللهم انی اعوذبك من عذاب النار وفتنة النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنة الغنى وشر فتنة الفقر ومن شر فتنة المسيح الدجال اللهم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی کما ينقى الثوب الابيض من الدنس وباعد بینی وبين خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب“ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سستی سے، پھونس بڑھاپے سے، قرضداری سے اور گناہ سے، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے، آگ کے فتنہ سے، قبر کے فتنہ سے، قبر کے عذاب سے، تو نگری کے فتنہ کے شر سے، غربت یا مفلسی کے فتنہ کے شر سے اور مسیح دجال

کے فتنہ کے شر سے۔ اے اللہ! میری خطائیں برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو دے، میرے دل کو اس طرح صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے سے میل کچیل صاف کی جاتی ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ فرما دے جتنا فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھا ہے۔

(۱۱۶۹) اخبرنا ابو الحسن علی بن یوسف الجوینی، انا ابو محمد محمد بن علی بن محمد بن شریک الشافعی، انا عبد اللہ بن محمد بن مسلم ابوبکر الجوربذی، نا احمد بن حرب، نا ابو معاویۃ عن عاصم عن ابی عثمان وعبد اللہ بن الحارث عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال لا أقول لکم إلا ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنا۔ اللهم انی أعوذ بك من العجز والكسل والبخل والجبن والهمل وعذاب القبر اللهم آت نفسي تقواها انت خير من زكاها وليها ومولاها اللهم انی اعوذ بك من علم لا ينفع ومن نفس لا تشبع ومن قلب لا يخشع ومن دعوة لا يستجاب لها۔ صحیح۔

❖❖ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں تم سے وہی کچھ کہوں گا جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ ”اللهم انی اعوذ بك من العجز والكسل والبخل والجبن والهمل وعذاب القبر اللهم آت نفسي تقواها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها اللهم انی اعوذ بك من علم لا ينفع ومن نفس لا تشبع ومن قلب لا يخشع ومن دعوة لا يستجاب لها“۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، رنج سے اور قبر کے عذاب سے، اے اللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما۔ تو ہی اس کو اچھا پاک فرمانے والا ہے اور تو ہی اس کا نگہبان اور مالک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسے دل سے جو خشوع و خضوع اختیار نہ کرے اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

(۱۱۷۰) اخبرنا احمد بن عبد اللہ المصاحی، انا ابو الحسين بن بشران، انا اسباعیل ابن محمد الصفار، انا احمد بن منصور الرمادی، نا عبد الرزاق، انا معمر عن ابان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بك من قلب لا يخشع ومن

نفس لا تشبع ومن علم لا ينفع ومن قول لا يسمع اللهم اني اعوذ بك من شر هولاء الاربع.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”اللهم اني اعوذ بك من قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن علم لا يسمع اللهم اني اعوذ بك من شر هولاء الاربع“ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع و خضوع اختیار نہ کرے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو اور ایسی بات سے جو سنی نہ جائے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان چار چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۱۷۱) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا علي بن عبد الله، نا سفيان حدثني سبي عن ابن ابي صالح عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتعوذ من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشاة الاعداء قال سفيان الحديث ثلاثا زدت، انا واحدة لا ادرى ايتهن. صحيح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بلا (آزمائش) کی سختی، بد بختی کے آجانے، بری قسمت اور دشمنوں کے خوش ہونے سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگا کرتے تھے۔ ”حضرت سفيان نسیہ فرماتے ہیں کہ حدیث مبارکہ میں تین چیزیں تھیں ایک کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ وہ ان میں کون سی ہے۔“

(۱۱۷۲) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشيرزي، نا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق ابراهيم بن عبد الصمد الهاشمي، نا ابو مصعب عن مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد ابن ابراهيم بن الحارث التيمي عن عائشة زوج النبي رضي الله تعالى عنها قالت كنت نائمة الى جنب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ففقدته من الليل فليست بيدي فوضعت يدي على قدميه وهو ساجد وهو يقول اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وبك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك.

(۱۱۷۲) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی کہ رات (کے کسی پہر) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود نہ پایا تو میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگی تو میرے ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین شریفین کو گئے در آنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور فرما رہے تھے کہ ”اعوذ برضاك من سخطك وبمعا فاتك من عقوبتك وبك منك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك“ میں تیری رضا مندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

(۱۱۷۳) اخبرنا ابو الحسن علی بن محمد الضحاکی، نا ابو سعد عبدالبالک بن ابی عثمان الواعظ، نا محمد بن یحیی بن منصور القاضی، نا ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم البوشنجی، نا یحیی بن عبد اللہ بن بکیر، نا یعقوب بن عبدالرحمن الاسکندرانی عن موسی بن عقبہ عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللهم انی اعوذ بك من زوال نعمتك ومن تحول عافيتك ومن فجأة نقبتك ومن جبيع سخطك وغضبك. صحیح.

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مبارک یہ تھی کہ ”اللهم انی اعوذ بك من زوال نعمتك ومن تحول عافيتك ومن فجأة نقمتك ومن جميع سخطك وغضبك“ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہونے سے، تیری (عطا کی ہوئی) تندرستی کے پلٹ جانے سے، دفعۃً تیرا عذاب اترنے سے اور تیری ہر ناراضگی اور غضب سے۔

(۱۱۷۴) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا یحیی بن یحیی واسحق بن ابراہیم قالا، نا جریر عن منصور عن ہلال عن فروة بن نوفل الاشجعی قال سالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا عما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يدعو به اللہ قالت کان يقول اللهم

انی اعوذبك من شر ما عملت وشر ما لم اعمل۔ صحیح۔

❖❖ حضرت فروہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ”اللہم انی اعوذبك من شر ما عملت وشر ما لم اعمل“ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس عمل کے شر سے جو میں نے سرانجام دیا اور ہر اس عمل کے شر سے جو میں نے سرانجام نہیں دیا۔

(۱۱۷۵) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر، انا محمد بن

عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی

حجاج بن الشاعر، نا عبد اللہ ابن عمرو ابو معمر نا عبدالوارث، نا

الحسین عن ابن بريدة عن یحییٰ بن معمر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول اللہم لك اسلمت

وبك آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبك خاصمت انی اعوذ بعزتك لا الہ

الا انت ان تضرلنی انت الحی الذی لا یموت والجن والانس یموتون۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ

”اللہم لك اسلمت وبك آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبك خاصمت انی اعوذ

بعزتك لا الہ الا انت ان تضرلنی انت الحی الذی لا یموت والجن والانس یموتون“۔

اے اللہ! میں تیرے لئے ہی مسلمان ہوا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف لوٹتا ہوں

اور تیری ہی مدد سے دشمنوں سے لڑتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ

کرے (یعنی مجھے اپنی عزت کے طفیل گمراہ مت کرنا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو زندہ ہے جسے کبھی

موت نہیں آئے گی اور جنات اور انسانوں کو موت آئے گی۔

(۱۱۷۶) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا

محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم، نا عبید اللہ بن

معاذ العنبری، انا ابی شعبۃ عن ابی اسحق عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ

الاشعری عن ابیہ ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه كان يدعو بهذا الدعاء اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي واسرافي في امري وما انت اعلم به مني اللهم اغفر لي جدي وهزلي وخطاي وعمدي وكل ذلك عندي اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر وانت على كل شيء قدير۔ صحيح۔

❖❖ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ”اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي واسرافي في امري وما انت اعلم به مني اللهم اغفر لي جدي وهزلي وخطاي وعمدي وكل ذلك عندي اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر وانت على كل شيء قدير“۔ اے اللہ! میری خطائیں، بے علمی، اپنے معاملے میں میرا اسراف اور ہر وہ چیز جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے سب بخش دے۔ اے اللہ! جو بات میں نے پچی کہی، جو بات میں نے مزاحاً کہی، جو کام میں نے بھولے سے کیا اور جو جان بوجھ کر کیا وہ سب کچھ جو میرے پاس ہے سب بخش دے۔ اے اللہ! میری اگلی، پچھلی، پوشیدہ، ظاہری خطائیں اور جنہیں تو مجھ سے بہتر جانتا ہے سب بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے بھیجنے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۱۷۷) اخبرنا عبدالواحد البليحي، انا ابو العباس عبدالصمد بن عبد الله البعري، نا محمد بن احمد ابو سعيد الطالقاني، انا عبدالصمد بن الفضل، نا عبد الله بن موسى عن موسى بن عبيدة عن محمد بن ثابت عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول اللهم انفعني بما علمتني ما ينفعني وعلمني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال رب اعوذ بك من حال النار او حال اهل النار۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ”اللهم انفعني بما علمتني ما ينفعني وعلمني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال رب اعوذ بك من حال النار او حال اهل النار“ اے اللہ! جو تو نے مجھے علم عطا فرمایا جو میرے لئے نفع بخش ہے اس کا نفع مجھے عطا فرما، مجھے وہ علم عطا فرما جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں

اضافہ فرما ہر حالت میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ اے میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آگ کی حالت یا اہل دوزخ کی حالت سے (یا اس طرح کہ) دوزخ کی کیچڑ یا اہل دوزخ کی کیچڑ سے۔

(۱۱۷۸) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم، نا ابراہیم بن دینار، نا ابو قطن عمرو ابن الہیثم القطعی عن عبدالعزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمة الباجشون عن قدامة بن موسیٰ عن ابی صالح السمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول اللہم اصلح لی دینی الذی ہو عصمة امری واصلح لی دنیاى التى فیہا معاشی واصلح لی آخرتى التى فیہا معادى واجعل الحیاة زیادة لی فی کل خیر واجعل الموت راحة لی من کل شر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے ”اللہم اصلح لی دینی الذی ہو عصمة امری واصلح لی دنیاى التى فیہا معاشی واصلح لی آخرتى التى فیہا معادى واجعل الحیاة زیادة لی فی کل خیر واجعل الموت راحة لی من کل شر“ اے اللہ! میرے لئے میرا دین جو کہ میرا بچاؤ ہے درست فرما دے، میرے لئے میری دنیا جس میں مجھے زندگی گزارنی ہے درست فرما دے، میرے لئے میری آخرت درست فرما جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے، زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت کا سامان بنا دے۔

(۱۱۷۹) اخبرنا ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد الداودی، انا ابو الحسن علی بن ابراہیم بن الحسن بن علویۃ الجوهری، نا ابو العباس محمد بن احمد الاثرم البقری، نا عمر بن شیبۃ، نا عبدالرحمن بن مہدی، نا سفیان عن ابی اسحق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول اللہم انی اسالك الهدی والتقى والعفة والغنى۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے ”اللہم انی اسالک الہدی والتقی والعفة والغنی“ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، خوف (تقویٰ)، پاکدامنی اور تو نگری (غنا) کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۱۸۰) اخبرنا ابو منصور محمد بن عبد الملك المظفری السرخسی، انا ابو سعید احمد بن محمد بن الفضل، نا ابوبکر محمد بن ابراہیم بن الفضل الفحام، نا ابو عبد اللہ محمد بن یحیی الذہلی، نا محمد بن یوسف، نا سفیان عن عمرو بن مرة عن عبد اللہ بن الحارث عن طلیق بن قیس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدعو رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واهدنی ویسر الہدی لی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لک شکارا لک ذکارا لک رہابا لک مطواعا الیک مخبتا لک اوہا منیباً رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی واهد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمۃ قلبی۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس طرح دعا مانگا کرتے تھے ”رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واهدنی ویسر الہدی لی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لک شکارا لک ذکارا لک رہا بالک مطواعا الیک مخبتا لک اوہا منیباً رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی واهد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمۃ قلبی“ اے میرے رب! میرا مددگار بننا میرے خلاف میرے دشمنوں کا مددگار مت بننا، میری مدد فرمانا میرے خلاف میرے دشمنوں کی مدد مت فرمانا، میرے لئے خفیہ تدبیر فرمانا میرے خلاف خفیہ تدبیر مت فرمانا، مجھے ہدایت عطا فرمانا اور میرے لئے ہدایت (کا حصول) آسان فرمانا، جنہوں نے مجھ سے بغاوت کی ان کے خلاف میری مدد فرمانا۔ اے میرے رب! مجھے اپنا بنالے اور ایسا بنادے کہ میں تیرا حد درجہ شکر ادا کروں، حد درجہ تیرا ذکر کروں، حد درجہ تجھ سے ڈروں، حد درجہ تیرا تابعدار بن جاؤں، حد درجہ تجھ سے عاجزی کرنے والا، آہ وزاری کرنے والا اور تیری ہی طرف رجوع کرنے والا بن جاؤں۔ اے میرے رب! میری توبہ

قبول فرما، میرا گناہ بخش دے، میری دعا قبول فرما، میری سند (حجت یا ایمان) قائم فرما، میرے دل کو ہدایت عطا فرما، میری زبان درست رکھ اور میرے دل میں سے کینہ اور بغض نکال دے۔

(۱۱۸۱) اخبرنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابی توبۃ الکشیہنی، انا ابو طاہر محمد بن احمد بن الحارث، انا ابو الحسن محمد بن یعقوب الکسائی، انا عبد اللہ بن محمود، انا ابو اسحق ابراہیم بن عبد اللہ الخلال، نا عبد اللہ بن المبارک عن یحییٰ بن ایوب حدثنی عبید اللہ بن زحر عن خالد بن ابی عمران ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یکاد یقوم من مجلس الا دعا بهؤلاء الدعوات لاصحابہ اللہم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبين معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احيیتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبرھما ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا۔

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کسی مجلس سے نہیں اٹھتے تھے مگر اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے لئے یہ دعا فرمایا کرتے تھے ”اللہم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبين معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احيیتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبرھما ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا“۔ اے اللہ! ہمیں اپنا خوف عطا فرما جو تو ہمارے درمیان اور اپنی نافرمانی کے درمیان حائل فرما دے، اپنی فرمانبرداری عطا فرما جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت عطا فرما دے، یقین عطا فرما جس کے ساتھ تو ہم پر دنیا کے مصائب آسان فرما دے، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہماری سماعتوں سے اور ہماری بصارتوں سے لطف اندوز فرما اور ہماری سماعت و بصارت کو موت تک ہمارا وارث بنا، ایسے کر کہ ہم اسی سے بدلہ لیں جس

نے ہم پر ظلم کیا، جس نے ہم سے دشمنی کی اس کے خلاف ہماری مدد فرما، ہماری مصیبت ہمارے دین میں مت بنا، دنیا ہمارے لئے سب سے بڑی فکر مت بنا اور نہ ہی دنیا ہمارے علم کی پہنچ بنا (یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف حصول دنیا کے لئے نہ ہو) اور ہم پر ایسے (حاکم) لوگ مسلط مت فرمانا جو ہم پر رحم نہ کریں۔

(۱۱۸۲) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، نا ابو الحسن احمد

بن محمد بن اسحق الحجاجی، نا ابو العباس محمد بن عبدالرحمن

الدغولی، نا محمد بن مشکان، نا ابو داود، نا شعبۂ عن ثابت عن انس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکثر ان

يقول ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ صحیحہ۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بکثرت یہ دعا مانگا کرتے

تھے ”ربنا اتنا فی الدنیا حسنته وفي الآخرة حسنته وقنا عذاب النار“ اے ہمارے پروردگار!

ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔



باب نمبر ۹۶

فی مرضہ ﷺ و وصیتہ و وفاتہ و سنہ

آپ ﷺ کے مرض الموت، وصیت، وفات اور عمر مبارک کا بیان

(۱۱۸۳) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، انا محمد بن اسماعیل، نا اسماعیل بن عبد اللہ حدثنی مالک عن ابی النضر مولى عمر بن عبید اللہ عن عبید یعنی ابن حنین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یوتیہ من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار ما عنده فبکی ابوبکر فقال فديناك بابائنا وامهاتنا فعجبنا له فقال الناس انظروا الى هذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن عبد خيره الله بين ان يوتيه من زهرة الدنيا وبين ما عنده وهو يقول فديناك بابائنا وامهاتنا فكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هو المخير وكان ابوبكر هو اعلننا به وقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان من آمن الناس على في صحبة وماله ابا بكر ولو كنت متخذنا خليلا من امتي لاتخذت ابا بكر الا خلة الاسلام لا يبقين في المسجد خوخة الا خوخة ابى بكر. صحيح.

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ایک بندہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا ہے چاہے تو دنیا کی زیب و زینت پسند کر لے اور چاہے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے پسند کر لے تو اس نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے اختیار کر لیا ہے (یہ سن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا کہ ہمارے ماں باپ

آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ تو ہمیں ان پر بہت تعجب ہوا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ اس بزرگ کو دیکھو! رسول اکرم ﷺ نے ایک بندے کے متعلق بتایا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اختیار دیا ہے کہ چاہے تو دنیا کی زیب و زینت پسند کرے چاہے جو کچھ اللہ کے پاس وہ پسند کرے تو یہ بزرگ کہہ رہا ہے کہ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں (پھر ہمیں پتہ چلا کہ) رسول اکرم ﷺ کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جاننے والے تھے اور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ اپنی سگت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر صدیق ہیں۔ اگر میں اپنی امت میں سے کوئی جانی دوست بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا مگر اسلام کی دوستی سب سے بڑھ کر ہے۔ مسجد میں کوئی دریچہ باقی نہ رہے سوائے ابوبکر صدیق کے درتچے کے (باقی سب بند کر دو)۔

(۱۱۸۴) اخبرنا ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن ابی توبة الکشيہنی، انا ابو طاهر محمد بن احمد بن الحارث، انا ابو الحسن محمد بن يعقوب الکسائي، انا عبد اللہ بن محمود، انا ابو اسحق ابراهيم بن عبد اللہ الخلال، نا عبد اللہ بن المبارك عن ابن لهيعة حدثني يزيد بن ابی حبيب ان ابا الخير حدثه ان عقبه بن عامر الجهنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد بعد ثمان سنين كالبودع للحیاء والاموات ثم طلع المبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شہید وان موعدکم الحوض وانی لانظر الیہ وانا فی مقامی هذا وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا ولكن اخشی علیکم الدنيا ان تنافسوها فقال عقبه فكان آخر نظرة نظرتها الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح۔

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے غزوہ احد کے مقتولین (شہداء) پر آٹھ سال بعد نماز جنازہ ایسے ادا فرمائی جیسے زندوں اور مردوں سے رخصت ہو رہے ہوں۔ پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، میں تم پر گواہ ہوں گا اور تمہارے ساتھ کئے گئے وعدے کے پورا ہونے کا مقام حوض کوثر ہے اور میں اپنی اس

جگہ پر موجود ہوتے ہوئے بھی اسے دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم پر اس بات کا خدشہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے مگر مجھے تم پر اس بات کا خدشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں غرق ہو جاؤ گے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ آخری نظر تھی جو میں نے رسول اکرم ﷺ پر ڈالی تھی (بعد ازاں وصال ہو گیا)۔

(۱۱۸۵) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا ابو نعيم، نا عبدالرحمن بن سليمان بن حنظلة بن الغسيل، نا عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه بهلحفة قد عصبت بعصابة دسواء حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فان الناس يكثرون ويقل الانصار حتى تكونوا في الناس بمنزلة الملح في الطعام فمن ولي منكم شيئاً يضر فيه قوما وينفع فيه آخرين فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم فكان آخر مجلس جلس فيه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنی اس مرض کے دوران کہ جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر مبارک پر کالی پٹی (شدت درد کی وجہ سے) باندھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اما بعد! دوسرے لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں میں ایسے ہو جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے تو جو آدمی تم میں سے کسی چیز کا نگہبان (حاکم) بنے جس میں کچھ لوگوں کا نقصان ہو اور کچھ لوگوں کا فائدہ ہو تو ان کے اچھے لوگوں کو قبول کرے اور بروں سے درگزر کرے۔ یہ آخری مجلس تھی جس میں نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے۔

(۱۱۸۶) اخبرنا عبدالواحد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي، انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا عبد الله بن محمد الجعفي، نا وهب بن جرير، نا ابي قال سبعت يعلى بن حكيم عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم فی مرضه الذی مات فیہ عاصبا رأسه بخرقة فقعد علی المنبر فحمد الله واثنی علیہ ثم قال انه لیس من الناس احد امن علی فی نفسه وماله من ابی بکر بن ابی فحافة ولو کنت متخذاً من الناس خلیلاً لا اتخذت اباً بکر خلیلاً ولكن خلة الاسلام افضل سدوا عنی کل خوخة فی هذا المسجد غیر خوخة ابی بکر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری کے دوران کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی سر مبارک پر ایک پٹی باندھے باہر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی ابو بکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر اپنی جان اور مال سے احسان کرنے والا نہیں ہے۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو جانی دوست بناتا تو ابو بکر صدیق کو ہی بناتا مگر اسلام کی دوستی ہی افضل ہے۔ اس مسجد میں میری طرف سے ہر دریچہ سوائے ابو بکر صدیق کے دریچے کے بند کر دو۔

(۱۱۸۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا یحیی بن یحیی، انا سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید قال سمعت القاسم بن محمد قال قالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا وارساه فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ذاك لو كان وانا حی فاستغفر لك وادعو لك فقالت عائشة واثکلیاہ واللہ انی لا ظنک تحب موتی ولو كان ذاك لظلمت آخر یومک معرساً ببعض ازواج فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : بل انا وارساه لقد همت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنه واعهد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یا بئ اللہ ویدفع المومنون او یدفع اللہ ویابی المومنون۔ صحیح۔

❖❖ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہائے! سر درد سے پھٹا جاتا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو تب تھا جب میں وفات پا جاتا حالانکہ ابھی میں زندہ ہوں۔ (لہذا ایسے مت کہو اور تم نے جو کہہ دیا ہے) لہذا میں تیرے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے لئے دعا کرتا ہوں۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض

کی۔ ہائے خرابی! قسم بخدا! میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ آپ ﷺ میری موت چاہتے ہیں اور جب میں مر جاؤں گی تو آپ ﷺ اپنی کسی بیوی کے ساتھ شام کو دولہا بن بیٹھیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلکہ میں نے تو! ہائے سرگیا! میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر صدیق اور ان کے بیٹے کو بلوا کر وصیت کر دوں (کہ وہ خلیفہ ہوں گے) ایسا نہ ہو کہ کوئی کہنے والے باتیں کریں یا خواہشمند خواہش کریں کہ ہم خلافت کے زیادہ حقدار ہیں۔ پھر میں نے کہا کہ خود ہی اللہ تعالیٰ ان کی خلافت کے علاوہ کسی کی خلافت نہ مانے گا اور مومنین بھی کسی دوسرے خلیفہ کی خلافت ٹھکرا دیں گے یا اللہ تعالیٰ ٹھکرا دے اور مومنین نہیں مانیں گے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ اور مومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کسی دوسرے کی خلافت تسلیم نہ کریں گے۔ حدیث مبارکہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اور خلیفہ اول ہونے کی واضح دلیل ہے۔ مترجم مدنی)۔

(۱۱۸۸) اخبرنا اسباعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا عبید اللہ بن سعید، نا یزید بن ہرون، نا ابراہیم بن سعد، نا صالح بن کیسان عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی ابابکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اپنے والد گرامی ابوبکر صدیق اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تا کہ میں وصیت لکھ جاؤں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کوئی خلافت کا خواہشمند خواہش کرے گا اور کوئی کہنے والا کہے گا کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور مومنین سوائے ابوبکر صدیق کی خلافت کے کسی کی خلافت تسلیم نہیں کریں گے۔

(۱۱۸۹) اخبرنا عبد الواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا قتیبہ، نا سفیان عن سلیمان الاحول عن سعید بن جبیر قال: قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوم الخمیس وما

يوم الخميس اشتد برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وجعه فقال
اثتوني اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبى تنازع
فقالوا ما شأنه اهجر استفهوه فذهبوا يردون عنه فقال دعوني فالذى انا
فيه خير مما تدعوننى اليه واوصاهم بثلاث قال اخرجوا المشركين من
جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم وسكت عن الثالثة او
قال فنسيتها. صحيح.

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جمعرات کا دن اور کیسا تھا جمعرات کا دن بھی۔
رسول اکرم ﷺ کی تکلیف شدید ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی چیز لاؤ۔ میں
تمہیں وصیت لکھ دیتا ہوں۔ اس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے کبھی بھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
آپس میں جھگڑنے لگے (کہ لائیں یا نہ لائیں۔ آپ ﷺ کی بیماری شدید ہے لہذا آپ کو تکلیف
ہوگی) حالانکہ کسی نبی علیہ السلام کے پاس جھگڑنا روا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کا کیا حال ہے
کہیں بیماری کی شدت میں آپ ﷺ بڑبڑاتے تو نہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو۔ تو وہ آپ ﷺ کے
بارے میں تردد کا شکار ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو۔ جس طرف تم مجھے بلا
رہے ہو میں اس سے بہت بہتر حالت میں ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں تین چیزوں کی وصیت
فرمائی کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دو اور جو لوگ دوسرے ملک سے پیغام لاتے ہیں ان کی
اسی طرح مہمان نوازی کرنا جیسے میں کرتا تھا اور تیسری بات بیان کرنے سے خاموش ہو گئے یا یہ فرمایا
کہ تیسری مجھے بھول گئی ہے۔ (آخری الفاظ میرے خیال سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہیں۔ مترجم
مدنی)۔

(۱۱۹۰) اخبرنا ابو عبد الله محمد بن الحسن المروزي، انا ابو العباس
احمد بن محمد ابن سراج الطحان، انا ابو احمد محمد بن قریش بن
سليمان، نا ابو الحسن علي بن عبد العزيز المكي، انا ابو عبيد القاسم بن
سلام، نا يزيد بن هبام عن قتادة عن صالح ابى الخليل عن سفينة عن ام
سلمة رضى الله تعالى عنها عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه كان
يقول في مرضه الصلاة وما ملكت ايديكم فجعل يتكلم وما يفيض بها

لسانہ۔

❖❖ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ اپنی مرض الموت میں یہ فرماتے تھے کہ نماز اور جو تمہاری ملکیت ہیں (یعنی غلام لونڈیاں وغیرہ ان کا خیال رکھنا) آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے مگر زبان سے اچھی طرح الفاظ نہیں نکل رہے تھے (بیماری کی شدت کی وجہ سے)۔

(۱۱۹۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا سعید بن عفیر حدثنی اللیث حدثنی عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ عن عائشة زوج النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واشتد بہ وجعہ استاذن ازواجہ ان یرض فی بیتی فاذن لہ فخرج وهو بین رجلین یخط رجلاہ فی الارض بین عباس بن عبدالمطلب و بین رجل آخر قال عبید اللہ فاخبرت عبد اللہ بالذی قالت عائشة فقال لی عبد اللہ بن عباس هل تدری من الرجل الآخر الذی لم تسم عائشة قلت لا قال ابن عباس هو علی بن ابی طالب فکانت عائشة تحدث ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما دخل بیتی واشتد بہ وجعہ قال ہریقوا علی من سب قریب لم تحلل او کیتھن لعلی اعهد الی الناس فاجلسناہ فی مخضب لحفصۃ زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم طفقنا نصب علیہ من تلک القرب حتی طفق یشیر الینا بیدہ ان قد فعلتن قالت ثم خرج الی الناس فصلی بہم وخطبہم و اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ ان عائشة وابن عباس قالوا لما نزل برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طفق یطرح خبیصۃ لہ علی وجہہ فاذا اغتم کشفہا عن وجہہ فقال وهو کذلک لعنة اللہ علی الیہود والنصارى اتخذوا قبور انبیائہم مساجد یحذر ما صنعوا۔

(۱۱۹۱) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی بیماری زیادہ ہو گئی اور تکلیف شدید ہو گئی تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی

اللہ عنہن سے اجازت طلب فرمائی کہ بیماری کے ایام میرے حجرے میں گزاریں تو انہوں نے اجازت دے دی۔ آپ ﷺ میرے حجرے میں تشریف لانے کیلئے نکلے تو آپ ﷺ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے سہارے پر اس طرح چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کے قدمین شریفین زمین پر لکیر کھینچ رہے تھے۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ کیا تمہیں اس دوسرے آدمی کا علم ہے جس کا نام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ میرے حجرے میں تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو فرمایا کہ مجھ پر سات ایسی مشکیں پانی کی بہاؤ جن کے سر بندھن نہ کھولے گئے ہوں شاید میں لوگوں کو کچھ وصیت کر لوں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گنگال (نہانے کا برتن وغیرہ) میں بٹھایا اور ان مشکوں سے آپ ﷺ پر پانی انڈیلنے لگیں یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ تم نے کام پورا کر لیا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ انہیں نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان فرمایا ہے کہ جب موت کا فرشتہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ اپنی چادر منہ پر ڈالتے اور جب دم گھٹتا تو اٹھا دیتے۔ آپ ﷺ نے اسی حالت میں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا جو انہوں نے کیا اس سے بچنا پرہیز کرنا۔

(۱۱۹۲) اخبرنا عبد الواحد المليحي، انا احمد النعيمي، انا محمد بن

يوسف، نا محمد ابن اسماعيل، نا احمد بن يونس، نا زائدة عن موسى بن

ابي عائشة عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشة رضی اللہ تعالیٰ

عنہا فقلت الا تحدثنی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قالت بلی ثقل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اصلي الناس قلنا لاهم

ينتظرونك يا رسول اللہ قال ضعوا لي ماء في المخصب قالت ففعلنا فاغتسل

فذهب لينوء فاغى عليه ثم افاق فقال صلى الناس قلنا لاهم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا الى ماء في المخبض قالت فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغى عليه ثم افاق فقال صلى الناس قلنا لاهم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في المسجد ينتظرون النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لصلاة عشاء الآخرة فارسل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى ابي بكر ان يصلى بالناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يامر ان تصلى بالناس فقال ابوبكر وكان رجلا رقيقا يا عمر صل بالناس فقال له عمر انت احق بذلك فصلى ابوبكر تلك الايام ثم ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وجد من نفسه خفة فخرج بين رجلين احدهما العباس للصلاة وابوبكر يصلى بالناس فلما راه ابوبكر ذهب ليتاخر فاومى اليه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بان لا يتاخر فقال اجلساني الى جنبه فاجلساه الى جنب ابي بكر قال فجعل ابوبكر يصلى وهو ياتم بصلاة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم والناس بصلاة ابي بكر والنبي صلى الله تعالى عليه وسلم قاعد قال عبید اللہ فدخلت علی عبد اللہ بن عباس فقلت له الا اعرض عليك ما حدثني عائشة عن مرض النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال هات فعرضت عليه حديثها فبا انكر منه شياء غير انه قال اسبت لك الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي. صحيح.

❖❖ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور عرض کی۔ کیا آپ مجھے نبی کریم ﷺ کی مرض الموت کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ تو انہوں نے فرمایا کیوں نہیں! نبی کریم ﷺ کی بیماری بڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ نہیں! یا رسول اللہ! وہ آپ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے گنگال میں پانی رکھو۔ ہم نے پانی رکھا تو آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر (مسجد میں) جانے کیلئے اٹھے تو آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی۔ پھر افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ نہیں! یا رسول اللہ! وہ آپ ﷺ

کے منتظر ہیں۔ تو فرمایا کہ میرے لئے گنگال میں پانی رکھو۔ پھر آپ ﷺ نے غسل فرمایا اور جانے کیلئے اٹھے تو پھر غشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی۔ نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ ﷺ کے منتظر ہیں۔ ادھر تمام لوگ مسجد میں جمع تھے اور نماز عشاء کیلئے نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تو انکے پاس قاصد نے جا کر کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے آپ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے۔ آپ بہت نرم دل آدمی تھے تو آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں کو نماز تم پڑھاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ تو ان دونوں میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم ﷺ کی بیماری کچھ کم ہوئی تو آپ ﷺ نماز کیلئے دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) باہر تشریف لے گئے۔ ان دونوں میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے مت ہٹیں اور فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ تو ان دونوں نے آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اور دوسرے لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے درآنحالیکہ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کیا میں آپ سے وہ حدیث نہ بیان کروں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے نبی کریم ﷺ کی مرض الموت کے متعلق بیان کی ہے؟ تو انہوں نے کہا بیان کرو تو میں نے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی تو انہوں نے اس میں سے کسی چیز کا بھی انکار نہیں کیا مگر یہ کہا کہ کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تم سے اس آدمی کا نام نہیں بیان کیا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۱۹۳) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن

یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا قتیبة بن سعید، نا ابو معاویة عن الاعش

عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما ثقل رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاء بلال یؤذنه بالصلاة فقال مروا ابابکر

ان یصلی بالناس فقلت یا رسول اللہ ان ابابکر رجل اسيف وانه متى ما يقوم مقامك لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابابکر یصلی بالناس فقلت لحفصة قولى له ان ابابکر رجل اسيف وانه متى ما يقوم مقامك لا یسمع الناس فلو امرت عمر قال انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر یصلی بالناس فلما دخل فی الصلاة وجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی نفسه خفة فقام یهادی بین رجلین ورجلاه تخطان فی الارض حتی دخل المسجد فلما سمع ابوبکر حسه ذهب ابوبکر یتاخر فاومى الیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی جلس عن یسار ابی بکر فکان ابوبکر یصلی قائما وکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی قاعدا یقتدی ابوبکر بصلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلاة ابی بکر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ کی بیماری بڑھ گئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کیلئے بلانے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت نرم دل آدمی ہیں۔ جب وہ آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو (کچھ) نہیں سنا سکیں گے۔ کاش! آپ ﷺ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو میں نے پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ ﷺ سے تم عرض کرو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل آدمی ہیں۔ جب وہ آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو کچھ نہیں سنا سکیں گے۔ تو آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجیے۔ (جب انہوں نے عرض کی) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والیاں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ تو جب وہ نماز ادا کرنے لگے تو آپ ﷺ نے بیماری میں کمی محسوس فرمائی۔ تو آپ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان ٹیک لگا کر اس طرح باہر تشریف لے گئے کہ آپ ﷺ کے قدمین شریفین زمین پر لکیر کھینچ رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ مسجد میں داخل

ہو گئے۔ تو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں اشارے سے منع فرما دیا۔ پھر آکر ان کی دائیں جانب بیٹھ گئے۔ وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے اور آپ ﷺ بیٹھ کر۔ وہ آپ ﷺ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے اور دوسرے لوگ ان کی (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نماز کی اقتداء کر رہے تھے۔

(۱۱۹۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیسی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا ابو الیمان، نا شعیب عن الزہری عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابابکر کان یصلی لہم فی وجع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی توفی فیہ حتی اذا کان یوم الاثنين وهم صفوف فی الصلاة وكشف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ستر الحجرة نظر الینا وهو قائم کان وجہہ ورقۃ مصحف ثم تبسم فضحك فہمنا ان نفتتن من الفرح برویة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنکص ابو بکر علی عقبیہ لیصل الصف وظن ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خارج الی الصلاة فإشار الینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اتوا صلاتکم وارخى الستر فتوفی من یومہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اس بیماری کہ جس میں آپ ﷺ نے وصال فرمایا اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے تھے۔ حتیٰ کہ سوموار کا دن تھا اور انہوں نے نماز میں صفیں باندھی ہوئی تھیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا۔ آپ ﷺ اس وقت کھڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ایسے لگ رہا تھا جیسے مصحف (قرآن کریم) کا ایک ورق ہو۔ پھر آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور مسکرائے تو ہم نے رسول اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی میں یہ ارادہ کر لیا کہ فتنہ میں پڑ جائیں (یعنی نماز چھوڑ دیں) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھ پائے پیچھے ہٹے تاکہ آپ ﷺ صف میں شامل ہو جائیں۔ ان کا یہ خیال تھا کہ آپ ﷺ نماز کیلئے باہر تشریف لائے ہیں تو آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز مکمل کرو اور پردہ چھوڑ دیا (گرا دیا) آپ ﷺ کا وصال مبارک اسی دن ہوا۔

(۱۱۹۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا سعید بن عفیر حدثنی اللیث عن عقیل عن ابن شہاب حدثنی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان المسلمین بینما هم فی صلاة الفجر من يوم الاثنين وابوبکر صلی لہم لم یفجأہم الا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد کشف ستر حجرة عائشة فنظر الیہم وساق ببعناہ ولم یقل فتو فی من یومہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان سوموار کے دن نماز فجر ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دکھائی دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا ہوا تھا۔ اس سے آگے حدیث مبارکہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ جیسی ہی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک اسی دن ہوا۔

(۱۱۹۶) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا محمد بن عبید، نا عیسیٰ بن یونس عن عمر بن سعید اخبرنی ابن ابی ملیکۃ ان ابا عمرو ذکوان مولیٰ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خبرہ ان عائشۃ کانت تقول ان من نعم اللہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توفی فی بیتی وفی یومی و بین سحری ونحری وان اللہ جمع بین ریقی وریقہ عند موتہ دخل علی عبدالرحمن بن ابی بکر وبیده سواک وانا مسندۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرایتہ ينظر الیہ وعرفت انه یحب السواک فقلت آخذہ لك فاشار براسہ ان نعم فتناولتها فاشتد علیہ وقلت الینہ لك فاشار براسہ ان نعم فلینتہ فامرہ و بین یدیہ رکوة او علیہ یشک عمر فیہا ماء فجعل یدخل یدیہ فی الباء فیمسح بها وجهہ ویقول لا اله الا اللہ ان للموت سكرات ثم نصب یدہ فجعل یقول فی الرقی الاعلیٰ حتی قبض ومالت یدہ۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرمایا کرتی تھیں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات

میں سے یہ انعام ہیں کہ رسول اہرم سیدتیہ کا وصال مبارک میرے حجرے، میری باری کے دن میں اور میرے سینے اور دُمدن کے درمیان میں ہوا۔ (دُمدن سے مراد وہ نرہا جو گھگھے اور سینے کے درمیان ہوتا ہے) اور یہ کہ آپ سیدتیہ کے وصال مبارک کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرا اور آپ سیدتیہ کا وہب انجلی فرمایا۔ (وہ اس طرح کہ) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر خترمیرے پاس آئے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ میں اس وقت رسول اہرم سیدتیہ کی ٹیک بن رہی تھی ہونی تھی تو میں نے دیکھا کہ آپ سیدتیہ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں نے جان لیا کہ آپ سیدتیہ مسواک پسند فرماتے ہیں تو میں نے عرض کی کہ آپ سیدتیہ کیسے مسواک لے لوں۔ تو آپ سیدتیہ نے مر مبارک کے ساتھ ہاں کا اشارہ فرمایا۔ میں نے آپ سیدتیہ کو مسواک چڑائی تو وہ آپ سیدتیہ پر اشارہ ہونی (یعنی چپائی نہ تھی) میں نے عرض کی کہ آپ سیدتیہ کو نرم نردوں۔ تو آپ سیدتیہ نے مر مبارک کے ساتھ ہاں کا اشارہ فرمایا تو میں نے نرم نرد آپ سیدتیہ کو چڑائی۔ میں نے بہت کچھ مان نرم کی تھی۔ آپ سیدتیہ نے سامنے ایک چھال یا پیالہ پڑا تو جس میں پانی تھا (راوی حدیث حضرت عمر فاروق کے بارے میں شک ہے کہ چھال تھی یا پیالہ تھا) آپ سیدتیہ اپنے ہاتھ مبارک پانی میں ڈالتے اور پیر، انور پر پچھیر فرماتے "لا الہ الا اللہ" بیشک موت کی تختیاں ہیں۔ پھر ہاتھ مبارک ہذا کے فوٹے کے "الرفی الا علی" بندہ بالامر ہے۔ (یعنی اپنی جناب میں میں رہنا ہے رب اعانت ایہا بنی) آپ سیدتیہ کا وصال ہوا یا اور ہاتھ مبارک بھٹ گیا۔

(۱۰۹۶) احمر بن عبدالواحد السیمی، ابن احمد النعمانی، ابن محمد بن

یوسف، ابن محمد ابن اسماعیل، ابن عبد اللہ بن محمد، ابن ابرہہ، ابن اس عوں

عن ابراہیم عن الاسود قال ذکر عند عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوصی الی علی لقال من قالہ لقد رایت النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانی لمسنتہ الی صدی مدعا بالظن فابعدت

عدت وما شعرت فکیف اوصی الی علی۔ صحیحہ۔

♦♦ حضرت اسود میسر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے

ہاں نہ آیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف وصیت فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے

فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے تو نبی کریم ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ لپکے دیکھا ہے۔

آپ ﷺ نے پانی کا طشت منگوایا۔ پھر آپ ﷺ دہرے ہوئے اور وصال فرمانے لگے درآنحالیکہ مجھے خبر تک نہ ہوئی تو کیسے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف وصیت فرمادی۔

(۱۱۹۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم

بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا قتیبہ، نا الیث عن ابن الہاد عن موسی بن

سرجس عن القاسم بن محمد عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت رایت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو

یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجهہ بالماء ثم یقول اللہم اعنی علی

منکرات الموت او سكرات الموت۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول

اکرم ﷺ کو ان کے وصال مبارک کے وقت دیکھا۔ آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا۔

آپ ﷺ اس میں ہاتھ ڈالتے پھر پانی چہرہ انور پر پھیر کر فرماتے ”اللہم اعنی علی منکرات

الموت“ او ”سكرات الموت“ یعنی اے اللہ! موت کی سختیوں پر میری مدد فرما۔

(۱۱۹۹) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن

یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا عبد اللہ بن یوسف، نا الیث حدثنی ابن

الہاد عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا

قالت مات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانه لبین حاقنتی وذاقنتی فلا

اکرہ شدة الموت لاحد ابدا بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا وصال

مبارک اس حالت میں ہوا کہ آپ ﷺ میری دلدگی اور ٹھوڑی کے درمیان (ٹیک لگائے ہوئے)

تھے تو آپ ﷺ کے (وصال مبارک کے) بعد میں ابھی ابھی کسی کیلئے موت کی سختی کو برا نہیں جانتی۔

(۱۲۰۰) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو سعید محمود بن

محمد بن منصور الصیرفی، نا ابو العباس الاصم، نا محمد بن عبد اللہ بن

عبدالحکم، انا انس بن عیاض عن ہشام بن عروہ عن عبادۃ بن عبد اللہ

بن الزبیر ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخبرته انها سمعت رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصغت الیہ قبل ان یموت وهو مسند الی صدرہا
یقول اللہم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبادہ بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے ان سے بیان فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کے وصال مبارک سے پہلے انہوں نے آپ ﷺ کو
کچھ فرماتے ہوئے سنا در آنحالیکہ آپ ﷺ نے ان کے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ تو انہوں نے
غور سے سنا تو آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے۔ ”اللہم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق“ اے
اللہ! مجھے بخش دینا، مجھ پر رحم فرمانا اور مجھے (میرے) رفیقوں سے ملانا (یعنی دیگر انبیاء و رسل خلیہم
السلام سے)۔

(۱۲۰۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن
یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا بشر بن محمد، انا عبد اللہ انا یونس
قال الزہری فاخبرنی سعید بن السیب فی رجال من اهل العلم ان عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول وهو
صحیح انه لم یقبض نبی حتی یری مقعدہ من الجنة ثم یخیر فلما نزل بہ
وراء فی فخذی غشی علیہ ثم افاق فاشخص بصرہ الی سقف البیت ثم قال
اللہم الرفیق الاعلیٰ فقلت اذا لا یختارنا وعرفت انه الحدیث الذی کان
یحدثنا وهو صحیح قالت وکان آخر کلمۃ تکلم بها اللہم الرفیق الاعلیٰ۔
صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کہ تندرست
تھے اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی نبی علیہ السلام کا وصال اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنا
ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے (چاہے تو زندگی پسند کرے یا جنت کو اختیار
فرمائے) تو جب آپ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ اس وقت آپ ﷺ کا سر مبارک میری
ران پر تھا تو آپ ﷺ پر غشی طاری ہوئی پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے نگاہ مبارک حجرے کی
چھت کی طرف گاڑ دی پھر فرمایا ”اللہم الرفیق الاعلیٰ“ اے اللہ! بلند درجہ والے رفیقوں کے ساتھ
(رہنا چاہتا ہوں) تب میں نے کہا کہ آپ ﷺ ہمیں اختیار نہیں فرمائیں گے (یعنی وصال ہوگا) اور

میں نے جان لیا کہ یہی وہ بات تھی جو آپ ﷺ تندرستی کی حالت میں ہم سے بیان فرمایا کرتے تھے اور جو آخری کلمہ آپ ﷺ نے بولا وہ یہی تھا۔ ”اللهم الرفیق الاعلیٰ“۔

(۱۲۰۲) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن عبد اللہ بن حوشب، انا ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن عروۃ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ما من نبی یرض الا خیر بین الدنیا والآخرۃ وکان فی شکواه الذی قبض فیہ اخذتہ بحۃ شدیۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین فعلبت انہ خیر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بھی نبی علیہ السلام مرض (مرض الموت) میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دے دیا جاتا ہے (جسے چاہے اختیار فرمالے) تو آپ ﷺ کا جس بیماری میں وصال ہوا اس میں آپ ﷺ کو بہت سخت ٹھکا لگا (یعنی کھانسی آئی) تو میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین“ یعنی ان کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں کے ساتھ تو میں نے جان لیا کہ آپ ﷺ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔

(۱۲۰۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا سلیمان بن حرب، نا حماد عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما ثقل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعل یتغشاہ فقال فاطمۃ واکرب اباہ فقال لها لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاه یا ابتاہ من جنة الفردوس ماواه یا ابتاہ الی جبریل ننعاه فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التراب۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی بیماری بڑھ گئی تو آپ ﷺ پر غشی طاری ہونے لگی تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہائے! میرے ابو جان ﷺ کی تکلیف! تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد تیرے ابو جان کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ جب آپ ﷺ وصال فرما گئے تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے میرے ابو جان! آپ ﷺ کی دعا رب تعالیٰ نے قبول فرمائی، اے میرے ابو جان! جنت الفردوس آپ ﷺ کا ٹھکانہ ہے۔ اے میرے ابو جان! ہم جبرائیل علیہ السلام کو آپ ﷺ کے وصال مبارک کی خبر سناتے ہیں۔ پھر جب آپ ﷺ کو دفن کیا گیا تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اے انس! کیا تمہارے دل اس بات سے خوش ہوں گے کہ تم رسول اکرم ﷺ پر مٹی پھینکو۔

(۱۲۰۴) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ الترمذی، نا نصر بن علی، نا عبد اللہ بن الزبیر باہلی شیخ قدیم بصری، نا ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما وجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرب الموت ما وجد فقالت فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا واکرباہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا کرب علی ابیک بعد الیوم انه قد حضر من ابیک ما لیس بتارک منه احدا لموافاة یوم القیامة۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ کو موت کی تکلیف محسوس ہوئی جتنی محسوس ہوئی تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہائے! آپ ﷺ کی تکلیف تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد تیرے والد گرامی ﷺ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی کیونکہ تیرے والد گرامی کے پاس وہ آگیا ہے جس سے کوئی بھی چھوٹنے والا نہیں تاکہ قیامت کے دن پورا پورا حساب دے۔

(۱۲۰۵) اخبرنا اساعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی عبد بن حمید حدثنی یعقوب یعنی ابن ابراہیم بن سعد، نا ابی عن صالح عن ابن کیسان عن ابن شہاب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان اللہ تابع الوحی علی رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل وفاتہ حتی
توفی واكثر ما كان الوحی يوم توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صحیح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال
مبارک سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاتار وحی بھیجی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرمائے اور جس دن
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اس دن تو بکثرت وحی آئی۔

(۱۲۰۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم

بن كليب، نا ابو عيسى، نا نصر بن علي الجهضمي، نا مرحوم بن

عبد العزيز العطار عن ابي عمران الجوني عن يزيد بن بابنوس عن عائشة

رضي الله تعالى عنها ان ابا بكر دخل على النبي صلي الله تعالى عليه وسلم

بعد وفاته فوضع فيه بين عينيه ووضع يديه على ساعديه وقال وانبياہ

واصفياه واخليلاه۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے

کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنا منہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے

درمیان رکھا اور اپنے ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلائیوں پر رکھے اور کہا۔ ہائے افسوس! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ہائے افسوس! اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے پر۔ ہائے افسوس! جانی دوست پر۔

(۱۲۰۷) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعي، انا الهيثم

بن كليب، نا ابو عيسى، نا محمد بن حاتم، نا عامر بن صالح عن هشام بن

عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت توفی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يوم الاثنين۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر

کے روز وصال فرمایا۔ (یعنی سوموار کے دن وفات پائی)۔

(۱۲۰۸) اخبرنا ابو محمد، انا ابو القاسم، انا الهيثم، نا ابو عيسى، نا ابن

ابي عمر، نا سفيان بن عيينة عن جعفر بن محمد عن ابيه قال قبض رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنين فمکث ذلك اليوم وليلة الثلاثاء ودفن من الليل وقال سفيان وقال غيره سمع صوت المساحي من آخر الليل۔

❖❖ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے روز وفات پائی۔ پھر وہ دن بھی گزرا اور منگل کی رات بھی۔ پھر رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔ حضرت سفيان رحمہ اللہ اور دیگر نے کہا ہے کہ رات کے آخری حصے میں پھاوڑے کی آواز سنی گئی (یعنی قبر مبارک کھودنے کیلئے)۔

(۱۲۰۹) اخبرنا ابو محمد، انا ابو القاسم، انا الهيثم، نا ابو عيسى، نا نصر بن علي الجهضمي، نا عبد الله بن داود قال سلبه بن نبيط، اخبرنا عن نعيم بن ابي هند عن نبيط بن شريط عن سالم بن عبيد له صحبة رضي الله تعالى عنه قال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قبض فقال عمر والله لا اسمع احدا يذكر ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قبض الا ضربته بسيفي هذا قال وكان الناس اميين لم يكن فيهم نبي قبله فامسك الناس قالوا يا سالم انطلق الى صاحب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فادعه فاتيت ابا بكر وهو في المسجد فاتيته ابكي دهشا فلما راني قال لي اقبط رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قلت ان عمر يقول لا اسمع احدا يقول ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قبض الا ضربته بسيفي فقال لي انطلق فانطلقت معه فجاء الناس قد زحفوا على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا ايها الناس افرجوا لي فافرجوا له فجاء حتى اكب عليه ومسه فقال : (انك ميت وانهم ميتون) (الزمر : ۳۰) ثم قالوا يا صاحب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اقبط رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال نعم فعلبوا ان قد صدق قالوا يا صاحب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انصلي على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف قال يدخل قوم فيصلون ويكبرون ويدعون ثم يخرجون ثم يدخل قوم فيكبرون ويصلون ويدعون ثم يخرجون حتى

یدخل الناس قالوا یا صاحب رسول اللہ ایدفن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نعم قالوا این قال فی المكان الذی قبض فیہ روحہ فان اللہ لم یقبض روحہ الا فی مکان طیب فعلیوا ان قد صدق ثم امرهم ان یغسلہ بنو ابیہ واجتمع المهاجرون یتشاورون فقالوا انطلقوا بنا الی اخواننا من الانصار ندخلهم معنا فی هذا الامر فقالت الانصار منا امیر ومنکم امیر فقال عمر من له مثل هذه الثلاث : (ثانی اثین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبه) (التوبة: من الایة : ۴۰) من صاحبه (لا تحزن ان اللہ معنا) (التوبة : من الایة ۴۰) من ہما قال : ثم بسط یدہ فبايعہ وبايعہ الناس بیعة حسنة جمیلة.

❖❖ حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جسے یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے ہیں تو میں اسے اپنی اس تلوار کے ساتھ مار ڈالوں گا۔ لوگ جاہل تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی نبی علیہ السلام نہ تھا تو وہ خاموش ہو گئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اے ابو سالم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور انہیں بلا کر لاؤ۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بدحواسی میں روتا ہوا ان کے پاس گیا۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے ہیں؟ تو میں نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے جسے یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے ہیں تو میں اسے اپنی تلوار کے ساتھ مار ڈالوں گا۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ چلو۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا تو وہ لوگوں کے پاس گئے تو لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہجوم کیا ہوا تھا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے لئے راستہ کشادہ کرو۔ تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے راستہ کشادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے کر کہا ”انک میت وانہم میتون“۔ (الزمر ۳۰) یعنی بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وصال فرمانے والے ہیں اور انہیں بھی مرنا ہے۔ پھر لوگوں نے کہا کہ اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی! کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ ہاں! تو لوگوں نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ

کہا (تصدیق ہو گئی)۔ پھر انہوں نے کہا اے رسول اکرم ﷺ کے ساتھی! کیا ہم نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ ادا کریں گے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ تو انہوں نے کہا کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک گروہ داخل ہوگا وہ درود بھیجیں گے، تکبیر کہیں گے اور دعا مانگیں گے پھر باہر چلے جائیں گے۔ پھر ایک گروہ داخل ہوگا وہ بھی درود بھیجیں گے، تکبیر کہیں گے اور دعا مانگیں گے پھر وہ بھی باہر نکل جائیں گے یہاں تک کہ تمام لوگ داخل ہو جائیں۔ پھر انہوں نے کہا اے رسول اکرم ﷺ کے ساتھی! کیا نبی کریم ﷺ کو دفن کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ کہاں دفن کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا کہ اس جگہ جہاں آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح مبارک پاکیزہ جگہ میں ہی قبض فرمائی ہے۔ تو انہوں نے جان لیا کہ آپ ﷺ نے تصدیق فرمادی۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے دوھیالی (چچا وغیرہ یا چچاؤں کے بیٹے) رشتہ دار غسل دیں۔ (ادھر) مہاجرین باہم مشاورت کیسے اکٹھے ہوئے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں انصاریوں کے پاس چلو۔ وہ بھی ہمارے ساتھ اس معاملے میں شامل ہوں۔ تو انصار نے کہا کہ ایک امیر (خلیفہ) ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خلیفہ وہی ہے جس کیلئے اس جیسے تین انعام ہیں ”ثانی اثین اذہما فی الغار اذ یقول لصاحبه“ (التوبہ ۴۰) یعنی ”صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے دوست سے فرماتے تھے“۔ تو آپ ﷺ کا دوست کون تھا (ابوبکر صدیق ہی تھا) اور یہ کہ ”لا تحزن ان اللہ معنا“ (توبہ ۴۰) یعنی غم نہ کھا بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ تو وہ دونوں کون تھے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی اور تمام لوگوں نے بہت اچھی طرح بیعت کر لی۔

(۱۲۱۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم

بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا بشر بن ہلال الصواف البصری، انا جعفر بن

سلیمان عن ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان الیوم الذی

دخل فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینة اضاء منها کل شیء

وما نفصنا ایدینا عن التراب وانا لفی دفنہ حتی انکرنا قلوبنا وفی رواۃ فلما

کان الیوم الذی مات فیہ اظلم منها کل شیء۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے تو مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہوگئی تھی۔ ہم نے ابھی اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی نہیں جھاڑی تھی کہ ہم آپ ﷺ کو دفن کر رہے تھے حتیٰ کہ ہمارے دلوں نے اس بات کو تسلیم ہی نہ کیا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس دن آپ ﷺ کا وصال ہوا تو مدینہ منورہ کی ہر چیز تاریک ہوگئی۔

(۱۲۱۱) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا مطر بن الفضیل، نا روح، نا هشام، نا عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاربعمین سنتہ بمکة ثلاث عشرة یوحى الیہ ثم امر بالہجرة فهاجر عشر سنین ومات وهو ابن ثلاث وستین۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت فرمایا مکہ مکرمہ میں (۱۳) سال آپ ﷺ پر وحی آتی رہی۔ پھر آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ ﷺ نے دس سال کیلئے ہجرت فرمائی اور تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

(۱۲۱۲) اخبرنا اسماعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج، نا اسحق بن ابراہیم الحنظلی، انا روح، نا حباد بن سلمۃ عن عمار بن ابی عمار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمکة خمس عشرة سنة یسمع الصوت ویرى الضوء سبع سنین ولا یرى شیئا وثمان سنین یوحى الیہ واقام بالمدينة عشرة۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے پندرہ سال مکہ مکرمہ میں اس طرح قیام فرمایا کہ آپ ﷺ کو ایک آواز سنائی دیتی اور سات سال روشنی دکھائی دیتی تھی اور کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ آٹھ سال آپ ﷺ کی طرف وحی آتی رہی اور مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا۔

(۱۲۱۳) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الهیثم بن کلب، نا ابو عیسیٰ، نا احمد بن منیع و یعقوب بن ابراہیم الدورقی قالا انبا اسماعیل ابن علیہ عن خالد الحذاء حدثنی عمار مولیٰ بنی ہاشم قال سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو ابن خمس وستین۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عمار مولیٰ بنی ہاشم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینسٹھ (۶۵) برس کی عمر میں وفات پائی۔

(۱۲۱۴) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج حدثنی ابو غسان الرازی محمد بن عمرو، نا حکام بن سلمہ، نا عثمان بن زائدہ عن الزبیر بن عدی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو ابن ثلاث وستین وابوبکر وهو ابن ثلاث وستین وعمر وهو ابن ثلاث وستین۔ صحیح وقال ربیعہ عن انس توفاه اللہ علی راس ستین سنة قال محمد بن اسماعیل وثلاث وستون اکثر۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں ہی وفات پائی۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساٹھ سال کے آخر پر وفات دی“۔ حضرت محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ تریسٹھ برس کا قول اکثریت کا ہے۔

(۱۲۱۵) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا خلاد بن عیسیٰ، نا مالک ہو ابن مغول عن طلحة بن مصرف قال سالت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

هل كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اوصى فقال لا فقلت كيفي كتب
على الناس الوصية او امروا بالوصية قال اوصى بكتاب الله. صحيح.

❖❖ حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی
اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں! تو میں نے
کہا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہوا؟ یا انہیں کیسے وصیت کا حکم دیا گیا؟ تو انہوں نے کہا کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت فرمائی تھی۔ (یعنی قرآن مجید کو تھامے رکھنا اس کے احکام پر عمل
پیرا ہونا اور منہیات سے بچنا۔ ”انا لله وانا اليه راجعون“۔ (از مترجم مدنی)۔



باب نمبر ۹۷

فی ترکہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان

ترکہ اس مال کو کہتے ہیں جو میت اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔ (از مترجم)

(۱۲۱۶) اخبرنا البطهر بن علی، انا محمد بن ابراہیم الصالحانی، انا ابو الشیخ الحافظ، نا محمد بن یحییٰ، نا ہناد، نا ابو معاویۃ عن الاعش عن ابی وائل عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یترك ديناراً ولا درهما ولا شاة ولا بعیراً ولا اوصی بشیء۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے اور اپنے پیچھے کوئی دینار، کوئی درہم، کوئی بکری اور کوئی اونٹ نہیں چھوڑا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

(۱۲۱۷) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی، انا زاهر بن احمد، انا ابو اسحق الهاشمی، انا ابو مصعب عن مالک عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت ان ازواج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اردن ان یبعثن عثمان بن عفان الی ابی بکر الصدیق یسالن میراثہن من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت لهن عائشۃ الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا نورث ما ترکنا فهو صدقة۔ صحیح۔

(۱۲۱۷) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج کر ان سے نبی کریم ﷺ کی میراث مانگتی ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ کیا رسول اکرم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم وارث نہیں بناتے جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

(۱۲۱۸) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن البثنی، نا یحییٰ بن کثیر العنبری، نا شعبۂ عن عمرو بن مرة عن ابی البختری ان العباس وعلیاً رضی اللہ تعالیٰ عنہما جاء الی عمر یختصمان فقال عمر لطلحة والزبیر وعبدالرحمن بن عوف وسعد نشدتکم اللہ اسبعتم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول کل مال نبی اللہ صدقة الا ما اطعمہ انا لا نورث۔

✽✽ حضرت ابوبختری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ باہم جھگڑتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے سوائے اس مال کے جو وہ حسن سلوک کے طور پر عطا کرے۔ بیشک ہم (انبیاء کرام علیہم السلام) وارث نہیں بناتے۔

(۱۲۱۹) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، نا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا محمد بن بشار، نا عبدالرحمن، نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقسم ورثتی دینارا ولا درہما ما ترکت بعد نفقة نسائی ومونة عاملی فهو صدقة۔ صحیح۔

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے وارث کوئی درہم و دینار تقسیم نہیں کریں گے جو مال میں اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے نفقہ اور عامل کی تنخواہ کے بعد چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

باب نمبر ۹۸

فی قول النبی ﷺ انا فرطکم علی الحوض

آپ ﷺ کے فرمان ”میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں“ کا بیان (۱۲۲۰) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم بن کلیب، حدثنا ابو عیسیٰ، نا ابو الخطاب زیاد بن یحییٰ البصری ونصر بن علی قالا، نا عبد ربہ ابن البارق الحنفی قال سمعت جدی ابا امی سہاک بن الولید یحدث انه سمع ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یحدث انه سمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من کان له فرطان من امتی ادخلہ اللہ بہما الجنة فقالت عائشة فمن کان له فرط من امتک قال ومن کان له فرط یا موفقة فقالت فمن لم یکن له فرط من امتک قال فانا فرط لامتی لن یصابوا ببثلی۔

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے جس کے دو بچے پیش خیمے ہوں (یعنی بچپن میں وفات پا جائیں) اللہ تعالیٰ اسے ان دونوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما دے گا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جس کا ایک (بچہ) پیش خیمہ ہو؟ تو فرمایا۔ اے اصلاح کرنے والی! جس کا ایک پیش خیمہ بھی ہو (وہ بھی جنت میں جائے گا) تو انہوں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جس کا کوئی پیش خیمہ نہ ہو؟ تو فرمایا کہ اپنی امت کیلئے میں پیش خیمہ ہوں گا۔ میرے جیسا انہیں ہرگز نہیں ملے گا۔

(۱۲۲۱) اخبرنا ابو الحسن عبدالوہاب بن محمد الکسائی، انا ابو محمد عبدالعزیز ابن احمد الخلال، انا ابو العباس الاصم، انا الربیع بن سلیمان،

انا الشافعی، انا القاسم ابن عبد اللہ بن عمر عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما توفي رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجاء التعزية سبعوا قائلا يقول ان فی اللہ عزاء من کل مصیبة وخلفا من کل هالك ودركا من کل ما فات فباللہ ثقوا وایاہ فارجوا فان البصاب من حرم الثواب.

❖❖ حضرت جعفر بن محمد نے اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہوئے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا اور تعزیت کرنے والے آئے تو انہوں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لینا (انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا) ہر مصیبت کی تسلی، ہر ہلاک ہونے والے کا اچھا بدل اور ہر فوت شدہ چیز کی تلافی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو کیونکہ مصیبت زدہ وہی ہے جو ثواب سے محروم ہو۔

(۱۲۲۲) اخبرنا اسباعیل بن عبدالقاهر، انا عبدالغافر بن محمد، انا محمد بن عیسیٰ، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن الحجاج قال وحدثت عن ابی اسامة حدثنی یزید بن عبد اللہ عن ابی بردة عن ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان اللہ اذا اراد رحمة امة من عبادہ قبض نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا واذا اراد ہلکة امة عذبہا ونبیہا حی فاهلکها وهو ينظر فقر عينه بهلکتها حين کذبوه وعصوا امره. صحیح۔

❖❖ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحم فرمانے کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے نبی علیہ السلام کو ان سے پہلے وفات دے دیتا ہے اور اسے ان کیلئے پیش خیمہ اور ان سے آگے جانے والا بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کی تباہی اور بربادی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے عذاب میں مبتلا فرما دیتا ہے درآنحالیکہ اس امت کا نبی علیہ السلام زندہ ہوتا ہے تو اس نبی کے دیکھتے ہوئے اس امت کو ہلاک کیا جاتا ہے جب وہ اس نبی کو جھٹلاتے اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں تو ان کی ہلاکت سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

باب نمبر ۹۹

فی وجوب محبة ﷺ ولزوم متابعتہ واحیاء سنتہ

آپ ﷺ کی محبت، پیروی اور سنت نبوی کو زندہ کرنے کے لازم ہونے کا بیان

(۱۲۲۳) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی،

انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا آدم، نا شعبة عن قتادة عن

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا

یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولده والناس اجمعین۔

صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں

سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام

لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(۱۲۲۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا سلیمان بن حرب، نا شعبة عن قتادة عن انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاث من کن فیہ

وجد حلاوة الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ ما سواہما ومن احب

عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذه اللہ کما

یکرہ ان یلقى فی النار۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ تینوں ہوں اس نے ایمان کی مٹھاس حاصل کر لی۔ جس آدمی کے

نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان دونوں کے علاوہ تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو۔ جو آدمی کسی

بندے سے فقط اللہ رب العزت کی رضا کیلئے محبت کرے اور جو آدمی اس بات کو ناپسند کرے کہ وہ دوبارہ کفر میں لوٹ جائے بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نجات دی ہے جیسے یہ ناپسند کرتا ہے کہ وہ آگ میں گرے۔

(۱۲۲۵) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا یحییٰ بن سلیمان حدثنی ابن وهب اخبرنی حیوة حدثنی ابو عقیل زهرة بن معبد انه سمع جدی عبد الله بن هشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب فقال له عمر یا رسول الله لانت احب الی من کل شیء الا نفسي فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا والذي نفسي بيده حتی اكون احب اليك من نفسك فقال له عمر فانه الآن والله لانت احب الی من نفسي فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الآن یا عمر۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے در آنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سوائے اپنی جان کے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب تک کہ میں تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (تب تک مومن کامل نہیں بن سکتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ قسم بخدا! اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر! اب ٹھیک ہے۔

(۱۲۲۶) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید المنیعی، انا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی، نا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، نا احمد بن یوسف السلمی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : والذي نفس محمد فی یدہ لا یسمع بی احد من هذه الامة یهودی ولا

نصرانی ومات ولم یومن بالذی ارسلت به الا کان من اصحاب النار۔
صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اس امت میں سے خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی ہو جس نے بھی میری بات نہ سنی اور مر گیا اور جو کچھ مجھے دلف کر بھیجا کیا ہے اس پر ایمان نہ لایا تو وہ دوزخیوں میں سے ہوگا۔

(۱۲۲۷) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیسی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، انا محمد بن عبادة انا یزید، نا سلیم بن حبان، نا سعید ابن میناء عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول جاء ت ملائكة الى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو نائم فقال بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العین نائمة والقلب یفطن فقالوا ان لصاحبکم هذا مثلاً فاضربوا له مثلاً فقالوا مثله کمثل رجل بنی داراً وجعل فیها مأدبة وبعث داعیاً فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبة ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یاکل من المأدبة فقالوا اولوها له یفقهها فقالوا فالدار الجنة والداعی محمد فمن اطاع محمداً فقد اطاع اللہ ومن عصی محمداً فقی عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس۔ صحیح۔

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے کہ کچھ فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان میں سے کچھ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے ہیں اور کچھ نے کہا کہ آنکھ سونے والی ہے اور دل بیدار ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ تمہارے اس ساتھی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے ایک مثال ہے تو اس کیلئے وہ مثال بیان کرو۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا اور اس میں ایک دعوت کا اہتمام کر کے دعوت دینے والے (بلانے والے قاصد) کو بھیجا تو جس نے دعوت دینے والے کی پکار پر لبیک کہا وہ اس گھر میں داخل ہوگا اور دعوت کھالے گا اور جس نے دعوت دینے والے کی پکار پر لبیک نہ کہا وہ اس گھر میں بھی داخل نہ ہوگا اور نہ ہی دعوت کھائے گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کے سمجھنے کیلئے اس کی وضاحت

کرو۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ گھر جنت ہے اور دعوت دینے والے (قاصد) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں تو جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ لوگوں کے درمیان فرق فرمانے والے ہیں (یعنی جو ان کے ساتھ ہوا وہ جنتی یا مسلمان اور جس نے ان سے منہ موڑا وہ دوزخی یا کافر!)

(۱۲۲۸) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف،

نا محمد ابن اسماعیل، نا ابو کریب، نا ابو اسامہ عن برید عن ابی بردہ

عن ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال

انہ مثنی ومثنی ما بعثنی اللہ بہ کمثل رجل اتی قوما فقال یا قوم انی رایت

الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجأ فاطاعہ طائفة من قومه

فالنجوا فانطقوا عی مہمہم فنجوا وکذبت طائفة منهم فاصبحوا مکانہم

فصبحہم الجیش فاحکھم واجتاحتھم فذلک مثل من اطاعنی فاتبع ما جئت

بہ ومثل من عصانی فکذب ما جئت بہ من الحق۔ صحیح۔

✱✱ ✱✱ حضرت ابو موسیٰ خدریؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت لیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ میری مثال اور جو پتہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس آدمی کی مانند

ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور کہا اے لوگو! میں نے دشمن کا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں

باطل واضح دیکھ رہا ہوں۔ تو اس کی قوم میں سے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی (اطاعت کی)

اور رات کو ٹھہر ٹھہر چلے۔ تو نجات پائے جبکہ ایک گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنے مکانوں میں صبح کی تو

صبح کے وقت دشمن کے لشکر نے انہیں آلیا اور انہیں تباہ و برباد کر دیا اور جز سے اٹھڑا لیا۔ تو یہی ہے

مثال اس آدمی کی جس نے میری اطاعت کی اور جو کچھ میں نے لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی (تو وہ

نجات پا گیا) اور یہی ہے مثال اس آدمی کی جس نے میری نافرمانی کی اور حق میں سے جو میں نے لے کر آیا

ہوں اسے جھٹلایا (تو وہ ہلاک ہو گیا)۔

(۱۲۲۹) اخبرنا ابو الحسن عبدالرحمن بن محمد الداودی، انا ابو الحسن

علی بن عمر بن علی بن ابراہیم التمار، انا ابو بکر محمد بن عثمان بن

ثابت الصيدلانی، نا ابو محمد عبید بن شریک البزار، نا سعید بن الحكم بن ابی مریم، نا محمد بن جعفر اخبرنی حمید انه سمع انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء ثلاثة رهط الى ازواج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسالون عن عبادة النبی فبا خبروا بها کانهم تقالوها فقالوا این نحن من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد غفر اللہ له لما تقدم من ذنبه وما تاخر فقال احدهم اما انا فاصلی اللیل ابدا وقال الآخر انا اصوم النهار لا افطر وقال الآخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیهم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا اما واللہ انی لا خشاکم للہ واتقاکم له لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تین گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں پوچھنے آئے۔ تو جب انہیں اس کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہنے لگے۔ ہم کیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہو سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اللہ تعالیٰ نے اگلی پچھلی سب خطائیں معاف فرمادی ہیں پھر ان میں سے ایک نے یہ کہا کہ میں تو ہمیشہ ساری رات نماز ادا کیا کروں گا، دوسرے نے کہا کہ میں دن کو روزہ رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی شادی نہیں کروں گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم ہی ہو وہ جنہوں نے ایسے ایسے کہا ہے۔ قسم بخدا! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور اس کیلئے تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز بھی ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ تو جس نے میری سنت سے (میرے طریقے سے) منہ پھیرا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

(۱۲۳۰) اخبرنا ابو بکر محمد بن عبدالصمد الترابی المعروف بابی بکر

بن ابی الھیثم، نا الحاکم ابو الفضل محمد بن الحسین الحدادی، نا ابو

یزید محمد بن یحییٰ بن خالد، نا اسحق بن ابراہیم الحنظلی، نا

عبدالرحمن بن مہدی عن حباد بن زید عن عاصم بن بہدلة عن ابی وائل

عن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال خط لنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوطا عن يمينه وعن شماله وقال هذه سبيل على كل سبيل منهم شيطان يدعو اليه وقرا : (وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه) الانعام : من الاية ۱۵۳) الاية.

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمارے لئے ایک لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب کچھ لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ دیگر راستے ہیں۔ ان میں سے ہر راستے پر ایک شیطان ہے جو اس راستے کی طرف بلاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ”وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه“ (انعام ۱۵۳) اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو۔

(۱۲۳۱) اخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی، انا ابو الحسين بن شرار، نا اسباعیل بن محمد الصفار، نا احمد بن منصور الرمادی، نا عبدالرزاق، نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ذروني ما تركتم فانما هلك الذين من قبلکم بکثرة سواهم واختلافهم في انبيائهم فاذا نهيتکم عن شيء فاجتنبوه واذا امرتکم بالامر فاتوا منه ما استطعتم۔ صحيح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں تم بھی مجھے چھوڑے رہو کیونکہ تم سے پہلے لوگ سوالات کی زیادتی اور اپنے انبیاء کرام علیہم السلام پر اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے تو جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو جتنا ہو سکے اس پر عمل کرو۔

(۱۲۳۲) حدثنا ابو الفضل زياد بن محمد بن زياد الحنفی، انا ابو محمد عبدالرحمن ابن احمد الانصاری، انا ابو عبد الله محمد بن عقيل بن الازهر البلخي، انا الرمادی احمد ابن منصور، نا ثور بن يزيد، نا خالد بن معدان عن عبدالرحمن بن عمر السلمي عن العرباض بن سارية رضي الله تعالى عنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الصبح فوعظنا

موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال قائل يا رسول الله كأنها موعظة مودع فأوصنا فقال أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن كان عبدا حبشيا فإنه من يعش منكم فسيري اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة.

❖❖ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی پھر ایسا عمدہ وعظ فرمایا کہ جس سے آنکھیں بہہ نکلیں اور دل ڈر گئے تو ایک کہنے والے نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسے لگتا ہے جیسے یہ رخصت ہونے والے آدمی کا وعظ ہے چنانچہ ہمیں وصیت فرما دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور اس بات کی کہ سننا اور فرمانبرداری کرنا اگرچہ کوئی حبشی غلام ہی تمہارا امیر ہو کیونکہ جو تم میں سے زندہ رہا وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا تو اس وقت تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔ اسے تھامے رکھنا اور اسے اپنی داڑھوں کے ساتھ پکڑ لینا اور جو نئے کام دین میں نکالے جائیں ان سے بچنا (یعنی جن کاموں کی دلیل قرآن و حدیث اور اجماع امت سے نہ ہو) کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۱۲۳۳) أخبرنا أبو سعد أحمد بن محمد بن العباس الحميدى، أنا أبو عبد الله محمد ابن عبد الله الحافظ، نا أبو العباس القاسم بن القاسم السيارى. نا أبو البوجه محمد بن عمرو الفزارى، أنا عبدان بن عثمان، أنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من أحدث في ديننا ما ليس منه فهو رد صحيح.

❖❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو اس دین میں سے نہیں تو وہ بات مردود ہے۔ (رد ہے)۔

(۱۲۳۴) أخبرنا أبو طاهر محمد بن علي بن محمد بن علي بن بويه

الزراذ، انا ابوبکر محمد بن ادريس الجرجرائی وابو احمد محمد بن احمد المعلم الهروی قالوا انا ابو الحسن علی بن عیسی المالینی، نا الحسن بن سفیان النسوی، نا محمد بن الحسین الاعین ابوبکر، نا معتبر بن حباد، نا عبدالوهاب بن عبدالمجید الثقی عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن عقبۃ بن اوس عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا یومن احدکم حتی یشککواہ تبعاً لہا حیث بہ۔

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے لئے ہوئے (دین) کے تابع نہ ہو جائے۔

(۱۲۳۵) اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن الحسین البیربند کشائی، نا ابو العباس احمد بن محمد بن سراج الطحان، انا ابو احمد محمد بن مریش بن سلیمان الخوزی، انا ابو الحسن علی بن عبد العزیز المکی، انا ابو عبید القاسم بن سلام۔ نا ہیشم، انا مجالد عن الشعبي عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسم احادیث من یهود تعجبنا افتری ان نکتب بعضها فقال امتھو کون کما تھوکت الیھود والنصارى لقد جئتکم بها بیضاء نقیة ولو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی۔

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہم یہودیوں کی کچھ ایسی باتیں سنتے ہیں جو ہمیں اچھی لگتی ہیں کیا آپ ﷺ یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں سے کچھ ہم لکھ لیا کریں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بے پرواہ ہو کر ہلاکت میں جا پڑنے والے ہو جیسے یہود و نصاریٰ پڑ گئے تھے دیکھو! میں جو دین لے کر آیا ہوں وہ نورانی سفید اور صاف ہے۔ اگر اس وقت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی پھری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

(۱۲۳۶) اخبرنا ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری، انا الحاکم ابو عبد اللہ الحافظ، انا ابو محمد عبد اللہ بن اسحق البغوی ببغداد، نا احمد بن الہیثم السامری، نا سعید بن داود الزبیری، نا مالک بن انس قال کتب الی اثیر بن عبد اللہ المزنی یحدث عن ابیہ عن جده عن بلال بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من احیا سنة من سنتی قد أمیتت بعدی فان له من الاجر مثل من عمل بها من الناس لا ینقص ذلك من اجورهم ومن ابتدع بدعة لا ترضی اللہ ورسولہ فان له مثل اثم من عمل بها من الناس لا ینقص ذلك من اثم الناس شیئا۔

❖❖ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے میری سنتوں میں سے کوئی سنت جو میرے بعد مر گئی تھی اسے زندہ کیا تو جتنے لوگوں نے اس پر عمل کیا ان سب کی مثل اجر اسے عطا کیا جائے گا اور ان لوگوں کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس آدمی نے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول راضی نہ ہو تو جتنے لوگوں نے اس پر عمل کیا ان سب کی مثل گناہ اسے دیا جائے گا اور ان لوگوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

(۱۲۳۷) اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضي، انا ابو سعید خلف بن عبد الرحمن بن محمد بن ابی نزار، نا ابو علی محمد بن محمد البرزبانی التاجر، انا ابو اسحق احمد بن محمد بن یاسین الحداد، نا احمد بن حبویہ، نا محمد بن عکاشة، نا عبد اللہ بن داود الحرابی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تمسک بسنتی عند فساد الناس فله اجر مائة شہید۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے لوگوں کے فساد کے وقت میری سنت کو تھامے رکھا اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہوگا۔

(۱۲۳۸) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا محمد بن العلاء، نا حباد بن اسامة عن یزید عن عبد اللہ بن ابی بردة عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مثل ما بعثنی اللہ من الہدی والعلم کمثل الغیث الكثير اصاب ارضا وكان منها ثغبة قبلت الباء فانبتت الکلاء والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسکت الباء فنفع اللہ بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منها طائفة اخرى انما هی قيعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلا فذلک مثل من فقه فی دین اللہ ونفعه بها بعثنی اللہ به فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل هدی اللہ الذی ارسلت به. صحیح.

✽✽ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت اور علم مجھے عطا فرما کر بھیجا ہے اس کی مثال اس کثیر بادل کی مثال ہے جو ایک زمین پر برسا۔ اس میں گڑھے تھے جنہوں نے پانی کھینچ لیا تو اس نے گھاس اور بہت سی ہریالی اگائی جبکہ کچھ زمین سخت تھی اس نے پانی روک رکھا (کھینچا نہیں چوسا نہیں) تو اس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ وہ پانی لوگوں نے پیا، جانوروں کو پلایا اور کھیتیاں سیراب کیں اور وہ بادل ایک صاف چٹیل زمین پر برسا تو نہ ہی اس نے پانی روکا اور نہ ہی گھاس اگائی۔ اسی طرح مثال ہے اس آدمی کی جس نے اللہ تعالیٰ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس سے نفع حاصل کیا خود بھی علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور اس آدمی کی مثال ہے کہ جس نے اس (دین) کیلئے سر ہی نہیں اٹھایا اور جو ہدایت مجھے عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اسے قبول ہی نہ کیا۔



باب نمبر ۱۰۰

فی فضیلة من لقيه صلى الله عليه وسلم من اصحابه

او لقی احدا من اصحابه

آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان صحابی سے مراد وہ آدمی جس نے ایمان کی حالت میں رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں بحالت بیداری آپ ﷺ سے ملاقات کی ہو یا دیدار کیا چاہے ایک لمحے کیلئے اور تابعی سے مراد وہ آدمی نے جس مذکورہ شرائط کے مطابق کسی صحابی کا دیدار کیا ہو یا ملاقات کی ہو۔ (مترجم مدنی)

(۱۲۳۹) اخبرنا عبدالواحد بن احمد البلیحی، انا ابو محمد عبدالرحمن بن ابی شریح، انا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، نا علی بن الجعد، انا شعبۃ وابو معاویۃ عن الاعش عن ذکوان عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذهباً ما ادرك مد احدہم ولا نصیفہ۔

❖❖ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا مت کہو (گالی مت دو) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی آدمی احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو پھر بھی صحابہ کے ایک مدیا آدھے مدتک نہیں پہنچ سکتا۔

(۱۲۴۰) اخبرنا ابو البظفر احمد بن محمد بن محمد بن محمد البشاری،

نا ابو نصر احمد بن محمد البزاز المعروف باباحوش الزاهد، انا ابوبکر محمد بن ابراهیم بن یعقوب المعروف بابی بکر بن اسحق، انا حاتم بن عقید، نا یحیی بن اساعیل، نا یحیی الحنانی، انا الحسین بن علی عن مجمع بن یحیی الانصاری قال سمعته يذكر عن سعيد بن ابی بردة عن ابی بردة عن ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلینا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المغرب ثم قلنا لو انتظرنا حتی نصلی معہ العشاء فانتظرناہ فخرج علينا فقال ما زلتما هنا قلنا نعم یا رسول اللہ قلنا نصلی معک العشاء قال احسنتم او اصبتما ثم رفع راسہ الی السماء وکان کثیرا ما یرفع راسہ الی السماء قال النجوم آمنة لاهل السماء فاذا ذهبت النجوم اتی اهل السماء ما یوعدون وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون. صحیح.

❖❖ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی پھر ہم نے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے ہیں حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی نماز عشاء ادا کریں گے تو ہم انتظار کرنے لگے (یعنی وہیں مسجد میں بیٹھے رہے) یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم ابھی تک یہیں ہو؟ ہم نے عرض کی ہاں! یا رسول اللہ! ہم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی نماز عشاء ادا کریں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا یا ٹھیک کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمایا اور جن مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمایا یہ ان میں سے زیادہ تھا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ستارے آسمان والوں کیلئے محافظ ہیں جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان والوں کیلئے بھی جو وعدہ ہے وہ آن پہنچے گا اور میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا محافظ ہوں جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ کیلئے جو وعدہ ہے وہ آن پہنچے گا اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میری امت کے محافظ ہیں جب میرے صحابہ دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو میری امت کیلئے جو وعدہ ہے وہ آن پہنچے گا۔

(۱۲۴۱) اخبرنا ابو البظفر محمد بن احمد التمیمی، انا عبدالرحمن بن

عثمان بن القاسم المعروف بابی محمد بن ابی نصر، نا ابو الحسن ہیثم بن سلیمان بن حیدرة الاطرابلسی، نا محمد بن عیسی بن حبان المرامی، نا محمد بن الفضل بن عطیة بن عبد اللہ بن مسلم عن ابن بریدة عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من مات من اصحابی بارض کان نورہم وقائدہم یوم القیامة۔

❖❖ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو صحابی کسی سرزمین میں وفات پائے گا تو قیامت کے دن وہ اس سرزمین کے باشندوں کا نور اور ان کا قائد ہوگا۔

(۱۲۴۲) اخبرنا ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن ابی توبہ، انا ابو طاہر محمد بن احمد ابن الحارث، انا محمد بن یعقوب الکسانی، نا عبد اللہ بن محمود، انا ابو اسحق ابراہیم ابن عبد اللہ الخلال، نا عبد اللہ بن المبارک عن اسباعیل البکی عن الحسن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مثل اصحابی فی امتی کالملاح فی الطعام لا یصلح الطعام الا بالملاح قال : قال الحسن فقد ذهب ملحناً فکیف نصلح۔

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثال میری امت میں ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ بغیر نمک کے کھانا مزیدار نہیں ہوتا یا ٹھیک نہیں ہوتا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ ہمارا نمک ہی رخصت ہو گیا ہے تو ہم درست بھلا کیسے ہوں گے۔

(۱۲۴۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا علی بن عبد اللہ، نا سفیان عن عمرو سمعت جابر بن عبد اللہ یقول حدثنا ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یأتی علی الناس زمان فیغزوا فثام من الناس فیقولون فیکم من صاحب رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم ياتي على الناس زمان فيغزوا فثام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب اصحاب رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم ياتي على الناس زمان فيغزوا فثام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب من صاحب اصحاب رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم. صحيح.

❖❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کی کئی جماعتیں جہاد پر نکلیں گی تو وہ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تو کہیں گے۔ ہاں! تو انہیں فتح عطا ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کی کئی جماعتیں جہاد پر نکلیں گی تو وہ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے کسی صحابی رسول کی سنگت حاصل کی ہو؟ تو کہیں گے۔ ہاں! تو انہیں بھی فتح عطا کی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ ان کی کئی جماعتیں جہاد پر نکلیں گی تو وہ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے صحابی رسول کے ساتھی کی سنگت حاصل کی ہو؟ تو کہیں گے۔ ہاں! تو انہیں بھی فتح عطا کی جائے گی۔

سبحان اللہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا وسیلہ تو بہت دور کی بات ہے اگر کسی تبع تابعی کا وسیلہ بھی پیش کیا جائے تو فتح و کامرانی عطا ہوتی ہے۔ (مترجم مدنی)

(۱۲۴۴) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسباعیل، نا محمد بن کثیر، نا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن عبیدۃ عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجئ قوم یسبق شہادۃ احدہم یمینہ ویبیینہ شہادۃ. صحیح.

❖❖ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہتر لوگ میرے زمانے (قرن) میں ہیں پھر جوان کے بعد ہوں گے پھر جوان کے بعد ہوں گے پھر ایک ایسی قوم آئے گی کہ جس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔ (یعنی دین کی کچھ پرواہ نہ

ہوگی)۔

(۱۲۴۵) اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا احمد بن الحسین الحیرى، انا حاجب ابن احمد الطوسی، نا عبدالرحیم بن منیب، نا سیدمان بن داود عن هشام عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خیر امتی القرآن الذی بعثت فیہ ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم ینشؤ قوم یشہدون ولا یتشہدون وینذرون ولا یوفون ویخونون ولا یوتننون ویفشوا فیہم السن۔ صحیح۔

❖❖ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری سب سے بہتر امت اس زمانے میں ہے جس میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر جوان کے بعد ہوں گے پھر جوان کے بعد ہوں گے پھر کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو خود بخود گواہی دیں گے اور کوئی ان کی گواہی نہ چاہے گا، منت مانیں گے اور پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور کوئی ان پر بھروسہ نہیں کرے گا اور ان میں موٹا پاٹا ظاہر ہوگا۔

(۱۲۴۶) اخبرنا ابو سعید احمد بن محمد بن العباس الحمیدی، انا ابو عبد اللہ محمد ابن عبد اللہ الحافظ، انا ابو الفضل الحسن بن یعقوب بن یوسف العذل، نا ابو احمد محمد بن عبدالوہاب العبدی، انا جعفر بن عون، انا ابو حیان یحییٰ بن سعید بن حیان عن یزید بن حیان قال سمعت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات یوم خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد ایہا الناس انہا انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیبہ وانی تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ فحث علیہ ورغب فیہ ثم قال واهل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان

وعظ ارشاد فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا کہ میں بھی بشر ہی ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب تعالیٰ کا قاصد آئے اور میں اس کی پکار پر لبیک کہوں (یعنی وصال مبارک کی طرف اشارہ فرمایا) میں تم میں دو نفیس چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان میں سے ایک تو کتاب اللہ (قرآن مجید) ہے کہ جس میں ہدایت اور نور ہے لہذا کتاب اللہ کو تھامے رکھنا اور اس پر عمل کرنا۔ آپ ﷺ نے اس پر بہت ابھارا اور اس کی بہت ترغیب دی پھر فرمایا کہ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں (یعنی ان کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا)۔



باب نمبر ۱۰۱

فی فضیلة من احبه ونصر دينه ممن جاء

بعده صلى الله عليه وسلم وفضیلة أمتہ

آپ ﷺ سے محبت کرنے والے، آپ ﷺ کے بعد والوں میں سے جس نے آپ ﷺ کے دین کو غالب کیا اور آپ ﷺ کی امت کی فضیلت کا بیان

(۱۲۴۷) اخبرنا عبد الله بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي،

نا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا الحميدي، نا الوليد حدثني

ابن جابر حدثني عمير بن هاني انه سمع معاوية رضي الله تعالى عنه يقول

سبعت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول لا يزال من امتي امة قائمة

بامر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتي امر الله وهم

على ذلك. صحيح.

❖❖ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ چمٹا رہے گا۔ جو اسے

رسوا کرنا چاہے گا اور اس کی مخالفت کرے گا تو اسے (یعنی اس گروہ کو) کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہاں

تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا (یعنی قیامت) درآنحالیکہ وہ گروہ اسی حالت پر ہوگا۔

(۱۲۴۸) اخبرنا ابو الحسن محمد بن محمد الشيرزي، انا ابو علي زاهر

بن احمد الفقيه، انا ابو اسحق ابراهيم بن عبد الصمد الهاشمي، انا ابو

مصعب عن مالك عن العلاء عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خرج الى المقبرة قال السلام عليكم

دار قوم مومنین وانا بکم ان شاء اللہ لاحقون وددت انی لو رايت اخواننا قالوا یا رسول اللہ السنا اخوانک قال بل انتم اصحابی وَاخواننا الذین لم یاتوا بعد وانا فرطهم علی الحوض قالوا یا رسول اللہ کیف تعرف من یاتی بعدک من امتک قال رايت لو کان لرجل خیل غر محجلة فی خیل دهم بهم الا یعرف خیلہ قالوا بلی قال فانهم یاتون یوم القیامة غرا محجلین من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض فلیذا دن رجال من حوضی کما یزاد البعیر الضال انا دیهم الا هلم الا هلم فیقال انهم قد بدلوا فاقول فسحقا فسحقا فسحقا. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا ”السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا بکم ان شاء اللہ لاحقون“ اے گروہ مومنین کے گھر تم پر سلامتی ہو! اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ کیا ہم آپ ﷺ کے بھائی نہیں؟ تو فرمایا کہ تم تو میرے صحابی (ساتھی) ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے بعد میں آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش خیمہ ہوں گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! جو آپ ﷺ کی امت میں آپ ﷺ کے بعد آئے گا آپ ﷺ اسے کیسے پہچانیں گے؟ تو فرمایا کہ دیکھو! اگر ایک آدمی کا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا گھوڑا کالے مشکی گھوڑوں میں کھڑا ہو تو کیا وہ اپنا گھوڑا نہیں پہچان پائے گا؟ انہوں نے عرض کی کیوں نہیں! ضرور پہچان لے گا۔ تو فرمایا کہ وہ بھی قیامت کے دن وضو کی وجہ سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش خیمہ ہوں گا۔ تو میرے حوض پر سے کچھ لوگ ضرور ہانک دیئے جائیں گے جیسے راہ سے بھٹکا ہوا اونٹ ہانک دیا جاتا ہے۔ میں انہیں آواز دوں گا کہ ادھر آؤ! ادھر آؤ۔ تو کہا جائے گا کہ انہوں نے دین کو بدل دیا تھا (یعنی دین میں نئی باتیں نکال لی تھیں) تو میں کہوں گا کہ دور رہو! دور رہو! دور رہو!

(۱۲۴۹) اخبرنا اسماعیل بن عبد القاهر، انا عبد الخافر بن محمد الفارسی،

انا محمد ابن عیسیٰ الجلودی، نا ابراہیم بن محمد بن سفیان، نا مسلم بن

الحجاج، نا قتیبة بن سعید، نا یعقوب یعنی ابن عبدالرحمن عن سہیل عن
ابنہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم قال من اشد امتی لی حبا ناس یكونون بعدی یود احدہم لو رانی
باہلہ ومالہ. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت
میں جن سے مجھے شدید محبت ہے وہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ
چاہے گا کہ اپنے اہل و عیال اور مال و دولت کے بدلے مجھے دیکھ لے۔

(۱۲۵۰) اخبرنا ابو علی حسان بن سعید النبیعی، انا ابو طاہر محمد بن
محمد بن محبش الزیادی، انا ابوبکر محمد بن الحسین القطان، نا احمد
بن یوسف السلسی، نا عبدالرزاق، انا معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی
ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
:والذی نفسی بیدہ لیأتین علی احدکم یوم لا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ
من مثل اہلہ ومالہ معہم. صحیح.

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے ایک پر ایک ایسا دن ضرور
آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ پائے گا پھر اس کے نزدیک مجھے دیکھنا اپنے اہل و عیال اور مال کے برابر
دے کر بھی زیادہ محبوب ہوگا۔

(۱۲۵۱) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، نا ابو عمر بکر بن
محمد المزنی، نا ابوبکر محمد بن عبد اللہ الحفید، نا الحسین بن الفضل
البجلی، نا عفان، حدثنا ہمام، نا قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
نزلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (انا فتحنا لك فتحا مبینا)
(الفتح: ۱) الی آخر الایۃ مرجعہ من الحدیثۃ واصحابہ مخالطوا الحزن
والکآبۃ فقال نزلت علی آیۃ ہی احب الی من الدنیا جمیعاً فلما تلاھا نبی
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال رجل من القوم ہنیئاً مریئاً قد بین اللہ

لك ما يفعل بك فماذا يفعل بنا فانزل الآية التي بعدها : (ليدخل المومنين والمومنات جنات تجري من تحتها الانهار) (الفتح : من الآية ۵) حتى ختم الآية.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس لوٹ رہے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو غم اور تھکاوٹ نے گھیرا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ”انا فتحنا لك فتحا مبينا“ (الفتح ۱) یعنی بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر وہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ہے جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا کہ مبارک ہو! اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تو یہ بیان فرمادیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ مگر ہمارا کیا بنے گا۔ تو اس کے بعد یہ آیت طیبہ نازل ہوئی:

”ليدخل المومنين والمومنات جنات تجري من تحتها الانهار“ (الفتح ۵)
یعنی تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ (آخر تک)۔

(۱۲۵۲) اخبرنا عبد الواحد بن احمد المليحي، انا احمد بن عبد الله النعيمي،

انا محمد بن يوسف، نا محمد بن اسماعيل، نا قتيبة بن سعيد، نا الليث عن

نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم انما اجلكم في اجل من خلا من الامم ما بين صلاة العصر الى مغرب

الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عبلا فقال من

يعمل لي الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار

على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار الى صلاة العصر على

قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط

قيراط ثم قال من يعمل لي من صلاة العصر الى مغرب الشمس على

قيراطين قيراطين الا فانتم الذين يعملون من صلاة العصر الى مغرب

الشمس الا لكم الاجر مرتين فغضب اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عبلا

واقِل عطاء قال اللّٰه تعالیٰ وهل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال فانه
فضلی اعطیت من شئت صحیح۔

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری عمر گزشتہ امتوں کی عمر میں ایسے ہی ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا فاصلہ ہوتا ہے اور تمہاری مثال اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے مزدور تلاش کئے اور کہا کہ کون ہے جو نصف دن تک میرے لئے ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کرے گا تو یہودیوں نے ایک ایک قیراط مزدوری پر نصف دن تک مزدوری کی۔ پھر اس نے کہا کہ کون ہے جو میرے لئے نصف دن سے لے کر نماز عصر تک ایک ایک قیراط کے بدلے کام کرے گا تو نصرانیوں نے نصف دن سے لے کر نماز عصر تک ایک ایک قیراط کے بدلے مزدوری کی۔ پھر اس نے کہا کہ کون ہے جو میرے لئے نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے بدلے کام کرے گا؟ سنو! وہ تم ہی ہو جو نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب تک کام کرتے ہو۔ سنو! تمہارے لئے دو ہر اجر ہے تو یہود و نصاریٰ غصے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا ہے اور ہمیں عطا کم کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں اس سے کوئی چیز تم سے دہالی ہے؟ تو وہ عرض کریں گے نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ میرا فضل و کرم ہے۔ میں جسے چاہوں عطا فرماؤں۔

(۱۲۵۳) اخبرنا عبدالواحد الملیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسماعیل، نا محمد بن العلاء، نا ابو اسامة عن برید عن ابی بردة عن ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مثل المسلمین والیہود والنصارى کمثل رجل استاجر قوما یعملون له عبلا یوما الی اللیل علی اجر معلوم فعملوا له الی نصف النہار فقالوا لا حاجة لنا الی اجرک الذی شرطت لنا وما عملنا باطل فقال لا تفعلوا اکملوا بقیة عملکم وخذوا اجرکم کاملا فابوا وترکوا واستاجر آخرین بعدہم فقال اکملوا بقیة یومکم هذا ولکم الذی شرطت لهم من الاجر فعملوا حتی اذا کان حین صلاة العصر قالوا ما عملنا باطل وملك الاجر الذی جعلت لنا فیه فقال اکملوا بقیة عملکم فانما بقی من النہار

شیء یسیر فابوا فاستاجر قوما ان يعملوا له بقية يومهم فعملوا بقية يومهم
حتی غابت الشمس واستكملوا اجر الفريقین کلاهما فذلک مثلهم ومثل ما
قبلوا من هذا النور۔ صحیحہ۔

❖ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا
کہ مسلمانوں، یہودیوں اور نصرانیوں کی مثال اس آدمی کی مثال کی مانند ہے جس نے کچھ لوگوں کو
اجرت پر لیا کہ وہ اس کیلئے ایک معین اجرت پر ایک دن رات ہونے تک کام کریں گے تو انہوں نے
نصف دن تک اس کا کام کیا اور کہا کہ جو اجرت تو نے ہمارے لئے مقرر کی ہے ہمیں اس کی کوئی
ضرورت نہیں اور جو کام ہم نے کیا ہے وہ بھی لغو ہے۔ تو اس آدمی نے کہا کہ ایسے مت کرو! اپنا باقی کام
مکمل کرو اور اپنی پوری اجرت لے لو تو انہوں نے انکار کر دیا اور کام چھوڑ دیا۔ پھر اس نے کچھ اور لوگوں
کو ان کے بعد اجرت پر لیا اور کہا اس دن کا بقیہ حصہ تم کام کرو تو تمہارے لئے اتنی ہی اجرت ہوگی جو
میں نے ان کیلئے مقرر کی تھی تو انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ جب نماز عصر کا وقت قریب تھا تو انہوں
نے کہا کہ جو ہم نے کام کیا وہ لغو اور باطل ہے اور اس کام میں جو اجرت تم نے مقرر کی تھی وہ تم رکھو تو
اس آدمی نے کہا کہ اپنا باقی کام مکمل کرلو۔ دن کا تھوڑا سا حصہ ہی تو باقی رہتا ہے۔ تو انہوں نے بھی
انکار کر دیا۔ پھر اس نے کچھ اور لوگ اجرت پر لئے کہ وہ اس کیلئے دن کا بقیہ حصہ کام کریں تو انہوں نے
اس دن کا بقیہ حصہ کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے پہلے دونوں گروہوں کی پوری
اجرت حاصل کر لی۔ تو یہی ہے مثال ان کی اور جن لوگوں نے اس نور کو قبول کیا ان کی۔

☆☆☆

باب نمبر ۱۰۲

فی رؤیتہ ﷺ فی المنام

آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا بیان

(۱۲۵۴) اخبرنا ابو حامد احمد بن عبد اللہ الصالحی، انا ابو عمر بکر بن محمد المزنی، نا ابو بکر محمد بن عبد اللہ الحفید، نا ابو علی الحسین بن الفضل البجلی، نا عطفان عبدالعزیز بن المختار، انا ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتثل بی وقال ان رویا المسلم جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة. صحیح.

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا اور ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کے اجزاء میں سے چھالیسواں (۳۶) جزو ہے۔

(۱۲۵۵) اخبرنا عبدالواحد البلیحی، انا احمد بن عبد اللہ النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد بن اسباعیل، نا خالد بن حکم، نا محمد بن حرب حدثنی الزبیدی عن الزہری قال ابو سلمة قال ابو قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من رانی لقد رای الحق. صحیح.

❖❖ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا۔

(۱۲۵۶) اخبرنا ابو محمد الجوزجانی، انا ابو القاسم الخزاعی، انا الہیثم

بن کلیب، نا ابو عیسیٰ، نا عبد اللہ بن ابی زیاد، نا یعقوب بن ابراہیم بن سعد، نا ابن اخیه ابن شہاب الزہری عن عمہ قال : قال ابو سلمة قال ابو قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من رانی فی النوم فقد رای الحق۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے حق دیکھا۔

(۱۲۵۷) اخبرنا عبد الواحد البلیحی، انا احمد النعیمی، انا محمد بن یوسف، نا محمد ابن اسماعیل، نا عبدان، نا عبد اللہ عن یونس عن الزہری حدثنی ابو سلمة عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة ولا یتثل الشیطان بی۔ صحیح۔

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔



والحمد للہ تعالیٰ وحده والصلاة والسلام علی من لانی بعدہ تم کتاب الانوار بعون الملک الغفار فی شمائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وعلى آلہ الاطهار وعلى التابعین الی یوم القرار بید افقر الوری الیہ تعالیٰ مصطفى صدقی قاضیا بمدينة مدلی غفرلہ فی سنة ثمان وستین ومائة الف۔

وقد نقلت هذه النسخة الشريفة عن نسخة نفيسة كتبت فی سنة ثمان وستین ومائة والف بید العلامة مصطفى صدقی قاضی مدينة مدلی رحمہ اللہ واثابه الجنة وقد تم نسخها بقلم افقر الوری الیہ تعالیٰ محمد فخر الدین ابن السید عصام الدین ابن السید الشیخ محمد بدر الدین الحسنی غفر اللہ تعالیٰ له ولہم دعا لہم بالمغفرة۔

وكان الفراغ من نسخها يوم الاثنين في ۳۰ ذى القعدة سنة ۱۳۹۳ سنة الف
وثلث مائة وثلث وتسعين والحمد لله تعالى حمدا يوا في نعمة ويكافي
مزيده وصلى الله تعالى على سيدنا محمد عدد ما ذكره الذاكرون وغفل
عن ذكره الغافلون وعلى آله وصحبه وسلم.

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا ومولينا محمد وعلى
آله وصحبه وأولياء أئمة اجمعين الى يوم الدين.

الحمد لله آج بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۸ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۸ جنوری
۲۰۰۸ء کو مسجد سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بمقام چک کھرل ضلع حافظ آباد میں ”الانوار فی شمال النبی
المختار“ موسوم بہ ”شمال بغوی علیہ السلام بدست والد گرامی مولانا ابرار حسین انجم صاحب اختتام
پذیر ہوئی۔ والسلام۔

مترجم
محمد عابد عمران انجم مدنی
فاضل بھیرہ شریف

مُصَنَّفٌ
لِلْعَلَامَةِ عَلَاةِ الدِّينِ
عَلِيِّ الشَّافِعِيِّ بْنِ كَسَّامٍ الدِّينِ الْهِنْدِيِّ
الْبَرْهَانَ نُورِي
الْمُتَوَفَّى ٥٩٠ هـ

کنز العمال

احادیث مبارکہ
کا بیسٹل مجموعہ

فِي سِتِّينَ نَبَأٍ الْقَوْلِ وَالْأَفْعَالِ

حضر امام محمد غزالی کا فقہ حنفی میں
ایک نادر و نایاب عجیب و غریب

الجامع الكبير مترجم



مُصَنَّفٌ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنِ شَيْبَانِي الْعُرْفِيُّ إِمَامُ مُحَمَّدٍ وَغَالِيهِ

کرمانوالہ بک شاپ

مترجم
محمد عابد عثمان انجم مدنی
فاضل بیورو شریف

دکان نمبر ۲۰ دربار مارکیٹ لاہور
Voice: +92 42 7249515

کرمانوالہ بک شاپ